دیباچہ کتاب مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت رض

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ٥

اما بعد کمترین دامن گرفتگان وکہترین حلقہ بگوشان حضرت قطب العالم شیخ الاعظم تاج الاولیا فخر الاصفیا شمس العارفین بدر الصالحین قطب الاقطاب فرد الاحباب مستغنی عن الالقاب مجرماں را خطا بخش مخدوم ما ومخدوم الکل غریب نواز حضرت خواجہ **اللہ بخش** صاحب حنفی چشتی تونسوی سدرہ لمن قال فی توصیفہ **ے** خواجۂ عالم شہنشاہِ دوکون ٭ فخر نور و ہم سلیمانِ زماں ٭ خاندانِ فخر کو فخر اُس سے ہے ٭ تونسوی مسکن ہے وہ شاہِ جہاں ٭ مسند آرائے وسادہ جد اک کا ہے بیگماں ٭ نام نامی خواجہ اللہ بخش ٭ گل گلستانِ محمد نور جاں ٭ چشتیوں کا آفتاب اور ماہتاب ٭ ہے منور اُس سے یہ سارا جہاں ٭ و بزرگے خوش گوید **ے** بر بندہ کہ آیدش اطلاق عبدہٗ ٭ آں بندہ خداست شہنشاہِ تونسوی ٭ صدیق را خطا بامید عطائے تست ٭ دریائے ہر سخا است شہنشاہ تونسوی ٭ ایں ضعیف گوید **ے** قطبِ عالم بے گماں ہیں خواجہ اللہ بخش ٭ قبلہ گاہ انس وجاں ہیں خواجہ اللہ بخش ٭ فقر کو ہے فخر اُنکی ذات سے لاریب فیہ ٭ شمع بزم چشتیاں ہیں خواجہ اللہ بخش ٭ مظہر انوارِ حق ہے ذات اُنکی لاکلام ٭ واقف رازِ نہاں ہیں خواجہ اللہ بخش ٭ باز ایں فقیر گوید **ے** جنیدِ وقت ہیں اور شبلی عصر وہ ہیں ٭ ہے یادگار سلف ذات پاک حضرت کی ٭ اللّٰہم متعنا ومتع المسلمین بطول بقائہ وشرف لقائہ۔ آمین۔ فقیر حقیر مثل ذرہ بے توقیر مصداق **ے** بدنام کنندۂ نکو نامے چند۔ خادم خادمانِ درویشاں بلکہ کمتر از سگانِ کوچہ گرد ایشاں **غلام احمد خاں** تریاں۔ ابن جناب فیض مآب سراج السالکین بدر العارفین تاج الصالحین محب الفقراء والمساکین مولانا بالفضل وبالاولیٰ مولانا

بالکمال ذی المجد والاحسان حضرتِ مولانا مولوی غلام محمد خاں صاحب حنفی چشتی سلیمانی
ظلہ علینا وعلیٰ سائر اتباعنا ساکن قصبہ جھجر از مضافات شہر شاہجہان آباد عرف دہلی بخدمت
حضرات ارباب دانش واصحاب بینش عارض ہے کہ بشرف شمول سعادت ازلی ودولت ابدی و
خواجگان چشت اہلِ بہشت رضوان اللہ علیہم اجمعین - وصوفیائے عظام واولیائے کرام رحمہم اللہ رحمۃ واسعۃ و
بجہت توسل وحصول صحبت حضرت سراج السالکین بدر العارفین قبلہ وکعبہ ام ادام اللہ ظلہ اس نالائق
سیاہ کارہ گرفتار نفس امارہ کو آوان روزگار صبی سے بمقتضائے وھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقیٰ جلیسہم
محبت والفت خاصان خدا مقبولان بارگاہ جل وعلا سے حاصل ہے کہ اس دولت عظمیٰ ونعمت علیا کا شکر کسیطرح
مجھہیچ مچ بیان ژولیدہ زبان سے ادا نہیں ہوسکتا ؎ احسان دوست در حق من بے نہایت است
من بے زبان کدام یکے را بیان کنم ؛ روز وشب بموجب حکم حدیث قدسی منزلت قدوسی مرتبت - ؎
حسب فرمودۂ جناب پاک ؛ معدن نور ومخزن عرفان ؛ یعنی حضرت محمد عربی ؛ باعث خلقت زمین وزمان
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ - ذکر خیر اس طائفہ کا جو عبادت بیریا
ہے رہتا تہا ؎ آرزو ہے کہ اسیطرح محبت میں کٹے ؛ عمر باقی ہے خدایا جو مری تہوڑ لیسی ؛ ان ہی
ایام خجستہ فرجام میں بعنایت الٰہی ؎ شکر خدا را کہ تو اند شمار کرد ؛ ایک ایسا کام اس نحیف سے
سرزد ہوا کہ جسکے حصول کی اس فقیر کو توقع نہ تہی ع صلاح کار کجا ومن خراب کجا ؛ یعنی حسب فرمائش
چند مخلصان وواقفیش ومحبان خیر اندیش اس بے بضاعت وکم مایہ سے باوصف بیچارگی ونالیاقتی
از علوم محض انکے اسرار اور فضل الٰہی شامل ہونے سے ؎ فضل مولا کا جسکے شامل ہو ؛ اوسکی آسان کیوں
نہ مشکل ہو ؛ وبفیض حضرت رسالت پناہی وبیمن وبرکات خواجگان چشت اہل بہشت رضی اللہ عنہم
ترجمہ کتاب مستطاب دلیل العارفین ملفوظ حضرت خواجہ سند الموحدین وارث النبی فی الہند ؎ اشرف اولیائے روئے
زمیں ؛ خواجۂ خواجگاں معین الدین ؛ حسن سنجری ثم اجمیری نور اللہ مرقدہ شروع ہوکر اختتام کو
پہونچا اور معرض طبع میں آکر منظور بصیرت ارباب عقیدت ہوا - اسی اثنا میں کئی عنایت فرما محرک
کہ ترجمہ کتاب مستطاب مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت جس میں پانچ ملفوظ جو مشابہ پنج گنج ہے

ہوجاوے تو نہایت خوب ہو خصوصاً حضرت ولی نعمی سراج السالکین ادام اللہ ظلہ علینا نے بھی ایسا ہی ارشاد فرمایا۔ اگرچہ یہ نالائق غافل آلودہ عصیاں لیاقت ترجمہ کی نرکھتا تھا الا بخیال ؎ خیال خاطر احباب چاہیئے ہر دم ؛ انیسؔ ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو ؛ بحکم المامور معذور و تعمیل حکم سے جائے گریز نہ دیکھکر سر تسلیم خم کیا۔ اب التماس ہے کہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان یعنے انسان خطا و نسیان سے مرکب ہے ؎ مرکب است بنے آدم از خطا و نسیاں ؛ اس ترجمہ میں بمقتضائے بشریت و نالیاقتی اگر کہیں غلطی رہگئی ہو تو ازراہ مکرمت و مرحمت بقول شاعر ؎ چوحق الوسع در اصلاح کوشند ؛ اگر صلاح نتوانند پوشند ؛ اصلاح فرمائیں زبان طعن سے حذر کریں۔ اور واضح ہو کہ اس نحیف کو اس کتاب میں سوائے صفت ترجمانی دوسری کوئی اور صفت حاصل نہیں ہے اور اس فقیر نے تا بمقدور خود اس امر کا التزام کیا ہے کہ صاحب ملفوظ کے عین لفظ ہی کا ترجمہ کیا جاوے اپنی طرف سے ایک حرف کا نہ ہوا اسیوجہ سے عبارت اس ترجمہ کی کسیقدر رنگینی اور تلازمہ بندی سے معرا ہے۔ الا بلحاظ مضامین و معانی اسکا ایک ایک لفظ گوہر بے بہا طالبان حق کیواسطے شاہراہ ہے۔ اب اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ اس ترجمہ کو وسیلہ مغفرت اس فقیر اور اوسکے والدین کا فرمائے اور اپنا ذوق شوق لطف کرے اور بوقت مرگ ایمان سلامت رکھے حضرت سید الطائفہ جنید بغدادیؒ کیا خوب فرماتے ہیں۔ ؎ الٰہی بر جنید ایمان نگہدار ؛ کہ انیست حاصل جاہ و اعتبارم ؛ نیز قاریان کتاب سے متدعی ہے کہ بنظر برآ رسولؐ اس لاشئے کے حق میں دعائے خیر و مغفرت فرماویں والدین و جمیع احباء فقیر کو بھی محروم نہ رکھیں حدیث شریف صحیح میں وارد ہوا ہے کہ ایک مسلمان کی دعا دوسرے مسلمان بھائی کے واسطے جو اسکی غیبت میں کی جائے حکم اکسیر کا رکھتی ہے ؎ ہر کہ خواند دعا طمع دارم ؛ زانکہ من بندۂ گنہگارم ؛ اور نام نامی و اسم گرامی اس ترجمہ معدن الیواقیت والجواہر کا تبرکاً و تیمناً اصلی نام **مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت** ہی رہنے دیا۔ البتہ واسطے تعارف کے شروع میں ترجمہ زیادہ کیا۔ بعد الحمد والمنۃ کہ یہ کتاب مستطاب صرف اوسکی اعانت سے ایک دیباچہ و مقدمہ و پنج باب اور ایک خاتمے پر ختم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقہ سے مقبول دلہا کرے اور ترجمے

والے کو عمل نصیب فرما دے واللہ ولی التوفیق ؀

فہرست فصول کتاب ترجمہ مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت رح

مقدمہ در بیان ترغیب و فضیلت ذکر اذکار اولیاء اللہ - از جانب مترجم

بدآں اے عزیز اللہ تعالیٰ تجھے اپنے فضل و کرم سے تتبع اور پیروی سلف صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

نصیب کرے کہ بعد از ذکر اللہ تعالیٰ عز اسمہ وجل جلالہ وانبیائے عظام علیہم السلام کوئی ذکر بہتر از اذکار اولیائی کرام وصوفیائی عظام نہیں ہے کہ ہر بات اُنکی نتیجہ اُنکے حال کا ہے نہ قال کا اور ذکر اُن کا موجب نزول رحمت الٰہی ہے کما ورد فی الحدیث علی صاحبہا الف الف تحیۃ وسلام۔ عند الذکر الصالحین تنزل الرحمۃ۔ یعنی وقت ذکر حالات وملفوظات بزرگان نازل ہوتی ہے رحمت اللہ تعالیٰ کی۔ عارف سبحانی شیخ عبد الواحد بلگرامی صاحب سبع سنابل نور اللہ مرقدہ اسی معنی میں کیا خوب فرماتے ہیں سہ اے دل از اخلاق مرداں بہرہ مندار بنی ❊ بارے اخلاق بزرگاں را زحال تکرار کن ❊ عند ذکر الصالحین الحق نزول رحمت است ❊ جابجا ذکر جوانمردان د[illegible]ر کن ❊ سبحان اللہ کیا بزرگی اور برکت ہے کہ اثر اس باران رحمت الٰہی کا تنہا پڑھنے اور ذ[illegible]لے کی ذات ہی پر محدود نہیں رہتا بلکہ اس مجلس میں جس قدر اشخاص ہوں سب پر شامل ہو [illegible]کی تمثیل حضرت سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح فرماتے ہیں کہ ایک شخص خوان اُسکے متصل بیٹھے اور اُس مائدے پر رحمت الٰہی کا نزول ہو۔ پس وہ شخص جس نے وہ خوان مائدہ حیا ہے اور اُسکے متصل بیٹھا ہے رحمت الٰہی سے محروم نرہیگا اور دوستی ومحبت رکھنی اصحاب اس طائفہ علیا سے ایک نعمت نعماء الٰہی سے ہے کہ اس سے ایک طرحکی قربت پیدا ہوتی ہے جیسا کہ علماء سلف کا مقولہ ہے المودۃ احدی القربتین یعنی مودت ایکطرح کی نزدیکی ہے۔ اور بزرگان دین نے فرمایا ہے لا قرابت قرب من المودۃ ولا بعد ابعد من العداوۃ۔ یعنی کوئی قرابت مودت سے زیادہ قربت والی نہیں ہے اور نہ عداوت سے زیادہ کوئی اور دوری دوری ہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب قوما فہو منہم یعنی جو شخص دوست رکھے ایک گروہ کو وہ اُنہیں میں سے ہے۔ العظمۃ للہ کیا خوش تقدیر ہیں وہ لوگ جنہیں یہ دولت عظمیٰ نصیب ہے۔ اللہم اجعلنا منہم بجاہ نبیک محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور ایک حدیث قدسی منزلت قدوسی مرتبت میں وارد ہوا ہے کہ دوستان خدا کا ذکر کیا کرو کہ ہمراہ اُنکے محشور رہو۔ نفحات الانس میں عارف ربانی مولانا عبد الرحمٰن جامی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔ کہ ایک روز کئی صحابیوں نے جمع ہو کر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ غریب نواز ملت پناہ بیکساں ایک مرد ہے جو ایک نیک قوم کو دوست رکھتا ہے اور اُسکے جیسے عمل وفعل نہیں کر سکتا وہ کس زمرہ میں ہوگا آپنے فرمایا المرء مع من احب یعنی وہ مرد اُس کے ساتھ ہوگا جسکو وہ دوست رکھتا ہے۔ دوستی کے واسطے محبت ضروری ہے اور محب کا شیوہ ذکر محبوب ہے حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ من احب شیئاً اکثر ذکرہ یعنی جو شخص کسیکو دوست رکھتا ہے اکثر اُسکا ذکر کرتا رہتا ہے کیونکہ عاشق کو سوا ذکر معشوق کے دوسری شئے خوش نہیں آتی۔ الغرض ذکر حالات بزرگان سے فوائد بے شمار حاصل ہوتے ہیں منجملہ اُنکے ادنی یہ ہے کہ ذکر اس طائفہ کا عبادت ہے بیرا جو صاحبان دانش وارباب بینش کو بذریعہ مطالعہ کتب ۔۔۔ دولت علیا ونعمت عظمیٰ بے رنج ومشقت حاصل ہوسکتی ہے اور یہ کتنا بڑا فائدہ ہے کہ مطالعہ ذکر اور استماع اذکار سے ہمت طالب حق کی طلب حق میں قوی ہوتی ہے اُنکے حالات کے ملاحظہ سے اُنکی عظمت اور اپنی بیچارگی کا حال کماحقہ معلوم ہوجاتا ہے اور اپنے کردار پر اپنے حالات مطالعہ کرنے سے تنبیہ حاصل ہوسکتی ہے حضرت شیخ الاسلام عبداللہ انصاری قدس سرہ فرماتے ہیں کہ کمترین فائدہ در شنیدن حالات ایں طائفہ اینست کہ بداند احوال واقوال وے نہ چوں ایشانست تنبیہ بر کردار خود برگیرد و تقصیر خود در جنب کردار ایشاں ببیند از عجب وریا استحسان بپرہیزد۔ اور آپ کا مقولہ ہے کہ پہلا انسان ہی کا قدم یہ ہے کہ ملفوظات مشائخ سننے سے دلکو خوشی اور خورسندی حاصل ہو اور کسی قسم کا انکار دل میں نہ آوے اور سلطان ابراہیم ادہم بلخی نور اللہ مرقدہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک شب ایک فرشتہ مجھے خواب میں نظر آیا دیکھا کہ اُسکے ہاتھ میں ایک طومار کاغذات ہے اور وہ اوس میں دوستان خدا کے نام تحریر کرتا جاتا ہے میں نے دریافت کیا کہ تم نے میرا بھی نام لکھا ہے جواب دیا نہیں۔ بجواب اسکے میں نے کہا کہ میری تو یہ مجال نہیں جو دوستان خدا میں ہونیکا دم بھروں البتہ اُسکے دوستوں کو بصدق دل وجان دوست رکھتا ہوں میں یہہ کہہ رہا تھا کہ دوسرا ایک اور فرشتہ آیا اور اس طومار کاغذات کو اپنے ہاتھ میں لیکر دیکھا اور کہنے لگا کہ اس کاغذ کے سرورق پر اس شخص کا نام لکھو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کا دوست ہے۔ اور حضرت شیخ الاسلام عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے آپ فرماتے ہیں کہ جہانتک ہوسکے اولیاء خدا کی باتیں یاد رکھو

اور جو یہ بھی نہ ہو سکے تو اُنکے اسماء گرا رکھو کہ یہ بھی کافی ہیں اور حضرت سلطان المشائخ محبوب
الٰہی نظام الدین اولیاء قدس سرہ منقول ہے کہ آپ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ سے اکثر
فرمایا کرتے تھے کہ اے امیر خسرو ملفوظا مشائخ کو یاد کرو اور اُنکا ذکر کیا کرو کہ اُنسے دل کو کیفیت
اور انشراح پیدا ہوتا ہے۔ اور حضرت ابو عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم سے یہ
نہو سکے کہ قدم اُنکی دوستی میں رکھو تو یہ تو کر لوگ اُسکو دوست رکھتے ہیں اُنکی دوستی میں قدم
رکھو اور ایک حدیث شریف قدسی منزلت قدر ہی مرتبت میں وارد ہے کہ روز قیامت ایک شخص ایسا
ہوگا جسکے گناہ اُسکے حسنات سے بہت زیادہ ہونگے۔ وہ ایک حالت یاس و ناامیدی میں ہوگا
کہ اللہ تعالیٰ عز اسمہ اس سے مخاطب ہوکر فرماوے گا کہ اے میرے بندے فلانے محلے کے فلانے
بزرگ کو بھی تو پہچانتا تھا یا نہیں وہ کہے گا کہ اللہ تعالیٰ عالم ہے۔ البتہ میں اسکو جانتا تھا اور
رفتہ زیارت اُسکے سے مشرف ہوا تھا۔ اس جواب کے استماع بعد اللہ تعالیٰ اسسے فرماوے گا
کہ اچھا میں نے تجھکو اُسکی زیارت کی وجہ سے بخشدیا۔ اور نیز منقول ہے کہ عہد حضرت خواجہ حاجی شریف
زندنی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ میں ایک شخص نہایت بدکار تباہ روزگار۔ پیوستہ افعال ذمیمہ میں
مبتلا رہتا تھا الا حسن اتفاق سے ایک مرتبہ حضرت کی مجلس میں حاضر ہوا تھا۔ جب مرگیا لوگوں نے
خواب میں دیکھا کہ بہشت بریں میں خراماں ہے۔ پوچھا کس سبب سے یہ درجہ تمہیں حاصل ہوا اس نے
جواب دیا کہ میں تو اس لائق نتھا کہ مورد ایسے الطاف کا ہوتا یہ سب برکت ایک مرتبہ مجلس حضرت خواجہ
حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ میں حاضر ہونے کے سبب سے ہے۔ جب مجھے لوگ دفن کرکے واپس چلے
اُسوقت فرشتگان عذاب واسطے عذاب کرنے کے آئے۔ چاہتے تھے کہ ایذا پہنچاویں اتنے میں ایک
شخص نورانی چہرہ آیا اُنکو یہ کہکر منع کیا کہ اسکو عذاب و رنج مت دو۔ یہ ایکروز خدمت حضرت خواجہ
حاجی شریف زندنی قدس سرہ میں ملازم رہ چکا ہے۔ اسیطرح منقول ہے شیخ ابو العباس نہاوندی
رحمۃ اللہ علیہ کے جسم کے مس کرنیسے ایک گناہ گار عذاب سے رہا ہوا۔ الحق ہم قوم لا یشقی جلیسہم۔ پس
اے برادر اگر تجھے سعادت ابدی اور دولت سرمدی کے حصول کی خواہش دامنگیر ہے تو ذکر اس طائفہ

میں محو ہو جا صبح و مسا انہی کے اذکار سے سروکار رکھکہ ذکر اس طائفہ کا عبادت ہے اور جہانتک ممکن ہوسکے اُن کی صحبت میں باریاب ہونے کی کوشش کر۔ اگر نہ ہوسکے تو اُنکے ذکر اذکار ہی کافی ووافی ہیں حضرت شیخ قطب العالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں سہ گر مداری شادی از وصل یار ؛ خیز بر خود ماتم ہجران بدار۔ ایک روز تقریباً حضرت سراج السالکین فخر المتاخرین جناب قبلہ وکعبہ ام مولانا بالنفس والنفیس مولوی غلام محمد خاں صاحب ادام اللہ فیوضہم فرماتے تھے کہ حضرت محب النبی مولانا فخر الدین فخر جہاں شاہجہان آبادی قدس سرہ العزیز کے انتقال کے وقت اعیان و مشائخ مثل حاجی شیخ لال محمد صاحب وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم نے دریافت کیا کہ حضرت آپکے وصال کے بعد یہ شرف صحبت واقتباس انوار جو ہم لوگونکو حاصل تھا جاتا رہیگا۔ حضرت کسی ایسے بزرگ کی نسبت ارشاد فرمائیں کہ ہم اُنکی صحبت سے مستفید ہوں آپنے فرمایا کہ نہیں اولیاء اللہ فوت نہیں ہوتے بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جاتے ہیں فیض اُنسے اُسی طرح جاری رہتا ہے کہ حالت زندگی میں تھا بلکہ بوجہ انقطاع تعلق جسمانی اثر روحی زیادہ ہوجاتا ہے۔ تم لوگوں کے واسطے مزارات اولیاء اللہ اور اُنکے کلام موعظت آمیز کافی ہیں اگر تم اِن امور سے مواظبت رکھوگے ہر آئینہ فائدے اُٹھاؤگے المختصر استماع حالات بزرگان اور اُنسے مودت رکھنے کے بارے میں اولیاء سلف و خلف کے ہزارہا مقولات ہیں ہر زمانے کے اولیاء معاصرین نے فضیلت ذکر اذکار اولیاء اللہ فرمائی ہے۔ اے طالب صادق تجھے بھی مندرجہ بالا حالات کے پڑھنے سے اِن امور کے فوائد معلوم ہوگئے ہونگے لازم ہے کہ ہم سب اُنکے حالات و مقالات کو معائنہ کرکے اُنکے طریقے پر چلنے اور اُنکی نصائح کی بجاآوری میں کوشش کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نصیحت پر عمل کرنے کی توفیق حاصل ہوجاوے بس ہم کو دوجہاں میں وہی کافی ووافی ہے۔ اب یہ فقیر اس تحریر کو دعا پر ختم کرتا ہے۔ الٰہی بحرمت اپنے حبیب باعث خلقت ہجدہ ہزار عالم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی توفیق رفیق حال ہمارے کے فرما۔ اور ہمارا دل اپنے اور اپنے حبیب کی الفت اور اپنے خاص بندوں کی مودت سے پُر کردے اور مکائد شیطانی سے امان میں رکھکر اس عالم فانی سے باایمان اُٹھا و للہ الحمد اولاً وآخراً وظاہراً وباطناً۔

نسخۂ ہذا ترجمہ انیس الارواح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ واہل بیتہ اجمعین الطیبین الطاہرین
اما بعد خادم خادمانِ درویشاں بلکہ تراب نعال اقدام ایشاں **غلام احمد خاں** ابن جناب فیضمآب سراج السالکین شمس العارفین تاج الصالحین محب الفقراء والمساکین فخر المتاخرین خاصۂ خاصگان مولانا بالفضل والاولیٰ بالکمال حضرت مولانا مولوی **غلام محمد خاں** صاحب حنفی چشتی سلیمانی۔ متوطن قصبہ جھجر از مضافات شاہجہان آباد دہلی عرض پرداز ہے کہ یہ کتاب ترجمہ ہے نسخہ شریفہ **انیس الارواح** ملفوظ حضرت مقتدائے اہل عرفان خواجہ ابی النور **عثمان** ہارونی نور اللہ مرقدہ کا جس کو حضرت کے خلیفہ اعظم شیخ شیوخ العالم سند الموحدین سلطان العارفین وارث النبی فی الہند خواجہ خواجگان حضرت خواجہ بزرگ **معین الملۃ والشرع والہدیٰ والدین حسن سنجری ثم الاجمیری** نور اللہ مرقدہ نے جمع فرمایا ہے۔ لِلّٰہ الحمد والمنۃ کہ بتوفیق اللہ تعالیٰ عز اسمہٗ جل جلالہ یہ نسخہ شریفہ ایک باب و دو فصل پر تمام ہوا واللہ ولی التوفیق۔ **باب اول** ترجمہ ملفوظ انیس الارواح منقسم بر دو فصل **فصل اول** در ذکر مقتدائے اہل عرفان حضرت خواجہ ابی النور عثمان ہارونی قدس اللہ تعالیٰ سرہ **فصل دوم** ترجمہ ملفوظ انیس الارواح حسبی اللہ نعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

باب اول۔ فصل اول۔ برخے از احوال برکت اشتمال آں مقتدائے اہل عرفان حضرت خواجہ ابی النور عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ کہ بطریق تبرک صورت تحریر یافت۔

واضح رائے بیضا ضیائے وابستگان سلسلۂ عالیہ چشتیہ بہشتیہ ہو کہ مقتدائے اہل عرفان

خواجہ ابی النور عثمان ہرونی قدس سرہ مرید وخلیفۂ اعظم حضرت حاجی الحرمین شریفین رہنمائے سالکان واقف اسرار سبحانی خواجہ حاجی شریف زندنی رضی اللہ تعالی عنہ کے ہیں۔ ذات پاک حضرت کی علم شریعت وطریقت میں بینظیر زمانہ تھے۔ آپ اپنے عصر کے اولیاء میں یگانہ تھے۔ سلسلہ شریف گیارہ واسطوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر منتہم ہوتا ہے۔ مسکن وموطن آپکا قصبہ ہاروَن ہے جو ملک خراسان میں متصل نیشاپور کے ایک سرسبز آور دہ قصبہ ہے۔ سات برس کی عمر میں آپنے قرآن مجید وفرقان حمید حفظ کیا تہا۔ بعدہٗ دیگر علوم دینی بھی حاصل کیئے ہر روز دو ختم قرآن مجید فرماتے تھے۔ ایکدن کو۔ دوسرا رات کو۔ عمر آپکی دراز ہوئی۔ جواہر فریدی میں مرقوم ہے کہ ستر برس تک آپنے مجاہدات سخت کیئے اس عرصے میں نفس کو کبھی شکم سیر کھانا اور پانی نہ دیا۔ آپ رات کو بہت کم استراحت فرماتے تھے آپ نے اپنی مدت حیات میں کبھی مال ومتاع واسباب دنیوی کو ہاتھ نہ لگایا۔ اکثر فرماتے تھے کہ اُس درویش کے حال پر افسوس ہے جو شکم سیر کہاوے۔ رات کو سووے اور مال ومتاع کو ہاتھ لگاوے کیونکہ دنیا مبغوضۂ خدا ہے۔ عاشقان الٰہی کو لازم نہیں کہ مبغوضۂ خدا سے الفت ومحبت کریں۔ آپ مجیب الدعوات تھے۔ جو دعا فرماتے مقبول بارگاہ سبحانہ ہوتی سماع میں آپ کو رقت بہت ہوتی تہی گریہ بیحد طاری ہوتا تہا کہ اہل مجلس آپکے اضطراب اور رونے کو دیکھکر چیخیں مارکر روتے تھے۔ آپ ہمیشہ صائم رہتے تھے۔ افطار پانچ روز کے بعد فرماتے تھے اسی حالت میں جسپر حضرت کی نگاہ پڑتی وہ طرفۃ العین میں مدارج علیا پر پہونچ جاتا۔ کشف وکرامت میں ذات پاک حضرت کی ایک نمونہ قدرت الٰہی کی تہی۔ خوارق عادات آپسے بے اندازہ سرزد ہوتے تھے یہ کس قدر بڑی کرامت ہے کہ حضرت وارث النبی فی الہند خواجہ بزرگ قدس سرہ العزیز جیسا بلند پرواز شاہباز مرید حضرت کا ہو۔ نقل ہے کہ جب آپ خدمت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً میں واسطے ارادت لانے کے تشریف لے گئے اور خدمت میں بار پایا۔ قدوم مبارک حضرت حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ میں گر پڑے اور عرض کی کہ بندۂ عثمان ہوس ہے۔ کہ سلک بندگان حضرت مخدوم میں داخل ہو۔ حضرت نے لطف بے اندازہ

فرمایا اور اسیوقت شرف بیعت سے مشرف فرماکر کلاہ چارترکی اپنے دست مبارک سے حضرت کے سر پر رکھی اور ارشاد فرمایا کہ اے عثمان جبکہ تم نے کلاہ چارترکی سر پر رکھی ہے لازم ہے کہ اسکا حق بجا لاؤگے۔ اور وہ چار باتیں ہیں۔ اوّل ترک دنیا اور اوسکے اہل سے اجتناب و پرہیز کرنا چاہیئے۔ دوّم ترک ہوا و ہوس ضروری ہے۔ سوّم نفس کی خواہشات کے خلاف کرنا اپنی ذات پر لازم گردانو۔ چہارم راتوں کو ذکر الٰہی میں مشغول رہنا اور کم سونا چاہیئے۔ ہمارے پیران معظم نے فرمایا ہے کہ کلاہ چارترکی وہ شخص سر پر رکھے جو اپنے دل کو ما سوی اللہ سے منقطع کرے۔ حضرت خواجۂ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت سے اس کلاہ کو اپنے سر مبارک پر رکھا فقر و فاقہ اختیار کیا۔ بعد اسکے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پہنا اور فقر و فاقہ کو اپنی ذات پر لازم گردانا۔ اسیطرح سلسلۂ مجھ تک پہونچا کہ میرے فقر و فاقہ کا حال تم معائنہ کرتے ہو۔ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ عبادت الٰہی میں شب و روز مصروف رہو اور فقر و فاقہ کو بمتابعت اپنے پیران عظام کے لازمی گردانو۔ اور عام خلق سے بمدارات پیش آؤ۔ آپ نے تمام ہو اعظا قبول فرمائے اور تین سال خانقاہ شریف میں حاضر رہکر عبادات و مجاہدات بے اندازہ کیئے حضرت نے آپکی یہ ریاضت اور مجاہدت ملاحظہ فرمائے اپنا خلیفہ اور جانشین مقرر فرمایا اور تمام نعم اعظم پیران چشت کے سلسلہ بسلسلہ پہونچا تھا تلقین فرمایا کہ فی الفور دروازے علوم صوری و معنوی کے آپ کی ذات پر کشادہ ہو گئے نقل ہے کہ جب آپ نماز پڑھتے تھے غیب سے آواز آئی کہ اے عثمان ہم نے تمہاری نماز قبول کی۔ جو کچھہ تم کو مانگنا ہو طلب کرو ہر آئینہ عطا ہوگا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوتے دعا مانگتے کہ اے بار خدایا میں تجھہ سے تیری معرفت طلب کرتا ہوں دوبارہ آواز آئی کہ یہ تمہاری دعا ہم نے قبول کی خاطر جمع رکھو اور جو کچھہ مانگنا ہو مانگو۔ آپ سر بسجدہ ہوتے اور دعا مانگتے کہ الٰہی گناہگاران امت محمّد صلے اللہ علیہ وسلم کو بخش۔ الہام ہوتا کہ میں نے ہزار گناہگار ونکو بخشدیا۔ القصہ ہر روز پنجوقتی نماز کے بعد یہ معاملہ رونما ہوتا اللہ تعالیٰ دانا و علیم ہے کہ کس قدر گناہ گار اس امت مرحومہ کے بتوسل حضرت کے بخشے گئے۔

فقیر مترجم این جواہر بے بہا غلام احمد جعل اللہ لہ نصیبۃ بہی خوبی قسمت و یاوری بخت سے سلسلۂ

مقتدای اہل عرفان رضی اللہ عنہ میں منسلک ہے امید کرتا ہے کہ اللہ تعالی بہ برکت آن حضرات رضی اللہ عنہم کے اُسکا خاتمہ بخیر کرے اور جمیع ذنوب کو معاف فرماکر اپنی رحمت کاملہ سے بروز رستخیز رستگار فرمائے اور مکروہات زمانہ سے امن میں رکھے اور اسکے ساتھہ وہ معاملہ نکرے جسکے لائق یہ خاطی ہے بلکہ اپنے فضل وکرم سے وہ معاملہ کرے جسکے مستوجب اُسکی شان غفاری ہے۔

نقل ہے کہ آپنے بعد حصول خرقہ خلافت چار دانگ عالم کی سیر فرمائی ہزارہا اولیاء خدا کی ذات سے فیض صحبت پایا۔ لکھو کہا بندگان خدا کی رہبری کی ہزارہا غیر مذہب کے لوگ آپکی تلقین سے مسلمان ہوکر راہ راست پر آئے برحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ۔ اللہم اجزہ عنا خیر الجزاء بجاہ نبیک محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔

حضرت **سلطان العارفین** سید الموحدین خواجہ بزرگ معین الدین حسن سنجری ثم اجمیری نور اللہ مرقدہ سے منقول ہے کہ میرے ہمسایہ میں ایک میرا پیر بھائی تہا جب اُسکا انتقال ہوا لوگ تجہیز وتکفین سے فارغ ہو دفن کرکے واپس چلے آئے میں اُسکی قبر پر بیٹھا رہگیا۔ عالم مشغولی میں کیا دیکھتا ہوں کہ دو فرشتے عذاب کے اُسکے پاس آئے اور چاہتے تہے کہ عذاب کریں اتنے میں حضرت پیر ومرشد نور اللہ مرقدہ تشریف لائے اور ان دونوں فرشتوں کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ اسے عذاب مت کرو یہہ میرا مرید ہے وہ حسب الارشاد واپس چلے گئے تہوڑی دیر میں واپس آئے اور عرض کی کہ حضرت فرمان باریتعالی ہے کہ یہ شخص اگرچہ آپکا مرید تہا الا آپ کے طریقہ سے برگشتہ تہا۔ آپ نے ارشاد فرمایا حال ایسا ہی ہے الا اسنے اپنی ذات کو میرے پلہ میں باندھا تہا۔ اسکی حمایت میرے ذمہ ضروری ہے۔ یہ گفتگو ہو رہی تہی کہ اُن فرشتوں کو حکم ہوا کہ واپس چلے آؤ اُس شخص کو عذاب نکرو ہم نے اسکو حضرت کی خاطر عزیز ہونے کے سبب سے بخشدیا۔

ذکر حالات کشف وکمالات حضرت مقتدائے عارفان قدس اللہ سرہ العزیز سے جملہ کتب سیر مملو ہیں۔ اس مختصر میں اس قدر گنجائش نہیں جو شمہ از خروارے ودانہ از انبارے درج ہوسکے۔ طالبین کو کتب سیر کی طرف واسطے دریافت مزید حالات کے رجوع کرنا چاہیئے۔

اگرچہ خلفا آپکے بے حساب ہیں الا ہندوستان میں آپکے چار خلیفہ مشہور ہیں اور اُنکے مزارات اسی دیار ہند

میں واقع ہیں- اول خلیفۂ اعظم حضرت سید الموحدین سلطان العارفین وارث النبی فی الہند حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین حسن سنجری نور اللہ مرقدہ مزار فائض الانوار آپ کا اجمیر شریف میں ہے زیارت و متبرک ہے- دوم سید محمد ترک قدس سرہٗ نارنول میں سوم سعدی لنگوچی کہ مزار آپکا قصبہ نارنول میں ہے چہارم شیخ نجم الدین صغری شیخ الاسلام دہلی نور اللہ مرقدہ مزار پاک آپکا دہلی میں ہے-

وصال مبارک حضرت مقتدائے عارفان خواجہ ابی النور عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً کا تاریخ پنجم ماہ شوال سنہ ۶۰۴ ہجری میں ہوا- مزار مبارک آپ کا شہر مکہ معظمہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً میں مابین کعبہ شریف جنۃ المعلیٰ کے ہے رحمۃ اللہ علیہ ؎
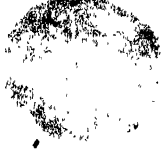
بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغاز ترجمہ کتاب مستطاب انیس الارواح ملفوظ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رح

حضرت خواجہ بزرگ وارث النبی فی الہند معین الدین حسن سنجری قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ دعا گوئے مسلمانان فقیر حقیر اضعف عباد اللہ معین الدین حسن سنجری شہر بغداد میں مسجد خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ زیارت قدمبوسی حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ سے مشرف ہوا اُس وقت بہت سے مشائخ کبار خدمتِ مرشدی میں حاضر تھے جونہی میں نے زمین ادب چومی آپ نے ارشاد فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھو- میں نے حکم کی تعمیل کی- آپ کھڑے ہوگئے اور میرا ہاتھ پکڑا- آسمان کی جانب مونھ کیا اور زبانِ مبارک سے یہ فرمایا کہ الٰہی میں اسے تیرے سپرد کرتا ہوں- بعدہ بغداد سے روانہ ہوکر مکۂ معظمہ تشریف لائے اور یہ درویش ہمرکاب تھا آپ مجھے زیر ناودان کعبہ لے گئے اور اس فقیر کے حق میں دعائے خیر کی آواز آئی کہ ہم نے معین الدین سنجری کو قبول کیا وہاں سے رواں ہوکر مدینہ منورہ تشریف لے گئے میں بھی ہمراہ رکاب تھا جب روضہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہونچے مجھے ارشاد فرمایا کہ سلام کر میں نے سلام کیا روضہ مبارک سے آواز آئی وعلیکم السلام یا قطب المشائخ اس آواز کے آنے پر آپنے ارشاد فرمایا کہ کام تمہارا کمالیت کو پہنچا- بعد اسکے روانہ ہوکر شہر بدخشاں میں آئے ایک بزرگ سے ملاقات کی وہ از اولاد خواجہ جنید بغدادی تھے جنکی عمر ایکسو

چالیس برس کی تھی از حد مشغول مع اللہ تھے۔ وہ ایک پانو سے لنگڑے تھے وہ پاؤں جڑ سے کٹا ہوا تھا ہمیں دیکھنے اس امر سے تعجب ہوا۔ سبب قطع ہونے پاؤں کا دریافت کیا فرمانے لگے کہ میں ایک مدت سے اس صومعہ میں معتکف ہوں۔ کبھی خواہش نفس سے ایک قدم بھی اس صومعہ سے باہر نہیں رکھا۔ ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ ہوائے نفسانی سے یہ بریدہ پانو باہر نکالا اور دوسرا نکالکر ارادہ روانگی کا تھا کہ ہاتف نے آواز دی کہ "اے مدعی ہمیں عہد بود کہ فراموش کردی"۔ یہ آواز سنکر متنبہ ہوا اور اپنی وعدہ خلافی سے پشیمان۔ چھُری میرے پاس تھی فی الفور میان سے نکالی اور اس پانو کو جو باہر نکالا تھا کاٹ کر باہر پھینک دیا۔ اس واقعہ کو چالیس برس ہوگئے ہیں اُسوقت سے عالم تحیر میں مبتلا ہوں اور نہایت شرمندہ ہوں کہ کل (یعنی بروز قیامت) کیونکر درویشوں میں مُنہ دکھلاؤں گا۔ یہ سنکر ہم وہاں سے روانہ ہوئے بخارا پہونچے۔ وہاں کے ائمہ و صدور و مشائخ سے ملاقات کی۔ ہر ایک اونمیں سے لائق توصیف تہا کہ وصف اُنکا خارج از بیان ہے اسیطرح دس برس ہمرکابی حضرت خواجہ عثمان قدس اللہ روحہ میں میسر رہا۔ بعد اُسکے پھر بغداد پہونچے اور چند روز قیام کیا پھر مسافر ہوئے دس برس اور مسافرت کی میں اسباب زاد راہ حضرت پیر و مرشدی قدس سرہ سر پر لیکر چلتا تہا تو کبعدہ پھر بغداد آئے اور حضرت مخدوم نے عزلت اختیار کی اس فقیر سے ارشاد فرمایا کہ میں معتکف ہوتا ہوں چند روز اعتکاف کی جگہ سے باہر نہ آؤں گا تمکو لازم ہے کہ ہر روز ایکمرتبہ میرے پاس آیا کرو کہ میں کچھ ترغیب تم سے بیان کروں گا کہ میرے بعد مجھ سے تمہارے پاس یادگاری رہے۔ یہ ارشاد فرماکر آپ معتکف ہوئے یہ فقیر ہر روز حسب الارشاد حاضر خدمت شریف ہوتا اور جو کچھ زبان مبارک سے سمع فقیر میں پہونچتا اسے لکھ لیتا کہ یہ فوائد بے بہا جمع ہوئے اوپر اٹھائیس مجلسوں کے اور نام اسکا **انیس الارواح** رکھا گیا بتوفیق اللہ تعالیٰ۔ فہرست **مجلس اول** فوائد در بیان احکام ایمان **مجلس دوم** فوائد در بیان مناجات حضرت آدم علیہ السلام **مجلس سوم**۔ فوائد در بیان خرابی شہرہا **مجلس چہارم** فوائد در بیان فرمانبرداری زنان **مجلس پنجم**۔ فوائد در بیان صدقہ **مجلس ششم** فوائد در بیان شراب موبز **مجلس ہفتم** فوائد در بیان آنکہ اہر مومن

مجلس ہشتم فوائد در بیان قذف یعنی تہمت مجلس نہم فوائد در بیان کسب مجلس دہم فوائد در بیان معصیت مجلس یازدہم فوائد در بیان کشتن جانوران مجلس دوازدہم فوائد در بیان احکام سلام کردن مجلس سیزدہم فوائد در بیان کفارت ہائے نماز گذشتہ مجلس چہاردہم فوائد در بیان فضیلت الحمد و اخلاص مجلس پانزدہم فوائد در بیان اہل جنت مجلس شانزدہم فوائد در بیان فضیلت مسجد مجلس ہفتدہم فوائد در بیان گرد کردن مال مجلس ہجدہم فوائد در بیان عطسہ زدن یعنی چھینکنا مجلس نوزدہم فوائد در بیان بانگ نماز مجلس بستم فوائد در بیان مؤمن مجلس بست و یکم فوائد در بیان رواکردن حاجت مسلماناں مجلس بست و دوم فوائد در بیان تفکر و یادکردن مرگ مجلس بست و سوم۔ فوائد در کیفیت آخر الزماں مجلس بست و چہارم۔ فوائد در بیان چراغ بمسجد فرستادن مجلس بست و پنجم فوائد در بیان شلوار پائے و آستین پیرہن مجلس بست و ششم فوائد در بیان درویشاں مجلس بست و ہفتم فوائد در بیان امیران جابرہ و عالمان دنیا دوست مجلس بست و ہشتم فوائد در بیان توبہ و سلوک ؛

مجلس اول۔ گفتگو در بارہ احکام ایمان ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ امیر المومنین عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان برہنہ ہے اور لباس اُسکا تقویٰ ہے اور پاؤں اُسکا فقر ہے اور گھر اُسکا علم ہے اور گفتار اُسکی کہنا ہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ کا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا اے درویش ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم اور جو شخص یہ بات کہے اپنی ذات پر ستم کرنے والا ہے کہ غلط بیان کرتا ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت رسول مقبول صلعم پر یہ حکم نازل ہوا کہ کافروں سے اُسوقت تک جنگ کیجیے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں حضرت رسول مقبول صلعم نے ایسا ہی کیا یہانتک کہ سب ایمان لائے اور آپ کا کلمہ پڑھا اور سبنے بخلوص نیت گواہی دی کہ اللہ ایک ہے اور رسول اُسکا برحق ہے بعد اُسکے نماز اُتری سب نے بالاتفاق قبول کی بعدہ روزہ آیا اُسے بھی قبول کیا۔ بعدہ حج کا حکم ہوا وہ بھی سبنے تسلیم کیا۔ اس کے بعد حکم ہوا کہ یہ سب ادا کرو کہ بیکار کام۔ ایمان میں البتہ زیادتی اور نقصان نماز وغیرہ میں ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ اُسکو آسان کر دیتا ہے اور فرشتوں سے فرماتا ہے کہ دیکھو اسکے اعمال نوافل کس قدر ہیں پس اعمال نوافل سے فرائض کی کمی پوری کر لی جاتی ہے اور جو فرض نہ پڑھے اور نہ نفل وہ سزاوار دوزخ ہے مگر یہ کہ رحمت اللہ تعالیٰ کی دستگیری کرے یا شفاعت رسول ہو جاوے تو باعث رستگاری ہے۔ اما قول شریعت یہ ہے کہ جو فرائض سے انکار کرے وہ کافر ہے۔ قسم ہے خدائے عزوجل کی ایمان میں کمی بیشی مطلق نہیں ہوتی۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایمان ایک نور ہے قلب میں ہوتا ہے جب وہ اعمال صالحہ کرتا ہے سفیدی اُسکے دلمیں زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اعمال صالحہ پر استقامت کرنے سے تمام دل سفید ہو جاتا ہے۔ ایسا ہونے پر حلاوت ایمان حاصل ہوتی ہے اور یہ خاصہ دوستونکا ہے + اور نفاق ایک تاریکی ہے۔ جب مؤمن کے دلمیں آتی ہے سیاہی پیدا کرتی ہے۔ اور جب وہ بدی کرتا ہے وہ سیاہی بڑھتی ہے۔ جب بدی پر استقامت کرتا ہے تمام دل سیاہ ہو جاتا ہے اور جب سارا دل سیاہ ہوگیا تو وہ منافق ہوا رحمت باری تعالیٰ سے محروم ہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ کہ اے درویش اگر مؤمن کا دل چیرا جاوے اوس میں سوائے سفیدی کے مطلق سیاہی نہو گی اور اسیطرح جب منافق کا دل چیرا جاوے اُس میں سوائے سیاہی کے سفیدی کا مطلق نشان نہوگا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی اپنے پیر خواجہ حاجی شریف زندنی قدس سرہ کے سُنا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضے اللہ عنہ نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اصل ایمان کم و زیادہ نہیں ہوتا ہے ولیکن اسکے تئیں ایک حد ہے۔ جو شخص اس میں کمی بیشی بتلاوے وہ تجاوز کرنے والا ہے۔ اور اصل اسکی یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے اور حد اسکی نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ ہے اور غسل جنابت بھی اسی میں شامل ہے۔ جو شخص زیادہ نیکیاں کریگا اُسکو زیادہ ثواب ملیگا اور جو نکریگا اسکو ثواب نہ ملے گا۔ اور نقصان اُٹھاویگا بعد اس کے ارشاد فرمایا کہ بروز قیامت باریتعالیٰ مؤمن کو اُسکے عمل سے پوچھیگا اسکے ایمان سے کچھ سوال نکریگا۔ اور کفار سے دربارۂ ایمان سوال ہوگا۔ اور ایمان مومن کا بشاہ نہیں ہوتا الا کفر سے تباہ ہو جاتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز سے ہاتھ اُٹھاوے اور منکر ہو وہ الحجوا سے

اس حدیث کے کافر ہوتا ہے کہ فرمایا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر۔ اسے یستوجب القتل عند الشافعی۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یعنی جو شخص عمداً ترک کرے نماز کو پس ہر آئینہ وہ کفر کرتا ہے اور کافر ہو جاتا ہے قتل اسکا واجب ہے بنزد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ۔ بعد بیان فرمانے ان فوائد بے بہا کے حضرت خواجہ خاموش ہو رہے اور اپنے کام میں مشغول ہوئے۔ فقیر اپنی جگہ پر آیا۔ الحمد للہ علی ذالک ؛

مجلس دوم گفتگو در بارۂ مناجات حضرت آدم علیہ السلام ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ ناصر الدین مودود چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سنا ہے فرماتے تھے کہ میں نے تنبیہ الغافلین میں بروایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ لکھا دیکھا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جناب باری عزاسمہ وجل قدرہ نے کہا فتلقّی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ۔ یہ وہ وقت تھا کہ حضرت آدم بوجہ زائل ہو جانے حلۂ بہشتی کے بہشت میں ادھر ادھر دوڑتے پھرتے تھے۔ حق تعالیٰ نے اُن سے سوال کیا کہ اے آدمؑ مجھ سے بھاگتا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ اے بارخدا تجھ سے کون بھاگ سکتا ہے اور جائے گریز کہاں ہے میں اپنے گناہ کے سبب تجھ سے شرمندہ ہوں کہ زلّت واقع ہو گئی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُنکو ایسے کلمات بتلائے جنکے ذریعہ سے اُنہوں نے توبہ کی اور مقبول بارگاہ سبحانی ہوئے۔ اس کے بعد گفتگو در بارۂ چاند گرہن سورج گرہن واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب آدمیوں کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں فرشتوں کو جناب جل وعلا عزاسمہ حکم ہوتا ہے کہ چاند اور سورج کو پکڑو اور اُسکے کسی جزو یا کل کو کسیقدر عرصہ کے واسطے بے نور کرو۔ کہ اُس سے خلق کو عبرت ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب ماہ محرم میں کسوف و خسوف ہو تو اُس سال بلائیں بہت نازل ہوتی ہیں فتنے برپا ہوتے ہیں۔ بزرگوں کو پراگندگی بہت لاحق ہوتی ہے اور جب ماہ صفر میں کسوف و خسوف واقع ہو اُسکا نتیجہ یہ ہے کہ بارش کم ہونی چاہیئے۔ دریا خشک ہوں۔ اور جب ماہ ربیع الاول میں کسوف و خسوف واقع ہو تو کال بہت سخت

پڑے گا اور آدمی زیادہ مرینگے۔ اور جب ماہ ربیع الثانی میں کسوف یا خسوف واقع ہو تو اُس سال تحویل ملک ہوگی۔ بزرگوں کا زیادہ انتقال ہوگا۔ اور جب ماہ جمادی الاول میں واقع ہو تو بارش و برق کا طوفان ہوگا۔ اور مرگ مفاجات زیادہ ہونگی۔ اور ماہ جمادی الثانی میں واقع ہو تو موجب فلاح ہے کہ اُس سال کھیتیاں خوب ہونگی اور نرخ غلہ ارزاں ہوگا اور فراخی نعمت زیادہ ہوگی اور جب ماہ رجب المرجب میں خسوف یا کسوف واقع ہو اور وہ روز نوچندی کا جمعہ ہو تو اُس سال بھوک کی آفت اور بلائیں زیادہ بنی آدم پر نازل ہونگی اور آسمان سے سخت آوازیں آئینگی۔ اور جب ماہ شعبان میں واقع ہو تو اُس سال آدمیوں میں خیریت رہے گی اور آرام زیادہ ملیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب ماہ رمضان کے اول جمعہ کے روز یا شب میں خسوف یا کسوف ہو تو اُس سے یہ بات معلوم کرنی چاہیئے کہ اس سال آفت گرسنگی زیادہ ہوگی۔ آدمی بہت مرینگے اور جب ماہ شوال میں واقع ہو تو اس سال بیماریاں زیادہ آدینگی۔ ہوائیں تیز و تند زیادہ چلینگی درخت بہت ٹوٹ کر گرینگے۔ اور جب ماہ ذی الحجہ کسوف و خسوف واقع ہوں تو جاننا چاہیئے کہ دنیا آخر ہوئی فتنے قائم ہوئے۔ عیب کو چھپانے والے مرجاوینگے۔ اُسکے اظہار کرنے والے زیادہ ہونگے۔ آرائش ظاہری بڑھجاویگی۔ آخرت تباہ از دست دنیا داراں ہوگی یعنی لوگ کسی امر میں آخرت کا خیال تک نکرینگے۔ مگر دل اُنکے منافق متمول آدمیوں کی عزت کرینگے۔ درویشوں کو خوار و حقیر سمجھیں گے اُسوقت اللہ تعالیٰ اُنپر ایک آفت مسلط کرے گا جس سے اُنکے عیش تلخ ہونگے۔ نعوذ باللہ منہا۔ جب حضرت خواجہ یہ فوائد بیان فرما چکے اپنے کام میں مشغول ہوئے۔ دعا گو رخصت ہوکر اپنے خرابہ میں آیا۔ الحمد للہ علی ذالک ؀

مجلس سوئم گفتگو شہروں کی خرابی کے بارہ میں واقع ہوئی۔ حضرت اقدس خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں خرابی شہروں کی گناہوں کی شامت سے ہوگی۔ چنانچہ میںنے مودود چشتی کی زبانی سنا ہے کہ جسوقت میں ہمراہ آنحضرت کے ملک سمرقند میں مسافر تھے کہ حضرت امام الاشجعین مدینۃ العلوم والمطالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرمایا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَاِن مِّن قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ او

مُعَذِّبُوْهَا عَذَاباً شَدِيْداً كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُوْرًا ہ یعنی کوئی ایسا شہر نہیں ہے کہ قیامت کے آنیسے پہلے عذاب اور بلا اُسپر نازل نہو اور شہر تباہ وخراب نہوں۔ یہ لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آخر زمانے میں جب گناہ زیادہ ہونگے حبشی مکہ کو ویران کرینگے مدینہ قحط سے ویران ہوجائیگا بلائیں نازل ہونگی لوگ بھوک سے مرجاوینگے۔ شہر ہمدان شومت ریا سے خراب ہوگا۔ شام بادشاہوں کے ظلم سے تباہ ہوگا۔ اُس حالت میں ٹڈی آسمان سے برسیگی روم کی تباہی کا باعث اغلام اور لواطت ہوگا۔ ملک خراسان اور بلخ شامت اصحاب تجارت سے تباہ ہوجاوینگے۔ مسلمان سود لینے لگیں گے اور مردار خوار ہوجاوینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ مودود چشتیؒ یہ بھی فرماتے تھے کہ خوارزم اور اُسکے حوالی کے شہر راگ رنگ اور شراب خواری کی شامت سے تباہ ہونگے۔ ملک سیستان میں تیز وتند آندھیاں آئیں گی بھونچال ایسے سخت آئینگے جنسے پہاڑ پارہ پارہ ہونگے اور اپنے متصل رہنے والوں کو نیست ونابود کرڈالیں گے اور خرابی مصر اور دمشق اسوجہ سے ہوگی کہ وہانکے باشندے عورتوں پر دست تعدی دراز کرینگے۔ اُنہیں سولیوں پر چڑھائیں گے اور کہیں گے کہ یہ فاطمہؓ ہے۔ خاک اُنکے موتھ میں ہوجیو۔ اور زمین ایسے نابکارونکو نگل لیوے اور ویرانی ملک سندھ ملک ہند کی وجہسے ہوگی۔ ملک ہند کی تباہی فساد اور زنا اور شراب پینے کیوجہ سے ہوگی۔ اُسوقت اللہ تعالیٰ باد کو حکم دیویگا کہ اِن سب کو ہلاک کردیوے۔ جب یہ سب کچھ ہولیگا۔ اسوقت محمدؐ بن عبداللہ ظاہر ہونگے۔ شرق سے غرب تک کا انصاف فرماوینگے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتر ینگے۔ اُسوقت تمام عالم میں دین اسلام پھیل جاویگا۔ جب حضرت خواجہ نے یہ فوائد بیان فرمائے مشغول الی اللہ ہوئے۔ دعاگو اپنی جائے قیام پر واپس آیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ٭

مجلس چہارم گفتگو درباب تابعداری کرنے عورات کے اپنے خاوندوں سے اور بردہ آزاد کرنیکی فضیلت میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ عورت جسکو اُسکا خاوند ہم بستری کے واسطے طلب کرے اور وہ نہ آوے اور دور رہے اُسکی تمام نیکیاں حبط اور زائل ہوجاتی ہیں۔

اور اسطرح جدا ہو جاتے ہیں جسطرح سانپ اپنی کینچلی اُتار دینے کے بعد اُس سے جدا ہو جاتا ہے اور جنگل کی ریت کے برابر اُسپر گناہ لکھے جاتے ہیں۔ اگر وہ عورت قبل از خوشنود ہونے اپنے خاوند کے مرجائے وہ دوزخی ہوتی ہے اُسپر ستر دروازے دوزخ کے کہولدیتے ہیں۔ اور جو عورت مرے اس حال میں کہ خاوند اُسکا اس سے راضی ہو وہ معاً بہشت بریں میں جاتی ہے۔ اُسکی قبر میں ستر دروازے بہشت کے بہشت کی جانب سے کہول دیے جاتے ہیں۔ امام ابو اللیث سمرقندی رح نے اپنی کتاب تنبیہ میں لکہا ہے کہ جو عورت شوہر سے بہ ترشروئی پیش آوے اُسکے نامۂ اعمال میں جس قدر آسمان میں تارے ہیں اُنکی تعداد کے برابر گناہ لکھے جاتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر شوہر کے جسم میں سے پیپ اور خون رواں ہو اور عورت اُسے صاف کرنے کی غرض سے اپنے موںھ سے چاٹے تو بھی خاوند کا حق کما حقہ ادا نہو گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش اگر سوائے حق تعالی کے دوسرے کو سجدہ جائز ہوتا ہر آئینہ عورت کو حکم دیا جاتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے ایسا ہی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اسکے بعد گفتگو آزاد کرنے غلام میں واقع ہوئی۔ اتنے میں ایک درویش خدمتِ مبارک میں حاضر ہوئے۔ زمین خدمت چومی آپ نے اس کے حق میں دعائے خیر ارزانی فرمائی۔ بعدہ فرمایا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بردہ آزاد کرے اُسکے نامۂ اعمال میں موافق شمار رگوں کے جو اُسکے بدن میں ہیں نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب تک اُسکے نامۂ اعمال میں ثواب برابر ایک پیغمبر کے ثواب کے نہ لکھا جائے گا۔ اس دارِ فانی سے انتقال نکرے گا اور وہ اپنے ماں باپ اور ستر کنبے کے شخاص کی بروز قیامت بخشش چاہیگا۔ اللہ تعالی اُسکے سبب سے ان ستر اشخاص کو بخشدیگا اور نور اُسکو اس قدر ملیگا جس قدر اُسکے بدن پر بال ہیں اور اُسکا نام آسمانوں پر ولی کرکے لیا جائیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ غلام آزاد کرنیوالا جبتک کہ اپنی جگہ بہشت میں نہ دیکھہ لیگا نہیں مرے گا۔ اور بروقت جانکنی کے ملک الموت علیہ السلام اسکو دخول بہشت کی خوشخبری دینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص بردہ آزاد کرے گا جبتک وہ اس عالم فانی میں شراب

بہشت نہ نوش کریگا جان جاں آفریں کو نہ سونپے گا۔ جانکنی اُسپر آسان ہوگی اور بروز قیامت زیر سایۂ عرش ہوگا اور بے حساب بہشت میں جاویگا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ اہل سلوک نے دنیا کو بدتر از دوزخ تصور کیا ہے کیونکہ دوستی دنیا بالکل گمراہی ہے اور مثال اسکے اندھیری کی سی ہے کہ جب کوئی ناواقف اندھیرے میں راہ غلط کرے تو پھر اُسکو مشکل سے راہ ملتی ہے۔ مرد وہ ہے کہ اپنی ذات کو اس دنیا میں مردانہ وار رکھے اور اس میں بالکل نہ پھنسے تاکہ مقامات اعلیٰ پر پہنچے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ اہل سلوک نے بردوں کو ہزار التجا اور آرزو سے خرید کر کے آزاد کیا ہے کہ بروز قیامت وہ وسیلہ اُنکی خلاصی کا دوزخ سے ہوں۔ جب حضرت خواجہ نے یہ فوائد تمام کئے مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوکر اپنی جائے قیام پر آیا۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔

مجلس پنجم گفتگو درباب صدقہ واقع ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ اعمال میں کونسا عمل افضل ہے ارشاد فرمایا کہ صدقہ دینا۔ پھر استفسار کیا گیا صدقہ کیا چیز ہے فرمایا کہ کسیکی حاجت روا کرنا۔ ستر ہزار آدمی جو ارد گرد صاحب صدقہ کے ہونگے بروز قیامت ہول قیامت سے مامون ہونگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ خواجہ حسن بصری رح سے پوچھا گیا کہ صدقہ دینا افضل ہے یا قرآن مجید کی تلاوت۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ روٹی کا ایک ٹکڑا ایک مٹھی کھجور دینا بہتر ہے اس سے کہ ہزار مرتبہ قرآن شریف ختم کرے۔ اسکےبعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ خواجہ حسن بصری رح نے دیکھا کہ ایک یہودی بازار میں کھڑا ہوا ایک بھوکے کتے کے آگے روٹی ڈال رہا ہے۔ آپ نے اُس سے فرمایا کہ تیری یہ نیکی قبول نہیں کیونکہ تو غیر ہے اسلام سے بیگانہ۔ اُس یہودی نے کہا کہ اے خواجہ اگر نیکی قبول ہو الا خدا تو دیکھتا ہے اور جانتا ہے۔ الغرض ایک مدت کے بعد آپ خانہ کعبہ کی زیارت کو تشریف لے گئے۔ طواف کر رہے ہے کہ خانہ کعبہ کے پرنالہ کے نیچے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ سر بسجدہ رکھے ربی ربی کہہ رہا ہے ناگاہ آواز لبیک عبدی آئی۔ آپ بعد طواف کعبہ اسکے پاس گئے یہودی نے سر اُٹھایا اور آپکی جانب مخاطب ہوا۔ کہنے لگا کہ اے خواجہ مجھے پہچانتے ہو

وہی یہودی ہوں جو گھٹنے کو ٹکڑا اڑا لیا تھا۔ اور آپنے منع فرمایا تھا اب آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اُسنے میری نیکی قبول کی اور مجھے اپنی جانب بُلا ہی لیا۔ اسکے بعد کہنے لگا کہ اے خواجہ حسن کمال قدرت کو کوئی بھی نہیں جانتا اور نہ یہ معلوم کرسکتا ہے کہ عاقبت کس طور ہونے والی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے کتب سلوک میں لکھا دیکھا ہے کہ خواجہ ابراہیم بن ادہم رح فرماتے ہیں کہ ایک درم صدقہ بہتر ہے ایک سال کی عبادت سے اور غلام کا آزاد کرنا فاضل ہے تمام رات کی بیداری سے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قرآن کی تلاوت بہتر ہے یا صدقہ دینا۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ صدقہ دینا افضل ہے کہ اُس سے آتش دوزخ سے رستگاری ملتی ہے۔ بعد اس کے ارشاد فرمایا کہ صدقہ نور دل ہے اور صدقہ فاضل ہے ہزار رکعت کے پڑھنے سے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا صدقہ دینا نماز پڑھنے والیکو فاضلتر ہے اور اُن لوگوں کی علو شان کا کیا بیان کیا جائے جو نماز بھی پڑھتے ہیں اور صدقہ بھی دیتے ہیں۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا آفتاب سوا نیزے پر آجائیگا صدقہ دینے والے جنہوں نے قبل از مرگ صدقہ دیا ہوگا عرش عظیم کے سایہ تلے ہونگے اور وہ صدقہ اُنکے سر پر ایک قبہ ہوجائے گا صدقہ بہشت کا رہبر ہے اور صدقہ دینے والا ہرگز رحمت اللہ تعالی سے دور نہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ سخی میرے دوست ہیں اور سخیوں کو عذاب گور اور سختی قیامت نہوگی بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ زمین سخیوں کے وجود سے فخر کرتی ہے اور وہ لوگ جب چلتے ہیں ہر قدم کے بدلے ایک نیکی اُنکے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ سخی ایک ہزار برس پیشتر بہشت کی خوشبو سونگھیں گے۔ اور ہر روز اُنکے نامۂ اعمال میں ایک پیغمبر کا ثواب لکھا جاوے گا بعد اسکے ذکر اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے بارہ میں ہوا کہ اُنہوں نے دس دس برس تک اپنے نفس کو اُسکی آرزو پوری کرنیسے معطل نہیں کیا ہے چنانچہ بیان کیا گیا ہے کہ خواجہ ابو تراب نخشبی بہت بڑے زاہد تھے بیس برس سے اُنکے نفس کو آرزو مرغ کے انڈوں کے ساتھ روٹی کھانے کی تھی۔ آپنے نفس کو نہ دیا ایکروز آپکے دل میں آیا کہ آج اسکی یہ خواہش پوری کرنی چاہیئے۔ اور شام کو افطار سے

مطلوبہ سے ہو الغرض اُسی روز وقت نماز ظہر کے جبکہ آپ واسطے تجدید وضو کے صحرا کو تشریف لیے جاتے
تھے ایک خورد سال لڑکا بہاگا ہوا آیا اور آپ کا دامن پکڑ لیا فریاد کرتا تہا کہ کل کے روز تم میرا اسباب
و مال چُرا کے لیگئے ہو آج پھر چوری کرنے آئے ہو۔ لوگ چور چور کی آواز سنکر جمع ہو گئے۔ لڑکے کا
باپ بھی آیا خواجہ کو پکڑا بیس گھونسے مارے اتنے میں ایک اور آدمی آیا اُسنے آپکو پہچانا کہنے لگا
کہ یہ چور نہیں خواجہ ابو تراب نخشبی ہیں۔ یہ سنکر سبنے معذرت کی کہ ہم سے خطا ہوئی ہم آپ کو
نہیں پہچانتے تھے۔ القصہ جب آپ وہاں سے چھوٹ کر اُس شخص کے گھر تشریف لائے جسنے بتایا تہا جب
افطار کا وقت آیا اُس خادم نے بیضۂ مرغ اور روٹی واسطے افطار کے لا کر رکھیں آپنے ارشاد فرمایا انکو
اسکو جلد یہاں سے دور کر کہ بیئے اسکے بغیر کہائے ہی بیس گھونسے اسکا خیال لانے سے کہائے ہیں اگر
اسکو کہالوں واللہ اعلم کس بلا میں مبتلا ہوں۔ پھر آپ نے مدت العمر نہ کہایا اور بغیر پوری کیے اُس
خواہش کے رحلت فرمائی۔ حضرت خواجہ یہ بیان فرما کر مشغول ہوئے۔ دعاگو مرخص ہو کر اپنے مقام
آیا۔ الحمد للہ علی ذلک

مجلس ششم۔ گفتگو درباب شراب خواری ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ
تعالی عنہ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ شراب مطلق حرام ہے اگر کم ہو تو بھی حرام
ہے اور زیادہ ہو تو بھی حرام ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر انگور کا شیرہ جو ملتے ہی نکالا جاوے اور پیا جاوے
تو حرام نہیں جائز ہے۔ اگر ملنے کے بعد تھوڑی دیر رکہا جاوے تو ناجائز ہے بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لعنت ہے اللہ تعالی کی اُس شخص پر جو شراب پیئے
یا شراب بیچے یا اُسکی قیمت لیوے اور اپنے کام میں لاوے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہ تو دربارہ شراب کے
حکم ہے اور اسکا نہ پینا مطلق دشوار نہیں کہ اسکا پینا عادات طبعی میں داخل نہیں ہے۔ مشکل تو یہ ہے
کہ وہ امور چھوڑ دیے جاویں جو عادات طبعی میں داخل ہیں الا اس راستہ میں ایسے ایسے مرد
بھی گذرے ہیں جنہوں نے اپنے نفس کو ایک سال کامل پانی نہ دیا اور وہ زار و نزار ہو اتفاقاً حضرت
خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت بیان فرمائی کہ ایک رات اُنہوں نے چاہا کہ ہزار رکعت

نماز پڑھیں۔ اُنکے نفس نے اُنسے اس امر میں مخالفت کی اور نہ پڑھ سکے صبح کے وقت غور کیا کہ یہ کاہلی کس سبب سے تہی۔ بعد بہت سی دیر کے معلوم ہوا کہ رات کو ایک کوزہ پانی زیادہ پی لیا تہا یہ سارا فساد اُسکا ہے۔ پس اُسی وقت عہد کیا کہ جب تک زندہ ہوں گا اسکو کامل طور سے پانی نہ پلاؤنگا اکثر پیاسا رہوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا جب تک زندہ رہے کبھی سیر ہوکر پانی نہ پلایا۔ جب آپ یہ بیان فرما چکے مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوکر اپنی جائے اقامت پر آیا۔ الحمد للہ علی ذلک :

مجلس ہفتم گفتگو ایماندار کو آزار دہی کے بارہ میں واقع ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمان کو مت رنجیدہ کرو۔ اس کے سینہ کے اوپر ستر پردے ہیں اور ہر پردے پر ایک فرشتہ تعینات ہے جو شخص کسی مومن کو رنج پہنچاتا ہے وہ اُن فرشتوں کو رنج پہنچاتا ہے۔ ابتدا رنج اُن فرشتوں کو پہنچتا ہے تب کہیں مومن کو پہنچتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جو شخص ایماندار کو تکلیف دیتا ہے ستر گناہ کبیرہ اُسکے نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں اور جو مؤمن کا دل رنجیدہ کرتا ہے اُسکے واسطے ایک گھر پُر از رنج و تعب دوزخ میں بنایا جاتا ہے اور سوائے منافق کے اور کوئی ایذا انہیں پہنچاتا اعاذنا اللہ منہ۔ اسکے بعد گفتگو سنت اور نفل نمازوں کے بارہ میں بعد فرض کے واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ ہمارے مشائخ رحمہم اللہ نے فرضوں کے شروع و آخر میں سنت اور نفل بہت پڑہی ہیں اور جو شخص نماز پیشین کے قبل چار رکعت نفل پڑھے اور قرآن شریف میں سے جو اُسے یاد ہو وہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد ضم کرے اُسے اسی دنیا میں بشارت بہشت ملے گی اور وقت مرنے کے ستر ہزار فرشتے کہ ہر ایک اُنمیں کا ایک نئی قسم کا تحفہ لیئے ہوگا آویں گے۔ اور بعد دفن اُسکے اُسکی قبر پر نور کے طباق لٹاوینگے اور جب بروز حشر قبر میں سے اُٹہایا جاوے گا وہی فرشتے ستر حلّے بہشتی لاکر اُسے پہناویں گے اللہم ارزقنا منہ۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ جو شخص چار رکعت نماز سنت قبل از ظہر پڑھے گا اور اُسکے واسطے جو قرأت مقرر ہے وہ پڑھنی چاہیئے اللہ تعالیٰ اُس کی ہزار حاجت پوری فرمائے گا اور ہر رکعت کے بدلے اُسکو ہزار سالہ عبادت کا ثواب ملے گا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص قبل از عصر چار

رکعت نماز سنت پڑہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اُسکے انعام کی بابت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اُسکو ہر رکعت کے بدلے بہشت میں ایک قصر (محل) ملیگا اور جو شخص بعد نماز شام کے چار رکعت نماز نفل پڑہے روز قیامت میں اُسکو عرش کے سایہ تلے جگہ ملے گی۔ اور جو شخص چار رکعت نماز درمیان نماز شام اور نماز عشا کے پڑہے گا حق تعالیٰ اُسے جمیع بلاؤں سے ماموں رکہیگا اور وہ بہشت میں بلاحساب داخل ہوگا اور ہر رکعت کے بدلے ثواب نماز ہائے ایک پیغمبر کا ملیگا۔ اور جو شخص بعد نماز عشا کے چار رکعت سنت پڑہے گا وہ مقبول بارگاہ الٰہی ہوگا اور بے حساب اُسکی جگہ بہشت میں ہوگی۔ اور اس نماز کو کوئی نہیں پڑہہ سکتا مگر اللہ تعالیٰ کا دوست۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص بہت نماز پڑھتا ہے اُسے ثواب موافق شمار فرشتوں کی عبادت کے دیا جاتا ہے اسکے بعد پہر گفتگو ایذا دہی مومن میں واقع ہوئی آپنے فرمایا کہ اہل سلوک نے اپنی زبان اسی وجہہ سے بند کی ہے اور لوگوں سے بولنا چہوڑ دیا ہے کہ مبادا کسی مسلمان بہائی کو ایذا پہونچے۔ کیونکہ یہ بات بالکل نامستحسن ہے اہل سلوک قصداً اور متعمداً اس ڈر سے گونگے اور بہرے بنگئے ہیں۔ یہ فوائد بیان فرما کر حضرت مشغول ہوئے دعاگو اپنی خرابہ میں آکر مشغول ہوا۔ الحمد للہ علی ذلک ؕ

مجلس ہشتم گفتگو دربارۂ قذف واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کو گالی دیتا ہے گویا وہ اپنی ماں بہن سے زنا کرتا ہے اور فرعون کے مددگاروں میں اُسکا نام لکہا جاویگا گویا اُسنے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ایذا دہی میں معاونت کی اور ارشاد فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینے والے کی دعا سو دن تک مستجاب نہیں ہوتی۔ اور جو بے توبہ مرے گا جہنم میں جاوے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں ایک وقت مجلس خواجہ ناصرالدین ابی یوسف چشتی قدس سرہ العزیز میں حاضر تہا علم کی بحث درپیش تہی ایک شخص بڑی گستاخی کر رہا تہا اور بلند آوازی سے گفتگو کرتا تہا حضرت خواجہ ابی یوسف چشتی قدس سرہ نے اس مرد سے فرمایا اے شخص آہستہ گفتگو کر۔ یہ سنکر وہ خاموش ہوگیا اور اپنی زبان کو اسقدر چبایا کہ لہولہان ہوگئی پہر اپنے نفس کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا کہ تجہے اس بیہودہ بک بک سے کیا مطلب چل اور گوشہ پکڑ مجلس سے اُٹہکر گوشۂ تنہائی میں چلا گیا

اور دس سال عزلت اختیار کئے رہا۔ اسکے بعد کہانا لایا گیا۔ دسترخوان سفید تہا آپنے ارشاد فرمایا کہ سرخ
دسترخوان لاؤکہ اسپر کہانا رکہکر کہایا جائے کیونکہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم خوان میں کم کہ
تناول فرماتے تھے الا احترام نہیں کیا۔ اجازت ہے کہ طباق میں رکہکر کہایا جاوے الا آپ ہمیشہ سرخ
دسترخوان پر کہانا تناول فرماتے تھے اگر مہمان آتا اور مہمانی کی جاتی تو بہی سرخ دسترخوان ہی بچہایا
جاتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دسترخوان حضرت عیسے علیہ السلام کا بہی سرخ ہی تہا اور وہ آسمان سے
نازل ہوا تہا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص سرخ دسترخوان پر رکہکر کہانا کہاوے اوسکو ہر لقمہ کے عوض
ثواب سَو نیکیوں کا ملتا ہے اور سَو درجے اوسکے بہشت بریں میں بلند کیئے جاتے ہیں اور اسکو ہمسائگی
حضرت عیسے علیہ وعلی نبینا الف الف تحیۃ وسلام کی بہشت میں نصیب ہوگی اور جو شخص سرخ دسترخوان پر
کسی محتاج کو کہانا کہلاوے گا اوسکے لیئے اجر عظیم اُسکے نامۂ اعمال میں لکہا جائیگا اور جب روٹی کہانے
سے فارغ ہوگا اللہ تعالی اوسکے جمیع گناہونکو بخش دیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ سرخ دسترخوان پر
روٹی کہانا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت ہے اور یہی سنت دوسرے انبیاء کی ہتی حضرت
موسی علیہ السلام نے کبہی سوائے سرخ دسترخوان پر روٹی رکہے بغیر نہیں کہائی۔ اسکے بعد حضرت نے یہ قسم یاد
کرکے بیان فرمایا کہ قسم ہے خدا کی کہ میری جان اسکے ید قدرت میں ہے جو شخص سرخ دسترخوان پر روٹی
کہائیگا اوسکو ایک عمرہ کا ثواب ملیگا اور ایک ہزار بہوکوں کے پیٹ بہر کہلانیکا ثواب عطا ہوا اور وہ شخص
اور اسقدر زیادہ ثواب حاصل کریگا کہ اُسنے گویا میری امت کے ہزار قیدیوں کو رہا کرایا۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ جو شخص ہمیشہ دسترخوان سرخ پر روٹی کہاتا رہے بروز حشر حضرت جبرئیل علیہ السلام اُسکے لیئے براق مع
حلۂ بہشتی لاوینگے کہ براق پر سوار کراکر اور حلہ پہناکر بہشت میں لیجاوینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی
مہمان کو دسترخوان سرخ پر کہانا کہلاوے اوسکو ہر دانہ کے عوض جو اُس مہمان نے اُٹہایا ثواب ہزار
ہزار نیکی کا ملتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے پیر خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ
کی زبانی سنا تہا فرماتے تھے کہ جو شخص دسترخوان سرخ پر کہانا کہاوے اور کہانا کہلاوے اللہ تعالی
اُسکی جانب نظر رحمت سے دیکہتا ہے اور ہزار درجے اُسکے بلند فرماتا ہے۔ جب حضرت خواجہ یہ فو

بیان فرما چکے مشغول ہوئے۔ دعا گو رخصت ہو کر اپنے جائے قیام پر آیا۔ الحمد للہ علیٰ ذلک +

مجلس نہم گفتگو درباره کسب واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ایکمرتبہ دریافت کیا گیا کہ پیشہ کرنا کیسا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ الکاسب حبیب اللہ۔ یعنے پیشہ کرنیوالا اللہ تعالی کا دوست ہے۔ اُسوقت ایک شخص مجلس میں سے اُٹھا اور کہنے لگا کہ یارسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے پیشہ کے حق میں کیا فرماتے ہیں آپنے ارشاد فرمایا کہ پیشہ تیرا کیا ہے اُس نے جواب دیا کہ حضرت میں درزی کا پیشہ کرتا ہوں آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ پیشہ تیرا بہت اچھا ہے اگر تو راستی اختیار کریگا تو کل کے روز قیامت میں ہمراہ حضرت ادریس علیہ السلام محشور ہوگا۔ اسکے بعد ایک اور شخص اُٹھا اور کہنے لگا کہ آپ میرے پیشہ کے حق میں کیا فرماتے ہیں آپنے استفسار فرمایا کہ تیرا پیشہ کیا ہے اُسنے جواب دیا کہ پیشہ میرا حارثی ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ پیشہ بھی بہت عمدہ ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یہ کسب حضرت آدم علیہ السلام کو سکھایا تہا اگر تو جھوٹھ نہ بولے اور چوری نکرے تو بروز حشر ہمراہ حضرت آدم علیہ السلام کے اُٹھیگا اور بہشت بریں میں اُنکا ہمسایہ ہوگا۔ اسکے بعد ایک اور شخص اُٹھا اور پیشہ اپنا آہنگری بتلایا آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ پیشہ از حد نیک و بامنفعت ہے اور یہ حرفت حضرت داؤد علیہ السلام کی تھی اگر تو امانت داری کرے قیامت کے روز اُنکے ہمسایہ میں ہوگا۔ اسکے بعد ایک اور شخص نے اُٹھکر بیان کیا کہ یارسول اللہ آپ میرے پیشہ میں کیا حکم کرتے ہیں آپنے پوچھا تیرا کیا پیشہ ہے اُسنے جواب دیا کہ پیشہ میرا کاشتکاری[۱] ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ تیرا پیشہ از حد نیک ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہی پیشہ تہا اللہ تعالی مبارک کرے اور منفعت عطا فرمائے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پیشہ کے کرنے والوں کے حق میں دعا فرمائی ہے کہ بروز حشر میرے ہمراہ محشور ہوں اور بہشت میں میری ہمسائگی میں رہیں۔ اسکے بعد اور شخص اُٹھا اور کہنے لگا کہ میرا پیشہ معلمی ہے۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اس پیشہ کو اللہ تعالی دوست رکھتا ہے اگر بغیر از ریا کیا جاوے۔ بروز حشر تو میری ہمراہ ہوگا اور مجھے کے واسطے لڑکا اور اگر پڑھانے میں عمل کریگا فرشتے آسمانوں کے تیرے لیے استغفار کرینگے۔ اسکے بعد مسلمانوں میں سے ایک آدمی اُٹھا اور کہنے لگا کہ میرا پیشہ تجارت ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ بھی اچھا پیشہ ہے اگر

[۱] زراعت ترکاری و بقولات وغیرہ ۱۲

راستی اختیار کریگا رفیق لقمان کا بہشت میں ہوگا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے طَلَبُ الْحَلَالِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ یعنی طلب حلال فرض ہے ہر مسلمان مرد اور عورت پر۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اَلْکَاسِبُ صَدِیْقُ اللّٰہِ یعنی کسب کرنیوالا اللہ تعالیٰ کا صدیق یعنی دوست ہے اور دوسری جگہ فرمایا۔ اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللّٰہِ یعنی کسب کرنیوالا اللہ تعالیٰ کا دوست ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کاسب کو چاہیئے کہ اُس کسب کو جو اُسنے ضروری تصور کر رکھا ہے کوشش کرے کہ اس عالم اسباب میں سوائے کسب کے دوسرا چارہ نہیں ہے مگر لازم ہے کہ فرائض نماز روزہ وغیرہ و دیگر سنن حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلے خیال رکھے اور انسے فارغ ہوکر کسب میں مصروف ہو اور نیت اپنے صدق پر رکھے کہ اللہ تعالیٰ اُسکو ثواب عنایت فرمائے اور جو شخص یہ خیال کرے کہ کسب سے ہی روزی ملتی ہے وہ یہ خیال کرتے ہی کافر ہوجاتا ہے کیونکہ رزاق مطلق حضرت عز و جل جلّ ہمہٗ اور اسنے اُسے فراموش کیا اور اگر کوئی یہ بات کہے کہ ہم باندی بنکے راتبے ہیں اور بی بی بنکے کہاتے ہیں یہ بھی کلمۂ کفر ہے اور ایسے بہت سے کلمے بد ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے کتاب عمدہ میں (نام کتاب ۱۲) لکھا دیکھا ہے کہ حضرت ابو درداء قدس سرہ ابتدا حال میں دکانداری کرتے تھے ایک عرصہ تک آپ نے دکانداری کی اور پھر یکایک چھوڑ دی لوگوں نے اسکا سبب دریافت کیا آپنے جواب دیا کہ مجھے حقیقت معلوم ہوگئی کہ میری دکانداری کو مسلمانی سے نسبت نہیں تھی مجھ سے حق اسکا کما حقہ ادا نہ ہوسکا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے کسی شخص پر کچھ روپے آتے تھے آپ جب اس سے طلب فرماتے وہ امروز فردا کا وعدہ کرتا تھا تا اینکہ ایکمرتبہ اُسنے سات روز کی مہلت طلب کی آپنے عطا فرمائی۔ وہ اندر ایک ہفتہ کے کسی کام کے انصرام کے لیئے ملک شام کو چلا گیا۔ ایک سال کے بعد واپس آیا۔ آپنے اُس سے تقاضا کیا اُسنے پھر سات یوم کی مہلت طلب کی آپنے عطا فرمائی وہ پھر کہیں چلا گیا ایک برس گذرنے پر آیا الغرض سات مرتبہ اُسنے ایسا کیا کہ آپسے سات روز کی مہلت طلب کرتا اور کہیں چلا جاتا اور بعد ایک سال کے واپس آتا آپ اُس سے کچھ نہ کہتے کہنے لگا کہ آپ کا ایسا مذہب ہے کہ اُس شخص کے حال پر افسوس ہے جو

ابی رحمہ اللہ ... سلاوے اللہ تعالیٰ ... خواجہ ...

وہ کہنے لگا کہ حضرت آپ مجھپر اسلام عرض فرمائیں آپنے اسلام اُسپر عرض کیا وہ مسلمان ہوگیا - یہ فرماکر حضرت عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ وقت اسلام اُسکا قریب آگیا تھا اور یہی وجہ تھی جو اللہ تعالیٰ نے امام کو اُسپر مہربان کردیا تھا کہ اُنہوں نے اُسکو مہلت دی تا آنکہ وہ مسلمان ہوگیا - جب آپ یہ فوائد بیان کرچکے مشغول ہوئے - دعاگو مرخص ہوا - الحمدللہ علی ذالک -

مجلس دہم - گفتگو درباب مصیبت کے واقع ہونے کے ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مصیبت کے وقت چلاوے یا نوحہ کرتے کافر ہے وہ دوزخ میں ڈالا جائیگا اور نام اُسکا زمرۂ منافقوں میں لکھیں گے اور لعنت اللہ تعالیٰ کی اُسپر نازل ہوتی ہے جو وقت مصیبت میں روئے یا چلائے اور فرماتے تھے کہ رونا اور چلانا مصیبت میں پیشہ ابلیس کا ہے جو شخص مصیبت میں رووے یا چلاویگا اوسکے سو برس کے اعمال حبط ہونگے اور سو برس کے گناہ اوسکے نامۂ اعمال میں لکھے جائیں گے - اگر اس عرصہ میں بے توبہ مریگا دوزخ میں متصل ابلیس کے اُسکی جگہ ہوگی - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت امان الارض خواجہ ابراہیم بن ادہم بلخی قدس سرہ ایکروز کہیں تشریف لئے جاتے تھے راستہ میں آواز رونے اور چلانے کی آئی آگے بڑھنے پر دو نوحہ گر بھی دیکھا آپ دیکھکر اُلٹے پھر آئے اور اُسکی پاداش میں اپنے نفس پر یہ سزا مقرر کی کہ بیس برس تک ناشنیدنی بات سننے اور نادیدنی بات دیکھنے ندی اور منقول ہے کہ آپنے اس عرصہ کے اندر اپنے کانوں میں سیسے کی گولیاں بناکر ڈال لی تھیں اُس سے بہرے ہوگئے تھے - اسکے بعد ارشاد فرمایا جو شخص وقت مصیبت کے اپنا گریبان پھاڑے اللہ تعالیٰ اُسکی بروز حشر نظر رحمت سے نہ دیکھیگا اور دوزخ میں اُسکو سخت ترین عذاب ہوگا - اور ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی وقت مصیبت کے اپنے کپڑے پھاڑے اور نوحہ کرے بروز حشر اُسکی دونوں ابرو کے درمیان یہ عبارت لکھی ہوئی ہوگی کہ یہ شخص اللہ کی رحمت سے ناامید ہے اور جو شخص مصیبت کے وقت اپنا مونہہ سیاہ کرے اُسکے عذاب کے واسطے دوزخ میں ایک صحرا پیدا کیا جاتا ہے اور کوئی عبادت اُسکی مقبول نہیں ہوتی اور ستر مسلمانوں کے مارنے کا گناہ اُسکے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور ہزار رحمتیں بند کی جاتی ہیں

اور آسمان وزمین کے فرشتے اُسپر لعنت بھیجتے ہیں - اسکے بعد گفتگو پیاسے کو پانی پلانے کے بارے میں آئی - آپنے ارشاد فرمایا کہ جو شخص پیاسے کو پانی پلادے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور اگر اُس روز مرجاوے شہید مرے گا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسیکو پیاس میں شربت پلاوے اللہ تعالیٰ اسکی ہزار حاجتیں روا فرماویگا اُسکو دوزخ کی آتش سے خلاصی ہوگی اور وہ بہشت میں جائیگا - اسکے بعد گفتگو لڑکیوں کے بارہ میں واقع ہوئی - آپنے ارشاد فرمایا کہ لڑکیاں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہدیہ اُسکے بندونکے لیئے ہیں چاہیئے کہ انکو گرامی رکھیں اور جو شخص لڑکیونکو گرامی رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو خوشنود رکھتا ہے اور جسکے گھر میں دو لڑکیاں ہوں اور وہ اُنسے خوش ہو اسکو اتنی حج کا ثواب دیا جاتا ہے اور فضل اُسکا اُس شخص کے فضل سے زیادہ ہے جس نے ستر بردے آزاد کیئے ہوں - اور جسکے گھر میں ایک لڑکی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اُسسے دوزخکو پانسو برس کی راہ دور کردیتا ہے - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکیوں کو دوست رکھا ہے اور آپکی دوستی اسی میں ہے کہ لڑکیونکو دوست رکھیں - جب حضرت خواجہ یہ فرما چکے مشغول ہوئے دعاگو مرخص ہو کر اپنی جائے قیام پر آیا - الحمد للہ علی ذالک ؀

مجلس یازدہم گفتگو جانوروں کے ذبح کرنے کے باب میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ عبداللہ بن مسعود رضی نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو شخص چالیس گایوں کو بسمل کرے ایک خون اُسکے نام لکھا جاتا ہے اور جو شخص سو بکریاں ذبح کرے اُسکے نام بھی ایک خون تحریر کرتے ہیں اور جو شخص جانور کو ہوائے نفس سے بسمل کرے اُسکا حال ایسا ہوگا جیسا کہ اُسنے خانۂ کعبہ کے انہدام کرنے میں مدد کی - مگر انکا ذبح کرنا اس محل میں روا ہے جہاں انکا ذبح کرنا درست آیا ہے - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے پیر کی زبانی سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ ایک بزرگ خواجہ عبداللہ مبارک نام تھے انکی عمر ستر برس سے زیادہ کی تھی وہ قسمیہ بیان کرتے تھے کہ میری عمر قریب ستر برس کے پہونچی الا میں نے کبھی کسی جانور کو ذبح نکیا - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کسی جانور کو آگ میں نہ ڈالنا چاہیئے کہ آگ عذاب جناب باری ہے - اور جو شخص کسی جانور کو

آگ میں ڈالے اسکا کفارہ یہ ہے کہ ایک بردہ آزاد کرے یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلاوے یا ساٹھ روزے رکھے اور جو یہ کفارہ ادا نکرے گا وہ بروز قیامت حق تعالی کے عذاب سے رہا نہ ہوگا- اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی جانور کو آگ میں نہ ڈالو حق تعالی عزاسمہ کے اس ارشاد ونیز آخرت کے عذاب سے ڈرو اور جب کسی جانور کو سہواً ڈالدیتو دو ماہ کے پیوستہ روزے رکھو کیونکہ جانور کو آگ میں ڈالنا ایسا سخت گناہ ہے جیسا کہ اپنی ماں سے زنا کرنا اسکے بعد گفتگو نماز کے بارے میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ اس راستہ میں ایسے مرد ہیں کہ جبتک وہ رکوع وسجود میں آواز لبیک عبدی نہیں سن لیتے رکوع وسجود سے سر نہیں اُٹھاتے چنانچہ میں نے کتب سلوک میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ خواجہ جنید بغدادی اور شیخ شبلی رحمہما اللہ تعالی واسطے تجدید وضو کے دجلہ پر تشریف لیگئے وضو کرنے بیٹھے تھے کہ ایک ہیزم فروش کو دیکھا کہ پشتارہ لکڑیوں کا اپنی پیٹھ سے اُتارا اور وضو کرنیلگا ان دونوں بزرگوں نے اپنی فراست سے دریافت کیا کہ یہ بھی کوئی بزرگ ہے- جب وضو کر چکے آپنے انکو پیش امام کیا کہ نماز پڑہاؤ وہ بزرگ رکوع وسجود میں بہت ٹھیرتے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے حضرت جنید بغدادی اور شیخ شبلی نے انسے دریافت کیا کہ آپکے رکوع وسجود میں اسقدر زیادہ دیر تک ٹھیرے رہنے کی کیا وجہ تھی انہوں نے جواب دیا کہ میں رکوع وسجود کی ہر ایک تسبیح کہنے کے بعد جبتک کہ آواز لبیک عبدی نہیں سُنتا دوسری تکبیر نہیں کہتا یہی سبب رکوع وسجود میں دیر تک رہنے کا تہا- جب وہ یہ بات کہہ چکے دونوں بزرگوار آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور رونے لگے اور آپس میں کہنے لگے کہ فی الواقع اہل محبت اور اہل مشاہدہ کو جبتک حضور نماز میں نہیں ہوتا وہ اُسے نماز ہی تصور نہیں کرتے- اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں حضرت خواجہ یوسف چشتی قدس سرہ العزیز کے زمانہ میں انکی مجلس میں حاضر تہا آپ فرماتے تھے ؎ ہر بار کہ در نماز مشغول شوم ٭ چوں دولت صحبت حضور منیت آں نیست نماز ٭ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ یوسف چشتی قدس سرہ کی رسم تہی کہ جب نماز کو کہڑے ہوتے تیرہ سو مرتبہ تکبیر پڑہتے تھے اور جبتک آپکی خاطر شریف جمع نہو لیتی نماز شروع نہ فرماتے اور جب ایاک نعبد وایاک نستعین پر پہونچتے اوسکو کئی مرتبہ پڑہتے اور بعد اسکے دوسری آیت

شروع کرتے اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ خواجہ شمس العارفین بڑے بزرگ تھے ایکمرتبہ اُنہوں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر جاکر سلام کیا کہا السلام علیک یا سید المرسلین آواز آئی وعلیک السلام یا شمس العارفین اُسوقت سے آپکا لقب شمس العارفین ہوگیا جو شخص آپکو دیکھتا شمس العارفین کہتا تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہی واقعہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً کے ساتھ بھی ہوا۔ جب وہ مبدا ر حال میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر تشریف لائے اسلام کیا کہ السلام علیک یا سید المرسلین۔ آواز آئی وعلیک السلام یا امام المسلمین اسوقت سے آپکا لقب بھی امام المسلمین پڑگیا۔ اسکے بعد فرمایا کہ یہی واقعہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہوا فرمایا کہ ایکروز آدھی رات کے وقت آپ بالاخانہ پر گئے چاندنی چھٹکی ہوئی اور خلق سوتی تھی آپکی خاطر مبارک میں گذرا کہ ہائے افسوس ایسا سہانا وقت اور لوگ بیخبر دل میں آیا کہ دعا کیجئے کہ خلق اس خواب غفلت سے بیدار ہوجوں ہی یہ اندیشہ خاطر مبارک میں گذرا تھا کہ معاً یہی خیال ہوا کہ یہ اندیشہ اچھا نہیں ہے کیونکہ یہ مقام شفاعت خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہے مجھے مناسب نہیں کہ شفاعت کروں اُسیوقت ہاتف نے آواز دی کہ اے بایزید چونکہ تونے ہمارے حبیب کا ادب مرعی رکھا اسوجہ سے ہم نے تجھے خطاب سلطان العارفین عطا فرمایا۔ جب حضرت یہ فوائد بیان فرما چکے مشغول ہونے دعا کو مخصص ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک ٭

مجلس دوازدہم گفتگو سلام کرنیکے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جب مجلس میں داخل ہو سلام کرکے داخل ہو اور جب مجلس سے باہر جاؤ سلام کرکے باہر جاؤ کہ سلام گناہوں کا کفارہ ہے۔ فرشتے اُسکی بخشش چاہتے ہیں اور رحمت اللہ تعالی کی اُسپر نازل ہوتی ہے نیکیاں اُسکی بڑھائی جاتی ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص مجلس میں سلام کرکے داخل ہوتا ہے اور سلام کرکے اُٹھ جاتا ہے ہزار نیکیاں اس امر کی بابت اُسکے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور اللہ تعالی اُسکی ہزار حاجات روا فرماتا ہے اور گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے کہ گویا اپنی ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے۔

اور سوائے اس کے ایک سال کی عبادت اور سو حج و عمرہ کا ثواب اسکے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور ہزارہا آدمی اُسے عزیز رکھتے ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس وقت حضرت آدم علیہ السلام کے جسد مبارک میں روح آئی آپنے اُسوقت چھینکا حضرت جبرئیل علیہ السلام سامنے موجود تھے۔ آپ نے سلام کیا۔ پس سلام سنت تمام انبیاء علیہم السلام کی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ میں ابتداء عمر سے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا اور ہمیشہ ایسے موقع کا منتظر رہتا تھا کہ میں ابتداءً آپ کو سلام کروں اور آپ اُسکا جواب دیں اِلّا یہ بات میسر نہوئی آپ میرے سلام عرض کرنے سے پہلے ہی سلام کرتے تھے کہ جواب دینا پڑتا تھا۔ جب حضرت خواجہ نے یہ فوائد بیان فرمائے مشغول ہوئے۔ دعاگو مرخص ہوکر اپنی جائے قیام آیا۔ الحمد للہ علی ذالک ؛

مجلس سیزدہم۔ گفتگو درباب کفارت ہائے نماز واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرماتے تھے کہ جس شخص کی نمازیں نادانی سے فوت ہوجائیں اور اسکو یہ نہ معلوم ہو کہ کس قدر فوت ہوئی ہیں اُسکو لازم ہے کہ دوشنبہ کی رات کو پچاس رکعت نماز ہر رکعت میں فاتحہ ایک مرتبہ اور اخلاص ایکمرتبہ پڑھے اور بعد فارغ ہونے کے سو مرتبہ استغفار پڑھے اور نمازوں کی کفارت چاہے اللہ تعالی اس نماز کی برکت سے اوسکی تمام قضا و فوایت کو دور فرماتا ہے۔ اگرچہ سو سال کی ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ رات کا جاگنا نعمت ہے جو شخص رات کو جاگے حالانکہ آدمی سوئے ہوئے ہیں ایزد تبارک و تعالی فرشتوں کو فرماتا ہے کہ دوسری شب تک اوسکی محافظت کریں اور اُسکے واسطے طلب مغفرت کرتے رہیں اور نیز آپنے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی رات کو بیس رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ ایکبار اور اخلاص ایکبار اللہ تعالی اُسے بروز حشر صدیقوں اور شہیدوں کے زمرہ میں اُٹھائیگا اور ہر رکعت کے بدلے اسکو بہشت میں ایک محل عطا فرمائیگا اور اُسکو پلصراط سے عبور کرنیکے واسطے مشعل دیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص رات کو عبادت کرے اتنی دیر کہ اونٹ ایک دم لے یہ بھی بہت ہے سائٹھ حج و عمرہ کرنے سے فاضل تر ہے۔ رحمت کے دروازے اُسپر کشادہ کیئے جاتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب میں

خانہ کعبہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً میں تھا۔ میری ملاقات ایک بزرگ سے ہوئی بڑے صاحب حال تھے ہر رات دو قرآن شریف ختم کرتے تھے اور وقت فجر کا ہوتا تھا یعنی قبل از وقت صبح دو قرآن شریف ختم فرماتے تھے اسکے بعد فرمایا کہ سمرقند میں ایک بزرگ عبدالواحد سمرقندی سے ملاقات ہوئی ازحد بزرگ تھے فرماتے تھے کہ جو شخص رات کو عبادت نہیں کرتا حلاوتِ ایمان سے خالی ہوتا ہے اور جو شخص دنکو روزہ نہیں رکھتا اُسکا بھی یہی حال ہے۔ شبکو عبادت کرنا اور دنکو روزہ رکھنا یہ حصول حلاوت ایمانی کے لئے بڑے سبب ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قیامِ شب ایک نور ہے دنیا میں کہ حاصل ہوتا ہے اُس سے نور واسطے موافقِ[1] آخرت کے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص شب بیدار ہو وہ مستجاب الدعوات ہوتا ہے اور بہشت اُسکی ملاقات کی آرزو کرتی ہے اور خدا تعالی اُس سے خوشنود اور راضی رہتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وقتِ مسافرت جانب بخارا مجھ سے اور ایک درویش سے ملاقات ہوئی ازحد بزرگ اور گرامی طریقہ کے تھے۔ مدت تک اُنکی صحبت میں رہا۔ کوئی شب اُنکے قیام سے خالی نہ تھی آخر میں نے سُنا کہ آپ کا چالیس برس سے یہی حال ہے کہ پہلو آپ کا زمین سے واقف نہیں حضرت خواجہ یہ فوائد بیان فرماکر مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوا۔ الحمد للہ علی ذلک +

مجلس چہاردہم۔ گفتگو سورۂ فاتحہ اور اخلاص کے بارہ میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ شیخ یوسف چشتی قدس اللہ سرہ العزیز اپنے رسالہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص سوتے وقت فاتحہ اور اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے اللہ تعالی بروز حشر اسکو میری اُمت میں اُٹھاویگا اور پیغمبروں کے بعد وہ شخص بہشت میں داخل ہوگا اور اس سے پہلے کوئی نہیں جاسکیگا اور بہشت بریں میں جگہ اُسکی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متصل ہوگی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ ابو محمد عشتی رح کی زبانی میں نے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص سونے کے متصل تین تین مرتبہ اخلاص اور فاتحہ پڑھیگا اُسکے تمام گناہ دور ہو جاوینگے اور مثال اُسکی ایسی ہے کہ جیسے اپنی ماکے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حدیقہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص سوتے وقت قل یا ایہا الکافرون پڑھے

[1] لہ متفق شود ۱۲

ہزار فرشتے اُسکے بہشتی ہونے کی گواہی دیتے ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں اپنے پیرومرشد
کے ہمراہ جانب بدخشاں مسافر تھا- ہماری ملاقات ایک بزرگ سے ہوئی جو از حد مشغول تھے ہم نے
اُنکی زبانی سنا کہ جو شخص سورج نکلنے کے وقت دو یا چار رکعت نماز پڑھے ثواب حج وعمرہ کا اُسکے
نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے- اور فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ
جو شخص وقت نکلنے آفتاب کے دو یا چار رکعت نماز پڑھے ثواب اُسکا اسقدر ہے کہ تمام دنیا کے زرو
جواہر کو خدا کی راہ میں تصدق کیا- جب حضرت خواجہ یہ بیان فرما چکے مشغول ہوئے دعاگو رخصت
ہو کر اپنی جگہ آیا- والحمد للہ علی ذالک +

مجلس پانزدہم- گفتگو وصف اہل جنت میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا- کہ تفسیر امام شعبی
رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ ہمکو اہل جنت کے
خورد پوش سے خبر دیجئے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے مجھکو اُس ذوالجلال والاکرام کی جسنے مجھے پیغمبری
پر بھیجا ہے کہ مرد بہشت میں سو مرتبہ روز کہانا کہائیگا اور سو ہی مرتبہ اپنے عیال سے صحبت کریگا
کسینے عرض کیا کہ یارسول اللہ جب اسقدر کہانا پینا ہوگا تو انکو قضائے حاجت بھی ہوگی یا نہیں آپنے فرمایا
نہیں اور ارشاد فرمایا- قضائے حاجت شکم سے ایک ریح صادر ہوگی جسکی خوشبو مشک کی مانند کی ہوگی
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اہل جنت ابدالآباد تک زندہ رہیں گے کبھی نہ مرینگے اور عمر میں جوان ہونگے
بوڑھے کبھی نہ ہونگے اور ہمیشہ خوش رہیں گے کبھی رنج کے گرد نہ بھٹکینگے اور ہر روز انکی نعمتیں مزید
ہونگی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص ان انعام کا طالب ہو تو اسکو لازم ہے کہ جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ
سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے ہر آئینہ یہ نعمتیں اسکو روزی ہونگی اور جو شخص پیوستہ ہر جمعہ کو پڑھتا رہیگا
اُسکی نعمتوں کا کیا ٹھکانہ ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگ اپنے
ما اور باپکو بہشت میں دیکھینگے یا نہیں آپنے ارشاد فرمایا کہ دیکھینگے اور ملاقات کرینگے- اور یہ آیت پڑھی
جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَهَا وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَاَزۡوَاجِهِمۡ وَذُرِّیّٰتِهِمۡ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ
یَدۡخُلُوۡنَ عَلَیۡهِمۡ مِّنۡ كُلِّ بَابٍ یعنی رہنے کے باغ ہیں اسمیں داخل ہونگے نیک لوگ ما اور باپ

اور بیٹے اور بیبیاں اور فرشتے اُنکے پاس ہر دروازے سے آوینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب آپس میں ایک دوسرے سے ملنا چاہیں گے گھوڑوں پر سوار ہونگے اور اُنکے محلوں میں جاوینگے۔ جب حضرت خواجہ یہ بیان فرما چکے مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس شانزدہم گفتگو مسجد کی فضیلت میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ جب مسجد میں داخل ہو ابتدا سیدھا پاؤں مسجد کے اندر رکھے اور بعد اسکے بایاں اور یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔ یہ دعا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تلقین فرمائی اور فرمایا کہ اے علیؑ جو شخص وقت دخول مسجد کے اس دعا کو پڑھے اللہ تعالیٰ اُسکی نمازیں قبول فرماتا ہے اور اُسکو بالعوض ایک رکعت کے ثواب سو رکعتوں کا ملیگا اور ہر قدم کے شمار سے اُسکے واسطے بہشت میں قصر بنینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص وقت دخول مسجد کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ابلیس علیہ اللعنۃ کہتا ہے افسوس میری پیٹھ توڑ ڈالی اور اُسکے نامہ اعمال میں ثواب عبادت یکسالہ لکھا جاتا ہے اور جب باہر آوے یہی کہے سو درجے اُسکے واسطے بہشت میں بنائے جائینگے اور بدنکے ہر بال کے شمار کی تعداد پر بہشت میں اُسکو قصر ملیں گے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہی امام حسن زندوسی رحہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ مومن جب مسجد میں جاتا ہے اور سیدھا پاؤں پہلے رکھتا ہے فرشتے کہتے ہیں کہ الٰہی اسکو جاودان بہشت میں رکھیو اور جب باہر آتا ہے بایاں پاؤں ابتدا باہر رکھتا ہے فرشتے دیکھکر کہتے ہیں کہ یا الٰہی اسکے تمام گناہ معاف فرما۔ جب حضرت خواجہ نے یہ فوائد تمام کئے مشغول ہوئے۔ دعاگو اپنی جائے اقامت پر آیا۔ الحمد للہ علی ذلک ؂

مجلس ہفدہم۔ گفتگو دنیا کے اور اسکے مال جمع کرنے کے باب میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ اول اس امر کا جاننا نہایت ضروری ہے کہ دنیا کیا ہے اور اُس میں مال جمع کرنا کیسا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مرد کو لازم ہے کہ دنیا کسی کی جانب بالکل متوجہ نہو اور جو کچھ اُسے پہنچے راہ خدا میں ایثار کرے اور کسی چیز کو نگاہ نہ رکھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی رحہ کی

زبانی سُنا ہے کہ شکر مال صدقہ دینا ہے اور شکر اسلام الحمد للہ رب العالمین کہنا۔ جو شخص الحمد للہ رب العالمین
کہے اسلام کا حق وہ بجا لایا۔ اور جو شخص زکوٰۃ دیوے اُسنے مال کا شکرانہ ادا کیا۔ اُنکے بعد گفتگو لڑکوں کی
بدخوئی کی بابت واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ روتے وقت لڑکوں کو مت مارو کہ ابلیس لعین اُسکے کان
ملتا ہے آزار دیتا ہے ڈراتا ہے۔ اُسکے ماں یا باپ یا اور شخص جو بچے کو ماریگا گنہ گار ہوگا۔ آسکے بعد
ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب بچہ رووے اُسکو نہ مارو بلکہ اُسکے کان میں لاحول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہو تاکہ اُسکو قرار ہو اور شیطان بہاگ جائے۔ جب آپ یہ فرما چکے مشغول ہوئے
دعاگو رخصت ہوکر اپنی جائے قیام پر آیا۔ والحمد للہ علی ذلک۔

مجلس ہجدہم گفتگو چھینکنے کے بارے میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ جب بندۂ مومن چھینک کر الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے اللہ تعالی اُسکے تمام گناہ معاف
فرماتا ہے اور اُس بندہ کے واسطے بہشت میں ایک قصر تیار کرتا ہے کہ اُس میں ایک درخت ہوگا اور سپر
پرند خوش الحان بیٹھے ہونگے اور ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اُسکے نام لکھا جاویگا اور جب دوسرے مرتبہ
چھینکے اور الحمد للہ رب العالمین کہے خدا تعالی اُسکے ماں باپ کو بخشدیتا ہے اور جب تیسری چھینک
پیوستہ آئے جانو کہ زکام ہے۔ اور اے مسلمانوں جانو کہ چھینک کا جواب دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا
گناہوں کا کفارہ ہے اور درجوں کی زیادتی کا سبب۔ اور جو شخص چھینک کا جواب دیگا بروز حشر پیغمبروں کی
ہمسائگی نصیب ہوگی۔ اور ہزار حوریں بہشت میں ملینگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وہ شخص جسکو پہلے
چھینک آئی وہ حضرت آدم علیہ السلام تھے اور جس نے پہلے جواب دیا حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے
آپ نے جب الحمد للہ رب العالمین کہا حضرت جبرئیل نے یرحمک اللہ جواب دیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ عطسہ ایک پردہ ہے درمیان آتش دوزخ کے تو چھینکنے والا اُس سے قریب ہوتا ہے۔ جب وہ چھینکتا
ہے اور شکر خدا کرتا ہے وہ پردہ اس سے بہت دور کردیا جاتا ہے۔ جب آپ یہ فرما چکے مشغول ہوئے
دعاگو رخصت ہوا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس نوزدہم گفتگو اذان کے بارہ میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ

وجہہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے اذان کے بارہ میں استفسار کیا آپ نے
ارشاد فرمایا کہ اے علیؓ جو شخص اذان کہتا ہے اُسکے ثواب سے اللہ علیم ہے اور اذان کے یہ معانی ہیں کہ جب
موذن اللہ اکبر کہتا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی بڑی عظمت والا ہے میں نے اسکو گواہ کیا تم پر
نماز کے واسطے حاضر ہوا دنیا کے کاروبار چھوڑکر۔ اور اشہدان لا الٰہ الا اللہ کے یہ معنی ہیں کہ اے امت محمد
صلے اللہ علیہ وسلم جانو کہ میں فرشتوں کو گواہ مقرر کرتا ہوں اور تمکو خبر دیتا ہوں وقت نماز ہے کہ کوئی چیز
اس سے زیادہ بزرگتر نہیں ہے اور جب اشہدان محمد الرسول اللہ کہتا ہے یہ سمجھا تا ہے کہ اے امت محمد
صلے اللہ علیہ وسلم گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد رسول اللہ کے ہیں اور اُسکے بھیجے ہوئے ہیں ساتھ حق کے
اور جب حی علی الصلوۃ کہتا ہے اُسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے امت محمد دین تم پر میں نے آشکارا کر دیا
اب تمہیں لازم ہے کہ اللہ تعالی کی فرمانبرداری کرو اور اسکے رسول کی اطاعت کرو کہ اللہ تعالی
تمہاری نماز کے ادا کرنیکے سبب تمہارے گناہ معاف کرے کیونکہ نماز ستون دین کا ہے۔ اور
حی علی الفلاح کا مطلب یہ ہے کہ اے امت محمد دروازے بہشت کے کہولدئے ہیں اُٹھو اور اپنا مقدر حاصل کرو اور اللہ
تعالی کی رحمت حاصل کرو کہ یہ تمکو بہتر ہے دنیا اور آخرت سے۔ اور جب اللہ اکبر کہتا ہے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اپنی
جانوں پر رحم کرو اور جانو کہ کوئی شغل فاضلتر نماز سے نہیں ہے اور جو شخص اسے ادا نہیں کرے گا اُسے
پشیمانی حاصل ہوگی۔ اور جب لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے یہ سمجھاتا ہے کہ جانو امانت ساتوں آسمان اور ساتوں
زمین کی تمہاری گردن پر ہے جسکی نجات قبول ہوئی وہ رستگار ہوا۔ نماز گناہوں کا کفارہ ہے اور مسجد میں
جانا طاعت ہے اللہ اور اُسکے رسول کی۔ پس جسکو اللہ تعالی اور اُسکے رسول کی اطاعت منظور
ہو وہ مسجد میں جاوے نماز ادا کرے داخل دارالنعیم ہوگا۔ اُسکے ہمراہی صدیق اور شہید ہونگے اور وہ
بہشت میں داؤد علیہ السلام کے ہمسایہ میں ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ موذن کا جواب دینا
خلقت کے واسطے شفیع ہے بروز قیامت پس جو شخص نماز جماعت سے ادا کرے اُسکو ہر رکعت کے بدلے
تین سو رکعات کا ثواب ملیگا اور بہشت بریں میں اُسکو بے شمار قصر عطا ہونگے۔ جب حضرت خواجہ
یہ فوائد بیان فرما چکے مشغول ہوئے دعا گو مرخص ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس ستم - گفتگو مومن کی حقیقت میں واقع ہوئی آپ نے فرمایا کہ مومن وہ شخص ہے جو تین چیزوں کو دوست رکھے - اول درویشی دوم بیماری - سوم موت - جو ان تین چیزوں کو دوست رکھیگا فرشتے اُسے دوست رکھیں گے اسد تعالی اُسپر مہربانی فرمائے گا اور جگہ اُس کی بہشت بریں ہوگی - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اسد تعالی مومنونکو دوست رکھتا ہے مومن اسد کے دوست ہیں - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ جس شخص کے پاس ساٹھ ہزار درم ہوں وہ توانگر ہے اور جو اس سے کم ہوں تو مفلس ہے اور جس شخص کے پاس کچھہ نہو اُسے لازم ہے کہ شکر اسد تعالی کا بجا لائے کہ اس نے میراث حضرت ایوب علیہ السلام کی پائی - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے فرماتے تھے کہ بروز حشر اسد تعالی تین گروہ ہونگی جانب نظر رحمت سے دیکھے اور وہ عرش عظیم کے تلے سایہ میں ہونگے - اول وہ شخص جو ہمیشہ چشم آب رہے - دوسرے وہ عورت کہ اُسکا شوہر اس سے خوش ہو تیسرے وہ شخص جو درویشوں اور مسکینونکو کہانا کہلاتا رہے - اسکے بعد ارشاد فرمایا جو شخص اپنے ہمسایہ کو خوش رکھیگا وہ بہشت میں حضرت رسول مقبول صلی اسد علیہ وسلم کا ہمسایہ ہوگا اور جو شخص ہمسایہ کو ناراض رکھیگا وہ ملعون ہے اور جو اہل بیت نبوی صلی اسد علیہ وسلم کو دوست نرکھے وہ منافق ہے - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ فاضلترین اعمال میں نماز ہے اور بعد اسکے صدقہ اور قرآن شریف کا پڑھنا - پس جس کسی نے ان تینوں چیزوں میں جد و جہد کیا اُسنے بہت کچھہ پایا جب حضرت خواجہ یہ فوائد بیان فرما چکے مشغول ہوئے - دعاگو رخصت ہوا - الحمد للہ علی ذالک -

مجلس بست و یکم حاجتونکے روا کرنیکے بیان میں - آپنے ارشاد فرمایا کہ اسد تعالی اپنے بندوں میں سے اُس بندے کو زیادہ دوست رکھتا ہے جو حاجت مندونکی حاجت روائی کرے - جگہ اُسکی بہشت میں ہوگی اور جو شخص کہ مسلمان کو گرامی رکھتا ہے اسد تعالی اسکو گرامی رکھتا ہے اور اُسکے گناہ معاف فرماتا ہے اور جو شخص کانٹا شارع عام سے اس نیت سے اُٹھاوے کہ کسی مومن کے پاؤں میں نہ چبھ جاوے اور اُسے تکلیف ہو اسد تعالی اُسکی جزا میں اُسکو ہمراہ صدیقین اور شہداء کے اٹھاویگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مشائخ کبار سے منقول ہے کہ اگر آدمی اوراد و وظائف میں مشغول ہو اور کوئی جتنم

اُسکے پاس آوے اُسے لازم ہے کہ اپنا کام چھوڑ کر اُسکی جانب مشغول ہو اور اپنے مقدور کے موافق اُسکی حاجت روا کرنے میں کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ اُسے اجر بے حد عنایت فرمائے گا۔ یہ ارشاد فرما کر آپ مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذلک +

مجلس بست و دوم ۔ گفتگو آخر زمانے کے حال میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں لوگ میری امت کے عالموں کو جان سے ماریں گے۔ جیسے کہ چور اور قزاق مارے جاتے ہیں اور اُسوقت کے آدمی عالموں کو منافق اور منافقوں کو عالم جانینگے۔ اُسوقت کی زندگانی مرگ سے بدتر ہوگی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص واسطے اللہ کے علم تحصیل کرے گا اُسکا بدلہ اللہ تعالیٰ دے گا اُسکو دنیا اور آخرت میں درجے ملیں گے اور فردائے قیامت میں ہمسائگی آنحضرت کی میسر ہوگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تحصیل علم کی راہ میں طالب علم کو ایک روپیہ نفقہ کرنا بہتر ہے ہزار برس کی عبادت سے۔ اُسکو ہزار سال کی عبادت کا ثواب ملیگا۔ اور جو شخص تحصیل علم کے لیئے ایک ہی قدم چلے اللہ تعالیٰ اُسکو بہشت میں ایک سو درجے کرامت کرے گا اور ہزار حوریں اُسکو مرحمت فرمائیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص علم دین کی کتاب لکھتا ہے اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ اُسکا نام اولیائے تحت عبائی کے دفتر میں لکھو۔ فرشتے حسب الحکم اس کا نام دفتر اولیاء میں لکھتے ہیں۔ جب حضرت یہ فوائد بیان فرما چکے مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔

مجلس بست و سوم گفتگو تفکر مرگ میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ موت کا یاد کرنا رات دن کی عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص موت کو پیوستہ یاد کرتا رہے وہ اپنی قبر کو بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ کی مثال پاوے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ فاضلترین زہد موت کا یاد کرنا ہے ... پر درود بھیجنا۔ جو شخص ایسا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے گناہ معاف فرماتا ہے اگرچہ وہ شجر و حجر ہوں اور اس کی ذات پر دوزخ کی آنچ حرام کرتا ہے اور بہشت میں اُسے برابر انبیاؤں کے م

چہارم خواجہ ... ات ...

دلیگا انشاء اللہ تعالیٰ - آپ یہ بیان فرماکر مشغول ہوئے- دعاگو مرخص ہوا- الحمد للہ علی ذلک-

مجلس بست و چہارم گفتگو مسجد میں چراغ روشن کرنے کی فضیلت میں واقع ہوئی- آپنے فرمایا کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ جو شخص ایک شب مسجد میں چراغ بیجے اللہ تعالیٰ اُسکے ستر برسکے گناہ معاف فرماتا ہے اور اُسکے نامۂ اعمال میں ستر برس کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بہشت میں اُسکو ایک محل عطا ہوگا- اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص پیوستہ ایک ماہ مسجد میں چراغ روشن کرے اللہ تعالیٰ اُسکے ہفت اندام کو آتش دوزخ پر حرام فرماتا ہے اور درہائے بہشت اُسپر کشادہ ہوتے ہیں کہ جس راستہ سے چاہے داخل ہو اور اُس شخص کا اُسوقت تک انتقال نہ ہوگا- جبتک کہ وہ اپنی جگہ بہشت میں نہ دیکھہ لیگا- اور بہشت میں اُسکو رفیق پیغمبران کہکر پکاریں گے جب حضرت خواجہ یہ فوائد بیان فرما چکے مشغول ہوئے دعاگو رخصت ہوا- الحمد للہ علی ذلک ؛

مجلس بست و پنجم- گفتگو درویشوں کے باب میں واقع ہوئی- آپنے ارشاد فرمایا کہ جو شخص درویشونکو مہمان رکہے اوسکے واسطے بہشت میں ایک دروازہ کہولدیتے ہیں اور وہ آخرت میں تونگر ہوگا- اور جو شخص اس راہ میں اپنا پیسہ خرچ کرے یعنے درویشوں پر نفقہ کرے اور اس دیلے کو چہپائے اوسکے تمام گناہ معاف کئے جاتے ہیں- اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تین گروہ بوبہشت کی نہ سونگہینگے ایک درویش جہوٹ بولنے والا- دوسرا تونگر بخیل- تیسرا سوداگر خیانت کرنے والا- ان تین گروہ کو عقوبت سخت ہوگی- جب درویش جہوٹ بولیں گے- تونگر بخیلی کرینگے- سوداگروں میں مرض خیانت پہیلیگا- حق تعالیٰ زمین سے برکت اُٹہالے گا- جب حضرت یہ فوائد بیان فرما چکے مشغول ہوئے دعاگو مرخص ہوا- الحمد للہ علی ذلک-

مجلس بست و ششم گفتگو شلوار اور آستین اور پیراہن کے بارہ میں واقع ہوئی- ارشاد ہوا کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ پاجامہ کے پائنچے دراز کرنا منافقوں کا کام ہے- اور اُسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص اسقدر دراز پائنچے رکہے کہ وہ ایڑیوں تک آجاویں

یہ عبارت حاشیہ میں ہے: عرصہ میں بار ہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ پاجامہ کے پائنچے دراز کرنا منافقوں کا کام ہے- رکہکر لیجاتے تہے- الغرض کہ پائنچے اسقدر دراز کرے کہ ایڑی تک آجاویں، وہ منافق ہے جگہ اُسکی

گھسیٹتے چلیں اُسے لعنت نصیب ہوتی ہے ہر فرشتہ جو آسمان و زمین میں ہے اُسپر لعنت کرتا ہے اور
اسکے جسم کے بالوں کے شمار کی تعداد سے اُسکے واسطے دوزخ میں خانۂ عقوبت بناوینگے۔ اسکے بعد
ارشاد فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص پاجامہ دراز پہنے وہ منافق ہے
اور جسکی آستین پیراہن دراز ہوں وہ ملعون ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دو گروہ ہمیشہ لعنت خدا میں
گرفتار رہتے ہیں اول پاجامہ دراز پہننے والا۔ دوم وہ شخص جسکے پیراہن کی آستین دراز ہوں۔
پس جو شخص ان دونو باتوں کو کرتا ہے وہ اپنے واسطے دوزخ میں گھر بناتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ دراز ازار پہننے اور لمبی آستین بنانے کے لئے عورتونکو رخصت ہے۔ جب آپ یہ فوائد بیان
فرما چکے مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوا الحمد للہ علی ذلک +

مجلس بست و ہفتم گفتگو آخر زمانہ کے علما اور امیرانِ جابر کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد
فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں امیر جابر ہونگے اور علما دنیا
کو دوست رکھینگے فتنۂ عالم میں پیدا ہوگا۔ پس اُن ایام میں موت حیات سے بہتر ہوگی کیونکہ عیش
مومنوں پر تلخ ہوجاویگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب امیر جابر ہونگے اور علما دنیا دوست حق تعالیٰ برکت
میانِ عالم سے اُٹھاویگا۔ بلا اور شر خلق میں پیدا ہونگے۔ شہر ویران ہونگے۔ زمین میں فساد پھیلیگا
اسکے بعد فرمایا کہ آخر زمانہ کے عالم اکثر شرابی ہونگے اور اغلام زیادہ کرینگے۔ پس تم تحقیق جانو کہ وہ
دوزخ کے کندے ہیں۔ اسکے بعد گفتگو دربارۂ صدقہ واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ صدقہ درویش کو
دینا چاہیئے اور جو شخص اپنی درویشی کو پنہاں رکھتا ہے اُسکو دس گنا ثواب ملتا ہے بعد درویشوں کے
صدقہ اپنے اقربا کو دینا چاہیئے۔ یہ بہت بڑا ثواب رکھتا ہے اُسکے سارے گناہ معاف فرمائے
جاتے ہیں۔ اُنکے بعد صدقہ علما کو دینا چاہیئے کہ اُنپر ایک درم نفقہ کرنیسے ثواب چھ ہزار درم
کا ملتا ہے۔ اسکے بعد نیک مرد اور صالح لوگوں کا حق ہے۔ جو شخص [illegible]
دیوے اللہ تعالیٰ اُسکو بخشدیتا اور بہشت میں مدارج اعلیٰ عنایت [illegible]
مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوا۔ الحمد للہ علی ذلک +

مجلس بست و ہشتم گفتگو علما کی فضیلت اور توبہ کے بارہ میں واقع ہوئی - آپنے ارشاد فرمایا
کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ توبہ قبل از مرگ کرو۔ موت کے بعد پشیمانی
سے کچھہ حاصل نہوگا - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید اور فرقان حمید میں فرماتا ہے
یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو توبہ کرو توبہ
نصوح یعنی جیسا اُسکا حق ہے ویسی توبہ کرو قبل اس سے کہ دروازۂ توبہ بند ہو - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت
آدم علیہ السلام جب بہشت سے باہر تشریف لائے مناجات کی کہ یا الٰہی تو نے ابلیس کو مجھپر مسلط کیا مجھے
اسکی طاقت نہیں جو اسکو اپنے سے دفع کروں مگر تیری توفیق شامل حال ہو جاوے تو کچھہ مشکل
نہیں آواز آئی کہ اے آدم جب تیری اولاد ہو گی میرا فضل اُنکے شامل حال ہوگا وہ امین رہیں گے
اسکا مکر اُنپر نہ چلیگا - حضرت آدم علیہ السلام نے دوبارہ عرض کی کہ یا الٰہی اس سے بھی زیادہ کر آواز
آئی کہ اے آدم میں نے توبہ اُنپر فرض کی جبتک بدن میں جان باقی ہے اور وہ توبہ کریں تو بھی قبول کرونگا
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اہل سلوک کے نزدیک توبہ جملہ مسلمانوں پر کرنی فرض ہے چاہیئے کہ قبل از
گوشمالی مرگ توبہ کریں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ نے توبہ نام ایک دروازہ مغرب میں بنایا
ہے وسعت اُسکی بقولے ستر برس کی راہ اور بقولے چالیس برس کی راہ ہے - پس وہ دروازہ یوم پیدائش
خلق سے آجکے روز تک کھلا ہوا ہے اور اسوقت تک سورج مغرب سے نہ نکلیگا بند نہوگا - اسکے
بعد ارشاد فرمایا کہ یہ سب مذاکرے جو معرض گفتگو میں آئے تیری کمالیت کے واسطے تھے لازم ہے
کہ جو کچھہ میں نے کہا ہے تم اُسے بجا لاؤ گے کہ فردائے قیامت شرمندہ نہو - اس کے بعد ارشاد
فرمایا کہ مرید خلف وہ ہے کہ جو کچھہ اپنے پیر کی زبان سے سُنے اُسکا خیال رکھے دل وجان سے اُسکی
تعمیل کرے - جب آپ یہ فرما چکے مُصلا اور خرقہ وعصا دعاگو کو لطف فرمایا اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ یہ امانت خواجگان چشت رض سے مجھے پہونچی تھی میں نے تمہیں پہنچائی اور تمہارے حوالہ کی -
عرصہ میں بار ہا اتفاق سفر درد دیکھو اُسکے حوالے کرنا - جب آپ یہ فرما چکے بندہ نے سر زمین پہ
رکھکر لیچلے تھے - الغرض بعد سیا اور بغلگیر فرمایا - دعاگو مرخص ہوا - الحمد للہ علی ذٰلک - فقط

دلیل العارفین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین ۝ **اما بعد** خادم درویشان ملکہ تراب نعال اقدام الیشان **غلام احمد خاں** تریاں۔ ابن جناب فیض مآب سراج السالکین شمس العارفین تاج السالحین محب الفقراء والمساکین مولانا بالفضل واولانا بالکمال خاصہ خاصگان حضرت مولانا مولوی **غلام محمد خاں** صاحب حنفی چشتی سلیمانی جھجری دام ظلہ ساکن **قصبہ جھجر** ازمضافات شہر شاہجہان آباد عرف **دہلی** بخدمت حضرات ارباب دانش واصحاب بینش عارض ہے کہ یہ رسالہ ترجمہ ہے کتاب مستطاب گنج معرفت **دلیل العارفین** کا جس میں حضرت ہند الولی سراج السالکین منہاج المتقین قطب الاولیا فرد الاتقیا خواجہ بزرگ حضرت **معین الحق والملۃ معین الدین حسن سنجری ثم اجمیری** نور اللہ مرقدہ کے ملفوظات بابرکات کو حضرت خواجہ شہید المحبت قطب الاقطاب **قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی** قدس سرہ نے بطریق مجالس جمع فرمایا ہے اور اپنی حسن تحریر سے ایک دریائے ذخار کو کوزے میں بند کیا ہے۔ یہ ترجمہ گنج دوم ہے۔ معدن الیواقیت والجواہر اعنی مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت رضی اللہ عنہم سے۔ للہ الحمد والمنۃ کہ یہ ترجمہ ایک باب اور دو فصل پر تمام ہوا واللہ ولی التوفیق ✣

باب دوم ترجمہ کتاب مستطاب دلیل العارفین منقسم بر دو فصل۔ **فصل اول** بنذکرے از احوال بابرکت اشتمال حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ از جناب مترجم **فصل دوم** ترجمہ کتاب مستطاب دلیل العارفین۔ قاریان کتاب سے امید ہے کہ جہاں کہیں اس ترجمہ میں غلطی پائیں از راہ کرم درست فرمائیں ۔ قاریاں [illegible]

آں خطائے رفتہ را تصحیح کن ✤ از کرم [illegible]

باب دوم

فصل اول۔ نبذے از احوال برکت اشتمال حضرت خواجہ بزرگ معین الحق والملۃ والشرع والدین حسن سنجری ثم الاجمیری رضی اللہ تعالےٰ عنہ از جانب مترجم

نام نامی واسم گرامی آنجناب کا معین الدین حسن ابن غیاث الدین حسن سنجری ہے آپ از سادات حسنی ہیں کہ نسب آپ کا حضرت امام حسن علیہ السلام پر منتہی ہوتا ہے۔ حضور والا قصبہ سنجر من مضافات سیستان میں پیدا ہوئے اور وہیں نشو ونما پایا۔ جب عمر شریف پندرہ برس کی ہوئی آپکے والد صاحب نے بقضائے الٰہی انتقال فرمایا۔ حسب قاعدۂ زمانہ آپ بجائے اپنے والد مرحوم کے وارث جائداد بیشمار ہوئے۔ اگرچہ حضرت خواجہ ولی مادر زاد تھے فاما وجہ ظاہری تارک ہونیکی یہ ہوئی کہ ایک روز آپ انگوروں کے باغ میں جو ورثتاً آپکو پہنچا تھا رونق افروز تھے کہ سرآمد مجاذیب زمانہ خواجہ ابراہیم مجذوب تشریف لائے آپ نے سروقد ہوکر تعظیم کی اور چند خوشۂ انگور تازہ بتازہ اُنکی خدمت میں پیش کیے جسکو اُنھوں نے نہایت خوش ہوکر نوشجان فرمایا۔ کھانے سے فارغ ہوکر خواجہ ابراہیم مجذوب نے چند دانہ تل اپنے گلیم سے نکالے اور لعاب دہن میں ترکر کے حوالہ خواجہ بزرگ کیے۔ آپنے اُن کو کھالیا بمجرد کھانے کے دل آپ کا دنیائے دنی سے سرد ہوگیا۔ اُسیوقت تمام جائداد راہ خدا میں ایثار کی۔ اور برائے طلب حق اپنے وطن مالوفہ سے روانہ ہوکر بخارا تشریف لے گئے۔ بخارا اُندنوں مرکز درس وتدریس تھا چند عرصہ وہاں قیام فرماکر قرآن مجید اور فرقان حمید حفظ فرمایا۔ دیگر علوم دینی بھی حاصل کیے چونکہ آنجناب کو طلب حق تھی حصول علم سے طبیعت سیر نہیں ہوئی۔ پس بخارا سے بھی رخت اقامت باندھا۔ قصبہ ہارون جو از مضافات نیشاپور ہے غلغلۂ کرامت وولایت حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کا سنا مشرف بہ زیارت غوث زمانہ ہوکر شرف بیعت حاصل فرمایا۔ بیس سال کامل خدمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ میں بسر کیے۔ اس عرصہ میں بارہا اتفاق سفر ہوا۔ حسن عقیدت سے حضرت خواجہ زاد سفر اپنے شیخ کا سر مبارک پر رکھکر لیجاتے تھے۔ الغرض بعد سیاحت عالم بغداد شریف میں پہونچے اور خدمت شیخ سے حسب الاجازت

علیحدہ ہوئے اور خلوت اختیار کی۔ مدارجِ علیا پر پہونچے بعدہ حسب فرمانِ واجب الاذعان جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمراہی چالیس نفر مریدان کامل جانب ہند نہضت فرما ہوئے۔ اُس زمانہ میں یہاں عملداری ہنود بسرداری رائے پتھورا راجہ اجمیر وغیرہ تھی۔ جب آپ دہلی پہونچے چند روز قیام فرمایا تلقین دین اسلام میں مصروف ہوئے۔ اہل ہنود پر یہ امر نہایت شاق گذرا کمر عداوت چست باندھی مگر اُسکا کوئی کیا کرسکتا ہے جسکی مدد پر خدا ہو۔ ایک شخص سب پر گوئے سبقت لیگیا اُسنے آپکو شہید کرنے کا عزم بالجزم کیا۔ یہ سوچ ایک چھری نہایت تیز و آبدار لیکر مجلس مبارک میں آیا اور منتظر موقع تھا کہ آپنے روشن ضمیری سے یہ حال دریافت فرماکر اس جوان سے کہا کیوں خاموش ہے چھری نکال اور اپنا کام کر۔ یہ سُنتے ہی وہ شخص سہم گیا اور نثار تراب اقدام حضرت خواجہ ہوا صدق دل سے ایمان لایا اور رشتہ غلامانِ خواجہ میں منسلک ہوا۔ اس خبر کے مشتہر ہونے پر جوق جوق کفار حاضر خدمت ہوکر دولتِ ایمان سے مشرف ہوئے۔ الحمد للہ علی ذلک۔ چونکہ رائے پتھورا اجمیر میں رہتا تھا اسلئے آپنے قصد اجمیر کا کیا۔ دہلی سے اجمیر پہونچکر رائے پتھورا کو پیام مسلمان ہونیکا بھیجا۔ یہ سعادت ابدی اس بدبخت ازلی کے نصیب میں نہتی۔ ایمان نہ لایا بلکہ درپے تصدیع ہوا۔ اپنے بھائی جَیپال جوگی اور شادی دیو سے جو زبردست ساحر تھے مقابلہ کرایا۔ ہندی مثل ہے۔ سانچ کو آنچ نہیں اور سچے کے آگے جھوٹا فروغ نہیں پاسکتا سحر کی کرامت کے آگے مجال تھی جو ٹھیر سکتا زد ہوگیا جَیپال بعد معائنہ کثیر خوارق اور عادات کے ایمان لایا اور حیات دائمی کا خواستگار ہوا۔ حیات تا بقیامت پائی مزید براں خضر بیابانی کا لقب پایا مگر رائے پتھورا ویسا ہی درپے تصدیع رہا لاچار ہوکر آپنے اُسے کہلا بھیجا کہ "ترا زندہ بمسلمانان سپردیم"۔ اس ارشاد پر تھوڑا ہی عرصہ گذرنے پایا تھا کہ فیمابین رائے پتھورا اور سلطان شہاب الدین محمد غوری انار اللہ برہانہ کے جنگ عظیم واقع ہوئی معرکہ مسلمانوں کے ہاتھ رہا پتھورا زندہ گرفتار ہوا اور قتل کیا گیا۔

ذکر خوارق و عادات حضرت خواجہ کے واسطے ایک دفتر عظیم درکار ہے لاتحصیٰ اور بے تعداد ہیں اور تا بہ ہنوز جاری۔ چالیس سال تک آپنے ہندوستان میں خلق خدا کی رہبری کی لاکھوں ہنود

مسلمان ہوئے اور غلامی حضرت خواجہ سے مشرف - وفات شریف آپکی ۶۳۳ھ ہجری میں بروز سہ شنبہ بتاریخ ششم ماہ رجب المرجب بمقام دارالخیر اجمیر میں ہوئی - بعد وصال مبارک پیشانی انور پہ عبارت بخط نور مسطور پائی گئی مَاتَ حَبِیْبُ اللّٰہِ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ یعنی فوت ہوا دوست خدا کا محبت الٰہی میں - مزار مبارک دارالخیر اجمیر میں زیارت گاہ خاص و عام ہے -

فصل دوم آغاز ترجمہ کتاب مستطاب دلیل العارفین

مجلس اول - بروز پنجشنبہ پنجم ماہ رجب المرجب ۶۱۳ھ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خواجہ قطب الاقطاب تحریر فرماتے ہیں کہ تاریخ مذکورہ بالا کو شہر بغداد کی مسجد ابو اللیث سمرقندی میں حاضر ہو کر شرف بیعت حضرت خواجہ بزرگ سے مشرف ہوا - آپنے از روئے نوازش و کرم مجھ فقیر کو اپنے زمرۂ حلقہ بگوشاں میں قبول فرما کر کلاہ چار ترکی عنایت فرمائی - اُس روز مجلس مبارک میں شیخ شہاب الدین عمر سہروردی اور شیخ داؤد کرمانی اور شیخ برہان الدین محمد چشتی اور شیخ تاج الدین محمد صفاہانی رحمہم اللہ اور بہت سے اصفیائے عظام حاضر تھے - نماز کے بارہ میں گفتگو ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کوئی شخص بارگاہ رب العزت میں قرب حاصل نہیں کرسکتا مگر جس وقت نماز پڑھتا ہے قرب حاصل کرتا ہے - نماز مسلمانوں کی معراج ہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الصلوٰۃ معراج المؤمنین یعنی نماز مسلمانوں کی معراج ہے اور فرمایا با تحقیق نماز ایک راز ہے جسے بندہ اپنے پروردگار سے عرض کرتا ہے پس جس قدر اطمینان قلب و حضوری قلب و مشغولی نماز میں ہوتی ہے اُسیقدر اپنے پروردگار سے نزدیک ہوتا جاتا ہے کیونکہ راز بیان کرنے میں اسقدر نزدیکی ہونی چاہیئے جسکا وہ راز مستحق ہے - پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - المصلی یناجی ربہ یعنی نماز پڑھنے والا راز کہتا ہے اپنے پروردگار سے - اسکے بعد مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جب میں حضرت عثمان ہارونی قدس سرہ کی خدمت میں آیا بیس سال تک اسطرح خدمت کی کہ نہ دن کو دن گنا اور نہ رات کو رات شب و روز دست بستہ خدمت میں حاضر رہتا جب کہیں آپ تشریف لیجاتے میں ہمراہ جناب جاتا اور زاد راہ خواجہ اپنے سر پر رکھکر لیچلتا جب آپنے میری خدمت

ملاحظہ فرمائی دروازہ عطاوکرم کا مجھپر کہول دیا بعدہ ارشاد فرمایا بغیر خدمت و محنت کے کچھہ نہیں ملتا جو کچھہ کسی نے حاصل کیا ہے وہ محنت و خدمت ہی سے پایا ہے مرید کو چاہیئے کہ ایک ذرہ فرمان پیر سے تجاوز نہ کرے ہر عمل یا وظیفہ جو ارشاد ہوا اُسپر خوب مواظبت کرے پیر مرید کے لیئے بجائے مشاطہ ہے اُسکا ہر ارشاد واسطے درستی مرید کے ہوگا - میرے بہائی شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کا حال بعینہ مجھہ سے مشابہ ہے آپنے بہی دس سال تک سفر و حضر میں اپنے پیر کی خدمت کی جب راہ چلتے زاد سفر اپنے سر پر رکھہ لیتے اُسکا فائدہ جو اُنہیں حاصل ہوا وہ خارج از بیان ہے - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب تنبیہ مصنفہ حضرت امام ابو اللیث سمرقندی رح میں مرقوم ہے کہ ہر روز دو فرشتے آسمان سے زمین پر اُترتے ہیں - ایک خانۂ کعبہ کی چہت پر کہڑا ہوکر ندا کرتا ہے کہ اے بنی آدم و بنی جان اس امر کو بخوبی جان لو اور اس بات کو بگوش ہوش سنو کہ جس نے فرض خدا ادا نہیں کیا ذمہ خدا کا اُس سے بری ہے دوسرا فرشتہ بام حظیرۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کھڑا ہوتا ہے اور ندا کرتا ہے کہ اے بنی آدم و بنی جان اس امر کو بخوبی جان لو اور اس بات کو بگوش ہوش سنو کہ جس نے سنت رسول مقبول صلعم ادا نہیں کی وہ بروز قیامت آپکی شفاعت سے بے بہرہ رہیگا - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں ایک مرتبہ مسجد کنکری واقع بغداد میں براں اولیاء بغداد حاضر تہا حکایت کرنے خلال درمیان انگشتان دست و پا بوقت وضو ہو رہی تہی کہ یہ امر مسنون ہے - حدیث شریف میں آیا ہے کہ ترغیب دی ہیں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو واسطے کرنے خلال درمیان انگشتان دست و پا کے جو شخص ایسا کرے گا حق تعالی اُسکی انگلیونکو بہی شفاعت سے بے بہرہ نہ رکہے گا - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں اور خواجہ اجل شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ایکجا بیٹہے تہے وقت نماز شام کا ہوا - خواجہ اجل شیرازی نے تجدید وضو کی اتفاق سے انگشتہائے دست و پا میں خلال کرنا بہول گئے ہاتف غیب نے آواز دی کہ اے اجل دعوی دوستی ہمارے نبی کا کرتے ہو اور اُسکی امت میں سے ہو پہر کیا وجہ ہے کہ اُسکی سنت کو سہو کیا خواجہ اجل مجھہ سے ذکر کرتے تہے کہ جبسے مینے آواز سنی ہے کمر اوپر ادا کرنے تمام سنتہائے رسول مقبول کے چست باندہی ہے جبتک خواجہ اجل زندہ رہے کوئی سنت کبہی اُنسے فروگذاشت نہیں ہوئی - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خاطر عاطر خواجہ اجل رح کی ا

واقعہ کے بعد از حد متفکر رہتے تھے میں نے سبب دریافت کیا جواب دیا کہ جب سے واقعہ سہو خلال انگشتان
دست و پا سرزد ہوا ہے مجھے شرم دامنگیر ہے کہ کل بروز حشر کس مونہہ سے خواجہ عالم فخر بنی آدم کے
روبرو ہوں گا۔ بعدہ ارشاد فرمایا کہ کتاب صلوۃ مسعودی میں بروایت ابوہریرہ رضہ لکھا ہے کہ ہر ایک
عضو کو تین مرتبہ دھونا سنت ہے اور یہی سنت انبیاء پیشین کی تھی۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ
فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ہر عضو وضو کو وضو میں تین تین مرتبہ دھونا میری سنت ہے اور اس سے
زیادہ دھونا مجھپر ستم کرنا ہے۔ بعد اسکے حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت بیان فرمائی
کہ آپسے دو مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ہاتھ کو وضو میں تیسری دفعہ دہونا بھول گئے جب رات ہوئی جناب
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ اسے فضیل تم سے تو یہ بعید تھا کہ میری
سنت کو سہو کرو۔ خواجہ فضیل رح فرماتے ہیں کہ میں یہ خواب دیکھہ خوف زدہ ہو اُٹھ کھڑا ہوا از سر نو وضو کیا
اور اس امر کی کفارت کے لیئے پانچسو رکعتیں روزمرہ ایک سال تک پڑھنا لازم گردانا۔ بعدہ ارشاد فرمایا مردان خدا
کا ایک گروہ ہے ہر رات باوضو سوتے ہیں حق تبارک وتعالی ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ اس باوضو سونے
والے کے حق میں دعائے خیر و مغفرت کرتا ہے تا اینکہ وہ خوابیدہ بیدار ہو۔ دعا اُس فرشتہ کی یہ ہے کہ اے
خدا بخش اور معاف فرما گناہ اس بندہ کے جو بطہارت نیک سوتا ہے۔ اسکے بعد فرمایا شرح
عارفان میں لکھا ہے کہ جب بندہ باوضو سوتا ہے اُسکی جان کو آسمان پر عرش کے تلے لیجاتے
ہیں۔ فرمان الٰہی ہوتا ہے کہ نیا خلعت پہناؤ روح خلعت پہنکر سجدہ کرتی ہے پھر فرمان الٰہی ہوتا ہے
کہ اسے پھیر لیجاؤ کہ یہ نیک بندہ ہے اور جو بے طہارت سوتا ہے اُسکی جان کو آسمان اول تک لیجاتے
ہیں اور پھر وہیں سے یہ کہتے ہوئے اُلٹا لے آتے ہیں کہ یہ اس لائق نہیں جو اسے اوپر عرش کے تلے
لیجائیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الیمین للوجہ والیسار
للمقعد۔ یعنی داہنا ہاتھ واسطے مونھ کے ہے اور بایاں واسطے مقعد کے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جب مسجد
میں جائیں مسنون ہے کہ پہلا داہنا پیر مسجد میں رکھیں اور بوقت واپسی بایاں پیر پہلے نکالیں۔ اُسیوقت
ایک حکایت موافق امر مذکورہ بالا بیان فرمائی کہ ایکبار حضرت خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے

وقت دخول مسجد اپنا بایاں پیر سہواً اندر رکھ دیا آواز آئی کہ اے ثوری ایسی بے ادبی سے خدا کے گھر میں نہ آنا چاہیے جیسے تم آئے اُس روز سے حضرت سفیان ثوریؒ کا نام سفیان ثوری پڑ گیا ورنہ پہلے نرا سفیانؒ ہی تھا۔ اسکے بعد گفتگو عارفان الٰہی کے بارہ میں ہوئی۔ اُنکے احوال اور مقامات کا ذکر آیا ارشاد فرمایا کہ عارف اُسے کہتے ہیں کہ ہر روز صدہا تجلیات عالم غیب سے ہوں اور ایک ہی وقت میں ہزارہا تجلیات اور حالات دمبدم اُسپر ہویدا ہوں وہ اُن سب میں نور الٰہی کے سوا کچھ بھی نہ دیکھے اور نہ خاطر میں لاوے۔ اسکے بعد دوبارہ فرمایا عارف وہ ہے جو تمام علم جانے اور عقل سے صد ہزار معانی بیان کرے اور جمیع دقائق محبت کا جواب دیوے اور ہر وقت معانی کے بحر میں غوطہ لگا کر وہ موتی جو انوار الٰہی کا دریائے معرفت میں ہے حاصل کرے اور اُسے آگے جوہریان صاحب بصر کے پیش کرے جب وہ اُسے دیکھیں پسند کریں تب جانو کہ وہ عارف الٰہی ہے۔ بعدہ بیان فرمایا کہ عارف ہر وقت ولولۂ عشق ہی میں شرمسار رہتا ہے اگر کھڑا ہے تو دوست ہی کے عشق و وہم میں کھڑا ہے اور بیٹھا ہے تو اُسیکا ذکر کر رہا ہے اور جو سوتا ہے تو اُسی خیال دوست میں بیخبر ہے اگر جاگتا ہے تو اُسی دُھن میں ہے۔ زاں بعد فرمایا کہ اہل عشق جب نماز صبح سے فارغ ہوتے ہیں اُسی جگہ پر اشراق کے وقت تک بیٹھے رہتے ہیں۔ مقصود اُن کا یہ ہے کہ دوست کی نگاہ قبولیت پڑے اور انوار اور تجلیات دمبدم اُنپر زیادہ ہوں۔ بعدہ فرمایا جو شخص نماز صبح سے فارغ ہو کر اُسیجگہ اس نیت سے بیٹھا رہے کہ نماز اشراق پڑھکر اُٹھے حق تعالےٰ ایک فرشتہ روانہ فرماتا ہے کہ اُسوقت تک اُسکے پاس بیٹھکر دعائے خیر و مغفرت کرتا رہے تا آنکہ وہ نماز اشراق سے فارغ ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب عمدہ میں سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکروز شیطان علیہ اللعنۃ کو دیکھا کہ دُبلا اور زرد رنگ ہو رہا ہے آپنے سبب دریافت کیا اُس مردود نے جواب دیا کہ میں آپکی اُمت کی چار باتوں سے از حد تنگ ہو گیا ہوں منجملہ اُنکے اول یہ ہے کہ آپکی امت میں مؤذن ہیں وقت نماز آنے پر اذاں دیتے ہیں جو شخص اذاں سنتا ہے جواب اذان میں مصروف ہو جاتا ہے اور تیاری نماز کرتا ہے۔ اذان دینے والا اور سُننے والے سب بخشے جاتے ہیں۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ اسپ غازیوں

کے مہنلاتے ہیں اور وہ تکبیریں کہتے ہوئے راہ خدا میں میدان جنگ میں در آتے ہیں فرمان خدا تعالی ہوتا ہے کہ میں نے انکو انکے اہل سمیت بخشدیا۔ تیسرا کسب حلال درویشوں کا ہے وہ اپنے کسب حلال میں سے اوروں کو بھی دیتے ہیں خدا تعالی انکو بھی اُن درویشوں کی وجہ سے بخشدیتا ہے۔ چوتھے میری کمر اُن لوگوں کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے جو نماز صبح پڑھکر اشراق کے وقت تک اُسی جگہ بیٹھے رہتے ہیں جب میں فرشتوں میں رہتا تھا اُسوقت میں نے ایک صحیفہ میں لکھا دیکھا تھا کہ جو شخص نماز صبح پڑھکر اُسی جگہ بیٹھا رہے یہاں تک کہ آفتاب نکل آئے اور وہ نماز اشراق پڑھے حق تعالی اُسنے مع ستر ہزار آدمیوں کے جو اُسکے اہل سے ہوں بخشدیتا ہے۔ اسکے بعد فرمایا فقہ الاکبر میں بروایت امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے کہ ایک کفن چور جس نے چالیس سال تک کفن چرائے تھے قضائے الہی سے مرگیا اُس کے مرنے پر لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ بہشت بریں میں خراماں ہے۔ پوچھا یہ درجہ تونے کہاں سے حاصل کیا۔ جواب دیا میرے پاس کوئی عمل خیر بجز نماز پڑھنے اور صبح کی نماز سے فارغ ہوکر اشراق تک مصلے قرار پکڑنے کے نہتا۔ حق تعالی جل شانہ وعم نوالہ نے میری عبادت قبول فرمائی اور میرے سارے گناہ بخشدیے۔ اسکے بعد فرمایا کہ عارفوں پر ایک حال ہوتا ہے اُسوقت وہ دو قدم زنی کرتے ہیں ایک قدم میں حجاب عظمت سے گذر کر حجاب کبریائی تک پہونچتے ہیں اور دوسرے قدم میں واپس آجاتے ہیں۔ یہ بیان کرتے ہوئے حضرت خواجہ بزرگ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور رو پڑے فرمانے لگے کمتر درجہ عارفوں کا یہ ہے کاملوں کا درجہ اور ہے اُسے خدا تعالی ہی جانتا ہے نہ معلوم ایک قدم میں کہاں تک جاتے ہیں۔ اور دوسرے میں کہاں سے واپس آتے ہیں اسکا کچھہ حال معلوم نہیں۔

مجلس دوم۔ روز پنجشنبہ دولت پابوس میسر ہوئی گفتگو در باب جنابت یعنی ناپاکی ہورہی تھی مولانا بہاؤالدین بخاری اور مولانا شہاب الدین محمد بغدادی بھی حاضر خدمت شریف تھے آپنے ارشاد فرمایا۔ جنابت آدمی کے بال بال میں ہوتی ہے پس جنب کو لازم ہے کہ ہر بال کے نیچے پانی پہنچائے اور تمام بالوں کو تر کرے اگر ایک بال بھی الیسا رہ جائیگا جس کی جڑ میں پانی نہ پہونچا ہو روز حشر بدن اس سے دشمنی کرے گا۔ اسکے بعد فرمایا فتاوی ظہیریہ میں لکھا ہے کہ موخر آدمی کا پاک ہے

جب کوئی جنب ہو اور پانی پیئے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا جو کچھ اس راہ سے جائیگا ناپاک نہ ہوگا اگرچہ بے طہارت ہو نا پاک ہو حائض ہو یا مومن ہو یا کافر ہر حالت میں موئنہ پاک رہتا ہے۔ اسکے بعد فرمایا ایک روز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے ایک صحابی نے سوال کیا کہ یارسول اللہ اگر کوئی ناپاک ہو اور موسم گرما میں ہوا چلتی ہو جس سے اُسے پسینہ آوے اور وہ پسینہ اُسکے کپڑوں میں لگے تو کیا کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں آپنے جواباً فرمایا ناپاک نہونگے اور نہ لعاب دہن ناپاک ہے۔ یعنی اگر جنب کا تھوک کپڑے پر گر پڑے تو کپڑا ناپاک نہوگا۔ بعدہٗ ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کے سنا ہے کہ جب بوجہ زلت حضرت آدم علیہ السلام بہشت بریں سے دنیا میں اُتار گئے اور اتفاق صحبت حضرت حوا علیہا السلام سے ہوا حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت آدم علیہ السلام سے کہا کہ اُٹھیئے اور غسل فرمائیے حضرت نے غسل کیا خوشی اور فرحت حاصل ہوئی آپنے فرمایا کہ اے بھائی جبرئیل کیا اسکی مزدوری اور مکافات بھی ہے حضرت جبرئیل نے جواب دیا بیشک بہت بڑا ثواب ہے بدلے ہر ایک بال کے جو آپکے کالبد مبارک میں ہے ثواب عبادت ایک ایک سال کا ملیگا اور بتعداد ایک ایک قطرہ کے خدا تعالیٰ ایک ایک فرشتہ پیدا کرے گا جو تاقیامت یادِ خدا میں زندہ مصروف رہے گا اور ثواب اُس فرشتہ کی عبادت کا آپکو ملے گا۔ اسکے بعد حضرت آدم نے دریافت فرمایا کہ اے بھائی جبرئیل یہ ثواب خاص میرے ہی لیئے مخصوص ہے یا میری اولاد کے واسطے بھی حضرت جبرئیل نے جواب دیا یہی ثواب آپ کی اولاد کے واسطے بھی ہے جو مسلمان ایماندار ہوں۔ جب وہ غسل حلال سے کرینگے وہ بھی سارا ثواب مذکورہ بالا پائینگے۔ جب حضرت خواجہ بزرگ نے ان فوائد کو تمام کیا آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا یہ نعمت عظمیٰ صرف اُن ہی لوگوں کے لیئے ہے جو غسل حلال سے کرتے ہیں لیکن ایک بڑا گروہ ہے کہ وہ اس دولت سے بے بہرہ ہے اور غسل اسکا اکثر حرام سے ہوتا ہے جب کوئی اُن میں سے غسل حرام سے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے نامہ اعمال میں گناہ ان یکسالہ ثبت فرماتا ہے۔ اور اسکے ہر قطرے سے ایک دیو پیدا ہوتا ہے کہ وہ تاقیامت زندہ رہکر بُرے اعمال کرتا ہے اور سبب اُس زنا سے غسل کرنیوالے کے نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا اول طریقہ چلنے والوں کی راہ شریعت کا یہ ہے کہ جب آدمی شریعت قائم کرلے اور کوئی بات خلاف شریعت اُس سے سرزد نہ ہو

تب وہ دوسرے پایہ پر پہونچیگا جسکا نام طریقت ہے جب وہ اُس میں ثابت رہے اور جیسے کہ طریق طریقت ہیں بجالاوے اور اُن سے تجاوز نکرے درجہ معرفت میں پہونچیگا جب درجہ معرفت میں پہنچا اُسجگہ شناخت اور آشنائی ہوتی ہے۔ جب اُس میں بھی پورا اُترا تو آگے اُسکے مرتبہ حقیقت کا ہے جب اس مرتبہ میں پہونچا جو کچھہ طلب کریگا پائے گا۔ اس کے بعد فرمایا کہ ایک بزرگ کی زبانی میں نے سُنا وہ فرماتے تھے کہ عارف وہ ہے جو تمام مقامات طے کرکے مقام فردانیت میں پہونچے کہ سب سے بیگانہ ہو جاوے۔ اُسی وقت یہ ذکر فرمایا کہ نماز خدائے تعالی کی امانت ہے اُس کے بندوں کے پاس۔ پس بندوں کو لازم ہے کہ اُسکو ایسا رکھیں جیسا رکھنے کا حق ہے اور کوئی خیانت اُس میں نکریں بعدہ ارشاد فرمایا جب آدمی نماز پڑھے اُسے لازم ہے کہ رکوع و سجود کامل کرکے شرائط تمام بجالاوے اور ارکانِ نماز کا خوب خیال رکھے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ صلوۃ مسعودی میں لکھا ہے کہ جب آدمی نماز کو بصحت ارکان ادا کرتا ہے فرشتے اُس کی نماز کو آسمان پر لیجاتے ہیں اُس وقت اُس سے ایک نور ظاہر ہوتا ہے جس سے دروازے آسمان کے کھل جاتے ہیں پھر اُس نماز کو عرش کے تلے لیجاتے ہیں حکم ہوتا ہے سجدہ کر اور بخشش چاہ واسطے نماز پڑھنے والے کے جسنے تجھے بصحتِ ارکان ادا کیا ہے۔ یہ فوائد بیان کرکے حضرت خواجہ بزرگ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا افسوس ہے اوپر حال اُن لوگونکے جو ارکان نماز پورے طور پر ادا نہیں کرتے اور اُسکے ادا کرنے میں دیر کرتے ہیں جب فرشتے اُنکی نماز کو اوپر لیجاتے ہیں دروازۂ آسمان کھلتا ہے۔ فرمان ہوتا ہے کہ اس نماز کو اوپر نہ لیجاؤ واپس لیجاؤ اور اُس پڑھنے والے کے مونھہ پر مارو۔ نماز زبانِ حال سے کہتی ہے افسوس ضائع کیا تونے۔ اس کے بعد یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک وقت میں نے بخارا میں دستاربندوں کی زبانی یہہ حکایت سُنی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو جو نماز پڑھ رہا تھا دیکھا کہ وہ ارکان نماز پورے طور سے ادا نکرتا تھا آپ یہ دیکھکر اُس کے متصل ٹھیرے جب وہ نماز سے فارغ ہوا آپنے فرمایا تم کب سے ایسی نماز پڑھتے ہو اُسنے جواب دیا یارسول اللہ میں قریب چار سال سے اسیطرح نماز پڑھتا ہوں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر آنسو بھر لائے اور اُس شخص سے فرمایا کہ تونے اپنی عمر ضائع کی اگر درمیان ان چار برس کے مرتا تو میری سنت پر نہ مرتا۔ اسکے بعد فرمایا میں نے حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس

سرہ کی زبانی سنا ہے کہ قیامت کے روز تمام انبیا اور اولیا و دیگر مسلمان اگر پرسش نماز میں کامل نکلے تو
چھوٹ گئے دوزخ کی آنچ سے بچے اور جو اس میں کامل نہوا دوزخ میں گیا۔ اسکے بعد بیان فرمایا کہ
میرا گذر ایک شہر میں ہوا جسکا نام مجھے فراموش ہوگیا ہے الا شام کے نزدیک ہے۔ اس شہر کے باہر
ایک غار تھا ایک بزرگ اس میں سکونت پذیر تھے نام نامی انکا شیخ محمد الواحد غزنوی تھا۔ خوف اور
ہیبت الٰہی نے انکے بدن پر گوشت و پوست تک باقی نہ چھوڑا تھا صرف ہڈیاں ہی باقی تھیں ایک
سجادہ پر متمکن تھے دو شیر دروازہ کی چوکسی کرتے تھے میں انکی ملاقات کیواسطے گیا مگر ان دونوں
شیروں کی ہیبت سے اندر جانیکی ہمت نہ پڑی شیخصاحب نے مجھے دیکھا فرمایا اندر آؤ اور مت
ڈرو میں یہ سنکر اندر گیا اور زمین ادب چوم کر بیٹھا۔ پہلی بات جو آپنے فرمائی یہ تھی کہ جب تم ہی قصد
کسی چیز کا نکروگے وہ بھی تمھارا قصد نکریگی پھر فرمایا جسکے دلمیں خوف خدا ہوتا ہے سر چیز اس سے ڈرتی ہے
شیر کی کیا اصل ہے جو اس سے نڈرے۔ الغرض اسطرح کے بہتسے لطائف بیان فرمائے پھر فرمایا اے
درویش کہاں سے آنا ہوا ہے میں نے جواب دیا۔ بغداد سے آتا ہوں فرمایا خوش آئے لیکن مناسب ہے
کہ درویشوں کی خادمت کرتے رہو کہ تمکو بھی مذاق درویشی حاصل ہو مجھے کئی برس اس غار میں رہتے ہوئے
گذر گئے تمام دنیا سے عزلت اختیار کر کے اس غار میں چھپا بیٹھا ہوں ایک بات سے ایسا ڈرا ہوں کہ
رات دن روتے گذرتا ہے۔ میں نے پوچھا حضرت وہ کونسی بات ہے فرمایا نماز ہے جسوقت ادا کرتا ہوں
ادا کرنیکے بعد مجھے بہت بڑا خوف معلوم ہوتا ہے مبادا کوئی شرط فرو گذاشت ہوگئی ہو اور میری اسقدر
محنت اکارت جاکر یہی نماز موجب عتاب ہو۔ پس اے درویش اگر اپنے تئیں حق نماز سے عہدہ برا کیا
بہت بڑا کام کیا ورنہ عمر مفت رائگاں کی۔ اسکے بعد ارشاد ہوا کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا ہے
کوئی گناہ بہت بڑا خدا تعالیٰ کے نزدیک ارکان نماز کو پورے طور پر ادا نکرنیسے زیادہ نہیں ہے جو شخص نماز کا
حق ادا نکرے کا جگہ اسکی زبانیہ ہوگی جو دوزخ میں ایک بڑا سخت مکان ہے اور تم جو مجھے بغیر گوشت و
پوست کے دیکھتے ہو یہ اسی سببسے ہے مجھے کچھ معلوم نہیں خدا تعالیٰ میری نماز قبول فرماتا ہے یا نہیں
یہ بیان فرما کر مجھے ایک سیب دیا اور فرمایا کوشش کرو کہ عہدہ نماز سے باہر آؤ۔ اگر یا ہم

آئے رستگار ہوئے ورنہ کل بروز حشر شرمساری ہوگی جس سے کسیکو موںھ نہ دکھلا سکو گے اسکے بعد حضرت خواجہ بزرگ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا اے درویش نماز ستون دین ہے اور رکن ستون نماز ہے اگر ستون قائم رہیگا گھر کہڑا رہے گا۔ جب ستون ہی نکلجائیگا گھر گر پڑیگا۔ پس جسنے نماز میں خلل ڈالا اُسنے اپنے دین اسلام کو خراب کیا۔ اسکے بعد فرمایا شرح صلوۃ مسعودی میں امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ خدا تعالی نے ایسی تاکید اکید کسی اور چیز کی نہیں فرمائی جیسی نماز کی فرمائی ہے۔ اسکے بعد فرمایا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ خدا تعالی نے قرآن شریف میں جابجا الفصیحتیں کی ہیں بعضی بطور خطاب اور بعضی بطور مدح اور بعضی بر سبیل ترغیب و تحریض اور بعض خوف دلانے والی ہیں۔ اور نماز کے واسطے حق تعالے عز و جل نے سات سو مرتبہ فرمایا ہے کہ قائم رکھو نماز جو ستون دین کا ہے۔ پہر فرمایا تفسیر معروف کرخیؒ میں لکھا ہے کہ بروز حشر پچاس جگہ ٹہیراؤ کی ہونگی وہاں پچاس چیزوں کا حساب ہوگا اگر وہاں سب سے بندہ پار اُتر گیا بچا ورنہ دوزخ میں جائیگا۔ سب سے زیادہ سخت جگہ ٹہیراؤ کی نماز کے حساب کی جگہ ہے جو اس سے بچا وہ بچا اسکا دوسرا موقف ہے وہاں نماز فریضہ کا حساب ہوگا اگر اسکے عہدہ سے بر آیا اچھی بات ہے ورنہ موکلوں کے ہمراہ دوزخ بہیجا جائیگا۔ دوسرے موقف سے بچے ہوئے تیسرے ٹہیراؤ کی جگہ جائینگے وہاں پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی سنتوں کی پوچھ ہوگی اگر وہاں بچا بچا ورنہ موکلوں کے ہمراہ رسول کے روبرو بہیجا جاویگا کہ یہ آپکا امتی ہے جسنے آپکی سنن ادا نہیں کیں۔ جب آپ یہ بیان فرما چکے ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور فرمایا افسوس ہے اس شخص پر جو بروز قیامت آپ سے شرمندہ ہو اوسکی جگہ کہاں ہوگی جو آپ سے شرمندہ ہوگا کہاں جائے گا۔ بعد اسکے حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ خاموش ہو رہے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذلک +

مجلس ستوھم روز چہار شنبہ دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ چھ نفر درویش سمرقندی آئے ہوئے تہے۔ حضوری میں باریاب ہوئے اسکے بعد مولانا بہاؤ الدین بخاریؒ جو ملازم صحبت حضرت خواجہ تہے آئے اور بیٹھے انکے بعد شیخ احد کرمانیؒ تشریف لائے اور اپنی جگہ قیام پکڑا۔ گفتگو اس امر میں واقع ہوئی کہ نماز میں تاخیر کرنی چاہیئے یا تقدیم آپنے ارشاد فرمایا زہے سعادت اُن مسلمانوں کی جو نماز کے وقت

میں تاخیر نہیں کرتے وقت مقررہ پر ادا کرتے ہیں اور ہزاروں افسوس اُن مسلمانوں پر جو بندگی مولا میں
تقصیر کرتے ہیں۔ اسکے بعد فرمایا میرا گزر ایک شہر میں جسکا نام مجھے یاد نہیں رہا ہوا اُس شہر کے مسلمانوں
کی رسم تھی نماز کے وقت آنے سے پہلے تیاری نماز میں مصروف ہو جاتے تھے اور انتظار جماعت و وقت
کرتے تھے میں نے اُن لوگوں سے دریافت کیا کیا بات ہے؟ جو تم لوگ وقت نماز سے پہلے ہی مستعد
ہو جاتے ہو۔ جواب دیا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ جب وقت نماز آوے ہم سب فوراً نماز میں مصروف ہو کر نماز
ادا کریں اور جو ہم پیش از وقت مستعد نہونگے لامحالہ طیاری کرنے میں دیر لگے گی۔ شاید وقت تنگ ہو جاوے
یا گزر جاوے ہم لوگ قیامت کی شرمندگی سے ازحد خائف ہیں اور ڈرتے ہیں کہ مبادا ایسا امر سرزد نہو جائے
کہ پیغمبرؐ کے روبرو جانے سے شرمندگی حاصل ہو کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہے جلدی کرو توبہ
کرنے میں قبل اس سے کہ تمکو موت آوے اور جلدی کرو نماز پڑھنے میں شاید کہ وقت فوت ہو جاوے۔
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب روضہ میں جو مصنفہ امام یحیٰی حسن زندوسی رح کی ہے میں نے لکھا دیکھا ہے اور
اپنے اُستاد مولانا حسام الدین محمد بخاری رح کو فرماتے سُنا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
بزرگترین گناہوں میں جمع کرنا دو نمازوں کا ہے کہ دو وقت کی نماز ایک وقت ملا کر پڑھے بعدہ ارشاد فرمایا
ایک دفعہ میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر تھا آپ فرماتے تھے کہ ابوہریرہؓ
سے مروی ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تاخیر کرے نماز عصر میں آفتاب
ڈوبنے تک یا اُس وقت تک کہ رنگ آفتاب کا متغیر ہو جاوے اُسکے حال پر صد ہزار افسوس ہے پس
سب یاروں نے عرض کیا یارسول اللہ کوئی وقت مقرر فرما دیجیئے۔ آپنے ارشاد فرمایا وقت یہی ہے کہ
رنگ آفتاب میں نہوا ہو اور روشن رہے اپنے رنگ پر یعنی زردی نہو موسم گرما میں اور موسم سرما میں بھی
یہی حکم ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ہدایہ میں یہ حدیث درج ہے کہ حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نماز صبح ایسے وقت پڑھو کہ روشن تر ہو تمہیں زیادہ ثواب ملیگا۔ اور درباره مشتین یعنی ظہر
یہ حکم ہے کہ موسم گرما میں تاخیر کرو کہ ہوا ٹھنڈی ہو جاوے یہ حکم صرف موسم گرما کے لیئے ہے اور موسم سرما
کے لیئے وہی معمولی حکم ہے۔ جب زوال ہو جاوے نماز ظہر ادا کرو۔ اس موقع پر آپنے ایک دوسری حدیث

جسکا ترجمہ یہ ہے کہ موسم گرما میں نماز اُسوقت پڑہو کہ خنکی آنے لگے کیونکہ شدت گرمی دوزخ کے مونھہ کہلنے سے
ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا ایک مرتبہ حضرت بایزید رح سے نماز صبح قضا ہو گئی آپ اتنا روئے کہ
ہاتف نے آواز دی کہ اے بایزید بوجہ اس گریہ وزاری کے حق تعالی نے ہزار نمازوں کا ثواب تمہارے
نامۂ اعمال میں درج فرمایا اس کے بعد ارشاد فرمایا جو شخص پانچوں وقت کی نماز مدامی طور سے اُسکے
وقتوں پر پڑھتا ہے قیامت کے روز نماز اُس شخص کے آگے آگے روانہ ہوگی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ
رسول مقبول صلعم نے فرمایا ہے کہ جس نے نماز نہ پڑھی اُسکے ایمان نہ تھا یعنی جو نماز نہ پڑھے اوس کے
ایمان نہیں ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ امام زاہد
رح نے تفسیر آیۂ کریمہ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ میں تحریر فرمایا ہے کہ ویل
ایک کنواں یا میدان دوزخ میں ہے اُس سے زیادہ کسی دوزخمیں عذاب نہیں ہے اور وہ عذاب اُن
لوگوں کے واسطے ہوگا جو نماز کو اُسکے وقت پر نہیں پڑھتے۔ اور ویل کی تفسیر میں امام زاہد رح نے
فرمایا کہ ویل نے سختی عذاب سے نالاں ہوکر ستر ہزار مرتبہ بارگاہ الٰہی میں عذر کیا کہ بار خدایا اتنا
سخت عذاب کن لوگوں کے لیئے ہے فرمان ہوا کہ واسطے اُن لوگوں کے ہے جو نماز کو اپنے وقت پر نہیں پڑھتے
اور قضا کرتے ہیں۔ اسکے بعد فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نماز مغرب ادا کی اور آسمان کو
دیکھا تارے نکلے پائے آپ گہبرا گئے اور اُسکی کفارت میں غلام آزاد کیا اور اسکا سبب یہ تہا کہ
آفتاب کے ڈوبتے ہی نماز مغرب پڑھنا سنت ہے اور دیر پڑھنا مکروہ ہے۔ اسکے بعد گفتگو دربارۂ [illegible]
آپنے ارشاد فرمایا جو شخص کسی بہوکے کو پیٹ بہر کہانا کہلاوے حق سبحانہ تعالی قیامت کے روز اُسکے اور
دوزخ کے درمیان سات پردے کہڑے کر دیگا کہ راہ درمیان ہر پردے کے پانچ پانچسو برس کی ہوگی۔ اسکے بعد گفتگو قسم
کہانیکے باب میں آئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی جہوٹی قسم کہاتا ہے اپنے خانماں کو ویران کرتا ہے کہ خیر و برکت
کا اُسکے گہر سے اُٹھا لیتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک مرتبہ میں نے جامع مسجد بغداد میں مولانا
عماد الدین رح کو جو بڑے بزرگ تہے وعظ میں یہ کہتے سنا کہ ایک دفعہ خدا تعالی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام
سے وصف دوزخ کا بیان فرمایا کہ اے موسیٰ دوزخمیں ایک مکان بنایا گیا ہے کہ نام اوس کا [illegible] ہے

اور یہ ہاویہ ساتویں دوزخ میں بڑے سخت عذاب کی جگہ ہے اندھیرا رشک شب دیجور سانپ اور بچھو سے بھرا ہوا ہے۔ اور بیشتر اُس میں پتھر ہیں کہ ہر روز گرم کیئے جاتے ہیں اے موسیٰ اگر ایک قطرہ اُس تکلیف کا دنیا میں پڑے تمام دنیا کا پانی سوکھ جائے اور پہاڑ پگھل کر بہہ جائیں اور گرمی سے ساتوں زمینیں پھٹ پڑیں۔ اے موسےٰ یہ عذاب دو گروہوں کے لیئے پیدا کیا گیا ہے ایک واسطے اُن لوگوں کے جو نماز نہیں پڑھتے اور دوسرے واسطے اُس گروہ کے جو میرے نام کی جھوٹی قسم کہاتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا محمد اسلم طوسی رح نام ایک بڑے بزرگ تھے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے بحالت بیہوشی قسم یاد کی جب ہوشیار ہوئے لوگوں سے پوچھا کیا میں نے قسم کہائی جواباً عرض کیا۔ ہاں آپنے قسم کہائی ہے فرمایا آج میرے نفس نے سرکشی کی سچی قسم خدائے بزرگ کی کہائی اب پھر کہائے گا جب عادت ہو جائے گی روز کہانے لگیگا لہٰذہ قسم کہائی کہ جبتک زندہ رہوں گا کسی سے بات نکروں گا۔ اس واقعہ کے چالیس برس تک زندہ رہے اور اس قسم کا ایسا حق نباہا کہ کسی سے کبھی بات نہ کی۔ مؤلف کتاب حضرت قطب صاحب قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خواجہ بزرگ سے دریافت کیا کہ جب انہیں کسی قسم کی احتیاج ہوگی وہ کس طرح رفع فرماتے ہونگے۔ حضرت خواجہ بزرگ ادام اللہ برکاتہ نے ارشاد فرمایا کہ بذریعہ اشارہ کے رفع حاجت کرتے تھے یعنی بذریعہ اشارہ احتیاج ظاہر کرتے تھے۔ جب حضرت خواجہ بزرگ نور اللہ مرقدہ نے یہ فوائد بہیہ تمام کیئے مشغول الی اللہ ہوئے۔ دعا گو اور خلق اپنے اپنے مقام پر واپس آئی۔ الحمد للہ علی ذالک ؁

مجلس چہارم روز دو شنبہ سعادت قدمبوسی میسر ہوئی اُس روز شیخ شہاب الدین عمرؒ خواجہ اجل شیرازی رح اور شیخ سیف الدین باخرزی رح واسطے ملاقات کے تشریف لائے تھے گفتگو اسبارہ میں ہوئی کہ محبت میں صادق کون ہے۔ آپنے ارشاد فرمایا صادق محبت میں وہ ہے کہ جب بلا دوست کی جانب سے آوے اُسے نہایت خوشی سے قبول کرے۔ اسکے بعد شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رح نے کہا کہ عالم شوق واشتیاق کا اُسپر اسطرح سے غالب ہو کہ ہزار ہا تیغ اُسکے سر پر ماریں تو خبر نہ ہو۔

اسکے بعد خواجہ اجل شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا صادق دوستی مولا میں وہ ہے کہ اگر ذرہ ذرہ

کرکے جلایا جاوے یہانتک کہ راکہہ ہوجاوے اور دم نہ مارے وہی صادق ہے بعد اسکے شیخ سیف الدین باخرزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا صادق دوستی مولا میں وہ ہے کہ ہمیشہ اُسے صدمے پہونچتے رہیں اور وہ مشاہدۂ دوست میں سبکو بہولا رہے اور کوئی اثر اُسپر پیدا نہو۔ اسکے بعد حضرت خواجہ بزرگ ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ قول آخری شیخ سیف الدین باخرزی کا مشابہ بقول دوم شیخ شہاب الدین ہے کیونکہ بیچ آثار اولیاؒ میں لکہا دیکہا ہے کہ ایکمرتبہ رابعہ بصریؒ اور حسن بصریؒ اور مالک بن دینارؒ اور خواجہ شفیق بلخیؒ بصرہ میں ایک جا متمکن تہے اور یہی ذکر ہورہا تہا۔ حضرت مالک بن دینار رح نے فرمایا صادق دوستی مولا میں وہ ہے کہ جو بلا اور جفا دوست کی طرف سے پہونچے وہ اسمیں راضی رہے۔ رابعہ بصریؒ نے فرمایا اس سے زیادہ اور ہونا چاہیئے تب خواجہ شفیق بلخی رح نے فرمایا کہ دوستی مولا میں صادق وہ شخص ہے اگر اُسے تار تار اور ذرہ ذرہ کرڈالیں تو بہی اُسے خبر نہو۔ پہر حضرت حسن بصری رح نے فرمایا کہ صادق دوستی مولا میں وہ ہے کہ جب اسے دُکہہ یا درد پہونچے وہ اُسپر صبر کرے۔ رابعہ بصری رح نے فرمایا اے خواجہ اس سے بوئے منی آتی ہے۔ بعد اسکے حضرت رابعہ بصری رح نے فرمایا دوستی مولا میں صادق وہ ہے جب اُسے دکہہ یا درد پہونچے وہ اسمیں بہی اُسے نہ بہولے وہ بڑا صادق ہے تب خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا مجھے بہی اقرار ہے اور شیخ سیف الدین باخرزیؒ نے کہا سخن محبت میں یہی ہے۔ اسکے بعد گفتگو خندہ کرنے کے بارہ میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اصل خندہ قہقہہ ہے کہ ایک گناہان کبیرہ میں سے ہے اور درمیان اہل سلوک کے خندہ قہقہہ کو کہتے ہیں۔ اسکے بعد آپنے فرمایا اول بازی خندہ او قہقہہ ہے۔ اور قبرستان میں ہنسنا منع آیا ہے کہ وہ جگہ عبرت کی ہے نہ کہیل اور کود کی۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی کا گزر قبرستان میں ہوتا ہے مردے زبان حال سے کہتے ہیں کہ اے غافل اگر تجھے وہ بات معلوم ہوتی جو ہمپر گزری اور تجہپر پیش آنیوالی ہے ہر آئینہ گوشت و پوست تیرا گہل جاتا۔ اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ ایک وقت ملک کرمان میں شیخ اسد الدین کرمانی کے ہمراہ مسافرت میں تہا ایک بزرگ کو دیکہا جو بڑے صاحب نعمت اور مشغول تہے میں نے ایسا مشغول اور کسیکو نہیں دیکہا۔ الغرض ہم اُنکے پاس گئے سلام عرض کیا دیکہا تو اُنکے بدن میں صرف روح ہی باقی تہی گوشت و پوست بالکل نہتا۔ وہ باتیں

بہت کم کرتے تھے ہم نے ارادہ کیا کہ اُن سے دریافت حال کریں کہ آپکا ایسا حال کیوں ہے اُنہوں نے روشنضمیری سے ہمارا ارادہ دریافت کیا اور ہمارے سوال کرنے سے پہلے اپنا حال بیان کرنا شروع کیا کہ اے درویش ایک روز میں مع اپنے ایک دوست کے قبرستان میں گیا اور وہ متصل ایک قبر کے بیٹھے قضاراً اُس جوان سے کوئی بات لہو ولعب کی سرزد ہوئی مجھے ہنسی آئی بمجرد ہنسنے کے اُس قبر میں سے جسپر میں بیٹھا تھا آواز آئی کہ اے غافل جسکو ایسا سخت مکان درپیش ہو اور جس کا حریف ملک الموت ہو اور اس خاک میں جس میں سانپ اور اژدر ہیں اُسکا گھر ہو اُسے ہنسنے سے کیا سروکار۔ جوں ہی میں نے یہ بات سنی آہستہ سے اُٹھا اور اپنے دوست کو وداع کیا اور وہ اپنے گھر گیا میں اس غار میں آیا اور سکونت اختیار کی اس روز سے مجھے بڑی ہیبت ہے اور اس خوف سے میری جان گھُلی جاتی ہے۔ آج چالیس برس ہوگئے کہ نہ میں ہنستا ہوں اور نہ شرمندگی سے سر اُٹھاکر آسمان کو دیکھا ہے کل روز قیامت ہوگا وہاں کیونکر موںھ دکھلاؤں گا۔ اسکے بعد فرمایا ایک بزرگ عطاء سلمی نام تھے چالیس برس اُنہوں نے کبھی آسمان نہ دیکھا تھا شب و روز زار و قطار روتے تھے۔ لوگوں نے اس قدر رونے کا سبب دریافت کیا آپنے جواب دیا قبر اور قیامت کے ڈر سے میرا یہ حال ہے۔ اس کے بعد پوچھا آسمان کیوں نہیں دیکھتے فرمایا مجھے شرم آتی ہے میں نے گناہ بہت کیئے اور مجالس میں قہقہے بہت لگائے ہیں اس سبب سے آسمان نہیں دیکھتا۔ اسکے بعد آپ نے حضرت خواجہ فتح موصلی کی حکایت بیان فرمائی کہ وہ بڑے بزرگ علامۂ عصر تھے آٹھ سال سے اس قدر روتے تھے کہ گوشت اُنکے رخسارون کا بہہ گیا تھا۔ جب اُنہوں نے انتقال فرمایا لوگوں نے خواب میں دیکھا پوچھا خدا تعالی نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا فرمایا مجھے بخشدیا۔ جسوقت مجھے آسمان پر عرش کے تلے لے گئے میں نے نہایت ادب سے ڈرتے ڈرتے اور کانپتے ہوئے سجدہ کیا خطاب ہوا اے فتح موصلی اتنا کیوں روتا ہے کیا تجھے غفار نجانتا تھا میں نے پھر سجدہ کیا اور عرض کیا کہ اے بار الٰہی وہ کون شخص ہے جو تجھے غفار نجانتا ہو مگر میں ضغطۂ گور و ہیبت قبر اور سختی ملک الموت کی وجہ سے روتا تھا کہ اس تنگ گڑھے میں نمعلوم میرا کیا حال ہوگا۔ اسکے بعد حق سبحانہٗ تعالی کا فرمان ہوا کہ جب تو ان امور سے ڈرا ہم نے سب خوف کے مقامات سے

پناہ دی اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں ملک سیستان میں ہمراہی حضرت خواجہ عثمان ہارونی رح کے مسافرت میں تھا۔ ایک روز ہم ایک صومعہ میں پہونچے اس میں شیخ صدر الدین محمد احمد سیوستانی رہتے تھے حد سے زیادہ مشغول تھے میں کئی روز اُنکی خدمت میں رہا جو کوئی اُنکے صومعہ میں آتا محروم نہ جاتا آپ اندر تشریف لیجاکر کوئی شئے لاکر دیتے اور فرماتے کہ میرے حق میں دعائے خیر کرو کہ ایمان اپنا سلامت گور میں لے جاؤں۔ الغرض وہ بزرگوار جب حال سختی قبر و موت کا سنتے بید کی مانند کانپتے اور آنکھوں سے خون روانہ ہونے لگتا گویا چشمہ پانی کا ہے آپ کا گریہ سات رات دن بند نہ ہوتا۔ آپ آسمان کو دیکھ دیکھ کر روتے تھے اُنکے رونے سے رونا آتا تھا۔ جب رونے سے فارغ ہوئے اور سکون پکڑا میری طرف متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا۔ اے عزیز جسکو موت آنے والی ہو اور حریف اُسکا ملک الموت ہو اُسے سونے۔ ہنسنے۔ خوشدل رہنے سے کیا کام۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا العزیز کہ اگر تمہیں ذرا حال اُن لوگوں کا معلوم ہو جائے جو زیر خاک سوتے ہیں اور ایسی کوٹھری جس میں سانپ بچھو بھرے ہوئے ہیں اور وہ اُس میں قید ہیں تو اُسکے دریافت کرتے ہی ایسے پگھل جاؤگے جسطرح نمک پانی میں گل جاتا ہے۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا ایک وقت میں اور ایک بزرگ کامل شہر بصرہ کے قبرستان میں بیٹھے تھے ہمارے متصل ایک مُردے کو عذاب گور ہو رہا تھا اُس بزرگ نے جب یہ حال دیکھا زور سے نعرہ مارکر زمین پر گر پڑے ہم نے اُٹھانا چاہا معلوم ہوا کہ جان قالب سے پرواز کر گئی ہے پھر تھوڑی دیر میں بدن اُنکا پانی ہو کر ناپیدا ہو گیا میں نے جیسا خوف اُن میں دیکھا تھا کسی اور میں نہیں دیکھا اور نہ سُنا اسکے بعد ارشاد فرمایا مجھے بھی اُس روز سے سخت خوف اور ہیبت دامنگیر ہے۔ یہ حکایت بتیس برس کے بعد تم لوگوں سے بیان کی۔ العزیز دنیا سے اتنا مشغول مت ہو کہ حق سے باز رہو۔ جب یہ فرما چکے دو خرما جو آپکے سامنے تھے مجھے عنایت فرمائے اور آپ رونے لگے جب ہیبت کا غلبہ زیادہ ہوا حضرت خواجہ بزرگ نے چیخیں مارکر رونا شروع کیا اسکے بعد ارشاد فرمایا یہ معاملہ نہایت سخت ہے جو بچا وہی بچا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا قبرستان میں قصداً روٹی کھانا یا پانی پینا یا کسی قسم کا فواکہ کھانا گناہ کبیرہ ہے اسکے بعد آپنے اسکو کے مطابق حکایت بیان فرمائی کہ کتاب روضہ مصنفہ امام یحییٰ حسن زندوسی رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ ۔

صلعم نے فرمایا ہے مَنْ اَکَلَ فِی الْمَقَابِرِ طَعَامًا اَوْ شَرَابًا فَهُوَ مَلْعُوْنٌ اَوْ مُنَافِقٌ یعنی جس شخص نے کھایا قبرستان میں کھانا یا پیا پانی وہ ملعون ہے یا منافق ہے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ کی حکایت بیان فرمائی کہ آپنے قبرستان میں ایک طائفہ مسلمانوں کا دیکھا جو کھانا کھا رہے اور پانی پی رہے تھے۔ آپ اُنکے نزدیک تشریف لے گئے اور کہا اے لوگو تم منافق ہو یا مسلمان۔ یہ بات اُنھیں گراں معلوم ہوئی چاہا کہ آپ کو ایذا پہنچائیں آپ نے فرمایا یہ بات میں نے اپنے دل سے نہیں کہی پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہے جو شخص قبرستان میں کھانا کھاوے یا پانی پیوے وہ منافق ہے کسواسطے کہ قبرستان مقام عیبت و عبرت ہے اس خاک میں کتنے مثل تمہارے اور کتنے تم سے افضل مدفون ہیں چینوٹیوں نے انھیں کھالیا ہے اُنکی خوبصورتی خاک میں خاک سے یکساں ہوگئی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اُنکو تم زندوں نے اپنے ہاتھ سے زمین میں سونپا ہے۔ پھر تمہارا دل کیونکر گوارا کرتا ہے کہ ایسی جگہ کھاؤ پیو۔ آپ یہ فرما کر خاموش ہو رہے۔ اِن باتوں کا اثر اُن لوگوں کے دلوں پر کچھ ایسا پڑا کہ فی الفور توبہ کی اور گستاخی معاف کرائی۔ اور مدت العمر اپنی توبہ پر ثابت رہے اسکے بعد دوسری حکایت متضمن اسی معنی کے بیان فرمائی کہ کتاب ریاحین میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ پیغمبر صلعم کا گذر ایسی قوم پر ہوا جو ہنسی اور ٹھٹھے میں مشغول تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے توقف فرمایا اور سلام کیا وہ لوگ آپ کو دیکھتے ہی واسطے تعظیم کے کھڑے ہو گئے آپ نے اُنسے فرمایا کہ اے بھائیو کیا تم موت سے نڈر ہو گئے ہو سب نے متفق اللفظ ہو کر بیان کیا خیر یا رسول اللہ موت سے کون نڈر ہو سکتا ہے آپنے فرمایا جو موت سے ڈرے اُسے ہنسنے اور قہقہہ مارنے سے کیا کام یہ نصیحت رسالت پناہ کی اُن لوگوں پر ایسی کارگر ہوئی کہ آئندہ کسی نے انکو ہنستے نہ دیکھا اسکے بعد حضرت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ نے بیان فرمایا کہ اسقدر انبیاؤں اور اولیاوں نے جو دنیا کو ہیچ جانا اور اُسپر لعنت کی اُسکا سبب یہ ہے کہ ہیبت گور اور خوف مرگ اُنپر طاری تھا اسکے بعد ارشاد فرمایا تمام اہل سلوک گناہ کبیرہ شمار فرماتے ہیں ایک بھائی مسلمان کو ایذا پہونچانا ہے اس سے بڑھکر اور کوئی گناہ نہیں چنانچہ قرآن شریف میں حق تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ۝ یعنے جو لوگ ایذا دیتے ہیں مسلمانوں کو ناحق۔

پس تحقیق وہ باندھتے ہیں بہتان اور گناہ بڑا یہ بہتان باندھنا یعنی بلا وجہ ایذا دینی بھائی مسلمان کو
موجب سخت ناراضی خدا کا ہے اسکے بعد آپ نے ارشاد فرمایا ایک بادشاہ نے دروازہ ظلم و تعدی کا
بندگان خدا پر کھولا تھا یہاں تک کہ بلا وجہ ہلاک کرتا اور عذاب دیتا مدت بعد وہی بادشاہ ظالم بحالت
کنکری واقع بغداد کے متصل نظر پڑا سر کے بال بکھرے خاک اڑتی پڑی۔ دولت اور حشمت اس سے
برگشتہ تھی ایک شخص نے اسکو پہچانکر پوچھا کیا تو وہی بادشاہ ہے جو مکہ شریف میں لوگوں پر ظلم کرتا تھا
اوسنے شرمندہ ہوکر کہا ہاں میں وہی ہوں تم نے مجھے کیونکر پہچانا۔ جواب دیا میں نے تجھے اسوقت حالت
دولت و نعمت میں دیکھا تھا اوسوقت تو نے دروازہ ظلم اور تعدی کا لوگوں پر کھول رکھا تھا۔ خدا کا
خوف مطلق نکرتا تھا۔ ملک نے جواب دیا بیشک میں اسوقت بے موجب بندگان خدا کو ستاتا تھا اور ایسا
ظلم روا رکھتا تھا۔ یہ اسی ظلم کی سزا ہے۔ اسکے بعد آپنے حکایت بیان فرمائی کہ جسوقت میں بغداد میں
تھا دجلہ کے کنارے ایک صومعہ میں گیا اس میں ایک بزرگ مقیم تھے۔ میں نے سلام کیا انہوں نے
اشارہ سے جواب دیا بیٹھ جانے کو ارشاد فرمایا۔ میرے بیٹھ جانے پر تھوڑی بعد مجھ سے مخاطب
ہوئے اور فرمایا مجھے پچاس سال ہوئے کہ خلق سے تنہائی اختیار کرکے یہاں بیٹھا ہوں جیسے تم سیاحت
کرتے پھرتے ہو اسیطرح میں بھی مسافرت کرتا تھا۔ اثنائے مسافرت میں میرا گذر ایک شہر میں ہوا
ایک مالدار شخصکو دیکھا بازار میں کھڑا ہوا خلق سے بھاؤ کرتا تھا اور نہایت سخت گیری عمل میں لاتا
تھا اور اپنے گاہکوں کو بہت تکلیف دیتا تھا میں اسپر سے گزرا خاموش چلا گیا اسے کچھ نہ کہا ہاتف
غیب نے آواز دی کیا ہوجاتا اگر تو خدا کے واسطے اسکو دنیا مردار سے باز رکھتا اور جھڑک دیتا
کہ ایسا کام نکر شاید وہ تیرا کہا مان جاتا اور ظلم سے باز آتا جس روز سے میں یہ آواز سنی ہے نہایت
شرمندہ ہوں اور اس صومعہ میں مسکن ہے کبھی اس سے باہر قدم نہیں نکالا مجھے اسبات کا بڑا خوف
کہ بروز حشر جب اس معاملہ سے پوچھا جائیگا تو کیا جواب دونگا۔ پس میں نے اس تاریخ سے قسم
کھائی کہ کہیں نہ جاؤں گا جو مجھے کوئی چیز نظر پڑے اور میں اوسکی گواہی میں پکڑا جاؤں جب شام
ہوئی غیب سے آبخورہ اور دو جو کی روٹیاں آئیں۔ یہ چیزیں ہمارے سامنے ہوا میں پیدا ہوئیں

میں نے اور اس بزرگ نے باہم بیٹھکر افطاری کی جب میں روانہ ہونے لگا اُس بزرگ نے دو سیب مصلے کے نیچے سے نکال کر حوالے کیئے میں روانہ ہوکر بغداد واپس آیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جو بہا مرتبہ جسکو اہل سلوک گناہ کبیرہ تحریر کرتے ہیں یہ ہے کہ جب بندہ نام باریتعالی کا سنے یا کلام اللہ پڑہے اُسکا دل نرم نہو اور زیادتی ایمان کی اُسکو حاصل نہو ایسا ضرور ہونا چاہیئے۔ اگر وہ عیاذاً باللہ لہو ولعب میں مشغول ہو تو نہایت درجہ خرابی کی بات ہے۔ قرآن مجید میں آیا ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔ امام زاہدی نے اس آیت کی تفسیر میں بیان فرمایا ہے مؤمن حقیقت میں وہ لوگ ہیں کہ نام خدا کا سنکر اُنکا ایمان زیادہ ہوجاتا ہے اعتقاد بڑھ جاتا ہے اور جو شخص قرآن شریف پڑھنے میں ہنستا ہے اُسے تم تحقیق جانو کہ وہ منافق ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ ایک روز میں ایک طائفہ پر گزرا کہ وہ ذکر خدا تعالی کا کر رہے تہے اور ہنستے جاتے تہے اور انکا دل خدا تعالی کے نام سُننے سے نرم نہوتا تہا میں ٹہیر گیا اور کہا یہ تمیز اگر وہ منافقوں کا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ ابراہیم خواص ایسی جماعت پر گزرے جو بیٹھے ہوئے ذکر خدا تعالی کا کر رہے تہے آپنے نام خدا کا لیا بمجرد سننے کے ایسا شوق پیدا ہوا کہ سات رات دن تک وجد میں بیہوش رہے جب ہوش آتا پہر خدا کا نام لیتے اور بیہوش ہوجاتے سات رات دن تک یہی کیفیت رہی جب ہوش کامل آیا تجدید وضو کی اور دوگانہ نماز پڑہی سر سجدہ میں رکہکر یا اللہ کہا اور پہر بیہوش ہوگئے اور جان بحق ہوئے یہ ذکر فرماکر حضرت خواجہ بہی آنکھوں میں آنسو بہر لائے اور یہ دو بیتیں پڑہیں ؎ عاشق بہوائے دوست بیہوش بود ٭ وز یاد محب خویش مدہوش بود ٭ فردا کہ بحشر خلق حیران ماند ٭ نام تو درون سینہ و گوش بود ٭ —

اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ خانقاہ حضرت خواجہ ناصر الدین ابی یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ میں کئی درویش صاحب کمال آئے ہوئے تہے اس زمانہ میں مَیں بہی وہیں تہا۔ ایک روز مجلس سماع میں قوالوں نے ان ہی دو بیتوں کو کہنا شروع کیا مجہے اور اُن لوگونکو اس رباعی کے سُننے سے ایسا اثر ہوا کہ سات روز تک ہم سب بیہوش رہے۔ جب قوال کہہ اور چہیڑنا چاہتے ہم اُنکو منع کرتے اور یہی رباعی کہلواتے ہنگام وجد دو درویش اُن صاحب کمالوں میں سے زمین پر گر پڑے خرقہ زمین پر پڑا رہا اور جسم اُن کا

غائب ہوگیا۔ بعد فرمانے ان بے بہا موتیوں کے حضرت خواجہ رح مشغول بتلاوت ہوئے۔ خلق اور دعاگو اپنے اپنے مقام پر واپس گئے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس پنجم روز شنبہ سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی شیخ جلال اور شیخ علی سنجری اور خواجہ محمد احمد چشتی رحمہم اللہ اور بہت سے مشاہیر صوفیائے عظام حاضر تھے۔ گفتگو اس بارہ میں واقع ہوئی کہ دیکھنا پانچ چیزوں کا اگرچہ جداگانہ دیکھی جاویں عبادت ہے مذہب اہل سلوک میں۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اُن پانچ امور سے پہلا امر موتھ دیکھنا ما اور باپ کا ہے یہ عبادت فرزندوں کے واسطے بڑے ثواب کی عبادت ہے۔ فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص اپنے ماباپ کا موتھ لوجہ اللہ دیکھے خدا تعالیٰ اسکے نامہ اعمال میں ثواب ایک حج مقبول شدہ کا ثبت فرماتا ہے اور جو فرزند اپنے والدین کی قدمبوسی کرے خدا تعالیٰ ہزار برس کی عبادت کا ثواب اوسکے نامہ اعمال میں درج فرماتا ہے اور اُسکے کل گناہ بخشدیتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک جوان بدرجہ غایت فاسق فاجر اور مبتلائے آلام تہا۔ جب اُسنے انتقال کیا ایک شب لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ درمیان حاجیوں کے بہشت میں خراماں ہے۔ بڑا تعجب ہوا دریافت کیا یہ دولت کہاں سے حاصل ہوئی تیرا تو کوئی عمل اس لائق نتہا جواب دیا بیشک ایسا ہی حال ہے مگر تمہیں معلوم ہوگا کہ میری بوڑہی ما تہی۔ جب میں مکان سے باہر نکلتا اپنی ما کی قدمبوسی کے بعد نکلتا وہ مجھے دعا دیتی خدا تیری مغفرت کرے اور ثواب حاجیوں کا دیوے۔ خدائے عزوجل نے دعا میری والدہ کی قبول فرمائی مجھے بخشا اور درمیان حاجیوں کے جگہ عنایت فرمائی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا تہیں یہ دولت عظمیٰ و نعمت علیا کیونکر حاصل ہوئی آپنے جواب دیا کہ جب میں لڑکا تہا شاید سات برس کا ہوں گا مسجد میں پڑہنے جاتا تہا ایک روز یہ آیت میرے سبق میں آئی وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا الیٰ آخرہ اُستاد سے اس کے معنی پوچھے جواب دیا فرمان الٰہی ہے کہ ما اور باپ کی خدمت کرو جیسا کہ حق اُسکا ہے۔ میں سُنتے ہی بستہ باندھ اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے ما آجکے روز میں نے یہ آیت پڑھی اور ایسا ہی سُنا۔ حکم دے کہ تیری خدمت بجالاؤں والدہ نے بہی ایسا ہی عرض کیا اون دونوں نے میرے حق میں دوگانہ نماز پڑہکر دعا کی اور خدا تعالیٰ کے سپرد کیا یہ دولت اُس دعا کی بدولت

حاصل ہوئی دوسرا سبب ایک اور ہوا موسم زمستان میں جبکہ برف گر رہی تھی بوقت شب والدہ کو پیاس لگی
میں جاگتا تھا مجھ سے پانی مانگا میں حسب الارشاد پانی لیکر گیا اور دینا چاہا معلوم ہوا پھر آنکھ لگ گئی
ہے میں نے جگانا ادب کے خلاف جانا اور یہ گوارا نہ کیا کہ پانی لیجاکر رکھ دوں اور والدہ کو پیاسا سونے دوں
یہ خیال کر پیالہ اپنے ہاتھ میں لے سرھانے جاکر کھڑا ہو گیا۔ پانی ہاتھ میں بسبب شدت سردی کے
بستہ ہو گیا تھا اتنے میں والدہ کی آنکھ کھلی مجھپر نگاہ پڑی بہت خوش ہوئیں درگاہ الٰہی میں دعا کی کہ میرے
لڑکے کو اپنے فضل وکرم سے بادشاہ عارفان کیجیو۔ یہ سب دولت اور نعمت جو معائنہ کرتے ہو اسی دعا
کا نتیجہ ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا دوسری بات ان باتوں میں سے دیکھنا قرآن شریف کا ہے۔ یہ بڑی
عبادت ہے۔ شرح اولیا میں تحریر ہے جو شخص کلام اللہ پڑھتا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے دو ثواب اُسکے نامہ
اعمال میں تحریر کیے جاویں ایک ثواب قرآن پڑھنے کا دوسرا قرآن شریف پر نظر کرنے کا۔ اور ہر حرف کے
بدلے دس دس نیکیاں اُسکے نامۂ اعمال میں تحریر کی جاوینگی۔ اور دس دس بدیاں حک ہونگی۔ اُسکے
بعد میں نے التماس کیا کہ مصحف کو اپنے ساتھ سفر میں یا لشکر میں لیجانا درست ہے یا نہیں۔ آپ نے ارشاد
فرمایا زمانۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جب اسلام آشکارا نہیں ہوا تھا قرآن شریف اپنے ساتھ
بدیں خوف کہ کہیں کفار کے ہاتھ نہ پڑ جائے اور وہ بے ادبی کریں نہیں لیجاتے تھے مگر جب اسلام آشکارا ہوا
اور رونق پکڑی تب برابر اپنے ہمراہ لشکر و سفر میں لیجاتے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا سلطان محمود غزنوی
انار اللہ برہانہ کو بعد وفات خواب میں دیکھا پوچھا خدا تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جواب دیا
ایک شب میں کسی قصبہ میں مہمان رہا۔ میں جس مکان میں ٹھیرا تھا وہاں طاق میں قرآن شریف کا
ایک ورق رکھا ہوا تھا میں نے خیال کیا یہاں ورق مصحف رکھا ہوا ہے سونا نہ چاہیے پھر دل میں
وسوسہ آیا کہ ورق مصحف کو کہیں اور بھیجدوں اور خود یہاں آرام کروں پھر خیال ہوا کہ یہ بڑی
بے ادبی ہوگی جو اپنے آرام کے واسطے تبدیل جائے مصحف کروں۔ الغرض اسجگہ سے
مصحف دوسری جگہ نہ بھیجا اور تمام شب جاگتا رہا جب میرا وقت پورا ہو چکا انتقال کیا مجھے
اُسی ادب کے صدقہ میں جو میں نے قرآن شریف کا کیا تھا حق تبارک و تعالیٰ نے بخشدیا۔ اسکے

بعدارشاد فرمایا مصحف میں نظر کرنے سے روشنائی چشم زیادہ ہوتی ہے اور کبھی وہ آنکھ درد دنیا میں مبتلا نہو گی
اسکے بعد یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک بزرگ سجادہ نشین سجادہ پر بیٹھے تھے قرآن شریف آگے رکھا تھا۔ ایک
نابینا آیا اور عرض کی۔ مدت گزری میری آنکھیں جاتی رہی ہیں۔ بہتیرا علاج کیا کچھ فائدہ نہوا اب آپکے
پاس واسطے دعائے خیر کے آیا ہوں دعا فرمایئے انہوں نے قبلہ رخ ہوکر فاتحہ پڑھی اور قرآن شریف
اٹھا کر اسکی آنکھوں سے ملا فی الفور دونو آنکھیں روشن ہوگئیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جامع الحکایات
میں یہ حکایت درج ہے کہ زمانہ گذشتہ میں ایک شخص فاسق بدرجۂ کمال تھا مسلمانوں نے اس کے
فسق سے نفرت پکڑی تھی اور ہمیشہ اُسکو مانع ہوتے تھے مگر وہ باز نہیں آتا تھا۔ جب مرگیا لوگوں نے
خواب میں دیکھا کہ تاج سر پر رکھے اور عمدہ کپڑے پہنے ہے فرشتوںکو فرمان بہشت میں لیجانے کا ہوا ہے
پوچھا تو فاسق تھا تجھے یہ مرتبہ کیونکر حاصل ہوا اُسنے جواب دیا میرا یہ قاعدہ تھا جہاں ورق مصحف
دیکھتا تھا اُٹھا لیتا اور اُسی جگہ ٹھیر جاتا اور نہایت ادب سے اُسے دیکھتا۔ حق تعالی نے میرے تمام گناہ
معاف فرمائے اور یہ درجہ عطا فرمایا اسکے بعد فرمایا تیسری بات اُن پانچوں میں سے علما کی زیارت ہے
بحالت زندگی جو شخص عالم کے چہرہ کو محض ابتغاءً لوجہ اللہ دیکھتا ہے خدا تعالی اس نظر سے ایک فرشتہ
پیدا کرتا ہے کہ وہ فرشتہ اُسکے واسطے تا قیامت دعائے مغفرت مانگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جس
شخص کے دلمیں دوستی علماء اور مشائخ کی ہوگی خدا تعالی ہزار برس کی عبادت کا ثواب اُسکے نامۂ اعمال میں
تحریر فرمادے گا اگر اس درمیان میں مرجاوے تو اُسے بروز حشر زمرۂ علما میں اُٹھائینگے اور مقام اُسکا علیین
ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ فتاوائے ظہیریہ میں مسطور ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص عالموں کو
بہت دیکھے اور انکی صحبت میں بیٹھے اور سات روز اُنکی خدمت کرے۔ حق تعالی اُسکے تمام گناہ معاف
فرماتا ہے اور نیکیاں سات ہزار برس کی اُسکے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور یہ حکایت بیان فرمائی قبل ازیں
ایک آدمی تھا جسوقت عالموں یا مشائخوں کو دیکھتا اپنا مونہہ حسد سے پھیر لیتا قضائے الٰہی سے مرگیا اُسکا مونھہ
بجانب قبلہ نہوتا تھا ہرچند کوشش کیجاتی تھی مگر بے سود۔ خلق کو مشاہدہ اس امر سے تعجب ہوا ہاتف نے آواز
دی کہ اے مسلمانو تکلیف نکرو یہ حاسد تھا علما اور مشائخ کو دیکھکر مونھہ پھیر لیتا تھا ہم نے اپنی رحمت

سے اسے محروم کیا اور راندگان بارگاہ میں اسکا نام لکھا کل بروز قیامت ریچھ کی شکل میں اُٹھیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا چوتھی بات اُن پانچوں میں سے دیکھنا خانۂ کعبہ کا ہے۔ جو شخص زیارت خانہ کعبہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً کریگا ہزار برس کی عبادت اور حج کا ثواب اُسکے نامۂ اعمال میں لکھا جاویگا اور وہ شخص بزرگ ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا پانچویں بات دیکھنا اپنے پیر کا اور اُس کی خدمت کرنی یہ بھی عبادت ہے میں نے یہ امر معرفۃ المریدین میں لکھا دیکھا ہے اور زبانی خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کے سُنا ہے کہ جو شخص ایک روز اپنے پیر کی خدمت کرے حق تعالیٰ ہزار محل یکدانہ مروارید کے بہشت میں عطا فرمائے گا۔ ہر ایک محل میں ایک ایک حور ہوگی اور وہ شخص بروز قیامت بیحساب داخل بہشت ہوگا۔ اور عبادت ہزار برس کی اُس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائے گی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ مرید کو لازم ہے کہ اپنے پیر کے ہر قول وفعل پر خیال رکھے اور جو کچھ وہ ارشاد فرمائیں بصدق دل بجالائے۔ اور جہاں تک ممکن ہوسکے اپنے پیر کی خدمت سے غیر حاضر نہ ہو۔ بعدہ ذکر فرمایا کہ زمانہ گزشتہ میں ایک زاہد تہا جس نے ہزار سال تک عبادت حق تعالیٰ کی شب وروز کی تہی۔ کوئی وقت اُسکا ذکر سے خالی نہ ہوتا تہا۔ جو شخص اون کی زیارت کو جاتا آپ اُسے یہ نصیحت فرماتے تہے کہ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ یعنی ہم نے جن اور آدمیوں کو واسطے عبادت کے پیدا کیا ہے۔ پس اے بھائیو ہمیں لازم ہے کہ شب وروز ذکر خدائے بزرگ میں مشغول رہیں اور کبھی اس سے غافل ہوں مدت مدید ہوئی زاہد نے انتقال کیا بعد وفات لوگوں نے خواب میں دیکھا اور سوال کیا کہ خدائے تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا اُسنے جواب دیا کہ بخشدیا۔ پوچھا تمہارا کونسا عمل مقبول بارگاہ سبحانی ہوا جواب دیا کوئی عبادت کام نہ آئی مگر میری نصیحت نے مجھے بخشایا اور بڑا سبب میری بخشش کا خدمت پیر بھی ہوئی مجھے ارشاد ہوا تم نے خدمت پیر میں کوتاہی نہ کی اسواسطے ہم نے تجکو بخشا۔ اسکے بعد حضرت آبدیدہ ہوئے اور فرمایا بروز قیامت انبیا اولیا سب قبروں سے اٹہائے جائیں گے اُنکے کندہوں پر کمل پڑے ہونگے۔ ہر ایک کمل میں کم وبیش ایک لاکھ تاگے تانے اور ایک لاکھ بانے کے ہونگے اُنکے مرید اور لڑکے پیچھے آکر ان تاگونکو پکڑینگے اور اسوقت تک پکڑے رہیں گے جبتک خلق ہنگامہ محشر سے فارغ نہ ہو۔ حق تعالیٰ اُنہیں پل صراط پر پہونچائے گا۔

اور وہ مع اپنے پیروں کے اس تیس ہزار برس کے راستے کو ایک دم زدن میں ببرکت پکڑے رہنے اس گلیم کے طے کرینگے اور دروازہ بہشت پر پہنچکر داخل دار النعیم ہونگے کوئی صعوبت یا کرب اُنکے وجود پر نہ پڑے گا حضرت خواجہ بزرگ یہ فوائد بیان فرماکر تلاوت میں مشغول ہوئے خلق اور دعا گو اپنے اپنے مقام پر چلے گئے۔

مجلس ششم روز پنجشنبہ دولت پائبوس حاصل ہوئی شیخ برہان الدین چشتی و شیخ محمد صفاہانی رحمہما اللہ اور بہت سے درویش حاضر خدمت تھے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بارہ میں گفتگو ہو رہی تھی آپنے ارشاد فرمایا پیدائش خدا لا احصیٰ اور لاتعداد ہیں۔ اگر آدمی دریافت کرنا چاہے اسی فکر میں دیوانہ ہوجائے اور نہ کرسکے۔ بعدہٗ ذکر فرمایا حضرت خاتم الانبیاء نے اصحاب کہف کے دیکھنے کی التجا کی حکم بارگاہ ایزدی سے ہوا کہ تم دنیا میں اُنکو نہیں دیکھ سکتے البتہ آخرت میں دیکھوگے یہ ہوسکتا ہے کہ وہ تمہاری امت میں کیئے جائیں۔ بعد اس کے ارشاد فرمایا جب رسول مقبول صلعم کا وصال ہوا آپنے اصحاب کہف کا غار دیکھا اُنہیں سلام کیا۔ حق تعالیٰ نے سبکو زندہ کیا اور جواب سلام دلوایا۔ آپ نے مذہب اسلام کی دعوت کی اُنہوں نے آپکی دعوت کو بصدق دل منظور کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو قدرت خدا میں نہو لیکن مرد کو لازم ہے کہ بندگی اللہ عز اسمہ کی جیسا اُسکا حق ہے کرے جو کچھ وہ کریگا ہوگا۔ میری طرف متوجہ ہوکر۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ ہم اور بہت سے صوفیائے عظام خدمت میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کے بیٹھے تھے ایک شخص نہایت ضعیف بدرجہ اتم لاغر تشریف لائے۔ آپنے انکی تعظیم کی کھڑے ہو کے ملے اور اپنے برابر مسند پر بٹھایا۔ اُس ضعیف نے عرض کی آج تیس سال ہوئے میرا جوان لڑکا مجھ سے جدا ہے مجھے اس کی موت و زندگی کا حال معلوم نہیں خدا جانے جیتا ہے یا مرگیا ہر چند تلاش کیا کچھ پتہ نہ لگا اب آپکی خدمت میں طلب دعا کے لیئے حاضر ہوا ہوں از راہ عنایت و لطف و کرم دعا فرمائیے۔ حضرت خواجہ یہ سنکر تھوڑی دیر چپکے ہورہے مراقبہ کیا بعدہ فرمایا آؤ اسکے لڑکے کے واسطے بارگاہ حق بے نیاز میں دعا کریں۔ دعا کی اور اس بوڑھے کہا تشریف لیجائیے آپ کا لڑکا آپکے گھر کے دروازہ پر ملے گا۔ وہ بزرگ ضعیف مجلس سے اُٹھ گئے تھوڑی دیر میں حاضر ہوئے اور اپنے لڑکے کو ہمراہ لاکر حضرت خواجہ کے قدموں میں ڈالا اور بیان کیا جیسے میں یہاں سے مکان کی جانب روانہ ہوا راستہ میں تھا کہ اُسکو محلہ کے لوگ لارہے تھے مجھے خوشخبری دی۔

دی مبارک ہو لڑکا آیا اب میں آپکی خدمت میں حاضر لایا ہوں آپنے لڑکے سے دریافت کیا کہ بتیس برس تک
کہاں رہا اُسنے جواب دیا میں بتیس برس سے دیوؤں کی قید میں تہا تہوڑی دیر گزری کہ آپکے مشابہ بلکہ عین
اشبہ بزرگ نے مجھے خلاص کیا اور کہا آنکھیں بند کر میں نے آنکھیں بند کیں جب کہولیں تو اپنے گھر پہنچا
اور کچھ زیادہ حال بتلانا چاہا آپنے اشارہ سے منع فرمایا جوان ۳۲ برس کا بوڑھا اور جوان مرید حضرت خواجہ
کے ہوئے اور کہا سبحان اللہ ایسے لوگ باوجود اسقدر طاقت کے اپنی ذات کو پوشیدہ رکھتے ہیں۔ بعد اسکے ارشاد
فرمایا یہ سب قدرت خدائے عزوجل کی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کعب احبارؓ سے روایت ہے کہ خدا تعالی نے
ایک فرشتہ ہابیل نام پیدا کیا ہے اسکے ہاتھ اس قدر لمبے ہیں کہ ایک ہاتہ مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے
تسبیح اُس فرشتہ کی یہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ یہ فرشتہ شب و روز پر موکل ہے جو ہاتہ مشرق کی طرف ہے
اوس سے روشنائی روز نگاہ رکہتا ہے اور دستِ جانب مغرب میں تاریکی۔ اگر وہ فرشتہ روشنائی ہاتہ سے چھوڑ دے
ہرگز تاریکی نہو اور جو تاریکی چھوڑ دے ہرگز دن نہ نکلے۔ اُسکے آگے لوح لٹکی ہوئی ہے اسمیں بہت خطوط سیاہ و سفید
ہیں اس سے وہ حال اوقاتِ رات دن دریافت کرتا ہے خطوط کی درازی و کوتاہی سے راتدن چھوٹا بڑا کرتا
ہے یہی سبب ہے جو راتدن گھٹ بڑہ جاتے ہیں۔ یہ فرماکر آپ زار قطار رونے لگے اور عالم بیہوشی آپ پر
طاری رہا۔ جب ہوش آیا فرمانے لگے یہ عالم ایک تماشاگاہ قدرتِ الٰہی ہے ہزارہا عجائب امور اس میں ہوتے
ہیں عارف کو چاہیئے جو امر التعجب انگیز دیکھے اُسکا ذکر کرے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک اور فرشتہ ہے
نہایت طویل القامت۔ ایک ہاتہ آسمان میں ہے اُس سے ہواؤں کو سنبہالتا ہے اور دوسرا ہاتہ زمین میں
ہے اُس سے پانی کو روکتا ہے اگر ذرا اُس ہاتھ کو جو پانی میں ہے اور پانی کو روکتا ہے چھوڑ دے تمام
عالم پانی سے ڈوب جاوے۔ اور اگر اُس ہاتھ کو جو آسمان میں ہے کہولے آندھی سے تمام زمین
اُلٹ پلٹ ہو جاوے۔ بعدہ ذکر فرمایا۔ حق تعالی نے کوہ قاف کو پیدا کیا ہے تمام عالم اُسکے
احاطہ کے اندر آباد ہے۔ قرآن شریف میں بھی اُسکا ذکر فرمایا ہے۔ قٓ۔ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ یعنی قسم
ہے کوہ قاف اور قرآن مجید کی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ حق تعالی نے ایک فرشتہ اور پیدا کیا ہے۔
نام اُسکا قرنائیل ہے۔ جائے نشست اُسکی کوہ قاف ہے تسبیح اُسکی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور فرشتہ

موکل کوہ قاف کا ہے کبھی مٹھی بند کر لیتا ہے اور کبھی کھولدیتا ہے اُسکے ہاتھ میں رگیں ہفت اقلیم کی ہیں جب مرضی الٰہی ہوتی ہے کہ کسی اقلیم میں تنگی پیدا کرے اُس فرشتہ کو حکم ہوتا ہے رگ اپنے ہاتھ کی جو اُس اقلیم سے متعلق ہے کھینچ وہ وہی رگ کھینچتا ہے رگ سکڑ جاتی ہے۔ رگ کھینچتے ہی تمام دریا وغیرہ سوکھ جاتے ہیں اناج زمین سے پیدا نہیں ہوتا۔ جب رگ وہ چھوڑ دیتا ہے پھر سب چیزیں پیدا ہونے لگتی ہیں اور کبھی حکم اُس فرشتہ کو دیا جاتا ہے کہ رگ ہاتھ کی ہلا وہ ہلاتا ہے اُسکے ہلانے سے بھونچال آتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ میں نے زبانی حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کے سنا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اُس پہاڑ کو اس دنیا سے چالیس گنا زیادہ وسیع پیدا کیا ہے۔ اُس پہاڑ پر کبھی اندھیرا نہیں ہوتا ہمیشہ نور ہی نور رہتا ہے کبھی رات نہیں ہوتی۔ زمین وہانکی سونے کی ہے ساکنین وہاں کے فرشتے ہیں اُنہیں کسی قسم کا خوف نہیں جس روز سے پیدا ہوئے حمد خدا میں مشغول ہیں تسبیح اُنکی یہ ہے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ اسکے پیچھے چالیس حجاب ہیں بزرگی انکی خدا تعالیٰ جانتا ہے کسی جن و لبشر اور فرشتہ کو خبر نہیں۔ اُسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس پہاڑ کو گائے سر پر رکھے ہے درازی اُس گائے کی تیس ہزار سال کی راہ ہے اور وہ گائے کھڑی ہوئی حمد و ثنا جناب باری تعالیٰ میں شاغل ہے۔ سر اس گائے کا مشرق اور دم مغرب میں ہے۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحہ نے یہ فرما کر قسم یاد کی کہ میں نے یہ حکایت زبانی حضرت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے سنی تھی اس مجلس میں ایک درویش حاضر تھے جب اُنہوں نے یہ بیان سنا اپنے دل میں شک کیا حضرت خواجہ مودود چشتی سر بمراقبہ ہوئے حضرت خواجہ اور وہ درویش اپنے خرقوں سے گم ہوگئے تھوڑی دیر میں پھر واپس آئے۔ اُس درویش نے قسم کھائی کہ مجھے کوہ قاف حضرت خواجہ نے دکھلایا اب مجھکو کچھ شبہ نہیں رہا۔ اسکے بعد حضرت خواجہ معین الحق والدین حسن رحہ نے ارشاد فرمایا درویشونکی قوت باطنی اسیطرح کی ہے ایک گھڑی میں جو چاہیں دکھلا سکتے ہیں اسکے بعد حضرت خواجہ بزرگ نے اپنی حکایت بیان فرمائی کہ ایک وقت میں سمرقند کے ملک میں تھا نزدیک حضرت خواجہ ابو اللیث سمرقندی کے مکان کے مسجد بن رہی تھی ایک شخص نے قبلہ کے بارہ میں حجت کی کہ قبلہ اس سمت نہیں ہر چند میں نے اسے سمجھایا کہ نہیں اسی سمت ہے مگر اُسنے نہ مانا

ب نے اُسکی گردن پکڑی اور کہا دیکھ قبلہ اس طرف ہے جدھر میں بتلا رہا ہوں اُسنے زیارت خانۂ کعبہ کی کری
ورجس طرف میں بتلا رہا تھا اُسطرف ہونے کا اعتراف کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس روز خدا تعالی
نے دوزخ کو پیدا کیا اُسی روز ایک سانپ بھی پیدا کیا اور اُس سانپ سے ارشاد فرمایا کہ اے سانپ
ہم تجھے امانت سپرد کرتے ہیں منظور ہے یا نہیں سانپ نے جواب دیا بسر و چشم منظور ہے۔ حکم ہوا موںھ
کھول اُس نے موںھ کھولا۔ فرشتونکو حکم ہوا کہ دوزخ کو لاؤ اور اس سانپ کے موںھ میں رکھدو
فرشتوں نے دوزخ لاکر اُس سانپ کے موںھ میں رکھدی اور موںھ باندھ دیا۔ اب دوزخ اُس سانپ
کے موںھ میں ہے ساتویں زمین کے نیچے اگر دوزخ سانپ کے موںھ میں زیر زمین نہ ہوتی تمام عالم جل جاتا
اور خلقت ہلاک ہو جاتی۔ جب روز قیامت ہوگا دوزخ کو سانپ کے موںھ سے باہر نکالیں گے وہ ہزار
زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے۔ ہر زنجیر کو ہزار ہزار فرشتے کھینچیں گے۔ جسامت اور کلانی اُن فرشتوں
کی اتنی ہے کہ اگر انمیں سے ایک بھی چاہے اس عالم کا ایک لقمہ کر جاوے۔ دوزخ میدان حشر میں
آکر ایک سانس باہر نکالے گی جس سے میدان قیامت پر دود ہو جائے گا۔ یہ فرماکر آپنے ارشاد کیا جو شخص
چاہے کہ اس عذاب سے امن میں رہے اُسے چاہیئے کہ طاعت کرے کہ اُس سے نزدیکتر کوئی طاعت نہیں ہے دعاگو
نے دریافت کیا وہ کونسی طاعت ہے آپنے فرمایا کہ ماندونکی فریاد کو پہنچنا غریبونکی حاجت روا کرنا اور بھوکھو کو
کہانا کھلانا اور شکم سیر کرنا اس سے بہتر کوئی اور عمل نہیں ہے۔ یہ فرماکر آپ تلاوت میں مشغول ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔

مجلس ہفتم روز چہارشنبہ دولت قدمبوسی حاصل ہوئی خانۂ کعبہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً سے کئی حاجی آئے
ہوئے تھے سخن الحمد کے بارہ میں ہوا آپنے ارشاد فرمایا کہ میں نے کتب آثار مشائخ میں لکھا دیکھا ہے کہ
الحمد یعنی سورۂ فاتحہ واسطے حاجت روائی کے بہت پڑھنا چاہیئے پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے جب کسی آدمی
کو مہم یا کار سخت پیش آئے اوسے لازم ہے کہ سورۂ الحمد اسطور پر پڑھے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے میم کو
الحمد کے ساتھ ضم کرے یعنی الرحیم الحمد بعد پڑھے اور سورت ختم ہولے پر تین مرتبہ آہستہ آہستہ آمین کہے انشاء اللہ
تعالی اسکی وہ مہم پوری ہو جائے گی۔ اسکے بعد حکایت بیان فرمائی کہ ایک روز پیغمبر صلعم مع یاران
مجلس میں تشریف رکہتے تھے آپنے سب یاروں کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا خدا تعالی نے مجھپر بے حد انعام

واکرام فرمائے ہیں منجملہ انکے ایک یہ بھی ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہوگا اسی اثنار میں حضرت جبرئیل تشریف
لائے اور کہا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے حبیب میں نے تجھپر اپنی کتاب نازل کی اس میں ایک سورہ
ایسی ہے کہ اگر میں اس سورۃ کو توریت میں نازل کرتا امت موسیٰ کی یہود نہوتی اگر وہی سورت انجیل میں
نازل کرتا امت عیسیٰ کی ترسا نہوتی۔ اگر وہی سورت زبور میں نازل کرتا اُمت داؤد کو مغی سے سروکار نہوتا
میں نے یہ سورت قرآن شریف میں اسواسطے داخل کی ہے کہ امت تیری اچھے دین پر قائم رہنے اور قیامت میں
دیگر اہوال اور دوزخ کے عذاب سے مامون ہو پھر جبرئیل نے فرمایا۔ اے حبیب خدا نبی آخر زماں اس سورت
کے فضائل اسقدر ہیں کہ اگر تمام دریاؤں کا پانی سیاہی بنجاوے اور کل درخت قلم ہوں تو بھی اوسکے فضائل
لکھنے سے باقی بچائیں اور وہ سب ختم ہوں۔ اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا۔ یہ سورۃ تمام بیماریوں کی دوا ہے جو
بیماری علاج پذیر نہو اُسکا علاج اس سورت سے اسطرح پر کیا جاوے کہ درمیان فریضہ وسنت وقت فجر
اکتالیس بار پڑھکر بیمار کے مونھ پر پھونکے انشاء اللہ تعالیٰ جلد صحت نصیب ہوگی۔ آپنے بعد ارشاد فرمایا الفاتحۃ
شفاء لکل داء یعنی الحمد تمام بیماریوں کی دوا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا ایکدفعہ خلیفہ ہارون رشید نوراللہ مرقدہ
سخت بیمار ہوئے ہر چند دوسال تک علاج کیا کچھ فائدہ نہوا آخر الامر اپنے وزیر جعفر برمکی کو اسواسطے لانے
حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا کہ میں نے ایسی بیماری پائی ہے جس کے
سبب جان سے تنگ آگیا ہوں جو علاج کرتا ہوں اُلٹا پڑتا ہے۔ چونکہ وقت صحت یاب ہونے خلیفہ کا
قریب آگیا تھا حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ معاً ہمراہ وزیر روانہ ہوکر ہارون رشید کے پاس گئے
اور سورۃ فاتحہ اکتالیس بار پڑھکر ہارون رشید کے مونھ پر دم کی فوراً ہارون رشید کی بیماری جاتی
ہوگئی اور خلیفہ نے صحت پائی۔ اسکے بعد آپنے ایک اور حکایت متضمن بریں حال بیان فرمائی کہ ایکدفعہ
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کسی بیمار کی عیادت کو تشریف لے گئے اور فاتحہ پڑھکر بیمار پر دم فرمایا وہ بعجلت
اچھا ہوگیا۔ تھوڑی دیر بعد کوئی اور شخص عیادت کو آیا بیمار سے پوچھا کہ تجھے کیونکر صحت ہوگئی
بیمار نے جواب دیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تھے اور یہی سورۂ فاتحہ پڑھکر مجھپر دم کی۔ میں اچھا
اچھا ہوگیا۔ یہ کہنے نہ پایا تھا کہ بیماری پھر عود کر آئی۔ اور وہ بیمار اسی بیماری سے مر گیا اسکا

یہ تہا کہ سورہ فاتحہ پر اُسکا اعتقاد صحیح نہ تہا اور یہ سخن اُسنے بد اعتقادی کی راہ سے کہا ہر کام کا قاعدہ ہے
کہ اگر وہ بد عقیدتی سے ہو کچہہ فائدہ نہیں دیتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا التفسیروں میں آیا ہے کہ خدائے تعالیٰ
نے ہر سورت کا نام جدا جدا مقرر فرمایا ہے ہر سورت کا ایک ہی نام ہے کسی سورت کے دو نام نہیں مگر
حق سبحانہ و تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ کے سات نام مقرر فرمائے ہیں۔ اول فاتحۃ الکتاب دوم سبع المثانی۔
سوم ام الکتاب چہارم ام القرآن پنجم سورۂ مغفرت ششم سورۂ رحمت ہفتم سورہ ثانیہ اور سات
حروف اس سورت میں نہیں ہیں۔ اُنکے نہونے کی وجہ یہ ہے اول حرف ث نہیں ہے کہ حرف ثا سے ثبور
ہے الحمد کے پڑہنے والے کو ثبور سے کچہہ مطلب نہیں دوم حرف جیم (ج) نہیں۔ کیونکہ حرف جیم اول حرف جہنم کا
ہے الحمد کے پڑہنے والے کو جہنم سے علاقہ نہیں سوم حرف زا نہیں کیونکہ ز حرف اول زقوم کا ہے۔
الحمد پڑہنے والے کو زقوم سے علاقہ نہیں۔ چہارم حرف شین نہیں کیونکہ شین حرف اول شقاوت کا ہے
الحمد پڑہنے والا شقاوت سے مبرا ہے پنجم حرف ظا نہیں کیونکہ حرف ظا حرف اول ظلمت کا ہے۔ الحمد پڑہنے
والے کو ظلمت سے کام نہیں ششم حرف فا نہیں کیونکہ ف حرف اول فراق کا ہے۔ الحمد پڑہنے والیکو
فراق سے غرض نہیں۔ ہفتم حرف خ نہیں کیونکہ خ سے مراد خواری ہے۔ الحمد پڑہنے والیکو خواری
نہیں ہوسکتی۔ اور اس سورت میں سات آیتیں ہیں۔ امام ناصر لبتی رح نے تحریر فرمایا ہے کہ آدمی کے
بدن میں سات رگیں ہیں جنکو ہفت اندام کہتے ہیں جسنے اسکی سات آیتیں پڑہیں خدا تعالیٰ نے اُسکے
ساتوں اندام کو دوزخ سے پناہ دی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا اس سورت میں ایک سو چوبیس حرف ہیں
اور گنتی انبیاء علیہ السلام کی ایک لاکہہ چوبیس ہزار ہے پس جو کوئی اس سورت کے ایکسو چوبیس
حرف کو پڑہے گا حق تعالیٰ اسکو ثواب بیحد اور برکت لاتعد عنایت فرمائیگا۔ اسکے بعد تمثیلاً یہ روایت
بیان فرمائی کہ الحمد کے پانچ حرف ہیں اسی لحاظ سے حق تعالیٰ نے پانچ وقت کی نماز فرض فرمائی ہے
جو شخص یہ پانچ حرف پڑہے گا اس سے کوئی خطا جو پانچ وقت کی نماز پڑہنے میں واقع ہوئی ہوگی معاف
کردی جاوے گی۔ اسکے بعد فرمایا اللہ کے تین حرف ہیں ان تینوں کو الحمد کے پانچ میں ملا دیں تو
[illegible] ان حروف کے پڑہنے والوں کو

عطا فرمائے جاوینگے دروازہ کھل جاویں گے کہ جس دروازے سے چاہیں داخل ہوں اور رب العالمین
میں آٹھ حرف ہیں آٹھ اور دس جمع کرنے سے اٹھارہ ہوتے ہیں۔ جو کوئی ان حروف کو پڑھیگا اٹھارہ ہزار عالم
کا ثواب پاویگا اَلرَّحْمٰنِ کے چھ حرف ہیں اٹھارہ اور چھ چوبیس ہوئے۔ خدائتعالی نے رات دن کے چوبیس
گھنٹے مقرر کیئے ہیں جو شخص ان چوبیس حرفوں کو پڑھیگا اُسکے تمام خطا و ذنوب معاف ہونگے اور ایسا معاصی
سے پاک ہوگا گویا اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ اَلرَّحِیْمِ میں بھی چھ حرف ہیں۔ چوبیس اور چھ جمع
کرنے سے تیس کا عدد حاصل ہوتا ہے۔ حق تعالی نے پل صراط کو تیس ہزار برس کی راہ پیدا کیا
ہے ان تیس حرفوں کا پڑھنے والا وہاں اُسپر سے اسطور اُڑ جاوے گا جیسے بجلی کوند جاتی ہے۔
اور مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ میں بارہ حرف ہیں تیس اور بارہ بیالیس ہوئے حق تعالی نے سال میں
بارہ ماہ پیدا کیئے۔ ان حرفوں کا پڑھنے والا ایسا ہوگا گویا اُسنے سال میں کوئی گناہ نہیں کیا اِیَّاکَ نَعْبُدُ
اسمیں آٹھ حرف ہیں بیالیس اور آٹھ پچاس ہوتے ہیں جو شخص اسکو پڑھے گا وہ عذاب روز حشر سے
جو پچاس ہزار برس کا روز ہے امن میں رہے گا اور اُسکے ساتھ صدیقین کا معاملہ ہوگا وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ
میں گیارہ حرف ہیں پچاس اور گیارہ اکسٹھ ہوتے ہیں خدائتعالی نے درمیان زمین اور آسمان کے اس قدر
دریا پیدا کیئے۔ جو شخص ان اکسٹھ حروف کو پڑھے گا۔ ان تمام دریاؤں کے پانی کے برابر ثواب ملیگا اور اسقدر
گناہ اُسکے نامۂ اعمال سے محو کیئے جاینگے اور اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں اُنیس حروف ہیں اکسٹھ
اور اُنیس اسی ہوتے ہیں خمر خواری کی حد اسی تازیانے مقرر ہے جو شخص ان اسی حروف کو پڑھے گا
اُس سے یہ حد اُٹھالی جائیگی صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ
میں چوالیس حروف ہیں۔ چوالیس اور اسی ایکسو چوبیس ہوتے ہیں جو شخص اس سورت پر مواظبت
رکھیگا حق تعالی اسے تمام انبیا کی طاعات اور عبادات کا ثواب لطف فرمائیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ میں اور خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ سفر میں تھے۔ دجلہ کے کنارے پہونچے۔ دریا طغیانی پر تھا
ہمیں فکر ہوا کس طرح پار اُتریں اور جلد عبور کرنے کی ضرورت تھی حضرت خواجہ عثمان ہارونی نے فرمایا آنکھیں بند
کرو میں نے آنکھیں بند کیں تھوڑی دیر میں کھولیں خود کو اور خواجہ عثمان ہارونی کو دجلہ کے اُس پار پایا

میں نے دریافت کیا کس طور عبور فرمایا۔ ارشاد فرمایا کہ الحمد کو پانچ مرتبہ پڑھکر قدم پانی پر رکھا اور دریا پار اُتر گئے
الغرض سورۂ فاتحہ واسطے انصرام مہمات بہت مفید ہے اس سے بڑھکر کوئی اور عمل واسطے روائے حاجت نہیں
حضرت خواجہ یہ ارشاد فرماکر تلاوت میں مشغول ہوئے اور خلق اپنے مقام پر گئی۔ الحمد للہ علی ذلک۔
مجلس ہشتم ۔ روز پنجشنبہ سعادت آستانہ بوسی میسر ہوئی گفتگو اوراد و تسبیح وغیرہ کے بارہ میں آئی آپنے
ارشاد فرمایا ہر متنفس کو لازم ہے کہ ایک وظیفہ مقرر کرلے اور اُسے دن میں پڑھا کرے اور اگر نہ ہوسکے تو رات
کو پڑھنا چاہیئے اول وظیفہ پڑھے اور پھر دوسرے کاموں میں لگے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تارک الورد
ملعون یعنے چھوڑنیوالا وظیفہ کا ملعون ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ایکدفعہ مولانا رضی الدین علیہ الرحمۃ گھوڑے پر
سوار چلے جاتے تھے ناگاہ گھوڑا بھڑکا اور ایک گڑھے میں جا پڑنے کی وجہ سے پیر گھوڑے کا ٹوٹ گیا۔ آپ مکان پر
واپس آئے اور سوچنے لگے اسکا کیا سبب ہوا آخرکار بعد تفکر بسیار معلوم ہوا کہ وظیفہ صبح قضا ہو گیا تھا۔ یہ
اُسکی شامت ہے۔ بعد اسکے ایک اور حکایت متضمن اسی معنی کے زبان فیض ترجمان سے بیان فرمائی
کہ ایک بزرگ خواجہ عبداللہ مبارک نام تھے ایک وقت وظیفہ اُن سے قضا ہو گیا اُسیوقت ہاتف نے
آواز دی کہ اسے عبداللہ تم سے اپنا عہد نہ نباہا گیا جو وظیفہ اختیار کیا تھا بھول گئے اور فرمایا انبیا اولیاء
مشائخ کے واسطے وظائف ہیں وہ اُنپر مواظبت کرتے ہیں اور جو کچھ وظیفہ وغیرہ اُنکے پیش روؤں نے بتایا
ہے اُسے انجام کو پہنچاتے ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا جو کچھ وظائف مجھے بزرگان دین اور مشائخ سے دستیاب
ہوگئے ہیں اونپر قائم ہوں اور تمہیں بھی وصیت کرتا ہوں ہر ایک وظیفہ پر جو پہنچا ہو قائم رہو
اس کے بعد ارشاد فرمایا جب سوکر اُٹھو داہنی کروٹ سے اُٹھو اور بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ الذی نزل الرحمۃ والبرکۃ پڑھو پھر وضو کرنا چاہیئے بعد وضو کے دوگانہ نماز ضروری
ہے جب اس سے فراغت ہو تب مصلے پر رو بقبلہ ہوکر چند آیات سورۂ بقر اور سترہ آیات سورۂ انعام کی
اور تیس آیت سورہ یوسف کی پڑھنی چاہیئیں اور سو مرتبہ یہ ذکر کرنا ضروری ہے لا الہ الا اللہ محمد
الرسول اللہ اسلئے تینتیس آیات سورۂ انعام اور تیس آیت سورۂ یوسف کی پڑھنی چاہیئے۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا سنت فجر کی اول رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ الم نشرح اور رکعت دوم میں بعد سورہ فاتحہ

الم ترکیب کا پڑھنا بہت فائدہ مند ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ درمیان فرض وسنت کے کہے بعدہ نماز فجر کی پڑھکر رو بقبلہ بیٹھا رہے اور دس مرتبہ کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اسکے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اللّٰھُمَّ صل علی محمد ما اختلف الملوان وتعاقب العصران وتکرر الجدیدان واستقبل الفرقدان وبلغ روح محمد منا التحیۃ والسلام اور تین مرتبہ یا عزیز یا غفور کہے اور تین مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ اِلَّا باللہ العلی العظیم اور تین مرتبہ کہے۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ اسکے پیچھے کہے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم غفار الذنوب ستار العیوب علام الغیوب کشاف الکروب مقلب القلوب واتوب الیہ اسکے بعد تین مرتبہ کہے یا حی یا قیوم یا حنان یا منان یا دیان یا سبحان یا سلطان یا غفران یا ذوالجلال والاکرام برحمتک یا ارحم الراحمین اس کے بعد تین مرتبہ کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہِ العلی العَظِیْم۔ یا قدیم یا دائم یا حی یا قیوم یا احد یا صمد یا علیم یا عظیم یا علی یا نور یا فرد یا وتر یا باقی یا حی یا قیوم اقض حاجتی بحق محمد والہ واصحابہ اجمعین اسکے بعد نو نہ نام خدا تعالیٰ کے پڑھے اور بعد اسکے نو نہ نام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے اور وہ یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم محمدٌ احمدٌ حامدٌ محمودٌ قاسمٌ عاقبٌ خاتمٌ حاشرٌ حمٌ ماحیٌ داعیٌ سراجٌ منیرٌ بشیرٌ نذیرٌ ھادیٌ مھدیٌ رسول الرحمۃ نبیٌ طٰہٰ یٰسٓ مزملٌ مدثرٌ صفیٌ خلیلٌ کریمٌ حبیبٌ مجیدٌ مصطفٰی مرتضٰی مختارٌ ناصرٌ قائمٌ حافظٌ شہیدٌ عادلٌ حکیمٌ احیدٌ وحیدٌ قیمٌ جامعٌ مقتفٌ مقفیٌ رسول الملاحم رسول الراحۃ کا ...

اکیلٌ۔ نورٌ۔ حجۃٌ۔ بیانٌ۔ برھانٌ۔ مؤمنٌ۔ مطیعٌ۔ مذکرٌ۔ واعظٌ۔ واحدٌ۔ امینٌ
صادقٌ۔ ناطقٌ۔ صاحبٌ۔ مکیٌّ۔ مدنیٌّ۔ ابطحیٌّ۔ عربیٌّ۔ ھاشمیٌّ۔ قرشیٌّ۔ مضریٌّ
امیٌّ۔ عزیزٌ۔ حریصٌ۔ رؤفٌ۔ یتیمٌ۔ طبیبٌ۔ طاھرٌ۔ مطھرٌ۔ فصیحٌ۔ سیدٌ۔ متقیٌّ۔
امامٌ۔ بارٌّ۔ حقٌّ۔ مبینٌ۔ اولٌ۔ اخرٌ۔ ظاھرٌ۔ باطنٌ۔ رحمۃٌ۔ شفیعٌ۔ محرمٌ امرنا۔
حلیمٌ۔ شھیدٌ۔ قریبٌ۔ منیبٌ۔ ولیٌ۔ عبد اللہ۔ کرامت اللہ۔ ایۃ اللہ۔ وسلم
تسلیماً کثیراً کثیرا۔ برحمتک یا ارحم الراحمین ط بعد اسکے درود کو تین مرتبہ پڑھے اللھم صل
علیٰ محمد حتیٰ لا یبقیٰ من الصلوۃ شئ وارحم علی محمد حتیٰ لا یبقی من الرحمۃ شئ وبارک علے
محمد حتیٰ لا یبقےٰ من البرکات شئ بعد اسکے آیۃ الکرسی اور سورۂ اخلاص پڑھے پھر تین مرتبہ یہ آیت
فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الٰہ الا ھوط علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم پڑھے بعد اسکے
تین مرتبہ یہ آیت آخر سورۂ بقر کی پڑھے ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفرلنا
وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین برحمتک یا ارحم الراحمین بعد اسکے
تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اللھم اغفرلی ولوالدی ولمن توالد ولجمیع المؤمنین والمومنات والمسلمین
والمسلمات الاحیاء منھم والاموات برحمتک یا ارحم الراحمین اسکے بعد تین دفعہ یہ دعا پڑھے سبحان
الاول المبدی سبحان الباقی المعید اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد اسکے
بعد تین مرتبہ یہ آیت پڑھے ان اللہ علی کل شئ قدیر قد احاط اللہ بکل شئ علما۔ بعد اسکے تین مرتبہ
توبۃ عبد ظالم ظلیل ولا یملک لنفسہ ضرا ولا نفعا ولا موتا ولا حیاۃ ولا نشورا۔ اسکے بعد تین مرتبہ
یہ دعا پڑھے۔ اللھم یا حی یا قیوم یا اللہ لا الٰہ الا انت اسالک ان تحیی قلبی بنور معرفتک ابدا
یا اللہ یا اللہ بعد اسکے تین مرتبہ کہے یا مسبب الاسباب یا مفتح الابواب یا مقلب القلوب والابصار
یا دلیل المتحیرین یا غیاث المستغیثین اغثنی توکلت علیک یارب وافوضت امری الیک
یارب لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ما شاء کان ولم یشاء لم یکن ایاک نعبد
وایاک نستعین بعد اسکے ایک مرتبہ کہے اللھم انی اسالک یا من یملک حوائج السائلین

وبعیلہ ضمیر الصامتین فان لك من كل مسالة منك سمعا حاضرا جوابا عتیدا وان من كل صامتة علما نافعا فاعطنا مواعیدك الصادقة وایادیك الشاملة ورحمة الواسعة ونعمك السابقة انظر الی نظرة برحمتك یا ارحم الراحمین اسکے بعد تین مرتبہ کہے یاحنان یا منان یا دیان یا برهان یا سبحان یا غفران یاذا الجلال والاکرام اور پہر تین مرتبہ کہے اللھم انی اسالك باسمائك الاعظم ان تعطنی ما سالتك بفضلتك وکرمك یا ارحم الراحمین الحمد للہ الذی فی السموات عرشه والحمد للہ الذی فی القبور قضاءه وامره والحمد للہ الذی فی البر والبحر سبیله والحمد للہ الذی لاملاذ ولاملجاء الا الیه رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین اور پھر تین مرتبہ کہے اللھم ارحم امة محمد واصلح امة محمد اللھم اغفر امة محمد اللھم فرج امة محمد بعد اسکے تین مرتبہ کہے سبحان اللہ ملاء المیزان ومنتھی العلم وزنة العرش ومبلغ الرضاء برحمتك یا ارحم الراحمین اور ایک مرتبہ کہے رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقران اماما وبالکعبة قبلة وبالمؤمنین اخوانا اسکے بعد تین مرتبہ کہے بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ رب الارض والسماء بسم اللہ الذی لایضر مع اسمه شئ لا فی الارض ولا فی السماء وهو السمیع العلیم اور بعد اسکے دس مرتبہ کہے اللھم اجرنا من النار یا مجیر ــ اور بعد اسکے سو مرتبہ کہے لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ اور بعد اسکے ایک مرتبہ کہے اشهد ان الجنة حق والنار حق والمیزان حق والصراط حق والموت حق والسوال حق وکرامة الاولیاء حق ومعجزة الانبیاء حق فی الدار الدنیا والشفاعة حق والساعة اٰتیة لاریب فیها وان اللہ یبعث من فی القبور اسکے بعد ہاتھ اٹھاوے اور یہ دعا پڑہے اللھم زد نورنا وزد حضورنا وزد عشقنا وزد محبتنا وزد قبولنا برحمتك یا ارحم الراحمین اسکے بعد مسبعات عشر اور سورہ یٰسین پڑہے اسکے بعد سورہ ملک اور سورہ جمعہ پڑہے جب آفتاب ایک نیزہ بلند ہوجائے نماز اشراق کی ادا کرے نماز اشراق کی دس رکعتیں پانچ سلام سے ہیں اول رکعت میں بعد فاتحہ سورہ انا انزلناہ ایک مرتبہ رکعت دوم میں بعد سورہ فاتحہ سورہ زلزلہ ایک مرتبہ پڑہے اور رکعت سوم

میں بعد فاتحہ انا اعطینا ایکبار اور رکعت چہارم بعد فاتحہ سورۂ کافرون رکعت پنجم میں بعد فاتحہ اخلاص
دس بار پڑھے جب نماز سے فارغ ہو دس دفعہ درود شریف پڑھے پھر تلاوت قرآن شریف میں مشغول ہو
تا آنکہ وقت نماز چاشت آجائے۔ نماز چاشت کے بارہ رکعتیں چھ سلام سے ہیں ہر رکعت میں بعد سورہ
فاتحہ سورۂ والضحیٰ ایک ایک مرتبہ پڑھے جب نماز چاشت سے فارغ ہو سو مرتبہ کلمہ تمجید پڑھے اور سو ہی مرتبہ
رسول اللہ صلعم پر درود بھیجے بعدہ تلاوت قرآن میں مشغول ہو یہاں تک کہ دوپہر ہو جائے اسوقت
قرآن شریف گردانے اور چار رکعت نماز استوا کی پڑھے اسطرح سے کہ بعد فاتحہ اخلاص ہر رکعت میں
پانچ پانچ بار پڑھے اس عمل سے خضر سے ملاقات ہوتی ہے پھر سو رہے بعدہ وقت نماز ظہر ہے ظہر کی بارہ
رکعتیں ہیں۔ ان بارہ رکعتوں میں قرآن شریف کی آخر کی دس سورتیں پڑھے اور جب سلام پھیرے دس
مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر سورۂ نوح پڑھے اور مراقبہ میں مصروف ہو۔ جب وقت عصر آوے
سو دفعہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیْمِ پڑھے اور چار رکعت سنت رسول علیہ السلام
ادا کرے بعدہ چار رکعت فریضہ عصر پڑھے۔ جب نماز عصر سے فارغ ہو سورۂ فتح ایکبار سورۂ ملک پانچ بار
سورۂ نبا اور سورۂ نازعات ایک ایک بار پڑھے۔ خدا تعالیٰ ان سورتوں کے پڑھنے والوں کو عذاب گور سے
پناہ میں رکھتا ہے۔ بعدہ نماز شام ادا کرے بعد پڑھنے سنت مغرب کے دو رکعت نماز حفظ الایمان پڑھے
اسطرح سے کہ اول رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص تین بار اور رکعت دوم میں سورۂ اخلاص تین بار
اور سورۂ ناس ایک بار پڑھے بعد فراغت نماز سے سجدہ کرے اور اس میں یا حی یا قیوم ثبتنی علے
الایمان گیارہ بار کہے بعد ازاں صلوٰۃ الاوابین کی چھ رکعت ادا کرے۔ یہ تین سلام سے پڑھنے چاہیئے
رکعت اول میں بعد فاتحہ اذا زلزلت الارض ایکمرتبہ رکعت دوم میں بعد فاتحہ الہٰکم التکاثر ایکبار بدرکعت
سوم میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ والعصر ایکبار پڑھے بعدہٗ ذکر خدا میں مشغول ہو یہانتک کہ وقت نماز عشا
آوے اسے ادا کرے جب ادا کر چکے یہ دعا پڑھے اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک
بعد اسکے چار رکعت نماز خفتن پڑھے اول رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی تین بار اور باقی تین رکعتوں
میں سورۂ اخلاص سورۂ فلق سورۂ ناس ایک ایک بار علی الترتیب پڑھے اور بعد سلام کے دعا

انشاء اللہ تعالیٰ مقرون باجابت ہوگی۔ بعدہ چار رکعت صلوٰۃ السعادت پڑھے رکعت اول میں بعد فاتحہ سورۂ قدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص پندرہ دفعہ پڑھے ایسا ہی اور رکعتوں میں کرے پھر سجدہ میں جاوے اور یہ دعا پڑھے یاحی یاقیوم ثبتنی علی الایمان پھر دوزانو بیٹھے اور یہ دعا پڑھے اللھم انی اسألک برکۃ فی العمر و صحۃ فی البدن و راحۃ فی المعیشۃ و وسعۃ فی الرزق و زیادۃ فی العلم و ثبتنا علی الایمان بعد اسکے اور جو وظیفہ مقرر کیا ہو پڑھے بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ رات کے تین حصے کرے حصہ اول میں مشغول بہ نماز رہے اور ایک حصہ سووے اور حصۂ آخری میں تہجد ادا کرے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز تہجد کی مجھپر فرض تھی اور میری امت کے اولیا پر واجب۔ چاہیئے کہ نماز تہجد چار سلام سے ادا کرے اور جو کچھہ قرآن مجید میں سے یاد ہو پڑھے اور پھر تھوڑی دیر سو رہے۔ بعدہ قریب صبح کاذب کے اُٹھے تجدید وضو کرے اور مشغول الی اللہ ہو پھر نماز صبح ادا کرے اور حسب قاعدہ مذکورۂ بالا عمل میں لائے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ ہمیشہ تہجد کی نماز پڑھتے تھے اتفاقاً ایک دفعہ نماز تہجد اُنسے قضا ہوگئی صبح گھوڑیکا پاؤں ٹوٹ گیا۔ آپنے سبب دریافت کیا اسی درمیان ہاتف نے آواز دی آج نماز تہجد آپنے قضا کی تھی اس سبب سے گھوڑے کا پاؤں ٹوٹ گیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا آج جو وظائف بتلائے ہیں وہ ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم کی سنت ہیں۔ جو شخص انہیں پڑھے گا وہ مشائخ کی سنت پر چلے گا۔ یہ فوائد بیان فرما کر حضرت خواجہ مشغول بہ تلاوت ہوئے اور مجلس برخاست ہوئی۔

مجلس نہم دولت قدمبوسی میسر ہوئی شیخ احد کرمانی اور شیخ واحد برہان غزنوی اور خواجہ سلیمان اور شیخ عبدالرحمن اور بہت سے صوفیائے عظام حاضر خدمت تھے گفتگو سلوک میں واقع ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا بعض مشائخ نے سلوک کے سو درجے رکھے ہیں اسمیں سترہ درجے طے کرنیکے بعد مرتبہ کشف و کرامت کا ہے جو شخص آپ کو اس درجہ میں ظاہر کرے گا وہ تراسی مرتبے اور طے کر جائیگا پس سالک کو لازم ہے کہ اپنی ذات کو مرتبہ ہفدہم میں نہ چھوڑے پورے سو درجے حاصل کرے اسکے بعد ارشاد فرمایا بعضوں کے نزدیک اور خصوصاً ہمارے خاندان میں سلوک کے پندرہ درجے ہیں پانچواں درجہ

کشف و کرامات کا ہے۔ ہمارے مشائخ نے وصیت کی ہے کہ سالک کو لازم نہیں کہ وہ اپنی ذات کو مرتبہ پنجم میں رکھے بلکہ اسے لازم ہے کہ پورے پندرہ درجے حاصل کرے بعدہ اپنی ذات کو ظاہر کرے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک دفعہ چند لوگوں نے مجتمع ہو کر حضرت جنید بغدادی قدس سرہ العزیز سے پوچھا کہ آپ خدائے تعالی سے کوئی چیز طلب کیوں نہیں کرتے اگر طلب کریں ہر آئینہ خدائے بزرگ آپکو عنایت فرمائے۔ آپنے جواب دیا میں سب چیز چاہتا ہوں مگر ایک چیز نہیں چاہتا اور وہ چیز یہ ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے چاہی وہ اُنہیں روزی نہوئی اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا طلب روزی ہوئی۔ بندہ کو مانگنے اور طلب کرنے سے کیا کام اگر وہ لائق اُسکے ہوگیا ہے خدا تعالی بغیر طلب عنایت کرتا ہے مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جیسے مور چہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو طعنہ دیا تھا کہ اے سلیمان اگر صبر کرتا اور جلدی نکرتا یعنی دیو وں کے مسخر ہونیکی دعا نہ مانگتا ہر آئینہ اللہ تعالی فرشتے تمہارے تسخیر میں کردیتا۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہ چاہا اس سے سب کون و مکان اُنکی اطاعت میں دیئے گئے۔ بعد اسکے گفتگو در بارۂ عشق ہوئی آپنے ارشاد فرمایا دل عاشق آتشکدۂ محبت ہے جو چیز اس میں پڑے گی وہ جلجاویگی کسی قسم کی آنچ آتش محبت سے تیز نہیں ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جب حضرت بایزید بسطامی رح کو درجۂ قرب حاصل ہوا ہاتف نے آواز دی مانگ کیا مانگتا ہے آج جو مانگیگا وہی تجھے عنایت ہوگا۔ آپ نے سر سجدہ میں رکھا اور عرض کیا بندہ کو مانگنے سے کیا سروکار۔ جو کچھ بارگاہ الٰہی سے عنایت ہو وہی بسر و چشم منظور ہے آواز آئی۔ اے بایزید ہم نے آخرت تجھے بخشی حضرت نے عرض کی کہ الٰہی آخرت زندانخانۂ دوستاں ہے مجھے نہیں چاہیئے پھر آواز آئی اے بایزید اگر تو اس پر راضی نہیں ہے ہم نے بہشت دوزخ عرش و کرسی جو کچھ ہماری ید قدرت میں ہے تجھے عنایت فرمایا آپ نے جواب دیا۔ خیر۔ پھر ہاتف نے آواز دی مقصود تمہارا کیا ہے جو تمہیں دیا جائے آپ نے عرض کیا خداوندا تو جانتا ہے جو میرا مقصود ہے آواز آئی اے بایزید کیا تو ہم کو طلب کرتا ہے اگر ہم تجھے طلب کریں پھر تو کیا کرے۔ جب یہ جواب ملا حضرت بایزید رح نے قسم کھائی کہ مجھے تیرے عز و جلال کی قسم ہے اگر تو مجھکو طلب کرے کل کے روز قیامت میں آتش دوزخ

کے آگے کھڑا ہو کر ایسی آہ کروں گا کہ تمام دوزخ کی آنچ سرد ہو جائے گی اور کچھ باقی نہ رہے گی کیونکہ وہ آتش محبت کے آگے کچھ بنیاد نہیں رکھتی۔ جونہی حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا ہاتف نے آواز دی اے بایزید جو تیرا مقصد تھا حاصل کیا۔ اسکے بعد فرمایا۔ ایک شب حضرت رابعہ بصریؒ پر عالم شوق و اشتیاق کا بہت غلبہ ہوا آپ بیتاب ہو گئیں اور زور زور سے آواز الحریق الحریق یعنی اے پھونکی اے جلی نکالتی تھیں۔ اہل بصرہ نے جب یہ آواز سنی پانی کے مشکے لیکر دوڑے تاکہ آگ بجھا دیں ایک بزرگ اُنکے درمیان میں تھے اُنہوں نے کہا کیا نادانی کرتے ہو۔ رابعہ کی آگ آتش دنیا نہیں ہے جو پانی سے سرد ہو جائے اُسے آتش عشق خدا ہے جسنے اُسکے دل میں قرار پکڑا ہے اِسوقت اُسے ضبط کی طاقت نہ رہی جو فریاد الحریق الحریق کی اور یہ کبھی نہ بجھیگی الا وصال دوست ہونے پر فرو ہو جائے گی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا منصور حلاجؒ سے پوچھا گیا کمالیت عشق کیا ہے۔ آپنے جواب دیا جب معشوق ظلم و ستم پر کمر کسے اور عاشق تمام بلائیں سہتا رہے اور اس حال میں بھی اپنے قاعدۂ قدیم پر قائم ہوا اور ہمیشہ رضائے معشوق چاہے اور اُسکے مشاہدہ میں اس درجہ مستغرق ہو کہ اگر وہ اسے کہولے باندھے مارے تو بھی اُسے خبر نہو تو کہا جاوےگا کہ اسے کمالیت عشق حاصل ہے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ بزرگؒ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور یہ شعر پڑھا ؎ خوبرویاں چو پردہ برگیرند؛ عاشقاں پیش شاں چنیں میرند؛ اسکے بعد ارشاد فرمایا بغداد میں قتیبہ بازار پر ایک عاشق کو باندھا اور ہزار کوڑے لگوائے اُسنے کوڑے مارنیکے وقت اپنے ہاتھ پیر نہ مارے۔ اس سے اسکا سبب دریافت کیا جواب دیا میں مشاہدۂ جمال دوست میں مصروف تھا مجھے ضرب کی کچھ خبر نہیں ہوئی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کسی کتاب میں تحریر کیا ہے کہ ایک مرتبہ ایک عیار کو بازار بغداد میں دیکھا کہ اُسکے ہاتھ اور پاؤں باندھے اور قطع کر ڈالے ہیں اور وہ مطلق نہ رویا بلکہ ہنستا رہا۔ ایک آدمی نے دریافت کیا تجھے اس چوٹ کا درد محسوس نہیں ہوتا بوقت تکلیف ہنسنے کا کیا کام ہے اُسنے جواب دیا کہ میں اُسوقت دیدار دوست میں محو ہو رہا تھا مجھے ذرا تکلیف قصاص کی معلوم نہ ہوئی۔ خواجہ بزرگ یہ بیان فرماکر رونے لگے اور یہ بیت زبان مبارک سے ارشاد فرمائی **بیت** او بر سر قتل و من بر ویش حیران!

لیس راندن تعنیش چہ نکومی آید؟ اسکے بعد گفتگو اہل سلوک اور عارفان الٰہی کے بارہ میں واقع ہوئی
آپنے ارشاد فرمایا۔ ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامی رح مناجات میں مشغول تھے۔ ناگاہ اُنکی زبان مبارک
سے یہ کلمات نکلے کیف السلوک الیک۔ ہاتف نے آواز دی کہ اے بایزید طلق نفسک ثلاثا ثم قل ہوالسمیع
یعنے طلاق دے اپنے نفس کو تین مرتبہ اور بعدازاں میرا بیان و میری طلب کر۔ اس کے بعد ارشاد
فرمایا کہ طریقت کے راہ چلنے والے کو لازم ہے کہ اول دنیا کو اور بعد اُس کے اُس چیز کو جو اس
دنیا میں ہے ثم ذالک اپنے نفس کو طلاق دے تب اہل سلوک کے راستہ میں قدم رکھے ورنہ
جھوٹا ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا ایک بزرگ اہل طریقت اور صاحب عشق تھے۔ ایک دفعہ
مناجات میں گڑگڑا کر یہ کہنے لگے۔ الٰہی اگر تو مجھ سے میری عمر کا حساب جو ستر برس کی ہے طلب کریگا
میں تجھ سے حساب ستر ہزار برس روز الست کا چاہوں گا یہ جو کچھ ہو رہا ہے الست بربکم کی وجہ سے
ہے۔ شقی اور سعید اسی روز ہوئے۔ اب عیاں اس دار لابقا میں ہو رہے ہیں۔ اسکا جواب
فوراً ہاتف سے سُنا۔ تمہاری خواہش سے جواب دیا جاتا ہے۔ میں تمہارے سات اندام سب کے
ذرے ذرے کروں گا اور ہر ذرہ کو دیدار دکھلاؤں گا۔ حساب ستر برس کا کنارہ رکھدیا ہے
اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک عارف ہر روز یہ سخن کہا کرتا تھا ہر کوئی اپنے کام میں مشغول ہے مجھے کوئی
کام نہیں مجھ سے اب تک یہ نہ ہو سکا کہ اپنی ذات کو فدائے حق سبحانہ کرتا مگر یہ میں کبھی اپنی خواہش سے
نکروں گا اگر میں چاہوں ساتوں زمینوں کو اُلٹ دوں۔ اسکے بعد فرمایا ایک بزرگ غلبات شوق
میں کہتے تھے اوسنے مجھے دیکھنا چاہا دیکھ لیا مینے کبھی یہ نہ چاہا کہ اُسے دیکھوں کیونکہ بندہ کو چاہنے
سے کیا کام۔ ایک دفعہ ایک بزرگ فرما رہے تھے مانگنے سے کچھ نہیں ملتا۔ جب آدمی اس لائق
ہو جائے ملجاتا ہے بیک حق فوراً پہونچا دیتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ فرماتے تھے کہ
جب آدمی آپے سے باہر ہو اغور کر دیکھا عشق عاشق اور معشوق سب ایک ہیں۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا بندہ جب کامل ہو جاتا ہے مقامات سلوک اُس سے طے ہو جاتے ہیں وہ اپنا کام بہت کرنے
لگتا ہے۔ اگر اس نے کل مقامات طے نہ کیئے راہ پر ایک مقام حیرت ہے وہاں رہ جاتا ہے

اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ بایزید رح فرماتے ہیں کہ تیس برس تک میں حق کے ساتھ رہا اور حق میرے ساتھ اب میں اپنی ذات کا آئینہ ہوں یعنی جو کچھ میں تھا نہیں رہا۔ تمام کبرومنی اٹھ گئی اب جبکہ میں ہی نہیں حق تعالیٰ خود آئینہ ذات خویش ہے جو کچھ میں کہتا ہوں آئینہ خویش ہوں یعنی حق تعالیٰ مجھ سے کہلواتا ہے۔ میں اپنی جانب سے کچھ نہیں کہتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا خواجہ بایزید بسطامی رح فرماتے ہیں کہ میں مدتوں تک مجاور بارگاہ رہا جز خسران کچھ حاصل نہوا اب جو یہاں پہونچا ہوں کوئی زحمت نہیں۔ اہل دنیا دنیا کے کام میں مشغول۔ اہل آخرت آخرت کے سرانجام میں مصروف مدعی اپنے دعوے میں مالوف۔ صاحب تقویٰ تقوے میں منہمک بہت سے لوگ کہانے پینے۔ راگ ناچ میں گرفتار مگر وہ قوم جو آگے شاہنشاہ کے ہے دریائے عجز میں ڈوبی ہوئی ہے۔ اسکے بعد یہ حکایت بیان فرمائی کہ حضرت بایزید بسطامی رح فرماتے ہیں مدت سے میں گرد خانہ کعبہ کے طواف کر رہا ہوں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ بایزید رح فرماتے ہیں جب میں واصل بحق ہوا ایک رات عرض کیا بایزید دل صادق طلب کرتا ہے صبح کے وقت آواز آئی۔ اے بایزید میرے سوائے دوسری چیز بھی طلب کرتا ہے اگر میری طلب میں ہے تجھے دل سے کیا کام۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ ادنی درجہ عارفوں کا یہہ ہے کہ اس عالم کو اپنی دو انگلیوں کے حلقے میں دیکھے بعدہ فرمایا حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا۔ آپ نے طریقت میں کہانتک دستگاہ حاصل کی ہے آپنے ارشاد فرمایا میرا رتبہ یہاں تک پہنچا ہے کہ اس دنیا کو اپنی دو انگلیوں کے حلقے میں دیکھتا ہوں اسکے بعد ارشاد فرمایا طاعت الٰہی میں عجب مزا ہے یہ اسوقت پیدا ہوتا ہے جب طاعت کرنے والا طاعت میں شاداں وفرحاں رہے۔ اس خوش رہنے سے قرب کے درجے طے ہونگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا سب سے کمتر درجہ عارفوں کا یہہ ہے کہ صفات الٰہی کا ان میں ظہور ہو حضرت رابعہ بصری رح فرمایا کرتی تھیں الٰہی اگر خلق مجھے آتش سوزاں سے سرتاپا جلائے اور میں اسپر صبر کروں تو بھی تیرے دعوی محبت میں دروغگو ہوں۔ اگر تمام خلق کے گناہ معاف ہوجائیں تو یہ تیری رحمت کے آگے کچھہ مال نہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا عجب کرنا اہل سلوک کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے بلکہ گناہ کبیرہ سے زیادہ بدتر ہے۔ بعدہ ارشاد فرمایا کمال درجہ

عارف کا محبت الٰہی میں یہ ہے کہ اول اپنے دل میں نور پیدا کرے۔ اگر کوئی شخص کرامت کا سوال کرے
اُسے کرامت باذنِ حق دکھلانی چاہیئے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہیں اور خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ
اور شیخ احدالدین کرمانی مسافرت مدینۂ منورہ میں ہم سفر تھے شہر دمشق میں پہونچے جامع دمشق کے
آگے بارہ ہزار پیغمبروں کا روضہ ہے زیارت کے لئے چند روز ٹھیرے مسجد میں حضرت خواجہ محمد عارف
نام ایک بزرگ کامل رہتے تھے ایک روز ہم اُنکی مجلس میں بیٹھے تھے کہ حکایت اس امر میں ہوئی جب کوئی کسی
چیز کا دعویٰ کرے اور اظہار اُسکا نکرے کون اُسکا یقین کرے گا۔ اسکے بعد خواجہ محمد عارف نے
فرمایا کہ روز قیامت حضرات صوفیہ میں عذر کریں گے اور تونگر اور دیگر لوگونکو عذاب وعقاب ہوگا۔ اس مقولہ
خواجہ محمد عارف اور کسی دوسرے شخص سے بحث ہوئی اُس نے دریافت کیا یہ بات کس کتاب میں لکھی ہے
خواجہ عارف کو نام کتاب کا یاد نہ تھا تھوڑی دیر سوچا اُس مرد نے کہا جبتک مجھے کتاب میں لکھا
نہ دکھلاؤ گے میں یقین نکروں گا آپ نے سر آسمان کی جانب اُٹھایا اور کہا مجھے نام کتاب کا یاد نہیں رہا۔
بار الٰہا وہ نوشتہ کتاب دکھلا دے فی الفور فرشتونکو حکم ہوا فرشتوں نے وہ کتاب جس میں وہ
نوشتہ تھا کھولکر اور وہ مقام جہاں وہ بات لکھی تھی نکالکر دکھادی جوان اپنے اعتراض کرنے سے بہت
نادم ہوکر حضرت خواجہ عارف کے قدموں پر گرا اور مرید ہوا۔ بعد اسکے خواجہ عارف نے فرمایا جو واصل
الی اللہ اس مجلس میں ہو اُسے لازم ہے کوئی کرامت دکھلائے۔ فی الفور حضرت مخدومنا ومخدوم الکل
خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ اُٹھے اور ہاتھ زیر مصلا ڈالکر کئی اشرفیاں نکالیں ایک فقیر حاضر تھا اس سے
کہا اشرفیاں لیجاؤ اور درویشوں کے واسطے نان وشوربا لاؤ۔ جب حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ
یہ کرامت دکھلا چکے حضرت شیخ احدالدین کرمانی رح کھڑے ہوئے۔ آپکے متصل چوب خشک لکڑی تھی
گڑی ہوئی۔ آپ نے اُسپر ہاتھ مارا بمجرد ہاتھ مارنے کے وہ خالص سونے کی ہوگئی۔ جب
ہر دو حضرات کرامت دکھلا چکے صرف میں ہی باقی رہ گیا (مصنف جامع ملفوظ ہذا قطب الدین
بختیار رح اپنی ذات سے مراد لیتے ہیں) میں نے پیر کے آداب سے نہ چاہا کہ اظہار کرامت کیا جائے۔ حضرت مرشدی فوراً
میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا تم کیوں خاموش ہو کچھ کرامت دکھلاؤ۔ وہاں ایک بھوکا فقیر

بیٹھا ہوا تھا میں نے اپنے خرقہ میں ہاتھ ڈالا اور چار روٹیاں نکالیں اور فقیر کو دیں حالانکہ میرے کمبل میں ایک ہی روٹی نہ تھی۔ وہ درویش اور خواجہ محمد عارف کہنے لگے جبتک درویش کو اس قدر استطاعت نہ ہو اُسے درویش نہ کہنا چاہیئے۔ اسکے بعد فرمایا ایک بزرگ تھے وہ کہا کرتے تھے جب سے میں نے دنیا کو دشمن سمجھا اُس سے کنارہ کیا اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کی اسقدر محبت مجھپر مستولی ہوئی کہ مجھے اپنے وجود سے بھی دشمنی ہوگئی موت کو درمیان سے اُٹھا دیا۔ یعنی اس حدیث موتوا قبل ان تموتوا پر عمل کر کے انس بقا اور لطف حق حاصل کیا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا قیامت کے روز عاشقوں کے ایک گروہ کو حکم ہوگا بہشت میں جاؤ وہ عرض کرینگے یا الٰہی ہم بہشت کا کیا کریں بہشت اُسکو عطا فرما جس نے تیری عبادت بہشت کے واسطے کی ہو اسکے بعد ارشاد فرمایا جو عاشقِ ذاتِ الٰہی ہے اُسے بہشت سے کیا کام۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا ایک بزرگ کہا کرتے تھے کہ اہلِ دنیا معذور اور اہل آخرت درمیان دوستیِ حق کے مسرور ہیں۔ اور اہل معرفت کا کیا کہنا ہے وہ تو نور علی نور ہیں۔ اس رمز کو اہلِ سلوک خوب جانتے ہیں اور عبادت اہل معرفت کی پاس انفاس ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ عارف ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ خدائے بزرگ کی طرف رجوع کر رہا ہے۔ جب آنکھ بند کرے گا طلب حق میں یہاں تک مشغول رہیگا کہ صورِ اسرافیل پھونکے جانے سے بھی اُسے خبر نہ ہوگی۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ خواجہ ذوالنون مصری قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ علامت شناخت حق کی یہ ہے کہ دنیا سے بھاگے اور خاموشی اختیار کرے جب وہ خدا کو پہچانے گا اُسے خلق سے نفرت آویگی۔ بعد اسکے ارشاد ہوا جو یہ دعویٰ کرے کہ مجھے معرفت حق حاصل ہوئی اور اُسنے دنیا سے تنہائی حاصل نہ کی جان لو کہ وہ جھوٹا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا عارف وہ ہوتا ہے جو دل سے ماسویٰ اللہ کو باہر نکالے اور سب سے بیگانہ ہو۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کمالیت عارف کی یہ ہے کہ راہ دوست میں جل بجھے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا عارف اُسیقدر معرفت کی باتیں کہہ سکتا ہے جس قدر اُسکو عبور ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ سوز اور فریاد اہلِ عشق کی اسوقت تک رہتی ہے جبتک وصال معشوق کا نہو جائے۔ عارف کو کچھ سوز وغیرہ نہیں ہوتا کیونکہ معرفت حق اُسے حاصل ہو چکی ہے اور فرمانے لگے کہ جس طور دریائے رواں کے پانی میں بوقت اتصال آواز آتی ہے شور ہوتا ہے

اور جب اس دریا کا پانی دوسرے میں مل جاتا ہے اُسے فریاد سے سروکار نہیں رہتا۔ ایسا ہی حال عاشق کا ہے جب وصل معشوق ہو جاتا ہے خاموش ہو تا ہے کچھ تکلیف باقی نہیں رہتی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کے سُنا ہے کہ دنیا میں کسیقدر محبان الٰہی ایسے ہوتے ہیں جنکے سبب سے وجود اس عالم کا ہے اگر وہ نہ ہوویں عالم ناپید ہو جاوے اور اہل عالم عبادت نکریں۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا ایکبار خواجہ عبداللہ خفیف بہ سبب کار دنیا میں مصروف ہو گئے فوراً یاد آیا یہ بات خلاف وعدہ دوست ہے۔ اسکے بعد قسم کہائی جبتک جیوں گا کوئی کام دنیا کا نکروں گا۔ اسکے بعد پچاس برس تک زندہ رہے اور کوئی کام دنیا کا نہ کیا۔ بعد اسکے ولولہ عشق حضرت بایزید بسطامی رح کی حکایت فرمائی کہ ہر روز بعد نماز صبح ایک پاؤں سے کہڑے ہوتے اور فریاد کرتے ایک وقت یہ آواز آئی یوم تبدل الارض یعنی یاد کرو وہ وقت جبکہ اس زمین کو لپیٹیں گے اور دوسری زمین لاوینگے اور فراق وصال سے بدل ہوگا۔ اسکے بعد اسیطرح کی دوسری روایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامیؒ نے صحرائے بسطام میں وضو کیا اور فریاد کرنے لگے جہاں تک مجھے دکہائی دیتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس صحرا میں عشق برسا ہے ہر چند میں قدم باہر نکالنا چاہتا ہوں نہیں نکلتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا عشق اور محبت کی راہ جدا گانہ ہے جو کوئی اس راستہ میں آیا گمنام ہوا اور فرمایا اہل عرفان کی زبان سے سوائے ذکر حق کے دوسری بات نہیں نکل سکتی۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کمتر درجہ عارفوں کا یہ ہے جو کچھ اُنہیں مال و متاع سے پہونچے سب پر بڑا کریں یہ فرما کر حضرت خواجہ آبدیدہ ہوئے اور فرمایا بلکہ کمتر درجہ عارفوں کا یہ ہے اگر وہ دونو جہانوں سے اُن چیزونکو جو اُنہیں حاصل ہوئیں بذل حق کریں تو بھی تھوڑا ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا اہل محبت اگرچہ مہجور ہیں مگر کام اُنکا اور طرح کا ہے اگر وہ سوئے ہیں یا جاگتے ہیں طالب و مطلوب ہیں اور طلبگاری اور دوستداری اپنے سے فارغ ہیں اور مشاہدہ میں مشغول ہیں۔ اسکے بعد ارشاد ہوا خواجہ ذوالنون صاحب نے فرمایا ہے کہ اولیاؤں کے دل مطلع ہیں دلہا دیدسے کہ اُنہوں نے بار محبت کے اُٹھانے میں کوتاہی کی دنیا سے باز رہے۔ اور مشغول عبادت میں ہوئے۔ پس بار کرنا خاص

امر کا نہیں اُٹھا سکتا کہ ملال مجاہدات اور ریاضات کا ہوتا ہے بعدہٗ ارشاد فرمایا کہ عارف وہ ہے جو کوشش کر کے ایک دم حاصل کرے اور عارف دم وہ ہے کہ ذکر خدا تعالےٰ کرے اور اپنے تمام عمر فدا اُس دم کی کرے اگر ایسا دم پایا جاوے کیا کہنا ہے برسوں زمین و آسمان میں ڈھونڈھنے سے ایسا دم حاصل ہونا مشکل ہے۔ اسکے بعد فرمایا میں نے زبانی اپنے پیر خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کے سنا ہے کہ جو شخص مندرجہ ذیل تین خصلیتیں رکھتا ہو خدا تعالیٰ اسے دوست رکھتا ہے اول سخاوت مانند دریا کے دوم شفقت مانند آفتاب کے سوم تواضع مثل زمین کے بعدہ فرمایا۔ درمیان اہل سلوک کے ایسے علوم ہیں اگر ہزارہا عالم جاننا چاہیں اُنہیں اُس علم سے ذرہ کے برابر واقفیت نہیں ہوسکتی اور زہد ایک طاعت ہے اس سے زاہدوں کو بھی خبر نہیں بالکل بے خبر اور غافل ہیں اور یہ اسرار آلٰہی ہیں اُنکو سوائے اہل محبت اور اہل عشق کے اور کوئی نہیں جانتا اور یہ سر دونوں عالم سے باہر ہیں۔ بعدہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص ان دونوں عالم میں ثابت رہا وہ اُنہیں جانیگا

مجلس دہم۔ روز شنبہ سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی بہت سے درویش حاضر خدمت تھے۔ گفتگو نیکوں کی صحبت کے بارہ میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے الصحبۃ تاثر یعنی صحبت میں تاثیر ہے اگر کوئی بدکار نیک لوگوں میں بیٹھنا اختیار کرے تو خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ نیکبخت ہو جائیگا اسیطرح اگر کوئی نیکبخت بدونکی صحبت اختیار کرے تو وہ بد ہو جائیگا۔ حاصل امر یہ ہے جیسی صحبت ہوگی ویسا ہی اثر ہوگا۔ جو کچھ حاصل ہوا صحبت سے ہوا جس نے نعمت پائی نیک لوگونکی صحبت سے پائی۔ بعدہ فرمایا اگرچہ بدکار صحبت نیک لوگونکی اختیار کریں امید ہے کہ وہ نیک ہو جائینگے اسیطرح نیک بدونکی صحبت میں بیٹھنے سے بد ہو جائینگے۔ بعد اس کے فرمایا کتب سلوک میں مرقوم ہے صحبت نیکوں کی نیک کام کرنے سے بہتر ہے اور صحبت بدوں کی بدکام کرنے سے بدتر ہے۔ بعد اسکے حکایت زمانہ عمر فاروق رضے اللہ عنہ کی بیان فرمائی آپکے عہد خلافت میں بادشاہ عراق گرفتار ہو کر آیا آپنے اُسے دعوت اسلام کی اور فرمایا اگر مسلمان ہو جاؤ گے تو مملکت عراق تمکو دیجائے گی۔ بادشاہ نے جواب دیا اسلام مجھے قبول نہیں حضرت عمر فاروق رضہ نے فرمایا اگر ایمان نہ لاؤگے تو گردن تمہاری اُڑا دی جاوے گی اُس نے مرنا قبول کیا جلاد آیا بادشاہ نے اُسوقت کہا میں پیاسا ہوں پانی پلوائیے۔ اہل خدمت کانچ کے کتابوزے میں پانی لائے۔ بادشاہ نے کہا اسمیں نہ پیونگا۔ حضرت نے فرمایا یہ بادشاہ ہے

اسکے واسطے چاندی یا سونیکے آبخورے میں پانی لاؤ۔ ایسا ہی کیا گیا اُسنے پھر انکار کرکے کہا میرے واسطے مٹی کے پیالہ میں پانی لاؤ۔ جب مٹی کے پیالہ میں پانی آیا۔ بادشاہ نے حضرت عمرؓ کی جانب مخاطب ہوکر کہا قسم کہائیے جبتک میں یہ پانی نہ پی چکوں آپ مجھے مارے جانے سے امان دیویں آپنے قسم یاد کی کہ میں نے اس پانی کے پینے تک امان دی بادشاہ نے جب یہ سنا پیالہ زمین پر دے مارا اور حضرت عمرؓ سے کہا کہ آپنے مجھسے وعدہ کیا تہا کہ جبتک میں یہ پانی نہ پی لوں آپ مجھے نہ مارینگے حضرت عمر فاروقؓ اُسکی تیزی ذہن سے متعجب ہوئے قتل سے امان دیکر ایک بزرگ صحابی کی صحبت میں رہنے کو ارشاد فرمایا چند روز میں صحبت نے اثر کیا۔ بادشاہ نے حضرت عمرؓ کو کہلا بہیجا کہ آپ مجھے طلب فرمائیے حضرت نے بُلوایا اور اسلام عرض کیا بادشاہ بصدق دل مسلمان ہوا۔ جب مشرف باسلام ہوچکا حضرت عمرؓ نے فرمایا مملکت عراق آپکو دیجاتی ہے۔ آپ بادشاہی کیجیئے۔ بادشاہ نے جواب دیا اب مجھے بادشاہی سے کچھہ سروکار نہیں۔ اگر آپ سے ہوسکتا ہے تو ایک اُجڑا خراب گاؤں مملکتِ عراق میں عطا فرمائیے کہ زندگی دو روزہ وہاں بسر کروں۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اُجاڑ گاؤں کی تلاش ہو۔ ہرچند ڈہونڈھا نہ پایا۔ لاچار ہوکر کہا گیا کہ مملکتِ عراق میں کوئی گاؤں اُجاڑ نہیں مجبور ہیں۔ بادشاہ نے کہا مقصود میرا تلاش کرانے سے یہی تہا کہ آپکو معلوم ہوجاوے کہ مملکتِ عراق سرسبز و شاداب ہے ذمۂ خداوندی بادشاہ پر یہ ہے کہ اپنی مملکت کو سرسبز و شاداب رکہے۔ اب میں اپنے ذمہ سے سبکدوش ہوا۔ مملکت عراق عمدہ حالت میں آپکو تفویض کرتاہوں اب آپ ملک عراق کے جواب دہ ہیں مجہہ سے کچہہ واسطہ نہیں۔ یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ آنکھوں میں آنسو بہر لائے اور فرمانے لگے زہے فراست اُس بادشاہ کی ازحد دانا تہا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ نیکوں کی صحبت سے ایسا ہی فائدہ پہونچتا ہے اور یہ مصرعہ زبانِ مبارک پر لائے ع صحبت نیکاں بہ از طاعت است ؛ بعد اسکے ارشاد فرمایا۔ میں نے زبانی حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ سنا ہے کہ بندہ پر فقیر کا لفظ اُسوقت صادق آتا ہے جبتک آٹھہ سال تک بائیں ہاتہ کا فرشتہ جو بدی تحریر کرنے پر مامور ہے اُسکے نامۂ اعمال میں ایک بدی بہی تحریر نکرے۔ بعدہ ذکر فرمایا عارفان حق وہ ہیں

جو حق سے کسی چیز کو اٹھا نہیں مانگتے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا جو عارف عبادت نہیں کرتا جان لو وہ حرام روزی
کہاتا ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا اہل محبت کا
کیا ہے فرمایا اہل محبت کا وہ ہے جو اُسے کہاتا ہے حق تعالیٰ اُسے اشتیاق و سرور بخشتا ہے اُسقدر جتنا
اُسکا ظرف ہو۔ اور فرمایا جسکو خدا دوست رکہتا ہے بہشت اُس سے ملاقات کی آرزو کرتی ہے۔ بعد اسکے
ارشاد فرمایا محبت حق اہل سلوک اور اہل معرفت میں کوئی فرق نہیں ہے ہر محبت والا مطیع و فرمانبردار
ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کتاب محبت مصنفہ اُستادی مولانا شرف الدین رح میں جو مصنف شرعۃ الاسلام
ہیں لکھا دیکھا ہے کہ حضرت شیخ شبلی رح سے پوچھا گیا سبب ہے کہ آپ باوجود اسقدر طاعت وعبادت کے
خوف زدہ ہیں اور ہمیشہ روتے رہتے ہیں۔ آپنے فرمایا دو چیزوں نے مجھے ڈرار کہا ہے اول کہیں ایسا نہ ہو
میں راندہ ہو جاؤں اور میرے حق میں کہا جائے تو مجھے نہیں چاہیئے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ دیکہا چاہیئے
میں اپنا ایمان سلامت لیجاؤں گا یا نہیں اگر سلامت لیگیا تو محنت ٹھکانے لگی ورنہ اکارت گئی۔ بعد
اسکے ارشاد فرمایا شیخ شبلی علیہ الرحمۃ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ علامت شقاوت کی کیا ہے آپنے
جواب دیا کہ گناہ کر کے امیدوار قبولیت ہونا یہ بڑا شقاوت کا نشان ہے۔ بعدہ اُس شخص نے دریافت
کیا اصل عارفونکی کیا ہے آپنے جواب دیا ہمیشہ خاموش اور متفکر رہنا۔ اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا
عزیز ترین دنیا میں تین چیزیں ہیں اول عالم کا سخن جو وہ اپنے علم سے بیان کرے دوسرا وہ شخص جسکا طمع
نہو۔ تیسرا وہ عارف جو ہمیشہ دوست کی ثنا و صفت بیان کرتا رہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک دفعہ کا
ذکر ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رح مسجد کنکری واقع بغداد میں مع یاران طریقت بیٹھے ہوئے تھے
گفتگو دربارہ محبت ہو رہی تھی۔ ایک صوفی نے اُٹھکر عرض کیا یا حضرت صوفی اور عارف کی تعریف
بیان فرمایئے آپنے فرمایا صوفی اور عارف ایسے لوگ ہیں جنکے دلوں سے بشریت نکال لی گئی ہے نیز
حرص سے وہ آزاد ہو چکے ہیں اُنہیں کسی امر سے کچہہ واسطہ نہیں۔ بعد اسکے فرمایا تصوف نہ علم
ہے اور نہ رسم یہ مشائخ رضوان اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے مراد ہے تخلقوا باخلاق اللہ سے یہ مراد ہے
کہ اللہ تعالیٰ کے اخلاق میں سے شمہ تو بہرہ لو۔ یہ نہ علم سے ہو سکتا ہے نہ رسم سے کیونکہ علم اور رسم سے

خلق نہیں سکھلایا جاتا یہ جدا امر ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا عارف دنیا کا دشمن ہے مولا سے اُس کی لونگی ہے اُسنے دنیا پر لعنت بھیجی اُسکے غل و غش سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا۔ اسکے بعد کسینے پوچھا عارف کو گریہ بہت ہوتا ہے آپنے فرمایا مگر جب وظیفہ وصال حاصل ہوتا ہے گریہ موقوف ہو جاتا ہے۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا ایک گروہ خدائتعالی کے عاشقوں کا ہے اُنکو خدائتعالی کی دوستی نے بالکل خاموش کردیا ہے وہ عالم کی موجودات کو نہیں جانتے اور نہ فصیح و بلیغ ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا۔ جس کسیکے دلمیں دوستی حق نے جگہہ پکڑی اُسے چاہیئے کہ دو نوجہاں کو ایک نگاہ سے دیکھے اگر نہ دیکھے تو عاشق صادق نہیں ہے۔ بعد اسکے بیان فرمایا۔ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ صومعہ سے باہر آنکھیں بند کیئے ہوئے نکلے مجلس میں آکر کھڑے ہوئے کسی درویش نے پوچھا یا حضرت اس میں کیا حکمت ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ آج پینتالیس برس ہوگئے میں نے اِن آنکھوں کو پٹی سے باندھا ہے تا سوائے ذات باریتعالی کے اور کسیکو نہ دیکھیں محبت سے بعید ہے کہ دعوئی دوستی کا کرکے غیروں پر نگاہ ڈالتا پھروں۔ اسکے بعد فرمایا۔ خواجہ ابوسعید ابوالخیر رح فرماتے تھے کہ جب خدائتعالی اپنے بندوں سے کسیکو شرف اپنی دوستی کا عطا فرماتا ہے اپنی محبت اُسپر مستولی (غالب) کردیتا ہے اُسکے کامل ہونے پر حق تعالی مرتبہ فردانیت کا عطا فرماتا ہے تاکہ ہمیشہ باقی رہے۔ بعد اسکے فرمایا جب عارف رجوع بحق ہوتا ہے اوسے کچھ خبر نہیں ہوتی۔ اگر اُس سے پوچھا جائے کہاں تھا اور کیا چاہتا ہے۔ وہ سوائے اس لفظ کے جواب دیگا کہ میں ہمراہ خدائے عزوجل تھا بعد اسکے ارشاد فرمایا اگر تجھہ سے پوچھیں کہ افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام کے کیا معنی ہیں تو جواب دینا چاہیئے کہ یہ آیت مرتبہ عارفان کی ہے جب عارف مقام وحدانیت و جلال ربوبیت میں پہونچتا ہے نابینا ہو جاتا ہے۔ سوائے حق کے غیر کی طرف نظر نہیں کرتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا میں ملک بخارا میں مسافر تھا۔ ایک بزرگ مشغول کو دیکھا وہ آنکھوں سے اندھے تھے میں نے پوچھا اے جناب آپکو نابینا ہوئے کتنا عرصہ ہوا فرمایا میں اُس وقت سے اندھا ہوں جب سے مجھے معرفت حاصل ہوئی اور نظر میری جلال عظمت

باری تعالی پر گرنے لگی۔ ایک روز میں بیٹھا تھا کوئی غیر شخص میرے سامنے سے گذرا میں نے اسپر نگاہ کی۔ معاً ہاتف نے آواز دی ہماری دوستی کا دعویٰ کرتے ہو غیروں پر نظر ڈالتے ہو۔ میں بہت شرمندہ ہوا اور عرض کی یا آلہی وہ آنکھ جو سوائے دوست کے غیر پر نظر ڈالے اُسکا جاتا رہنا بہتر ہے۔ میں یہ بات کہنے بھی نہ پایا تھا کہ میری دونو آنکھیں جاتی رہیں۔ بعدہٗ ارشاد فرمایا جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے حکم آلہی نازل ہوا نماز ادا کرو۔ آپ نے نماز پڑھنی شروع کی دل صحبت میں پیوست ہوا اور جان مقامات قرب میں جاکر ٹھیری اور سر واصل ہوا یہی مصلحت پیدائش تھی۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا ایک بزرگ ہمیشہ یہ دعا مانگتے تھے آلہی بروز حشر مجھے نابینا اُٹھائیو۔ لوگوں نے کہا حضرت یہ کیا دعا ہے جواب دیا جو شخص دوست کا دیکھنا چاہے اُسے لازم نہیں کہ غیر پر نگاہ ڈالے بعدہٗ ذکر فرمایا درویشی کے یہ معنی ہیں کہ جو بھوکا آوے اُسے کہانا کہلاوے اور پیاسے کو پانی پلاوے اور جسکو کپڑا میسر نہو اوسکو کپڑا دے بہر حال محروم نہ چھوڑے۔ ہر ایک حاجت ضروری اُس سے پوچھ لینا چاہیئے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا ایک دفعہ میں اور خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ باہم مسافر میں تھے۔ راہ میں خواجہ بہار الدین اوشی رحمۃ اللہ علیہ بزرگ کامل صاحبدل سے ملاقات ہوئی اُن کا دستور تھا۔ جو شخص اُنکی خانقاہ میں آتا محروم نہ جاتا سب کی حاجت ضروری پوری فرماتے تھے اگر کوئی ننگا آتا ہے اپنے کپڑے اُتارتے اور اُسے پہناتے۔ جب ایسا ہوتا آپکے کپڑے اُتارنے سے پہلے فرشتے آپکے واسطے لباس نفیس حاضر کرتے ہم چند روز اُنکی خدمت میں رہے آپ نے بروقت رخصت ہمیں نصیحت کی۔ جو کچھ روپیہ پیسہ تمہیں ملے کبھی اپنے پاس نرکھو۔ راہ خدا میں ایثار کرو کہ تم بھی دوستان آلہی میں ہو جاؤگے اور فرمایا اے درویش جو کچھ کہ مینے حاصل کیا ہے اسی سبب سے کیا ہے۔ اسکے بعد فرمایا۔ ایک درویش تھے اُنکی یہ رسم تھی جو نذر و نیاز سے اونکو پہونچتا سب درویشوں کو نذر کردیتے تھے اور خود محنت و مزدوری سے اوقات بسر کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ جب وہ سب نذر و نیاز تقسیم کر چکے تھے دو نفر درویش آئے اور آپ سے پانی طلب کیا آپ فوراً گھر میں گئے اور دو روٹیاں مع پانی لاکر اُن بزرگوں کے روبرو پیش کیں۔ عرض کیا نوش فرمایئے

پوچھا گیا کہ شوق کا مرتبہ زیادہ ہے یا محبت کا آپنے فرمایا کہ محبت کا کیونکہ شوق محبت سے پیدا ہوتا ہے آسکے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر ارشاد فرمایا جب حضرت آدمؑ سے زلت (لغزش) واقع ہوئی آواز عصیٰ اٰدم ربّہٗ آئی تمام چیزیں حضرت آدمؑ کو دیکھکر رونے لگیں مگر سونے اور چاندی نے آنسو نہ نکالے اور عرض کی کہ ہم اُسکے حال پر نہ روئیں گے جو تیرا گناہ کرے حق تعالیٰ نے اُنکی یہ عرض سنکر قسم یاد کی کہیں تمہاری قیمت مقرر کرونگا اور بنی آدم کو تمہارا خادم بناؤنگا۔ بعد اسکے حضرت خواجہ بزرگ رضنے فرمایا کہ جب محب مملکت کا دعوی کرے مقام محبت سے گر پڑے گا۔ بعد اسکے فرمایا محبت کا دعوی وفا ہے وصال کے ساتھ اور حرمت باطل کی وصال سے یعنی مشاہدہ فقر۔ محب ہے کہ نگاہ رکھتا ہے اپنے سر کو اور خیال رکھتا ہے اپنے نفس پر گذرانے فرائض ہیں۔ بعد اس کے فرمایا کہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رح سے پوچھا گیا کہ درجات محبت کیا ہیں آپنے فرمایا اگر ساتوں دوزخ کو باہمہ عظمت وہیبت اس محب کے داہنے ہاتھ پر رکھیں دو یہ نکہے میرے بائیں ہاتھ پر بھی رکھو جبتک مرضی الٰہی ہو اُسی ہاتھ پر رکھی رہے۔ بعد اسکے فرمایا اول چیز جو بندہ پر فرض کی گئی وہ معرفت ہے۔ دلیل اس کی آیت وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ یعنی فرمایا حق تعالیٰ نے جملہ چیزوں کے اندر اپنی قدرت کاملہ سے صدہا باتیں پوشیدہ رکھی ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب محبت اور اسرار الاولیا میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ بروز حشر عاشقوں سے صدق اور محبت کا سوال کرے گا۔ پس جو شخص ثابت وصادق ہوگا جواب دیگا اور جو نہوگا شرمندہ ہو جائے گا جواب نہ دے سکیگا پس معلوم ہو جائیگا کہ یہ عاشق صادق نہیں تھا۔ عاشقوں کے زمرہ سے اُسکو دور کر دینگے۔ بعدہ فرمایا۔ اہل محبت وہ لوگ ہیں جو بلا واسطے دوست کا کلام سُنتے ہیں۔ الحدیث عن قلبی ربی۔ یعنے دل عاشق کا سوائے سخن حق کے اور کچھہ نہیں سنتا۔ بعد اسکے فرمایا۔ صاحب محبت مرتے ہی بخشا جاتا ہے۔ بعد اسکے فرمایا جنگل میں ایک درویش رحلت کردہ کی لاش کو دیکھا کہ ہنس رہی تھی۔ پوچھا تم تو مرچکے اب کیونکر ہنستے ہو۔ جواب دیا محبت حق تعالیٰ میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ بعد اس کے ارشاد فرمایا دلِ عارف ایسا ہی ہونا چاہیئے کہ اپنے حال سے فانی اور مشاہدہ دوست میں باقی

ہو اور حق تعالیٰ اُسکے تمام اعمال کا متولی ہو اُسے اپنی ذات پر اختیار نہو اور عرش تک قرار نہ پکڑے۔ یہ سلوک کا راستہ ہے۔ بعدہ فرمایا حضرت مالک بن دینار سے پوچھا گیا ملازمت پروردگار کیونکر حاصل ہوگی آپ نے جواب دیا۔ ہر آئینہ ملازمت عبادت سے حاصل ہوگی یعنے وصال دوست میسر ہوگا بعد اسکے فرمایا حضرت رابعہ بصری رحہ سے پوچھا گیا۔ اعمال میں سب سے اچھا عمل کونسا ہے آپنے فرمایا قائم رکھنا اوقات کا ساتھہ مراقبہ کے اور فرمایا جو دعویٰ بزرگی کا کرے ابھی وہ قید مراد میں ہے جب اُسکی تمام مرادیں تمام ہو جاویں گی اُسوقت وہ اس دعوے میں سچا ہو سکتا ہے ورنہ جھوٹا ہے اور فرمایا مرد وہ ہے جسکی تمام مرادیں فنا ہو چکی ہوں۔ مگر ساتھہ مراد حق کے باقی ہوں۔ نام اُسکا وہ ہے جو حق تعالیٰ رکھے اور سوائے بندگی کے دیگر امور سے سروکار نہ رکھے۔ کیونکہ اہل محبت کا نام نہیں ہوتا اور نہ رسم و جواب بعد اسکے ارشاد فرمایا میں نے زبانی خواجہ عثمان ہارونی رحہ کے سنا ہے آپ فرماتے تھے اہل عشق سوائے دوست کے اور کسی سے دل نہیں لگاتے کیونکہ بغیر دوست کے جو شاد ہوتا ہے اُس سے تمام اندوہ نزدیک ہو جاتے ہیں اور جو دوست سے اُنس نرکھے اُس سے وحشت نزدیک ہوتی ہے اور جو شخص دوست نرکھے وہ کچھہ بھی نہیں۔ بعدہ فرمایا عارف وہ ہے جو صبح اُٹھے اور رات کی باتیں اُس سے فراموش ہو گئی ہوں یعنی خیال دوست میں ایسا مستغرق ہو کہ ادہر کہے اُدہر بھولے۔ بعد اسکے حضرت بزرگ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ اے غافل توشہ تیار کر قبل اسکے کہ تجھکو موت آئے اور موت کے واسطے ہمیشہ آمادہ رہ۔ بعدہ فرمایا اہل محبت کا وہ گروہ ہے کہ درمیان حق کے اور اُنکے کوئی حجاب نہیں۔ بعدہ فرمایا عارف محبت میں وہ ہے جسے کبھی عجب نہو کیونکہ تسلیم ایک بات سے عارف نہیں ہوتا اور جب کل امور کو تسلیم کیا تو عجب کس بات سے رہیگا بعدہ ارشاد فرمایا سب سے بہترین اوقات میں یہ بات ہے کہ خواطر نفس بند کیئے جائیں اور خلق تیری بدگمانی سے بچے۔ بعدہ فرمایا جسے محبت ہوتی ہے اُسے فقر سے وحشت نہیں ہوتی۔ بعدہ فرمایا عارفان الٰہی کا فرمودہ ہے یقین ایک نور ہے جب بندہ کا دل اس سے منور ہو جاتا ہے وہ اُسکے ذریعے سے درجہ محبوں اور متقیوں کا حاصل کرتا ہے۔ بعدہ فرمایا اصل آدمی زاد مٹی اور پانی ہے

بنایا گیا ہے جسکے وجود میں پانی کی زیادتی ہے وہ عبادت میں شاغل ہوگا اس وجہ سے مقصود کو پہنچیگا اور جسکے وجود میں مٹی کی زیادتی ہوگی وہ نیک ہوگا سختی کے وقت اُسے پہچاننا چاہیئے بعدہ فرمایا حق تعالی نے ابر کو پیدا کیا اور اُس میں طرح طرح کے الوان جمع کیئے جب سب الوان آمیختہ ہوئے پانی ہو گئے اس وجہ سے کہ دنیا میں پانی نہ تھا اُسکے پینے میں لذت رکھی گئی مگر وہ لذت آج تک کسی سے دریافت نہیں ہوئی۔ پانی سے ہر ایک چیز زندہ ہے۔ بعدہ ایک شخص نے جو اُسی مجلس میں حاضر تھا اُٹھکر آپ سے دریافت کیا مجنوں کون ہے آپنے فرمایا مجنوں وہ ہے جو ابتدائے عشق میں ناچیز ہو جاوے اور مرتبہ دوم وسوم میں ناپیدا۔ بعدہ پوچھا فنا اور بقا کیا چیز ہے آپنے فرمایا بقا بقاء حق ہے بعدہ پوچھا گیا تجرید کیا ہے آپ نے فرمایا صفات محبوب کی محب کے دل میں بیٹھ جاویں فاذا احببتہ کنت لہ سمعاً و بصراً۔ بعدہ فرمایا۔ ملتان میں ایک بزرگ کی زبانی سنا کہ توبہ اہل محبت کی تین قسم پر منقسم ہے۔ اول ندامت دوم ترک معصیت سوم خود کو مظالم اور خصومت سے پاک کرنا۔ بعدہ فرمایا علم ایک محیط شے ہے اور معرفت محیط کا ایک جزو ہے پس خدائے بزرگ کی شان کا بیان کہاں اور بندہ کہاں چہ نسبت خاک را با عالم پاک یعنی علم ہر شے کا خدا کو ہے البتہ معرفت موافق حوصلہ کے آدمی کو ہو سکتی ہے۔ بعدہ فرمایا جب تک عارف کو ستر خالص حاصل نہیں ہوتا کوئی عمل اُسکا خالص نہیں ہو سکتا اور فرمایا جس کو خدا تعالی دوست رکھتا ہے اُسکے سر پر بلاؤں کی بارش کرتا ہے۔ بعدہ فرمایا۔ اہل سلوک میں توبہ نصوح تین باتوں سے مراد ہے۔ اول کم خوری واسطے اس امر کے کہ روزہ رکھنے میں تکلیف نہ ہو۔ دوم کم سونا واسطے کرنے طاعت کے۔ سوم کم بولنا واسطے کرنے دعا کے۔ اور یہی تین باتیں ہیں۔ اول خوف۔ دوم رجا۔ سوم محبت۔ ضمن خوف میں ترک گناہ کرنا ہے تاکہ آتش دوزخ سے رہائی ملے ضمن دوم رجا سے مراد طاعت ہے تاکہ داخل بہشت ہو اور یہی فوز عظیم ہے۔ ضمن سوم محبت سے مراد اختیار اور ذکر [illegible] ہے تاکہ رضائے حق حاصل ہو اور عارف محبت میں وہ ہے جو کسی چیز کو دوست نہ رکھے سوائے ذکر حق کے جب آپ یہ فرما چکے آبدیدہ ہوئے اور فرمایا اب میں اس مقام کو سفر کرتا ہوں

جہاں میرا مدفن ہوگا۔ یہ فرماکر سب کو وداع کیا۔ بعد اسکے مجھے ارشاد فرمایا کہ تم ساتھ چلو۔ میں اور کئی اور درویش ہمرکاب حضرت خواجہ ہوئے۔ دو ماہ سفر میں تھے بعدہ اجمیر پہونچے اور سکونت اختیار کی اُس زمانہ میں اجمیر ہندوؤں کا مسکن تھا کوئی مسلمان نتھا۔ جب قدم مبارک آپکے وہاں پہونچے اسقدر مسلمان ہوئے جسکا شمار نہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مجلس دوازدہم روز پنجشنبہ مقام مسجد جامع اجمیر آخرین مجلس یہی تھی شرف قدم بوسی حاصل ہوا یاران طریقت اور اصحاب اہل صفہ اور بہت سے بزرگ حاضر خدمت تھے۔ حکایت ملک الموت کے بارہ میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا۔ دنیا بے ملک الموت کوڑی کے کام کی نہیں۔ اسکا سبب پوچھا ارشاد عالی ہوا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الموتُ جسرٌ یوصل الحبیبُ الی الحبیب یعنے موت پل کے طور پر ہے حبیب سے دوست دوست کی طرف عبور کرتا ہے۔ بعدہ ارشاد فرمایا دوستی وہ ہے کہ اسکو دل سے یاد کرے نہ زبان سے اور زبان غیر حق کے ذکر سے روکی جائے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دل اسیواسطے پیدا کیا گیا ہے کہ گرد عرش کے طواف کرے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب محبت میں مرقوم ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ہے۔ اے میرے بندے جب میرا ذکر تجھپر غالب ہوتا ہے میں تجھپر عاشق ہو جاتا ہوں یعنی مجھے تجھ سے محبت ہو جاتی ہے۔ بعدہ فرمایا عارفان خدا آفتاب کی مثال ہیں تمام عالم پر اُنکا چمکار اپڑتا ہے سب اُنکے انوار سے روشن ہیں۔ یہ بیان فرماکر آپ رو پڑے۔ اور فرمایا اے درویشو مجھے اسجگہ اسواسطے لائے ہیں کہ یہاں میرا مدفن ہے اب چند روز میں اس عالم سے کوچ کروں گا۔ شیخ علی سنجری آپکے کاتب موجود تھے اُنہیں فرمایا کہ مثال شیخ قطب الدین بختیار کے نام کی تحریر کرو کہ دہلی جاوے خلافت اور سجادہ خواجگان میں نے اُسے عطا کیا اسکے بعد مجھے ارشاد فرمایا کہ دہلی تمہارا مقام ہے۔ اسکے بعد جب مثال تحریر ہو چکی مجھے عنایت فرمائی میں نے شکریہ حضرت مخدوم کا ادا کیا فرمان ہوا آگے آؤ میں نزدیک گیا۔ دست مبارک سے اپنی پگڑی میرے سر پر رکھی اور عصا شیخ عثمٰن ہارونی قدس سرہ اور اپنا مصحف تلاوت و مصلا بخشا اور فرمایا یہ امانت ہے رسول خدا صلعم کی خواجگان چشت سے مجھے پہونچی تھی میں نے تمہیں سونپی اس کا

اسکا حق جیسا کہ میں اور خواجگان ماقبل بجا لائے ہیں ویسا ہی تم بھی بجا لاؤگے کہ بروز حشر مجھے درمیان اپنے مشائخوں کے شرمندہ ہونا پڑے میں نے قبول کیا اور دوگانہ نماز شکرانہ ادا کی اسکے بعد آپنے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنا موہنہ آسمان کی جانب اُٹھاکر ارشاد فرمایا جاؤ خدا کو سونپا اور تمہیں اپنی منزل کو پہونچا دیا۔ بعدہ ارشاد فرمایا چار چیزیں گوہر نفس ہیں اول درویش کہ امیر و تونگر دکھلائی دے۔ دوم بھوکے کو سیر کرے۔ تیسرے غمگین رہے مگر ایسا خوش وخورم نظر آئے۔ چوتھے جو اُسکا دشمن ہو اُس سے دوستی اور مہربانی سے پیش آئے۔ بعدہ فرمایا مرتبہ اہل محبت کا ایسا ہے کہ جب اس سے پوچھیں کہ نماز شب ادا کی جواب دے مجھے فراغت نہیں ملک الموت کے پیچھے پھرتا ہوں جہاں کہیں وہ درماندہ ہوتا ہے دستگیری کرتا ہوں۔ جب آپ یہ فرما رہے تھے میں نے ارادہ کیا کہ قدمبوسی حاصل کرکے رخصت ہوں۔ آپ نے یہ امر روشنضمیری سے دریافت کیا۔ فرمایا آگے آؤ۔ میں گیا اور قدموں میں گر پڑا۔ آپ نے مجھے اُٹھایا۔ بغلگیر ہوئے۔ فاتحہ پڑھی اور ارشاد فرمایا راہ طریقت سے موہنہ نہ موڑنا اور اس راہ میں مرد بنے رہنا میں پھر قدموں میں گرا آپنے از راہ نوازش مجھے اُٹھایا دوبارہ بغلگیر ہوئے میں رخصت ہوکر دہلی آیا۔ سکونت اختیار کی۔ کئی دوست ہمراہ آئے اور فقیر کے ساتھ رہے مجھے دہلی آئے چالیس روز ہوئے تھے کہ اجمیر شریف سے قاصد خبر لایا کہ تمہارے روانہ ہونے کے بعد آپ بیس روز زندہ رہے بعدہٗ انتقال فرمایا مجھے بڑا رنج ہوا اُسی حالت میں مصلے پر سو گیا خواب میں حضرت کو دیکھا کہ زیر عرش خراماں ہیں میں نے قدمبوسی کی اور حال پوچھا آپنے ارشاد کیا۔ خدا تعالی نے مجھے اپنے لطف وکرم سے بخشدیا اور نزدیک کروبیوں اور ساکنان عرش کے مقام دیا اب میں وہاں رہتا ہوں۔ یہ علوم ربانی اور فوائد سلوک جو زبان مبارک حضرت شیخ الاسلام رضہ سے سنے اس مجموعہ میں تحریر ہوئے۔ الحمد للہ علی ذلک ۔ فقط **تمام شد**

فاتحہ خیر یا الٰہی بحرمت اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے معاف فرما اور بخش جمیع خطایا و ذنوب اس غریب غلام احمد مترجم کتاب کے اور اُسکے ماباپ کے اور اُس کے جمیع احباد اقربا کے اور بخش تمام عاصیان امت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور عطا فرما توفیق نیک کاموں کی اور بچا سیئات وبدعات اور منکرات سے اور خاتمہ بخیر کر۔ ہم سب مسلمان بھائیوں کا برحمتک یا ارحم الراحمین ٥

فوائد السالکین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد خادم درویشاں بلکہ تراب نعال اقدام ایشاں **غلام احمد خاں** تریاں ابن جناب فیض مآب سراج السالکین شمس العارفین تاج الصالحین محب الفقرا والمساکین مولانا بالفضل واولنا بالکمال خاصۂ خاصگان حضرت مولوی **غلام محمد خاں** صاحب حنفی چشتی نظامی سلیمانی ادام اللہ ظلہ ساکن قصبہ جھجر۔ از مضافات شہر شاہجہان آباد عرف دہلی بخدمت حضرات ارباب دانش وارباب بینش عرض پرداز ہے کہ یہ رسالہ ترجمہ ہے کتاب مستطاب فوائد السالکین کا جس میں حضرت ملک المشائخ سلطان الطریقہ برہان المعرفۃ انیس السالکین امام العارفین سراج الاولیا تاج الاصفیا شہید المحبت حضرت خواجہ **قطب الدین** بختیار کاکی اوشی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات بابرکات کو حضرت سلطان المشائخ شیوخ العالم قطب الاولیا فرد الاتقیا علامۃ الورےٰ حضرت حریق المحبت **فرید الحق والدین** مسعود گنجشکر اجودھنی قدس سرہ نے بطریق مجالس جمع فرمایا ہے اور یہ ترجمہ گنج سوم ہے کتاب معدن الیواقیت والجواہر یعنی مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت رضوان اللہ تعالےٰ علیہم سے بعد الحمد والمنۃ کہ یہ ترجمہ ایک باب اور دو فصل پر تمام ہوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر ؏

باب سوم ترجمہ کتاب مستطاب فوائد السالکین منقسم بر دو فصل **فصل اول** نبذے از احوال مبارک حضرت خواجہ شہید المحبت رضی اللہ تعالیٰ عنہ **فصل دوم** ترجمہ کتاب مستطاب فوائد السالکین

قارئان کتاب سے امید ہے کہ مترجم کو دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں ؎ ہر کہ خواند دعا طمع دارم ؛ زانکہ من بندۂ گنہگارم ؛ والحمد للہ رب العالمین ؏

شذرے از حال برکت اشتمال حضرت شہید المحبت خواجہ خواجگان حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی ثم الدہلوی قدس سرہ العزیز صورت تحریر یافت

حضرتِ موصوف سادات حسینی سے ہیں کہ آپ کا سلسلۂ نسب شریف حضرت سبطِ اصغر امام حسین علیہ السلام تک اس طور پہونچتا ہے کہ نام نامی و اسم گرامی آپ کے والد ماجد کا سید کمال الدین بن سید محمد بن اسحاق بن سید معروف بن سید احمد بن سید رضی الدین بن سید حسام الدین بن بن سید رشید الدین بن امام محمد جواد بن امام علی موسی رضا بن امام موسی کاظم بن امام محمد جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین علیہ السلام۔ جائے مولد وموطن آپکا قصبہ اُوش ہے جو ملک ماوراء النہر کے قصبات سے ایک سرافراز قصبہ ہے، حضرت خواجہ رضی اللہ تعالی عنہ ولی مادر زاد تھے۔ کتب سیر سے واضح ہے کہ حضرت خواجہ شکم مادر سے پندرہ سیپارے کے حافظ پیدا ہوئے بدیں وجہ کہ حضرت کی والدۂ ماجدہ جو لنسار عارفات سے تھیں پندرہ سیپارہ کی حافظ تھیں ہر وقت تلاوت کلام اللہ شریف میں مشغول رہتیں حضرت خواجہ بسبب تصرف ولایت وشنوائی تلاوت کے ایام حمل ہی میں قبل از تولد حفظ پندرہ سیپارے کلام ربانی کے ہوگئے ولادت باسعادت آپکی شب جمعہ کو بعد از نصف شب ہوئی۔ قبل از تولد مکان مسکونۂ والا میں نور ہی نور پھیل گیا۔ آپ کی والدۂ ماجدہ اُسوقت خواب استراحت میں تھیں اتفاقاً اُنکی آنکھ کھل گئی۔ گھر میں نور ہی نور نظر آیا تعجب میں آئیں کہ بار آلہا یہ کیسا نور ہے ہاتف غیب نے آواز دی کہ اے قطب الدین کی ماں جگہ تعجب کی نہیں ہے کہ یہ نور تیرے فرزند دلبند کا ہے جسکو ہم نے اُسکے دلمیں رکھا ہے اُسیوقت سے حضرت کا نام نامی و اسم گرامی قطب الدین ہوا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت پیدا ہوئے۔ پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا نصف ساعت سجدے میں رہے نور جو گھر میں پھیل رہا تھا اُسنے قطب صاحب کے قلب [دل] میں جگہ پکڑنی شروع کی تا اینکہ کل قلب میں اُن کے بھر گیا۔ حضرت کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ آثار بزرگی آپ کے قبل از

تولد ہی جلوہ نما تھے ایام حمل میں جب میں واسطے تہجد کے اُٹھتی آپ بھی بیدار ہوتے ایک گھنٹہ یا زیادہ ذکر فرماتے کہ آواز اللہ اللہ مجھے سنائی دیتی تھی۔ جب آپ ڈھائی برس کے ہوئے ظلِ عاطفت پدری سر سے اُٹھ گیا۔ متصدی پرورش آپکی والدہ ماجدہ ہوئیں۔ جب عمر شریف آپکی چار برس چار ماہ اور چار روز کی ہوئی حضرت خضر علیہ السلام نے واسطے تربیت و تادیب سپرد حضرت خواجہ ابو حفص حداد کے جو قطب زمانہ تھے فرمایا اور ارشاد کیا کہ مولانا مجھے اس لڑکے سے بہت کچھ کام لینا ہے آپ اسے نیک تربیت فرمائیں۔ ایک عرصہ تک آپنے خواجہ ابو حفص سے علم تحصیل کیا اور قدرے قاضی حمید الدین ناگوری رحمہ سے بھی پڑھا۔ بعد حصول علم راہ خدا کی تلاش میں نکلے سعادت ازلی اور توفیق لم یزلی شامل حال تھی بتاریخ پنجم ماہ رجب المرجب ۵۲۲ہجری بروز پنجشنبہ بمقام بغداد شریف امام ابو اللیث سمرقندیؒ کی مسجد میں شرف بعیت حضرت خواجہ بزرگ وارث النبی فی الہند خواجہ معین الدین حسن سنجری قدس اللہ سرہ العزیز سے مشرف ہوئے ایک عرصہ تک بغداد شریف میں ہمراہ خواجہ بزرگ رہکر ریاضات شاقہ و مجاہدات بالغہ فرمائیں نیز رہنمائی خلق میں مصروف رہے اور فیض صحبت حاصل کیا جب حضرت خواجہ بزرگ رحمہ نے بموجب فرمان واجب الاذعان حضرت رحمۃ للعالمین خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم بغداد شریف سے قصد اجمیر شریف کا فرمایا اور روانہ ہوئے آپ بھی بمقتضائے محبت اپنے مرشد کامل کے ہمراہ تھے دہلی پہونچے۔ خواجہ بزرگؒ نے چند روز قیام فرمایا بروقت نہضت فرمائے اجمیر آپکو دہلی میں چھوڑ گئے آپنے اشتیاق ہم صحبت رہنے کا ظاہر فرمایا ارشاد والا ہوا کہ قرب روحانی کو بُعد مکانی مزاحم نہیں تم کو یہیں رہنا چاہئے کہ تمہارا یہی مقام ہے۔ الی آخر بموجب ارشاد مرشد آپ نے سکونت دہلی اختیار کی لیکن واسطے حصول ملازمت جسمانی دو تین مرتبہ اجمیر شریف تشریف لے گئے حضرت خواجہ بزرگ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی کمال عنایت و مہربانی سے واسطے بازدید حضرت شہید المحبت دو بار دہلی تشریف لائے۔ وقت وصال مبارک حضرت خواجہ بزرگ رحمہ حاضر اجمیر شریف نہ تھے چند روز پیشتر حسب الارشاد حضرت خواجہ بزرگ

بحصول خلافت دہلی تشریف لائے تھے آپکی بزرگی کی اس سے زیادہ اور کیا دلیل ہوگی کہ حضرت خواجہ بزرگ نے وقت عطائے خلافت ارشاد فرمایا کہ اے قطب الدین تم بڑے نیک بخت ہو کہ آج چالیس روز سے متواتر حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم خواب میں مجھے ارشاد فرماتے ہیں کہ قطب الدین میرا اور حق تعالےٰ کا دوست ہے اُسے اپنی خلافت عطا کرو اور میرا خرقہ پہناؤ اور آجکی شب میں نے حضرت رب العزت کو عالم رویا میں دیکھا کہ مجھے ارشاد فرمایا قطب الدین میرا دوست ہے جو نعمت اُسکی تمہاری پاس ہے پہونچاکر اپنا خلیفہ مقرر کرو۔ حضرت قطب الاسلام کے حالات اور کمالات میں کتابیں بھری ہوئی ہیں اس مختصر میں گنجائش کہاں جو ایک شمہ تحریر میں آوے اگر مختصر ہی لکھا جاوے تو یہ اختصار بجائے خود ایک کتاب ہوجائے گی۔ شائقان ذکر مبارک کو لازم ہے کہ اس امر کے حصول کے واسطے کتب سیر کی طرف رجوع لائیں۔ اب یہ فقیر خادم درولیشاں غلام احمد خاں کسیقدر ذکر وصال مبارک حیز تحریر میں لاکر اصل مطلب یعنی ترجمہ ملفوظ مبارک شروع کرتا ہے۔ حسبنا اللہ و نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیرہ

وفات مبارک حالت سماع میں ہوئی اور اسی وجہ سے شہید المحبت خطاب پایا کیفیت اس واقعہ کی کتب سیر میں اسطرح سے مرقوم ہے کہ بتاریخ ۱۴ ماہ ربیع الاول خانقاہ عالیہ میں بتقریب عرس حضرت رسالت پناہی سماع ہورہا تھا ہزارہا صوفیائے عظام مست بادۂ عرفان زینت دہ مجلس تھے۔ قوالوں نے یہ شعر گانا شروع کیا ؎ عاشق رویت کجا بیند بکس ٭ بستۂ مویت نمی یابد خلاص اس شعر پر حضرت قطب الاسلام کو رقت ہوئی۔ نہایت درجہ بیقراری نے گھیرا۔ بعد تھوڑے دیر کے قوالوں نے اُس شعر کا گانا چھوڑکر یہ غزل چھیڑی ؎ منزل عشقت مکانے دیگر است ٭ مرد این رہ را نشانے دیگر است ٭ کشتگان خنجر تسلیم را ٭ ہر زماں از غیب جانے دیگر است ٭ شعر دوم متذکرہ بالا پر حضرت قطب الاسلام رضی اللہ تعالی عنہ کو بدرجہ نہایت وجد ہوا۔ مثل ماہی بے آب طپاں تھے۔ تین شب و روز یہ بیقراری متصل رہی الا بوقت نماز ہوش آتا تھا نماز سے فارغ ہوتے پر پھر وہی بیقراری رونما ہوتی تھی۔ بالآخر اُسی حالت ذوق و شوق میں بتاریخ ۱۴ ماہ

ربیع الاول ۶۵۲ھ ہجری بمقام دہلی انتقال فرمایا اور اپنی زرخرید زمین میں مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ عمر مبارک قطب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے علی التحقیق آگاہی حاصل نہیں الا شاہزادہ محمد دارا شکوہ رحمۃ اللہ علیہ نے سفینۃ الاولیا میں تحریر فرمایا ہے کہ عمر حضرت قطب الاسلام کی بوقت بیعت حضرت خواجہ بزرگ سولہ برس کی تھی۔ اور روضۂ اقطاب میں صاحبزادہ محمد بولاق تحریر فرماتے ہیں کہ عمر حضرت بوقت حصول خلافت بیس برس کی تھی وقت وصال مبارک کے عمر میں سبکا اختلاف ہے لیکن مشہور ہے کہ آپ عالم جوانی میں رہگرائے دار بقا ہوئے ہیں واللہ اعلم بصحیح الحال +

آغاز ترجمہ کتاب مستطاب فوائد السالکین +

مجلس اول خواجہ حریق المحبت فرید الحق والدین مسعود گنجشکر اجودہنی رضے اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ جب اس بندۂ حقیر خادم درویشاں کو دولت قدمبوسی حضرت قطب الاسلام رض کی حاصل ہوئی۔ آپ نے اُسیوقت کلاہ چہار ترکی میرے سر پر رکھی اور نہایت مہربانی فرمائی اُس روز میں اور قاضی حمید الدین ناگوری اور مولانا علاؤ الدین کرمانی اور سید نور الدین مبارک اور شیخ نظام الدین ابو المؤید اور مولانا شمس الدین ترک اور شیخ محمود موئینہ دوز رحمہم اللہ اور بہت سے اصحاب اہل صفہ حاضر خدمت فیضدرجت تھے خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاؤہ نے فرمایا کہ مرشد کو اسقدر قوت اور نضج خاطر چاہیئے کہ جب طالب اُسکی خدمت میں واسطے حصول بیعت کے حاضر ہووے اُسے واجب ہے کہ ایک ہی نگاہ میں تمام آلائش دنیا جو اسکے سینہ میں ہو من کل الوجوہ نکال ڈالے اور ایسا صاف کرے کہ کوئی کدورت زنگ اور لگاؤ دنیاوی باقی نہ رہے۔ بعدہ اُسے اپنی بیعت سے ممتاز فرماکر واصل الی اللہ کرے۔ اگر اسقدر قوت پیر میں نہو تو جاننا چاہیئے کہ پیر اور مرید دونوں بادیہ ضلالت میں ہیں۔ اسکے بعد فرمایا اسرار العارفین میں خواجہ ابوبکر شبلی رح تحریر فرماتے ہیں کہ بدخشاں کے ملک میں ایک بزرگ سے میری ملاقات ہوئی میری زبان اُنکی التعریف سے قاصر ہے نہایت ہی صاحب ذوق و شوق وجذب ومحبت تھے موافق طریق سنت میں نے سلام اُنپر عرض کیا رد سلام کیا اور فرمایا بیٹھو۔ میں نے تعمیل ارشاد

کی چند روز انکی صحبت میں رہا وہ بزرگ صائم الدہر تھے بروقت افطار جو کی دو روٹیاں عالم غیب سے آتی تھیں آپ اُنسے روزہ کہولتے اور بقدر سد رمق نوشجاں فرماتے ساکنین شہر انکے بدرجۂ غایت معتقد تھے۔ ایک روز جو مرضی مبارک ہوئی آپنے وہانکے حاکم کو ارشاد کیا کہ ایک خانقاہ تیار کرو اُسنے اپنی سعادت جانکر چند روز میں خانقاہ طیار آراستہ اور پیراستہ کی اور آپسے اسکے طیار ہوجانیکا حال عرض کیا آپ اوس خانقاہ میں تشریف لائے اور حکم دیا ہر روز بازار سے ایک کتا خرید کر لاویں حسب الحکم روز کتے خرید کر لاتے آپ اُنکا ہاتہ پکڑ کر سجادہ پر بٹہاتے اور فرماتے خدا کے سپرد کیا آخر الامر وہ کتے ایسے ہو گئے کہ اگر ایک اُنمیں کا پانی پر چلتا تہا اور جس کسیکو وہ نقش دیتے اچھا ہو جاتا۔ خواجہ ابوبکر شبلی رح فرماتے ہیں کہ مجھے دیکھنے کرامت اُن کتوں سے تعجب اور حیرت ہوئی وہ بزرگ بنور باطن میرے خطرے سے آگاہ ہوئے اور فرمایا اے شبلی سجادہ پر وہ متمکن ہووے اور دوسرے کا ہاتہہ وہ شخص پکڑے جسے صاحب سجادہ ہونے کی طاقت ہو اور طاقت اُسکی یہ ہے کہ جسکا ہاتہ پکڑے اُسے صاحب سجادہ بنادے اگر ایسا نکر سکے راہ سلوک میں مدعی اور دروغزن ہے۔ اسکے بعد فرمایا اہل سلوک لکھتے ہیں کہ کمالیت مرد کی چار چیز سے پیدا ہوتی ہے۔ اول کم سونا۔ دوم کم بولنا سوم تہوڑا کہانا۔ چہارم خلق سے کم صحبت رکہنی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا غزنیں میں ایک بزرگ نہایت صاحب تجرید اور تفرید تہے جو کچہہ فتوحات سے اُنہیں حاصل ہوتا کبہی اپنے پاس نرکہتے۔ اگر دن میں آتا شام تک بیباق فرماتے اور جو شب کو حاصل ہوتا صبح تک نرکہتے۔ چھوٹا۔ بڑا۔ درویش۔ تونگر اُنکی خانقاہ سے محروم نہ جاتا بہوکے کو سیر کرتے ننگے کو کپڑے پہناتے غرضکہ بڑے صاحب نعمت درویش تہے۔ میں نے انکی زبانی سنا فرماتے تہے کہ چالیس برس میں نے مجاہدہ کیا کچہہ حاصل نہوا ذرہ روشنائی اپنی ذات میں نہ پائی جبسے متذکرۂ بالا چیزیں اختیار کی ہیں اس قدر روشنائی پیدا ہوئی ہے کہ اگر آنکہہ اٹہاکر اوپر دیکھتا ہوں عرش اور حجاب عظمت تک کوئی چیز پوشیدہ چیز نہیں رہتی اور جو نیچے میں نظر کرتا ہوں تحت الثریٰ تک کی اشیاء دکہائی دے جاتی ہیں۔ یہ معاملہ مجہپر تیس برس سے ہویدا ہے کہ میں نے اپنی آنکہہ بند کر رکہی ہے۔ اسکے بعد میری جانب مخاطب ہوئے۔ اور فرمایا اے درویش جبتک

تہوڑا نکہاوے اور کم نہ سووے اور کم نہ بولے اور خلقت سے صحبت کم نہ کرے گا ہرگز جوہر درویشی حاصل نہوگا۔ درویشوں کا گروہ وگروہ ہے جنہوں نے سونا اپنی ذات پر حرام کرلیا ہے اور صحبت خلق مارافعی سے بدتر جانتے ہیں تب مرتبۂ قرب تک پہونچتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جو درویش واسطے دکہلاوے دنیا کے لباس اچھا پہنے وہ درویش نہیں ہے بلکہ راہ سلوک کا راہزن ہے۔ اور جو درویش خواہش نفسانی سے پیٹ بہر کہانا کہائے وہ نفس پرست ہے درویش نہیں ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وقتِ سفر دریائی میں نے ایک درویش کی زیارت کی نہایت صاحب نعمت تہے اور مجاہدوں سے یہ حال ہورہا تہا کہ صرف ہڈیاں ہی جسم مبارک میں باقی تہیں اُن کا یہ دستور تہا کہ بعد از وقتِ چاشت مشغولی سے فراغت پاکر لنگر میں تشریف لیجاتے لنگر اُنکا ہزار من غلہ روزانہ کا تہا نماز پیشیں تک اُسکی تقسیم میں مصروف رہتے ہر آنے والے کو کہانا کہلاتے اور ننگے کو کپڑے پہناتے۔ الغرض جبتک اُنکے پاس سے کل ختم نہو چکتا یا نٹتے رہتے پہر مصلے پر جا بیٹہتے۔ اور ہر آنیوالے کو زیر مصلا سے جو اُسکے نصیب کا ہوتا نکالکر عطا فرماتے میں چند روز اُنکی صحبت میں رہا وہ صائم الدہر ہی تہے جب وقت افطار ہوتا چار کہجوریں عالم غیب سے اُنکے پاس آتیں وہ دو مجہے دیتے اور دو آپ کہاتے مجہہ سے فرماتے تہے کہ جبتک خلق کی صحبت سے اجتناب نہ کیا جائے اور کم نہ سووے تہوڑا نہ بولے۔ کم خوراک نہو جاوے۔ عالی مقام نہیں ہوسکتا۔ اسکے بعد حضرت قطب الاسلام ادام اللہ بقاؤہ نے ارشاد فرمایا کہ اے درویش حضرت عیسے علیہ السلام تجرید اور تفرید میں بدرجۂ کامل اکمل تہے جب اُنہیں آسمان پر لیگئے آواز آئی کہ انہیں الگ ہی رکہو کہ آلائش دنیا اِنکے ساتہہ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہایت حیرت زدہ ہوئے۔ اسباب دنیاوی اپنے کپڑوں میں دیکہنے لگے۔ خرقہ شریف میں ایک سوئی اور ایک کاسۂ چوبیں پایا۔ عرض کی۔ بار خدایا اسکا کیا کروں۔ وحیِ ربانی ہوئی پہینک دو آپنے اُسے پہینک دیا تب آسماں پر گزر ہوا۔ اے درویش جب ایسی قلیل وکم مایہ چیز ہونیسے ایسے اولوالعزم پیغمبر پر اعتراض ہوا تو افسوس اُن لوگوں کے حال پر ہے جو دنیا میں بالکل آلودہ ہورہے ہیں

اُن کا کس طرح گذر ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ درویش کو مجبور رہنا چاہیئے کہ بوجہ اسکے اُس کی ترقی مدارج ہوتی ہے۔ اس کے بعد ایک اور درویش کا ذکر کیا کہ وہ بڑے بزرگ تھے ہر روز ایک سِرا منکشف ہوتا تھا اور وہ سیراب ہوکر دوسرے سِر کی طلب کرتے تا انیکہ انپر بے شمار اسرار الٰہی کھل گئے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور فرمایا میں نے اُن ہی بزرگ کی زبانی یہ رباعی مثنوی سنی تھی بہت ہی پسندیدہ ہے **مثنوی** ہر آں ملکے کہ وا پس مے گزارم ؛ دو صد ملکے دگر در پیش دارم ؛ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اہل سلوک اور طائفہ متحیر ان نے فرمایا ہے کہ درویش وہ ہے جو بروقت رہروی ہزاروں ملک پاؤں کے نیچے سے نکالے اور قدم آگے کو بڑھاوے جسکو اس عالم سے خبر نہیں وہ درویش نہیں۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ بعض اولیاء اللہ نے جو اسرار الٰہی کو فاش کیا ہے وہ اُنسے غلبات شوق میں بوا مدہوشی میں کوئی سر فاش کر گئے لیکن بعض جو کامل حال ہیں اُنسے کوئی سر فاش نہیں ہوا۔ پس راہ سلوک میں حوصلہ وسیع چاہیئے کہ اسرار جگہ پکڑیں اور فاش نہونے پائیں کیونکہ راز سر دوست ہے جو شخص کامل ہوتا ہے کبھی سر دوست کو فاش نہیں کرتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں ایک عرصہ تک حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ آپ نے کوئی سِر اسرار دوست سے ظاہر کیا ہو۔ اسکے بعد میری طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے فرید کامل اکمل ایسے ہی ہوئے ہیں کہ اُن سے کسی حالت میں بھی سر دوست فاش نہیں ہوا اور دوسرے اسراروں پر واقف ہوتے چلے گئے۔ بعدہ فرمایا اے فرید اگر منصور کامل ہوتا ہرگز وہ سر دوست کو کشف نکرتا۔ چونکہ کامل نتھا ایک قطرہ ہی سے چھلک پڑا اور اسرار دوست کو کشف کر دیا۔ پس نتیجہ اُسکا یہ نکلا کہ سولی پر چڑھایا گیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت جنید بغدادی جب عالم سکر و سکوت میں ہوتے سوائے اسبات کے دوسری بات نکرتے کہ ہزار افسوس اُس عاشق پر کہ دوستی کا دم بھرے اور جب کوئی سرا سپر کھولیں وہ فوراً اپنی زبان سے باہر نکالدے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری نور اللہ مرقدہ کے سنا ہے وہ فرماتے تھے۔ ایک بزرگ تھا اُسنے مدتوں عبادت کی اور بہت سے مجاہدے کیئے اس

عبادت اور ریاضت سے اُسپر ایک سر ظاہر ہوا افسوس کہ اُسکا حوصلہ تنگ تھا وہ اس سر کو ضبط نکر سکا فوراً اس محبت کے اسرار کا کشف کر دیا اُسیوقت تمام نعمت سلب کی گئی وہ اس سلب نعمت کے رنج سے دیوانہ ہوگیا۔ ہاتف نے آواز دی کہ اے خواجہ اگر تم اس اسرار کو ظاہر نکرتے تو مستحق حاصل کرنے دوسرے اسرار کے بھی ہوتے لیکن تمہیں اسکی قابلیت نہ تھی تم سے واپس لیکر دوسرے کو دیدیا گیا۔ اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاؤہٗ نے زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ اے فرید راہِ سلوک میں ایسے ایسے لوگ ہوئے ہیں کہ ہزارہا دریائے اسرار الٰہی کو پی گئے اور نعرۂ ہل من مزید مارتے رہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کسی بزرگ نے دوسرے بزرگ کو خط لکھا کہ آپ اُس شخص کے حق میں کیا فرماتے ہیں جو ایک قدح محبت سے چھلک اٹھا ہو اُنہوں نے جواباً تحریر فرمایا کہ افسوس اُسکی کم ہمتی اور کم حوصلگی پر۔ مرد ایسے ہونے چاہئیں کہ ہزارہا دریائے معرفت الٰہی پی جائیں اور دعوی ہل من مزید کرتے رہیں۔ یہاں ایسے ہی ہیں کہ پچاس برس سے یہی حال گزر رہا ہے اور ہل مزید پکار رہے ہیں اور میں تم کو منع کرتا ہوں کہ کہیں بیکار نہ اُٹھو جسنے سر دوست ظاہر کیا وہ بے نصیب رہا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جبتک درویش سب یگانوں سے بیگانہ نہو جائے اور تجرید اختیار نہ کرے اور آلائش دنیا میں گرفتار رہے کبھی اُسکو مقام قرب حاصل نہو گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جب بعد عبادت ہفتاد سالہ حضرت بایزید بسطامی رح کو مقام قرب میں لیگئے ندا آئی کہ واپس لیجاؤ اپنے ہمراہ آلائش دنیا لائے ہیں۔ اُسیوقت حضرت بایزید بسطامی رح نے اپنے بدن کا ملاحظہ کیا ایک کوزۂ گلی اور ایک چمڑے کا ٹکڑا خرقہ میں پایا فوراً نکالکر پھینک دیا تب مقام قرب میں جگہ پائی پس اے بھائی جب بایزید جیسے بزرگ کو ایسی تھوڑی آلائش سے جسکی کچھ مقدار نہیں جگہ نہ ملی تو وے شخص جو حد سے زیادہ آلائش دنیا میں گرفتار ہیں درگاہ خداوندی میں کیونکر باریاب ہوں گے۔ اے بھائی راہ سلوک اور شے ہے اور دنیاداری اور شے۔ یہ اجتماع ضدین ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا درویش جب کامل ہو جاتا ہے جو کچھ حکم دیتا ہے وہی ہو جاتا ہے ذرہ اوس سے متجاوز نہیں ہوتا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اور قاضی حمید الدین ناگوری جو میرے بڑے دوست ہیں جانب

ریا مسافر تھے ہم نے وہاں ایک عجیب قدرت آلہی مشاہدہ کی جو بیان میں نہیں آسکتی نزدیک دریا ایک مقام
تھا میں اور قاضی حمید الدین دونو باہم وہاں بیٹھے تھے کہ اثر گرسنگی معلوم ہوا ناگاہ ایک بکری مونھہ
میں دو روٹیاں لیئے پیدا ہوئی اور ہمارے سامنے رکھکر چلی گئی ہم دونوں نے کہائیں اور آپس میں
گفتگو شروع کی کہ یہ بکری نہ تہی رجال الغیب سے کوئی تہا۔ اثنائے گفتگو میں ایک بہت بڑا بچھو
نظر پڑا جانب دریا رواں تہا کنارے دریا کے پہونچکر اپنے تئیں دریا میں ڈالا اور عبور کر گیا۔ ہمیں دیکھنے
اس واقعہ سے تعجب ہوا میں نے قاضی صاحب سے کہا کہ اس میں ضرور کوئی سر آلہی پوشیدہ ہے آؤ دریافت
کریں یہ کہکر میں اور قاضی صاحب اٹھے اور اسکے عقب میں رواں ہوئے۔ کنارۂ دریا پر پہونچے دریا
زور شور سے رواں تہا اور ناؤ بیڑہ کشتی کوئی شے موجود نہ تہی جو باعث عبور دریا ہوتی۔ ہم عاجز تھے
میں نے درگاہ آلہی میں دعا کی کہ بارِ خدایا اگر ہم نے اپنا کام کمال کو پہنچا لیا ہو تو دریا ہمیں راہ دے
ناگاہ دریا شق ہوگیا اور درمیان دریا کے راہ ہویدا ہوئی۔ ہم اُس راہ میں رواں ہوکر پار اُتر گئے وہ بچھو
ہمارے آگے آگے رواں تہا۔ بچھو ایک درخت کے تلے پہونچا جسکے سایہ میں ایک مرد سورہا تہا اور ا
ایک اژدہا کلاں درخت کی جانب واسطے کاٹنے اُس مرد خوابیدہ کے آتا تہا بچھو نے پہونچکر
سانپ کے ڈنک مارا سانپ مرگیا اور بچھو غائب ہوگیا۔ ہم دونو اُس سانپ کے نزدیک گئے ہمارے
اندازہ میں بوجھہ اُس اژدر کا ہزار من کے قریب ہوگا۔ ہم وہاں اس امر کے منتظر ٹہیرے کہ
جب وہ مرد اُٹھے ہم اُس سے ملاقات کرکے اپنا رستہ لیں۔ اُسکے اُٹھنے میں دیر ہوئی ہم اُسکے نزدیک
گئے دیکہا تو معلوم ہوا کہ شخص شرابی ہے شراب پیکر قے کی اور بدمست پڑا ہے۔ ہمیں افسوس ہوا کہ ناحق
اسقدر تکلیف اُٹھائی اور متعجب ہوئے کہ ایسے بیفرمان شخص پر خدا تعالی نے اس قدر نوازش
فرمائی کہ اُسے ایسی آفت سے بچایا جونہی یہ اندیشہ ہمارے دلمیں گزرا ویسے ہی ہاتف غیب نے
آواز دی کہ اگر ہم پارساؤں پر ہی اپنی توجہ مبذول رکہیں پس غریبوں کا کون حامی ہوگا۔ ہم
اس گفتگو میں تھے کہ وہ غریب شخص بدمست جاگ اُٹھا سانپ کو اپنے متصل مرا ہوا دیکہکر نہایت حیران
و پریشان و متعجب ہوا۔ ہم نے تمام کیفیت بچھو و سانپ کی بیان کی وہ اپنے کردار سے

نہایت شرمندہ و نادم ہوا فی الفور توبہ کی تھوڑے عرصہ کے بعد ہم نے سنا کہ وہ بہت بڑا بزرگ ہوا اور واصل الی اللہ ہوگیا تھا سات حج پیادہ پا برہنہ کئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جب وقت نیک آپہونچتا ہے عنایت الٰہی شامل حال ہوجاتی ہے ہوائے لطف چلنے لگتے ہی وہ قادر ہے اگر چاہے ہزاروں گبر اور خرابا تیوں کو ایک لحظہ میں صاحب سجادہ کرے اور بخشدیوے اور جب بدبختی شامل حال ہوتی ہے لئیم قہاری چلنے لگتی ہے ہزاروں صاحب سجادہ خراب ہو جاتے ہیں۔ پس اے بھائی حق تعالیٰ سے کبھی نڈر نہ ہونا چاہیئے عاقبت کسیکو معلوم نہیں۔ کیا معلوم کیا ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ابلیس لعین کو اگر عاقبت معلوم ہوتی بے شبہہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرتا۔ چونکہ عاقبت معلوم نہتی اپنی طاعت پر خیال کیا جس سے غرور پیدا ہوا خاک کو سجدہ کرنا اپنی کسرشان سمجھا سجدہ نکرنے سے ساری طاعت اُسپر اُلٹی ماری گئی اور راندۂ بارگاہ الٰہی ہوا۔ اسکے بعد فرمایا کہ میں نے کسی شہر میں دیکھا تھا کہ وہاں دس دس بیس بیس آدمی جابجا متحیر کھڑے تھے الّا وقت نماز عالم صحو میں آتے اور نماز ادا کرکے پھر عالم سکر میں ہوجاتے میں اُنکی خدمت میں بہت دنوں تک رہا۔ ایک روز چند آدمی اُنکی گروہ کے میرے روبرو ہوش میں آئے تھے میں نے اُنسے عرض کیا کہ آپ لوگوں کا یہ حال کب سے ہے جواب دیا کہ تقریباً ساٹھ یا ستر برس ہوئے ہونگے کہ ہم نے قصہ راندۂ درگاہ کبریائی ہونے ابلیس لعین کا سنا تھا اُسوقت سے ہمارا یہ حال ہے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاؤہ ہائے ہائے کا نعرہ مار کر زور زور سے رو پڑے اور یہ الفاظ زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمائے کہ حال کاملوں کا اس سے بھی بڑھکر ہے وہ لوگ اپنے ہی احوال میں متحیر ہیں۔ میں یہ نہیں جانتا کہ میرا شمار کس طائفہ میں ہے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاؤہ کھڑے ہوگئے۔ مجلس رخصت ہوگئی اور آپ عالم تحیر میں مشغول ہوئے۔

مجلس دوم۔ روز پنجشنبہ تاریخ چہارم شوال المکرم ۶۱۸ھ ہجری سعادت قدمبوس حاصل ہوئی قاضی حمید الدین ناگوری۔ مولانا علاء الدین کرمانی۔ مولانا شمس الدین ترک۔ اور بہت سے صوفیائے عظام حاضر خدمت شریف تھے گفتگو اہل سلوک کے بارہ میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا۔ سالک راہ و

ہیں کہ سر سے پاؤں تک دریائے محبت میں غرق ہیں انپر کوئی ساعت ایسی نہیں گذرتی کہ باران محبت و عشق عالم غیب سے انکی ذات پر نہوتا ہو اسکے بعد ارشاد فرمایا عارف وہ ہے کہ ہر لحظہ و ہر لمحہ ہزار حالات عجیبہ اسپر ظاہر ہوویں اور وہ عالم سکر میں غرق ہووے اگر اسوقت اسکے سینہ میں زمین و زمان و مافیہا داخل ہو جاویں اُسے انکے اُترنے سے مطلق خبر نہو اسکے بعد ارشاد فرمایا سمر قند میں تین ایک بزرگ سے ملاقی ہوا وہ عالم تحیر میں متحیر تھے میں نے وہاں کے ساکنین سے دریافت کیا کہ انہیں اس حال میں کتنے برس ہوئے لوگوں نے جواب دیا کہ ہم انہیں بیس برس سے اُس حال میں دیکھتے ہیں الغرض میں چند روز اُنکی صحبت میں رہا ایک وقت عالم صحو میں پایا دریافت کیا کہ کتنے روز ہوئے آپ اس عالم میں ہیں کہ کسیکے آنے جانے سے مطلع نہیں ہوتے اُنہوں نے جواب دیا کہ اے نادان اُسوقت کہ درویش دریائے محبت میں غرق ہوتا ہے جو کچھہ اُسپر منجلی ہو اُس سے اور نیز ہژدہ ہزار عالم سے اُسے خبر نہیں ہوتی۔ اگر ایسے وقت میں اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنے کی بھی خبر نہوگی۔ پس اے درویش یہہ راہ عشق بازی ہے جس نے اس راہ میں قدم رکھا وہ اپنی جان سلامت نہیں لیگیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ جب حضرت یحیی علیہ السلام کے حلق پر معاندین نے چھری رکھی اور گلا کاٹنے لگے آپنے شدت درد سے چاہا کہ فریاد کریں اُسیوقت حضرت جبریل علیہ السلام آپکے پاس تشریف لائے اور کہا اللہ تعالی فرماتا ہے اگر آپ نے اُف کی تو نام آپکا جریدہ پیغامبران سے محو کر دیا جائیگا حضرت یحیی علیہ السلام نے اس حکم سننے پر اُف تک نہ کی اور نہایت صبر کے ساتھہ جان جان آفرین کو سونپی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اسیطرح جب آرہ حضرت زکریا علی نبینا وعلیہ السلام کے سر مبارک پر رکھا گیا اور چیرنے لگے آپنے بھی شدت تکلیف سے آہ کرنی چاہی اسیطور حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور یہی حکم خداوندی سنایا۔ آپ بھی خاموش ہو رہے یہاں تک کہ جسم مبارک کے آرہ سے دو ٹکڑے ہو گئے۔ یہ فرماکر حضرت خواجہ قطب الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا جو شخص دعوی محبت کا کرے اور وقت تکلیف کے فریاد کرتا ہے وہ محب

صادق نہیں ہے بلکہ کاذب اور دروغگو ہے کیونکہ دوستی کا اصل مطلب یہ ہے کہ جو بلا دوست کی جانب سے پہونچے اُسے نعمت غیر مترقبہ جانے کہ اسی بہانہ سے یاد کیا گیا۔ اسکے بعد فرمایا۔ رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رسم تھی کہ جس روز اُنپر بلا نازل ہوتی آپ نہایت خوش ہوتیں اور فرماتیں کہ دوست نے میری یاد کی اور جس روز بلا نازل نہوتی فرماتیں اور بدرجۂ اتم رنج کرتیں کہ کیا سبب ہوا جو آج میری یاد نہ ہوئی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ واسعۃ سنا ہے فرماتے تھے کہ دعوئی محبت اُسے کرنا چاہیئے جو بلائے دوست پر صبر کرسکے کیونکہ بلا دوست کی دوستی کے واسطے ہے۔ جس روز دوست پر بلا منزل نہو جاننا چاہیئے کہ یہ نعمت اُس سے لیلیگئی کیونکہ راہ سلوک میں نعمت اسی بلائے دوست کو کہتے ہیں **رباعی** مابلابر کسے قضا نکنیم ؛ نام او در از او لیا نکنیم ؛ ایں بلا گوہر خزانۂ ماست ؛ گوہر خود بکس عطا نکنیم ؛ اسکے بعد حکایت مردانِ غیب کے بارہ میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا جب ابن آدم میں صلاحیت شمول مردان غیب ہوتی ہے مردان غیب اُسے آواز دیتے ہیں وہ اُنکی جانب رواں ہوکر اُن میں جا ملتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا شیخ عثمان سنجری نام میرے دوست اور پیر بھائی تھے نہایت عابد وزاہد صائم الدہر تھے جب کام اُنکا کمالیت کو پہنچا مردانِ غیب نے اُنسے ملاقات کی اور اپنے زمرہ میں شامل ہوجانے کو عرض کیا۔ آپنے منظور فرمایا۔ اسکے بعد ایک روز وہ میرے ہمراہ دوستونکی مجلس میں بیٹھے تھے مردان غیب نے آواز دی۔ شیخ عثمان آؤ ہم جاتے ہیں اُنہوں نے لبیک کہا اور ہمارے درمیان سے اُٹھکر آواز کی طرف چلے گئے نہ معلوم کہاں گئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اور قاضی حمید الدین ناگوری طواف خانہ کعبہ میں مصروف تھے ہمارے آگے ایک بزرگ جنکا نام شیخ عثمان تھا اور وہ شیخ ابو بکر شبلی کی آل میں سے تھے طواف کر رہے تھے ہم نے اُنکی ہم قدمی اختیار کی اور اُنکے نقش پا پر اپنا قدم رکھتے تھے شیخ عثمان نے روشنضمیری سے ہمارا حال دریافت کیا اور فرمایا متابعت ظاہری کیا کرتے ہو لازم ہے کہ میری متابعت باطنی اختیار

کر و میں نے عرض کی آپکی متابعت باطنی کیا ہے ارشاد فرمایا میں ہر روز ہزار مرتبہ قرآن شریف ختم کرتا ہوں مجھے اور قاضی حمید الدین ناگوری کو اُنکے اس کلام سے تعجب ہوا کہ یہ امر طاقت بشری سے باہر ہے شاید ہر سورت کی آیات شروع پڑھ لیتے ہونگے۔ ہم اسی اندیشہ میں تھے کہ اُنہوں نے مڑکر ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کہ جیسا تم خیال کرتے ہو غلط ہے میں ہزار مرتبہ روزانہ قرآن شریف حرفاً بعد حرف پڑھتا ہوں جب یہ حکایت ہو رہی تھی مولانا علاء الدین کرمانی نے ارشاد فرمایا کہ جو بات عقل میں نہ آوے وہ کرامت ہے کیونکہ کرامت میں عقل کچھ درک نہیں کر سکتی۔ حضرت خواجہ قطب الاسلام یہ سنکر آبدیدہ ہوئے اور فرمایا جو شخص مقامات علیا پہونچا وہ اپنے نیک اعمال سے پہونچا فیض الٰہی ہر کسے کے خمیر میں مرکب ہے الا کوشش اور جد و جہد چاہیئے کہ مقاماتِ علیا حاصل ہوں۔ اسکے بعد گفتگو آداب مجلس کے بارے میں واقع ہوئی خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ مجلس میں جو جگہ خالی ملے وہیں بیٹھہ جائے کہ آنے والے کی وہی جگہ ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہ دعاگو مقام اجمیر شریف میں مولانا صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر تھا۔ میرے مرشد وارث النبی فی الہند خواجہ بزرگ معین الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً بھی زینت دہ مجلس تھے امر متذکرہ بالا میں گفتگو ہو رہی تھی مولانا صلاح الدین علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا کہ ایکبار پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کسی جگہ تشریف فرما تھے اور اصحاب مانند ہالہ کے جو گرد قمر ہوتا ہے حلقہ کیئے ہوئے بیٹھے تھے تین آدمی آئے ایک کو اس حلقہ میں جو رسول خدا صلعم کے گرد تھا جگہ ملی دوسرے کو حلقہ میں جگہ نہ ملی وہ باہر بیٹھہ گیا تیسرا منغص ہو کر چلا گیا اُسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے نبی آخر الزماں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان آدمیوں سے جو شخص دائرہ میں بیٹھا ہے ہم نے اُسے پناہ دی اور دوسرے کو بھی جو پس دائرہ بیٹھا تھا اپنے لطف و کرم سے بخشدیا مگر تیسرا جو چلا گیا بے نصیب رہا اُسکے مونھ پھیرنے سے ہماری رحمت نے اُس سے مونھ پھیر لیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تنبیہ ابو اللیث سمرقندی میں لکھا ہے کہ جو

شخص مجلس سے اٹھا دے اور اس میں نہ بیٹھے وہ ملعون ہے اسکے بعد گفتگو فرمان پیر کے بارہ میں ہوئی آپنے
ارشاد فرمایا کہ نفسِ پیر دو طرح پر ہے ایک نفس نیک۔ دوسرا نفسِ بد خدا ایسا نکرے کہ نفس بد کسیکے
واسطے جاری فرمائیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
کے سنا ہے وہ ارشاد فرماتے تھے کہ ایک روز میں اور خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ ایک جگہ
بیٹھے تھے کہ شیخ برہان الدین نام ایک بزرگ جو میرے پیر بھائی تھے خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ
کی خدمت میں آئے۔ کسیقدر پریشان خاطر اُنکے چہرے سے ظاہر تھی حضرت خواجہ عثمان ہارونی
قدس سرہ نے ارشاد فرمایا اے برہان الدین آج تمہاری طبیعت پر ملال کیسا ہے عرض کی کہ
قبلۂ عالم میں اپنے پڑوسی کے سبب نہایت تنگ ہوں اُسنے اپنے مکان پر چوبارہ بنایا ہے جس سے
میرا مکان اُسکے مکان سے نیچا ہو گیا ہے اُسکے چڑھنے اُترنے سے میرے مردمان خانہ کی
بے پردگی ہوتی ہے خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ نے برہان الدین سے دریافت کیا کہ وہ تجھے میرا
مرید جانتا ہے یا نہیں۔ برہان الدین نے عرض کی کہ قبلہ میرے مرید ہونے سے واقف ہے آپنے
یکایک زبان مبارک سے فرمایا پھر کیا وجہ ہے کہ وہ کوٹھے پر سے نہیں گر پڑتا اور اُسکا مہرۂ گردن نہیں
ٹوٹتا۔ اس عرصہ میں برہان الدین کو گھر کا کوئی کام یاد آگیا خدمتِ شیخ سے رخصت ہو کر گھر کو گئے راہ میں
سنا کہ تمہارا پڑوسی کوٹھے پر سے گر پڑا اور ایسا گرا کہ اُسکا مہرۂ گردن ٹوٹ گیا۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ میں اجمیر شریف میں بخدمت خواجہ بزرگ رضی حاضر تھا۔ اس زمانہ میں راجہ پتھورا کی حکومت
تھی وہ ہر وقت درپے تکلیف و تصدیع حضرت خواجہ کے رہتا تھا اور یہ چاہتا تھا کہ کوئی ایسی
سبیل ہو کہ آپ یہاں سے تشریف لیجائیں ہر کسی سے اس امر کے متعلق صلاح پوچھتا تھا جب یہ
خبر سمع شریف حضرت خواجہ بزرگ رض میں پہونچی آپ مراقبہ میں تھے ناگاہ مراقبہ میں ارشاد فرمایا کہ
ہم نے پتھورا کو زندہ مسلمانوں کے سپرد کیا چند روز نگذرے تھے کہ لشکر سلطان شہاب الدین
محمد غوری انار اللہ برہانہ کا پہنچا اور پتھورا کو زندہ گرفتار کیا۔ پس جاننا چاہیئے کہ درویش کے
ایک کلمہ میں آگ اور دوسرے میں پانی ہوتا ہے حضرت خواجہ قطب الاسلام یہ فوائد بیان فرما رہے تھے

کہ ملک اختیار الدین ایبک جو بادشاہ کی طرف سے حاکم قصبہ کہتا خدمت شریف میں حاضر ہوا قدم بوسی حاصل کی اور مثال کئی گانوں کی معافی کی آپکی خدمت میں بطور نذر پیش کی حضرت خواجہ قطب الاسلام نے حاضرین کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ امر خلاف رسم ہمارے پیران عظام کے ہے کہ معافی دیہات یا کوئی نذرانہ مقررہ قبول کریں دنیامیں اُسکے طالب بہت ہیں۔ یہہ اُنہیں کے سزاوار ہے۔ اسکے بعد آپ نے جانماز کا کونا اُلٹایا اور ملک اختیار الدین کو بلاکر ارشاد کیا دیکھو ملک اختیار الدین اور سب حاضرین نے زیر مصلا دریائے ذخار خزائن الٰہی کا رواں دیکھا آپنے ملک اختیار الدین ایبک سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ اے اختیار الدین جس شخص کے پاس خزائن الٰہی کے دریا رواں ہوں اسے ان چند دیہات کے مثال سے کیا سروکار۔ یہ مثال لیجاکر واپس کرو اور بادشاہ کو مطلع کردو کہ آئندہ درویشوں کے ساتھ ایسی گستاخی سے پیش آوے ورنہ زیان پاوے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ معین الدین حسن سنجری قدس اللہ سرہ العزیز اور شیخ اوحد الدین کرمانی اور شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہما۔ اور یہ دعاگو ایک جگہ بیٹھے تھے گفتگو انبیائے علیہم السلام کے بارہ میں ہورہی تھی اس زمانہ میں سلطان شہاب الدین محمد غوری خود اسپہ سوار تھے ناگاہ ہماری طرف سے گزرے نظر ان بزرگواروں کی اُنپر پڑی زبان مبارک خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ سے برآمد ہوا کہ یہ لڑکا بادشاہ ہوگا اور جبتک شاہ دہلی نہو لیگا تب تک نہ مریگا چنانچہ ایسا ہی ہوا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کلمات نیک بزرگوں کے اکسیر کی خاصیت رکھتے ہیں۔ اسکے بعد گفتگو بیعت واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ تجدید بیعت بھی درست ہے اگر کوئی شخص اپنے پیر سے پھر جاوے یا توبہ میں لغزش واقع ہو وہ دوبارہ بیعت کرسکتا ہے اگر وہ بیعت نکرے گا بیعت اول درست نرہے گی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کتاب روضۂ مصنفہ شیخ الاسلام برہان الدین رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے عزم فتح مکہ کیا قبل از غزوہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بطریق سفارت مکہ والوں کے

پاس روانہ کیا انکی جائے پر دشمنوں نے از راہ حسد یہ گپ اڑائی کہ حضرت عثمان رضے اللہ تعالی عنہ مکہ شریف میں شہید کئے گئے جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سنی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جمع فرمایا اور ارشاد فرمایا نئے سر لیسے بیعت جنگ ساکنان مکہ کے واسطے کرو سب نے از سر نو بیعت کی اسوقت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم درخت کے تنہ سے لگے ہوئے بیٹھے تھے اس بیعت کو بیعت شجرہ اور بیعت رضوان بہی کہتے ہیں۔ اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاءہ نے ارشاد فرمایا کہ دیکہو صحابہ رضہ نے بہی تجدید بیعت کی ہے حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اسکے بعد مینے التماس کیا کہ حضوری مرشد حاصل نہو اور توبہ میں لغزش واقع ہو جائے تو کیا کرنا واجب ہے۔ حضرت قطب الاسلام والمسلمین نے ارشاد فرمایا کہ اپنے پیر کے کپڑے آگے رکہے اور اُنسے بیعت کرے اور فرمایا میں نے کئی مرتبہ ایسا کرتے اپنے مرشد کو دیکہا ہے اور کبہی کبہی میں نے بہی کیا ہے۔ اسکے بعد حکایت حسن اعتقاد مریدوں میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ بغداد شریف میں ایک درویش کو کسی اتہام میں پکڑکر قاضی کے روبرو لائے۔ قاضی نے بعد تحقیقات کے حکم قتل کا سنایا جلاد یہ حکم سنکر درویش کو سیاست گاہ میں لیگیا اور موافق قاعدہ کے قبلہ رخ کیا اور چاہا کہ قتل کرے اس درویش نے موہنہ قبلہ سے پہیر کر رخ بجانب مزار اپنے پیر کے کرلیا۔ جلاد نے کہا وقت موت موہنہ بجانب قبلہ کرنا چاہیے درویش نے کہاکہ تو اپنے کام میں مشغول ہو میں نے موہنہ اپنے قبلہ کی جانب کرلیا ہے وہ دونوں اسی حیص وبیص میں تہے کہ قاصد خلیفہ کا حکم لیکر آیا کہ ہم نے قصور اس درویش کا معاف کیا لازم ہے کہ چہوڑ دیا جاوے۔ حضرت خواجہ قطب الاسلام نے اس حکایت کے بعد ارشاد فرمایا کہ دیکہو اُسکی خوش عقیدتی نے صاف قتل سے بچالیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت معین الدین حسن سنجری نور اللہ مرقدہ درمیان اصفیا متمکن تہے گفتگو مختلف ابواب میں ہورہی تہی جب آپ کی نگاہ سوئے قبلہ جاتی آپ فوراً کہڑے ہو جاتے چنانچہ اُس جلسہ میں تقریباً ایک سو دس مرتبہ ایسا اتفاق ہوا اور سب اصحاب صفہ حیران تہے کہ

کہ یہ کیا معاملہ ہے اور اسکی کیا وجہ ہے الا بوجہ ادب آپ سے کوئی دریافت نکر سکتا تہا جب خواجہ بزرگ
مجلس سے فارغ ہوئے میں نے ایک شخص سے جو خادم خاص حضرت کا تہا اور حضرت خواجہ اس کو
ایسے بعض امور جو سب کے روبرو قابل اظہار نہیں ہوتے تہے بتلا دیتے تہے کہا کہ وقت خلوت
حضرت سے اسکا سبب دریافت کیجو اُسنے ایکروز موقع پاکر حضرت خواجہ بزرگ سے تمام کیفیت
عرض کی آپنے ارشاد کیا کہ اس طرف مزار مبارک میرے مرشد رضی اللہ عنہ کا ہے۔ جب میری
نگاہ اُس طرف پڑتی تہی مجہپر لازم ہوجاتا تہا کہ تعظیماً سروقد ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مرشد
کو پیر کے حضور اور غیبت میں یکساں رہنا چاہیئے اور جب اُنکا انتقال ہوجائے اُسوقت زیادہ ادب
کرنا لازم ہے۔ اسکے بعد گفتگو سماع کے بارہ میں ہوئی آپنے فرمایا کہ جو لذت سماع میں ہے وہ
کسی دوسری چیز میں نہیں ہے اور وہ کیفیت ایسی ہے کہ بغیر سماع کے حاصل نہیں ہوسکتی۔ اسکے
بعد ارشاد فرمایا کہ میں اور قاضی حمید الدین ناگوری خانقاہ شیخ علی سنجری میں مقیم تہے وہاں سماع
ہوا قوالوں نے یہ شعر گایا ؎ کشتگانِ خنجر تسلیم را ٭ ہر زماں از غیب جانِ دیگر است ٭ مجہے
اور قاضی حمید الدین ناگوری کو اس شعر پر وجد ہوا تین رات دن کیفیت رہی کہ ہم اس بیت
کے سننے سے بیخبر اور بیہوش تہے بعد اسکے جائے قیام پر آئے اور قوالوں کو ساتہ لائے مکان
پر لاکر یہی بیت گوائی اور چار روز متواتر بیہوش رہے البتہ وقت نماز کے ہوش آجاتا تہا بعد نماز
پہر بیہوش ہوجاتے تہے۔ الغرض سات روز سماع میں مشغول رہے اور ہر روز ایک نئی کیفیت
ظاہر ہوتی تہی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اور قاضی حمید الدین ناگوری ایک شہر میں
پہونچے وہاں بارہ آدمیوں کی جو جماعت متحیران سے تہی زیارت کی ہر ایک اُنمیں سے صاحب کمال
تہا نماز کے وقت ہوش میں آتے اور پہر متحیر ہوجاتے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا اے فرید انبیاء
علیہم السلام معصوم اور اولیائے کرام محفوظ ہیں یہی وجہ ہے کہ عالم سکر میں بہی کوئی فعل خلاف
شریعت انسے سرزد نہیں ہوتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اور میرے مرشد خواجہ بزرگ حج
کو تشریف لے گئے بروقت واپسی ایک شہر میں جسکا نام یاد نہیں رہا ایک بزرگ کی زیارت سے

سے مشرف ہوئے وہ ایک غار میں تھے خوف اور ہیبت الٰہی نے اُنکے بدن پر گوشت باقی نہ رکھا تھا
اس قدر لاغر ہو رہے تھے گویا ایک چوب خشک ہیں خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ نے مجھ سے مخاطب ہو کر
فرمایا کہ اگر تمہاری مرضی ہو تو چندروز یہاں قیام کریں میں نے عرض کی جو حضور والا کی خوشی ہو
مجھے ہر طرح منظور ہے الغرض میں اور خواجہ بزرگ ایکماہ سے زیادہ اُنکی صحبت میں رہے اس عرصہ
میں صرف ایکروز کے لئے عالم صحو (ہوشیاری) میں آئے تھے مگر اسروز بھی تھوڑی دیر ہوش
میں رہے پھر تحیر کے عالم میں ہو گئے جب ہم نے اُنکا وقت عالم صحو کا پایا سلام عرض کیا جواب
میں وعلیکم السلام ارشاد فرمایا اور فرمایا اے عزیزو تمہیں یہاں تکلیف ہوئی مگر اسکا بدلہ نیک
حاصل ہوگا کیونکہ اہل سلوک نے فرمایا ہے جو درویشوں کی خدمت کرتا ہے وہ البتہ منزل
مقصود کو پہونچیگا پھر ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ ہم بیٹھ گئے اپنا ذکر فرمانے لگے کہ میں محمد اسلم طوسی رح
کی اولاد سے ہوں مجھے اس عالم میں آئے تیس سال ہوئے کہ روز و شب کی کچھ خبر نہیں -
حق تعالیٰ مجھے آج تمہارے سبب سے عالم صحو میں لایا ہے - اے عزیزو اب تمہیں اجازت ہے
رخصت ہو - خدا تمہیں اس زحمت کی جو تم نے یہاں اُٹھائی مکافات نیک دیوے لیکن ایک
بات میری یاد رکھنا کہ دنیا کی طرف متوجہ ہونا اور خلقت سے تنہائی اختیار کرنا اور جو کچھ تمہارے
پاس نذر و نیاز سے پہونچے اُسے ایثار اور تصدق کرتے رہنا کبھی اپنے پاس نہ رکھنا ورنہ جوگی
درویشی حاصل ہوگا اور آخرین نصیحت میری یہ ہے کہ سوائے مشغولی حق دوسری چیز سے
التفات نکرنا یہ ارشاد فرماکر وہ درویش پھر عالم تحیر میں ہو گئے اور خواجہ بزرگ وہاں سے
روانہ جانب بغداد ہوئے - جب حضرت خواجہ یہ فوائد بیان فرما چلے عالم تحیر میں ہو گئے مجلس
برخاست ہوئی - دعاگو اپنے خرابہ میں جہاں مقیم تھا چلا گیا اور اپنے کام میں مشغول ہوا الحمد
للہ علی ذلک - ✦ -

مجلس سوم - روز یکشنبہ سوم ماہ مبارک شوال ۶۱۲ھ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو دولت
قدمبوسی حاصل ہوئی - گفتگو سلوک کے بارہ میں ہو رہی تھی خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ تقواہٗ

نے ارشاد فرمایا کہ مشائخ واولیائے طریقت نے بالاتفاق سلوک کے ایک سو اسّی درجے رکھے ہیں
لیکن اولیاء طریقہ جنید رحمۃ اللہ علیہ نے سو درجے اور اولیاء طریقہ ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ نے ستر درجے رکھے ہیں۔ اور
طبقہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اور بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ میں کل پچاس درجے شمار کیئے جاتے ہیں اور خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ
وعبد اللہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سلوک کے کل پینتالیس درجے ہیں اور
اولیائے طریقہ شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ و سمنون محب رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ مرتعش رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سلوک میں
بیس ہی درجہ ہیں الا ہمارے مشائخ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ دراصل سلوک
میں پندرہ ہی درجے ہیں۔ اسکے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان درجات میں ایک درجہ کشف وکرامت
کا ہے چاہیئے کہ اُس درجہ میں اپنی ذات کو پوشیدہ رکھے جسنے اپنی ذات کو درجہ کشف وکرامت میں
ظاہر کیا وہ آئندہ ترقی درجات سے بے بہرہ رہے گا تفصیل درجہ کشف وکرامت اسطرح
ہے جنکے نزدیک سلوک میں ایک سو اسّی درجے ہیں اُنمیں اسّی کا درجہ کشف وکرامت کا
ہے طبقہ جنیدیہ میں ستّرواں درجہ کشف وکرامت کا ہے طبقہ بصریہ میں بیسواں درجہ اور
طریقہ ذوالنون مصری میں پچیسواں درجہ کشف وکرامت کا ہے اور شاہ شجاع کرمانی کے
نزدیک دسواں درجہ کشف وکرامت کا ہے اور خواجگان چشت کے نزدیک پانچواں درجہ
کشف وکرامت کا ہے پس مرد وہی ہے کہ مرتبہ کشف وکرامت میں اپنی ذات کو ظاہر نکرے کہ
سلوک کے کل درجات حاصل ہو جاویں کشف وکرامت کے اظہار سے بقیہ درجات سے
محروم رہنا پڑے گا۔ اِسکے بعد مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اہل سلوک نے یہ درجات اسواسطے
رکھے ہیں کہ رہبر راہِ سلوک کو آسانی ہووے اور وہ اپنے حالات و مقامات سے واقف ہو کر اُسکی
ایزادی میں کوشش کرے جب حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاءہ یہ تمثیل بیان فرما چکے
آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ امت محمدی میں ایسے ایسے مرد ہو گزرے ہیں اور موجود
ہیں کہ اِن درجات کو حاصل کر کے اور ہزار ہا درجات اُنہوں نے حاصل کیئے اور ایک
ذرہ اسرار دوست کا باہر نہیں نکالا اور مطلق اس امر کا خیال نہیں کیا کہ ہم کون ہیں اور کیا ہیں

پس اسے فرید جب کوئی شخص اِن مقامات سے گذر کر اور آگے کے مقامات حاصل کرتا ہے عالم تحیر میں چلا جاتا ہے اور انکا فراق وصال سے بدل ہو جاتا ہے حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ تقواہ یہ بیان اور فوائد ارشاد فرما کر عالم تحیر میں ہو گئے۔ دعاگو اپنے مقام پر آکر مشغول ہوا الحمد للہ علی ذلک ؛

مجلس چہارم روز دوشنبہ تاریخ پندرہویں ماہ ذی قعدہ ۶۱۸ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی درویشان اہل صفہ مثل مولانا علاءُ الدین کرمانی۔ شیخ محمود موزہ دوز حاضر خدمت تھے گفتگو در باب تکبیر کہنے کے واقع ہوئی کہ درویش لوگ جو ہر گلی کوچہ میں تکبیر کہتے ہیں اسکی کیا اصل ہے حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ ظلہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو کہیں نہیں لکھا کہ ہر گلی و کوچے میں تکبیر کہی جائے اور نہ یہ طریقہ نیک ہے البتہ واسطے شکرانہ نعمت کے تکبیر کہنا حدیث شریف میں آیا ہے کہ تکبیر کہنے سے نعمت مزید ہوتی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا تکبیر کے معانی حمد ہیں اور شکر نعمت میں حمد کرنی چاہیئے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ جب میں مجلس شیخ شہاب الدین عمر سہروردی میں حاضر تھا وہ بغداد میں رہتے تھے مجھے بارہا انکی صحبت میں جانیکا اتفاق ہوتا تھا فی الواقع بہت بڑے بزرگ نہایت زاہد و عابد تھے میں نے اپنی عمر میں باوجود اس سیر و سیاحت کے اُنکے برابر کوئی عابد زاہد نہیں دیکھا۔ الغرض ایک درویش اُنکی خدمت میں آیا اور سلام عرض کیا اور دست مبارک اُنکا پکڑتے ہی فوراً تسبیح و تکبیر میں مصروف ہوگیا حضرت کو اُسکا یہ فعل اُسکا ازحد گراں گزرا فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد اصحاب بیٹھے ہوئے تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ بروز قیامت میری امت سے چوتھائی بہشت پُر ہوگی اور تین حصے دوسری امتوں کے ہونگے اسکے سُنتے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضے اللہ تعالی عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا آؤ اسکے شکرانہ میں تکبیر کہیں کہ خدا تعالی بہم نعمت مزید فرمائے حضرت صدیق رضؓ کی زبان مبارک سے نکلتے ہی صحابہ رضی اللہ تعالی علیہم اجمعین کھڑے ہو گئے اور واسطے ازدیاد نعمت کے تکبیر کہی اسکے بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو وحی ہوئی کہ آپکی امت سے ایک ثلث بہشت

پُر ہوگی اور دو ثلث دیگر ملل ہونگے جوں ہی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور حضرت صدیق رضہ کی تقلید کی اور دیگر اصحاب رضہ نے حضرت فاروق رضہ کی متابعت کی اسکے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بروز حشر بہشت بریں میں میری امت نصف ہوگی اور نصف دوسری ملتیں ہونگی حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان رضہ کھڑے ہو گئے اور اپنے دونوں ماسبق یاروں کی تقلید کی اور دیگر صحابہ نے آپکی متابعت کی۔ اسکے بعد بمرتبہ چہارم حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبتک میری امت داخل بہشت نہوگی دوسری امتیں داخل نہو سکیں گی حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضے اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اسکے شکرانہ میں بھی تکبیر کہنی چاہیئے۔ سب صحابہ نے تقلید کی۔ اسکے بعد حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحہ نے فرمایا کہ درویشوں نے جو چار تکبیریں بیان کی ہیں وہ یہی چار تکبیریں ہیں۔ پس ہر وقت تکبیر نہ کہنی چاہیئے۔ اسکے بعد گفتگو اس امر میں واقع ہوئی کہ اگر مرید نماز نفل پڑھتا ہو پیر آواز دیوے اور وہ نماز چھوڑ کر چلا آوے تو کیسا ہے۔ حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاوہٗ نے ارشاد فرمایا کہ نماز نفل چھوڑ کر جواب دینا فاضلتر ہے اسکا ثواب بہت ہے نماز نفل کا ثواب اس قدر نہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا حضرت خواجہ بزرگ نے آواز دی میں نے فوراً نماز چھوڑ دی اور جواب دیا فرمایا آؤ میں خدمت شریف میں حاضر ہوا ارشاد فرمایا کہ کیا کر رہے تھے میں نے عرض کیا نماز نفل میں مشغول تھا مخدوم نے آواز دی میں حاضر خدمت ہوا۔ ارشاد والا ہوا کہ بہت خوب کیا اپنے پیر کا فرمان بجالانا نماز نفل سے افضل ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً کی خدمت میں حاضر تھا اہل صفہ اور بزرگان چشت خدمت شریف میں حاضر تھے حکایت کرامت اولیاء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں ہو رہی تھی ایک طالب خدا نے آکر خدمت شریف میں واسطے بیعت کے عرض کی آپنے ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گیا اور دوبارہ عرض کیا

کہ میں اس غرض سے آیا ہوں کہ حضرت کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہوں آپ اُسوقت نہایت خوش
تھے ارشاد فرمایا اگر میرا حکم بجا لاؤ گے پس مجھے تمہارے مرید کرنے میں عذر نہو گا اُسنے عرض
کی بندۂ بیدرم ہوں فرمان والا بجا لانے سے مجھے کیا انکار ہے حضرت ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ
علیہ نے ارشاد فرمایا تم کلمۂ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہو بجائے اسکے لا الہ الا اللہ یوسف
چشتی رسول اللہ پڑھو وہ شخص راسخ الاعتقاد تھا فوراً کہہ اُٹھا یوسف چشتی رسول اللہ آپنے اُسے
ہاتھ دیا کہ بیعت کرے اس نے بیعت کی آپ نے نوازش از حد فرمائی اور خلعتِ خاص عطا فرمایا
اسکے بعد فرمایا کہ میں خود ہی کمترین غلامان حضرت خواجہ کائناتؐ ہوں میری یہ مجال کہاں
کہ اُنکی برابری یا ہمسری کا دعویٰ کروں یہ صرف واسطے دیکھنے تیرے حسن اعتقاد کے تہا تجھے
راسخ الاعتقاد پاکر مرید کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص توبہ کرے اُسے لازم ہے
کہ اُن شخصوں سے جنکی صحبت میں بیٹھنے سے وہ خراب ہوا تہا اجتناب کرے کبہی اُنکے پاس ہوکر
نہ نکلے ورنہ خوف ہے کہ شاید پہر پہلے حال میں مبتلا نہو جائے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ خواجہ
حمید الدین سہوانی بہت بڑے بزرگ تھے جب اُنہوں نے دست مبارک خواجہ معین الدین
حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً پر توبہ کی اور خانقاہ شریف میں رہنا اختیار کیا
اُنکے پُرانے یارغاروں نے آکر اُنسے چاہا کہ اُنکی صحبت نہ چھوڑیں۔ اور پہر اُسی ذوق و شوق
پر قائم ہوں۔ خواجہ حمید الدین نے اُنسے اغماض کیا اور کہا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ
زیادہ بک بک مت کرو ابتو اپنے ازار بند کو اسقدر مستحکم و مضبوط باندھا ہے کہ بروز حشر حوران
بہشتی پر بہی نہ کہولوں گا خواجہ قطب الاسلام ادام بقاؤہ یہ بیان فرمارہے تھے کہ کہانا
سامنے لایا گیا آپ کہانا کہانے میں مشغول ہوئے ہنگام اکل طعام شیخ نظام الدین
ابوالموید تشریف لائے اور سلام عرض کیا خواجہ ادام اللہ بقاؤہ نے جواب ندیا بلکہ التفات
بہی نہ فرمایا یہ امر حضرت شیخ نظام الدین ابوالموید پر نہایت گراں گذرا جب حضرت خواجہ
تناول طعام سے فارغ ہوئے اور مجلس شریف میں تشریف لائے خواجہ نظام الدین ابوالموید نے

سوال کیا کہ آپ کہانا کہار ہے تہے اُسوقت مَیں خدمت شریف میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا
آپنے جواب سلام نہ دیا اُسکا کیا سبب ہے حضرت خواجہ ادام اللہ ظلہ نے ارشاد فرمایا میں
طاعت میں مشغول تہا تجہے کیونکر جواب دیتا کیونکہ درویش کہانا واسطے قوت عبادت کے
کہاتے ہیں جب اُنکی یہ نیت ہے وہ عین عبادت میں ہیں اور وقت طاعت جواب نہیں
دیا جاتا پس لازم ہے کہ جب کوئی کہانا کہائے تو سلام نکرے۔ بعد اکل طعام سلام کرے
امام الحرمین نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات جو آپنے بیان کی ازروئے عقل ہے یا نقل۔ حضرت خواجہ
قطب الاسلام ادام اللہ بقاؤہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بیان میرا ازروئے عقل ہے۔ اس عرصہ
میں آپ عالم سکر میں ہوگئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ دعاگو اپنے خرابہ میں آکر مشغول ہوا
الحمد للہ علی ذلک ؛

مجلس پنجم۔ روز پنجشنبہ تاریخ پنجم ماہ ذی الحجہ ۶۱۸ھ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی
درویشان اہل صفہ مثل قاضی حمید الدین ناگوری مولانا علاؤ الدین کرمانی۔ سید نور الدین
مبارک و سید شرف الدین و مولانا علم الدین و مولانا شرف الدین دلوالی و شیخ ابوالحی و شیخ
محمود موزہ دوز و مولانا فقیہ حلاد کہ ہر ایک اُنکا اپنی مثل نہیں رکہتا تہا اور عرش سے فرش
تک اُنکو یکساں نظر آتا تہا حاضر خدمت شریف تہے گفتگو در بارۂ حج اور مسافران خانہ کعبہ
ہو رہی تہی۔ حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ ظلہ نے ارشاد فرمایا کہ خدا تعالی کے ایسے بہی
بندے ہیں کہ جب اپنی جگہ ہوتے ہیں کعبہ کو حکم ہوتا ہے کہ اُسی جگہ جاوے کہ وہ بزرگ
اُسکا طواف کریں۔ حضرت خواجہ ادام اللہ تقواہ یہ فرمار ہے تہے کہ حضرت خواجہ اور ہم سب
اصحاب صفہ کہڑے ہوکر عالم تحیر میں مشغول ہوگئے ہمیں اپنے وجود کی بالکل خبر نہ تہی۔
میں بہی اس مجلس مبارک میں عالم ذوق شوق میں مشغول تہا اتنے میں خواجہ ادام اللہ ظلہ
اور ہم نے تکبیریں بلند کیں جسطرح وقت طواف کعبہ میں تکبیریں بلند کرتے ہیں۔ اس عالم
ذوق و شوق میں ہر ایک کے بدن سے خون جانے لگا جو قطرہ خون کا زمین پر گرتا تہا اُس سے حروف

تکبیرات ظاہر ہوتے تھے۔ اس حالت میں ہمیں ہوش ہوا خانہ کعبہ کی زیارت کے موافق آداب خانہ کعبہ بجا لائے چار دفعہ اُسکے گرد پھرے ہاتف غیبی نے آواز دی کہ حج حضرت خواجہ بزرگ و دیگر اصحاب اہل صفہ قبول ہوا۔ اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کا دستور تھا کہ ہر سال اجمیر شریف سے خانہ کعبہ کی زیارت کو جاتے تھے جب کار اُنکا کمالیت کو پہنچا حاضران کعبہ آپکی زیارت مکہ معظمہ میں کرتے حالانکہ آپ اپنی جگہ میں مشغول رہتے تھے آخر الامر معلوم ہوا کہ ہر رات حضرت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ واسطے زیارت خانہ کعبہ جاتے ہیں اور فجر ہونیسے پیشتر لوٹ آتے ہیں اور نماز صبح اپنے جماعت خانہ میں ادا فرماتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میرے مرشد علیہ الرحمۃ مجھسے بیان فرماتے تھے کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ سنا آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ مودود چشتی قدس اللہ سرہ العزیز کو جب اشتیاق خانہ کعبہ غالب ہوتا تھا خانہ کعبہ کو فرشتے سرزمین چشت میں لے آتے تھے کہ خواجہ مودود چشتی زیارت سے مشرف ہوں۔ حضرت خواجہ اُسکی زیارت کرتے اور جو نمازیں وقت زیارت آئی ہیں ادا فرماتے جب جمیع مہمات زیارت سے فراغت پالیتے فرشتے خانہ کعبہ کو اُسکے مقام پر پہنچا دیتے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی قدس سرہ بہت بڑے بزرگ تھے ستر برس تک اُنہوں نے اپنے سجادہ سے قدم نہ اُٹھایا تھا حاضران کعبہ آپکو ایام حج میں خانۂ کعبہ میں پاتے اور واپس آنے پر کہتے کہ ہم نے زیارت حضرت خواجہ کی خانۂ کعبہ اور بیت المقدس میں کی ہے۔ اسکے بعد گفتگو در بارہ قرآن مجید و فرقان حمید واقع ہوئی۔ حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ شروع حلل میں قرآن شریف مجھے حفظ نہوتا تھا بدیں وجہ میری خاطر متردد رہتی تھی ایک شب خواب میں زیارت حضرت رسول مقبول صلعم سے مشرف ہوا بعد قدمبوسی عرض مدعا کی آپنے ارشاد فرمایا سر اوپر اُٹھاؤ میں نے حسب الحکم سر اوپر کیا۔ ارشاد ہوا سورۂ یوسف کی مواظبت کرو۔ میں یہ خواب دیکھکر بعد ازاں چند روز سورۂ یوسف کی مواظبت کی حق تعالیٰ نے مجھے آخر عمر میں قرآن شریف روزی فرمایا اسکے بعد ارشاد فرمایا جو قرآن شریف حفظ کرنا چاہے اُسے لازم ہے کہ سورۂ یوسف کی خوب مواظبت

کرے انشاء اللہ تعالی جلد قرآن شریف یاد ہو جاویگا۔ اسکے بعد فرمایا میں نے زبانی حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ کے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ مجھ سے میرے مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی کو بھی قرآن شریف یاد نہ ہوتا تھا اس باعث سے نہایت متردد رہتے تھے ایک شب اپنے پیر و مرشد کو خواب میں دیکھا کہ اُنہوں نے ارشاد فرمایا کس لیئے اس قدر متردد ہو اگر قرآن شریف حفظ نہیں ہوتا ہر روز سو مرتبہ سورہ اخلاص بہ نیت یاد کرنے قرآن شریف پڑھا کرو۔ حق تعالی قرآن شریف حفظ کرا دے گا۔ جب بیدار ہوئے حسب الحکم سورۂ اخلاص کی مواظبت کی بفضل الہی چند روز میں قرآن شریف حفظ ہو گیا۔ اور آخر عمر میں پانچ ختم روز مرہ کرتے تھے اسکے بعد دوسری عبادت میں متوجہ ہوتے۔ اِن فوائد بہیہ کے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام عالم تحیر میں مشغول ہو گئے مجلس برخاست ہوئی دعاگو اپنی جائے قیام پر آکر مشغول ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک ؛

مجلس ششم روز شنبہ بست ماہ ذی الحجہ ۶۱۴ہجری۔ تاریخ مذکور کو دولتِ قدمبوسی حاصل ہوئی عزیزان اہلِ صفا و درویشاں صاحب نعمت موجود تھے۔ حوض شمسی کے بارہ میں گفتگو ہو رہی تھی حضرت خواجہ دام اللہ بقاؤہٗ نے ارشاد فرمایا کہ جب سلطان شمس الدین التمش نے حوض مذکور بنانا چاہا اُسکے لیئے زمین تلاش کرنی شروع کی ہر روز ارکان دولت کو ہمراہ لیکر واسطے تلاش زمین کے جاتا جب اُس زمین پر جہاں اب حوض ہے پہونچا زمین مذکور ازبس پسندِ خاطر سلطان ہوئی ارکان دولت سے کہا کہ یہہ زمین لائق حوض مجوزہ ہے سب نے پسند کیا۔ یہ سلطان شمس الدین واصلان الہی سے ہی تھا جب اپنے مکان پر پہنچا وقت سونے کے سو گیا رات کو خواب میں دیکھا کہ نزدیک زمین حوض مجوزہ ایک شخص میانہ قد دراز گیسو ایسا خوبصورت جسکی خوبصورتی بیان میں نہیں آ سکتی مع چند نفر یاران و دوستان کھڑا ہوا ہے۔ میں نے اُنکی طرف اور اُنہوں نے میری جانب دیکھا بمجرد دیکھنے کے ایک شخص اُنمیں کا میرے پاس آیا اور کہا آؤ تم کو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم

کی زیارت کرادیں۔ میں اُسکے ساتھ گیا وہ نزدیک اسپ سوار کے لیگئے اور کہا اے شمس یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو تمہیں عرض کرنا ہے عرض کرو میں اُنکے قدموں پر گر پڑا چونکہ خیال تیاری حوض سے جان کو کاہش تھی اُسکے بارہ میں عرض کیا آپنے گھوڑے کو ایڑ دی وہ اُچھلا اُسکی ٹاپ کے پڑنے سے پانی نکل آیا آپنے ارشاد فرمایا کہ اے شمس اسی جگہ تالاب بناکرو کہ اس لذت اور شیرینی کا پانی دنیا میں کسی جگہ نہیں ہے شمس والی دہلی یہ خواب دیکھکر بیدار ہوئے اور ارکان دولت سمیت سوار ہوکر موقع پر پہونچے دیکھا تو فی الواقع نشانِ سم اور چشمہ پانی کا موجود ہے شمس والی دہلی نے اُترکر پانی پیا اور ارکان دولت نے بھی پیا سب نے اعتراف کیا کہ اس خوبی و لطافت کا پانی دنیا میں نہوگا۔ اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ برکاتہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تمام لذت اور شیرینی اس پانی میں جو تم ملاحظہ کرتے ہو سب حضرت رسول مقبولؐ کے قدوم مبارک کا صدقہ ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس حوض کے قرب و جوار میں صدھا مردانِ خدا آسودہ ہیں اور نہ معلوم تا بہ قیامت کس قدر اور آسودہ ہونگے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ برکاتہ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور شمس الدین التمش کے حالات بیان فرمانے لگے کہ وہ نہایت راسخ الاعتقاد مرید تھا۔ اکثر راتوں کو شب بیداری کرتا اور بہت کم سوتا۔ جب سوکر اُٹھتا کوزہ پانی کا آپ بھر لیتا۔ نوکر چاکر کو نہ اُٹھاتا۔ کہتا کہ آرام سے سوئے ہوؤں کو کیوں تکلیف دوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شمس والی دہلی اکثر راتوں کو بہ تبدیلِ لباس شہر میں گشت کرتے تھے تاکہ حال رعیت کا دریافت ہو۔ غریب مسلمانوں کے گھر پر جاتے اور روپیہ پیسہ عطا کرتے۔ ہر ایک کا حال پوچھتے۔ جب وہاں سے روانہ ہوتے مسجد اور غیر آباد جگہوں میں جاتے وہانکے رہنے والونکی خبر گیری کرتے اور ہزار ہا معذرت درمیان لاتے اور کہتے اگر کوئی بات میرے سے ملاقی ہونے کی دریافت کرے اصلا ذکر نکرنا۔ وقت صبح کے دربار روزمرہ کرتے اور اُن تمام مسلمانوں کو جنسے رات کو ملاقات کی تھی اور وہ فاقہ سے تھے بلاتے نہایت دلداری کرتے اور حسب ضرورت ہر کسی کی امداد کرتے اور کہتے۔ اگر کوئی

تم پر ظلم و تعدی کرے تو فوراً مجھے اطلاع دو کہ میں تخت معدلت پر بیٹھا ہوا ہوں جن امور کا تصفیہ کرنا ہو آج کر لو۔ کل بروز حشر مجھے تمہارے معاملات سے برآنے کی قوت نہیں ہے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاءہٗ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات اسواسطے کہتے کہ دعویٰ مظلوم کا انکے ذمہ سے ساقط ہو جاوے اور یہ بات کہنے کو جگہ ملے کہ میں نے تمہیں بلایا تھا اور تم نہ آئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک شب میرے قدموں میں آکر گر پڑے۔ میں نے سر اُٹھا کر پوچھا اتنے حیران و پریشان کیوں ہو۔ عرض کیا کہ حضور نے از راہ پرورش یہ بادشاہت عطا فرمائی اب میری یہ آرزو ہے کہ روز حشر کی شرمندگی سے چھوٹ جاؤں جسطرح آپنے میرا دامن یہاں پکڑ رکھا ہے وہاں بھی پکڑے رہیں میں نے قبول کیا تب چھوڑا بہت خوشی ہوکر چلے گئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں سفر بدایوں میں تھا یہ شمس والیٔ دہلی بھی وہیں تھے ایک روز میدان میں چوگان بازی کیلئے تشریف لے گئے۔ ایک شخص ضعیف العمر نے آکر سوال کیا اُنہوں نے کچھ جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک جوان شخص سائل ہوا اُسے مُٹھی بھر روپے دیئے۔ حاضرین کو تعجب ہوا انکی رفع تعجب کے لیئے فرمایا کہ اے عزیزو ہر شخص کو دینے والا خدا ہے میں کون ہوں جسکو دلاتا ہے دیتا ہوں اس کے بعد قضیہ شیخ نجم الدین صغری شیخ الاسلام دہلی اور شیخ جلال الدین تبریزی کا بیان فرمایا کہ شیخ الاسلام دہلی نے ذمہ شیخ جلال الدین تبریزی رح یہ تہمت لگائی تھی کہ امردوں سے صحبت رکھتے ہیں۔ جب یہ قضیہ روبرو سلطان شمس الدین پیش ہوا اُنہوں نے تحقیقات کا حکم دیا اسپر محضر بنایا گیا اور مہریں کرائی گئیں۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ شیخ جلال الدین تبریزی کو حاضر لاویں۔ میں بھی اُسوقت موجود تھا کہ شیخ جلال الدین بارگاہ سلطانی میں تشریف لائے۔ سلطان نے اُنسے حال پوچھا من وعن بیان فرمایا اور کہا کہ اس معاملہ میں ایک منصف مقرر ہونا چاہیئے۔ شیخ الاسلام سے پوچھا گیا اُنہوں نے منظور کیا کہ جسکو شیخ جلال الدین منصف مقرر کریں مجھے منظور ہے اُنہوں نے جوابدیا کہ مینے بہاء الدین زکریا کو منصف مقرر کیا

چونکہ شیخ بہاؤالدین زکریا موجود دہلی نہ تھے ملتان تشریف رکھتے تھے بدیں وجہ شیخ الاسلام نے اعتراض کیا کہ وہ کب یہاں آسکیں گے اور کوئی منصف مقرر ہونا چاہیئے شیخ جلال الدین تبریزی نے ارشاد فرمایا کہ کل وہ وقت پیش ہونے محضر کے یہاں تشریف لاویں گے۔ سب متعجب ہوئے الغرض دوسرے روز پھر روبکاری ہوئی تمام ائمہ دہلی حاضر تھے۔ مقدمہ شروع ہوا شیخ جلال الدین تبریزی بھی آئے اور صف نعال میں بیٹھ گئے ہر کسی نے التماس کیا کہ آپ اوپر آ اپنی جگہہ بیٹھیں آپنے جواب دیا کہ یہ وقت دعوے کا ہے مقام میرا یہی ہے۔ بعد اسکے روبکاری شروع ہوئی ہر کسی نے اپنی رائے ظاہر کرنی شروع کی۔ تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ شور ہوا کہ خواجہ بہاءالدین زکریا ملتانی تشریف لاتے ہیں۔ سب متعجب ہوئے کہ انہیں کس نے خبر کی اور کب وہاں سے روانہ ہوئے کہ یہاں آئے:۔ القصہ شیخ بہاءُالدین زکریا مجلس میں تشریف لائے تمام عمائد نے تعظیم کی۔ آپنے جوتیاں شیخ جلال الدین تبریزی کی اُٹھائیں اور چومیں آنکھوں سے لگائیں سب کو بزرگی شیخ جلال الدین تبریزی کی معلوم ہوئی۔ سب اپنے کردار سے نادم ہوئے۔ سب کی آنکھیں کھلیں۔ سب نے معذرت کی۔ شمس والی دہلی بھی نہایت عذر معذرت سے پیش آیا معافی کا طالب ہوا۔ حضرت نے معاف فرمایا۔ بعدہ ہمراہ شیخ بہاءالدین زکریا کے مجلس سے اُٹھکر چلے گئے۔ رات کو دریائے جمن کے کنارے پر مقیم رہے اور صبح اپنے اپنے مقامات کو چلے گئے۔ فقط

الحمد للہ کہ ایں رسالہ فوائد السالکین باتمام رسید۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد خادم درویشاں بلکہ تراب نعال اقدام ایشاں **غلام احمد خاں** جریاں۔ ابن جناب فیض مآب سالک مسالک راہ طریقت رہبر راہ شریعت سراج السالکین شمس العارفین تاج الصالحین محب الفقرا و المساکین مولانا بالفضل اولنا بالکمال خاصۂ خاصگان حضرت مولانا مولوی **غلام محمد خاں** صاحب حنفی۔ چشتی۔ نظامی فخری۔ سلیمانی۔ ادام اللہ ظلہ ساکن قصبہ جھجر از مضافات شہر شاہجہان آباد عرف دہلی۔ بخدمت حضرات ارباب دانش واصحاب بینش عرض پرداز ہے کہ یہ رسالہ ترجمہ ہے کتاب مستطاب راحت القلوب کا کہ جس میں حضرت شیخ شیوخ العالم قطب الاولیا فرد الاتقیا علامۃ الوریٰ شیخ الاسلام والمسلمین **فرید الحق والملۃ والدین مسعود گنجشکر اجودھنی** رضے اللہ تعالیٰ عنہ کے ملفوظات بابرکات کو حضرت سلطان المشائخ برہان الحقائق سراج الاولیا تاج الاصفیا محبوب رب العلمین **نظام الحق والدین محمد بن احمد بدایونی بخاری۔ ثم الدہلوی۔** نور اللہ مرقدہ نے بطریق مجالس جمع فرمایا ہے اور یہ ترجمہ گنج چہارم ہے مجموعہ معدن الیواقیت والجواہر یعنی مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت قدس اسرارہم سے للہ الحمد والمنۃ کہ یہ ترجمہ ایک باب اور دو فصل پر بتمام ہوا۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیرہ

باب چہارم ترجمۂ کتاب مستطاب راحت القلوب۔ منقسم بر دو فصل فصل اول

نبذے از احوال برکت اشتمال حضرت خواجہ حریق المحبت مسعود گنجشکر اجودھنی نور اللہ مرقدہ

فصل دوم ترجمہ کتاب مستطاب راحت القلوب۔ ناظرین کتاب سے امید ہے کہ اس ذرۂ بیمقدار یعنی مترجم کتاب کو دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں گے ؎ ز ناظرین رسائل دعا طمع دارم ٭ ازانکہ خاطی ام و سربسر گنہگارم ٭

نبذے از حال برکت اشتمال حریق المحبت برہان العاشقین حضرت خواجہ فرید الحق والملۃ والدین مسعود گنجشکر اجودھنی قدس اللہ سرہ العزیز تبرکاً و تیمناً صورت تحریر یافت

نام نامی و اسم گرامی آپ کا مسعود بن سلیمان ہے آپ قوم سے شیخ فاروقی یعنی خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروق رضے اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہیں کہ سلسلہ نسبی آپ کا سترہ واسطوں سے حضرت فاروق رضہ تک پہنچتا ہے حضرت کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی قرسم خاتون بنت مولانا وجیہہ الدین خجندی ہے کہ ایک اعظم النساء عارفات کاملات سے گزری ہیں۔ ذکر خیر انکا اکثر کتب سیر میں موجود ہے۔

لقب شریف آپکا فرید الدین گنج شکر اور حریق المحبت ہے کہ آتش عشق و محبت الٰہی نے آپکے وجود میں بجز اپنی ذات کے جلوہ کے اور کچھہ باقی نہ چھوڑا تہا - فرید الدین لقب آپکو عطا فرمودہ حضرت خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ مؤلف تذکرۃ الاولیا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ لقب آپکو غیب سے حاصل ہوا تہا اور لقب گنجشکر سے ملقب ہونے کی تین وجہہ کتب سیر میں مرقوم ہیں - اول یہ کہ ایکمرتبہ آپنے دہلی میں روزہ طے رکھا تہا بعد وقت معرّرہ افطار کیا۔ الا کوئی ایسی چیز دستیاب نہیں ہوئی جو باعث تسکین جوع ہوتی۔ لاچار بعد از نصف شب آپنے غایت گرسنگی سے ہاتہہ زمین پر مارا چند سنگریزے ہاتہہ میں آئے آپ نے اُٹہاکر انکو موںہہ میں ڈال لیا کہ وہ پتھر کے ٹکڑے آپکے مونہہ میں شکر ہوگئے۔ جب یہ خبر آپکے پیر روشن ضمیر خواجہ قطب الاسلام رضے اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی آپنے ارشاد فرمایا کہ فرید گنجشکر ہے دوم یہ کہ ایکدفعہ آپ خدمت مبارک حضرت خواجہ شہید المحبت قدس سرہ العزیز میں حاضر ہونیکے واسطے جائے اقامت سے روانہ ہوئے۔ راہ میں کئی مقام تک کہانیکو کچہہ نہ ملا۔ ایک روز

غایت ضعف و گرسنگی سے زمین پر گر پڑے جو خاک آپکے مونہہ میں پہنچی وہ شکر ہو گئی۔ جب یہ خبر سمع مبارک خواجہ قطب الاقطاب رحمۃ میں پہونچی آپنے ارشاد فرمایا کہ فرید الدین گنج شکر ہے۔

سوم یہ کہ ایک روز آپ بر سر راہ تشریف فرما تھے ایک بنجارہ سامنے سے گذرا جسکے عرابوں پر شکر لدی ہوئی تھی آپنے اوس سے دریافت کیا ان بوروں میں کیا ہے اُس نے ازراہ تمسخر جواب دیا کہ نمک ہے آپنے ارشاد فرمایا خیر نمک ہوگا۔ وہ شکر اُسیوقت نمک ہو گئی۔ منزل پر پہونچکر جب اوس نے بار کشادہ کئے تو بجائے شکر کے نمک پایا روتا ہوا خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ غلام سے بیہودگی واقع ہوئی جو شکر کو نمک تبلایا کہ انفاس نفیسہ حضور سے نمک ہو گیا وہ شکر نہی۔ آپنے فرمایا کہ اگر شکر تھی تو شکر ہو جاوے گی۔ آپکے اس فرمانے سے وہ نمک پھر مبدل بہ شکر ہو گیا۔ خانخاناں بیرم خاں مرحوم نے اس تلازمہ میں کیا خوب کہا ہے کان نمک و جہاں گشت شیخ بحر و بر ؛ آں کز نمک شکر کند واز نمک شکر ؛ ولمد درّ لمن قال فی توصیفہ کان نمک گنج شکر شیخ فرید ؛ کز گنج شکر کاں نمک کرد پدید ؛ در کان نمک گرد نظر گشت شکر ؛ شیریں تر ازیں کرامتے کس نہ شنید ؛ ولادت باسعادت آپکی قصبہ کھوتی وال میں کہ آجکل اوسکو مشائخ کی چاولی کہتے ہیں درمیان پاک پٹن و مہاران شریف ضلع ملتان میں واقع ہوئی آپنے قبل از ارادت سیر ربع مسکوں کی فرمائی اور ہر شہر و دیار کے اولیاء اللہ سے فیض صحبت پایا۔ چنانچہ یہ امر آپکے ملفوظات سے ظاہر ہے۔ جب دہلی پہونچے آوازۂ عظمت و جلال حضرت خواجہ شہید المحبت قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سنا حاضر خدمت شیخ ہوکر مجلس اول ہی میں فرط عظمت و کشش شیخ سے مرید ہوئے خواجہ حریق المحبت خود ہی اعتراف فرماتے ہیں کہ میں نے سیر ربع مسکوں کی ہزارہا اولیاء اللہ دیکھے اور اون کی صحبت میں رہا۔ مگر جو عظمت و جلال میری نظر سے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کا گذرا وہ کسی ایک میں نہتا۔ میں اون کا مرید ہوا۔ شیخ نے بعد تین روز کے دروازہ عطا و کرم کا مجھپر کہولدیا اور مالامال کر کے فرمایا کہ اے فرید بعد کامل ہونے کے میرے پاس آئے انتہیٰ

کلامہ اور یہی منقول ہے کہ آپ تحصیل علم میں بمقام ملتان مصروف تھے اور ایک بزرگ صاحب درس (یعنے تعلیم دینے والے) سے کتاب نافع جو فقہ کی مشہور کتاب ہے پڑھتے تھے کہ اون ہی ایام میں حضرت خواجہ شہید المحبت اوش سے ملتان تشریف لائے۔ جب آپ پر نظر پڑی کشف و قائع آئندہ سے حال آپ کا معلوم کیا اور نزدیک بلاکر فرمایا کہ اے صاحب کیا پڑھتے ہو آپ نے عرض کی کہ نافع پڑھتا ہوں۔ اسپر حضرت نے فرمایا کہ نافع سے کچھ نفع پہونچنے کی امید ہے ؟ آپنے گذارش کی نافع سے خیر مگر مجکو نگاہ کرم حضور سے زیادہ تر فائدہ پہونچنے کی امید ہے۔ یہ کہکر قدم مبارک حضرت خواجہ شہید المحبت رضؓ میں گر پڑے۔ معتقد ہوئے اور تعلیم چھوڑکر ہمراہی حضرت خواجہ شہید المحبت نور اللہ مرقدہ دہلی تشریف لائے اور رشتہ مریدان میں منسلک ہوئے خرقۂ خلافت پایا۔ وقت بیعت آپکی عمر پندرہ یا اٹھارہ سال کی تھی اور بعد بیعت اسی برس تک زندہ رہے۔ جملہ عمر شریف آپکی ۹۵ یا ۹۸ سال کی ہوئی آپ کو فقر و فاقہ و ستر حال نہایت مرغوب و محبوب تھا۔ جب کسی مقام پر تشریف لیجاتے وہاں کے باشندے انوار الٰہی کو جو آپکے رخ انور میں نمایاں تھے دیکھکر فوراً خدمت میں حاضر ہوتے۔ یہ امر آپکو ناگوار ہوتا تھا آپ اون سے کنارہ کش ہوکر دوسری جگہ تشریف لیجاتے تھے جب وہاں بھی ایسا معاملہ پیش آتا تو کسی اور جگہ تشریف لیجاتے شدہ شدہ اجودھن پہونچے کہ باشندے وہانکے منکر درویشاں نہایت بدمزاج اور سخت گیر تھے۔ کسی نے آپکے پہونچنے پر التفات تک نہ کیا اور نہ خاطر و مدارات سے پیش آئے بلکہ برا بھلا کہنا شروع کیا جب آپ نے یہ معاملہ دیکھا بہت خوش ہوئے اور اپنے نفس کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے فرید یہ تیرے رہنے کی جگہ ہے۔ ساکنان اجودھن نے اپنی جبلی عادت کی وجہ سے آپ کو شہر میں رہنے بھی نہ دیا پس آپ شہر کے باہر ایک گھنے دار کیر کے درخت کے سایہ میں مقیم ہوئے اور یاد خدا میں مشغول۔ اکثر وقت اپنا مسجد جامع میں بسر فرماتے تھے وہیں آپکے اولاد ہوئی فاقہ پہ فاقہ کھینچتے تھے اور شدت سے سختی و محنت کی تکلیف اٹھانی پڑتی تھی اور وہیں

نشو ونما پاتے تھے۔ چونکہ آپکی دلیل روشن اور برہان قوی تھی پوشیدہ طور پر رہنا نہ ملا شہرت آپکی نزدیک و دور ہوئی اور ہر اطراف وجوانب سے مشائخ اور ائمہ دین آنے لگے اور بالآخر اس شہرت نے یہانتک کثرت پکڑی کہ آمد و رفت و بود و باش صلحا سے اجودھن کا نام تبدیل ہوکر پاک پٹن ہوگیا۔ آپنے بمتابعت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم چار شادیاں کیں۔ پانچ فرزند نرینہ اور تین لڑکیاں آپ سے باقی رہیں۔ پوتوں اور نواسوں کا کوئی شمار نہ تھا۔ آپ کے ذکر او خوارق عادات سے جملہ کتب سیر معمور ہیں۔ اس مختصر میں بوجہ نہونے گنجائش کے تحریر نہوئے طالبان کو کتب سیر کی جانب رجوع کرنی چاہیئے۔ آپکی ادنی کرامت یہ ہے کہ آپ نے دروازہ رحمت وبخشائش الٰہی کا ہر کس وناکس کے واسطے کہولدیا تہا کیسا ہی خاطی مذنب فاسق فاجر آپکی خدمت میں حاضر ہوتا۔ آپ اُسکو شرف بیعت سے مشرف فرماکر مقامات اعلی پر پہنچاتے تھے آپ کے خلفا کی تعداد پچاسہزار تین سو بیالیس ہے۔ مریدوں کا اندازہ اس تعداد خلفا سے کرلیا جائے۔ واللہ اعلم کس قدر زیادہ ہونگے۔ وفات شریف آپ کی عہد سلطان غیاث الدین بلبن انار اللہ برہانہ میں بروز سہ شنبہ پنجم ماہ محرم الحرام ۶۶۸ ہجری میں ہوئی۔ مزار مبارک آپکا پاک پٹن میں زیارت گاہ خاص وعام ہے رحمۃ اللہ علیہ

آغاز ترجمہ کتاب مستطاب راحت القلوب

مجلس اول۔ حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی نظام الدین اولیا قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں کہ بتاریخ ۱۰ ماہ رجب المرجب ۶۵۵ ہجری روز چہار شنبہ مجھے سعادت قدمبوس حضرت سید العابدین سند العارفین کی حاصل ہوئی۔ آپنے نہایت مہربانی اور شفقت فرمائی اور اوسیوقت کلاہ جو زیب دہ فرق مبارک تہی مع خرقہ خاص ونعلین چوبیں براہ کرم مجھے لطف فرمائیں۔ الحمد للہ علی ذلک اور یہ بہی ارشاد فرمایا کہ میرا ارادہ ولایت ہند کسی اور شخص کو دینے کا تہا مگر تم راستہ میں تہے کہ مجھے الہام ربانی ہوا کہ یہ نظام الدین کا حق ہے جب وہ آوے اوسے عطا کرنا چاہیئے۔ اسکے بعد میں نے چاہا کہ شرح اشتیاق کی جو بر سے حصول قدمبوسی مجھے تہا عرض

کروں۔ حضور کی دہشت اس قدر مجھپر غالب ہوگی کہ تمام عرضداشت بھولگیا۔ چونکہ حضرت سید العابدین ضمیر روشن رکھتے تھے میرے اس خطرہ پر مطلع ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ ہاں میرے ملنے کا اشتیاق تمپر غالب تھا اور یہی واسطے رفع ہیبت کے فرمایا کہ الکل داخل دہشتہ یعنے ہر ایک داخل ہونے والے پر دہشت مسلط ہوتی ہے۔ اسکے بعد میرے خیال میں گذرا کہ آئندہ جو کچھہ زبان فیض ترجمان سے کلمات قدسیہ سنوں اُن کو تحریر کرتا جاؤں۔ اس اندیشہ کا گزرنا تھا کہ آپ میری جانب مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ زہے سعادت اُس مرید کی کہ جو کچھہ اپنے پیر کی زبان سے سنے لکھتا جاوے اور اُسکو اپنا طریقۂ رہروی بنالیوے اُسکو بالعوض ہر ایک حرف کے ثواب عبادت ہزار سالہ ملیگا۔ اور بعد مرنے کے جگہ اُسکی بہشت میں ہوگی۔ اور یہ بیت بھی حسب حال اس دعاگو کے ارشاد فرمائی ؎ اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ ؛ سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ ؛ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ آدمی کو ہر حال میں ایسا رہنا چاہیئے کہ محبت اُسپر مستولی ہو کیونکہ کوئی لمحہ اور لحظہ ایسا نہیں گذرتا کہ میرے دلمیں یہ آواز نہ آتی ہو کہ زندہ دل وہ ہے جس میں محبت خدا ہے۔ اسکے بعد یہ حکایت درویشی کے بارہ میں ہوئی کہ درویشی کل پردہ پوشی ہے اور خرقہ پہننا اُس شخصکو لازم ہے کہ جو مسلمانوں اور غیر قوموں کا بھی عیب چھپاوے اور کسیکے آگے مکاشفہ سے گفتگو نکرے اور جو کچھہ مال دنیا وغیرہ سے اسکو پہونچے راہ خدا میں خرچ کرے اور ایک کوڑی اُس میں سے بچا نرکھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اصحاب طریقت اور مشائخ کبار اپنے فوائد میں بیان فرماتے ہیں کہ زکوۃ تین قسم پر منقسم ہے۔ زکوۃ شریعت۔ زکوۃ طریقت۔ اور زکوۃ حقیقت۔ پس زکوۃ شریعت یہ ہے کہ جب دوسو درم شرعی ہوں پانچدرم اُسمیں سے دیوے۔ اور زکوۃ طریقت یہ ہے کہ منجملہ دوسو درم کے پانچدرم اپنے پاس رکھے اور اکیوپچانوے راہ خدا میں دے۔ اور زکوۃ حقیقت یہ ہے کہ ان دوسو درم میں سے ایک حبہ بھی اپنے واسطے نرکھے درویشی پردہ پوشی اور ازخود فراموشی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مینے شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی زیارت کی ہے اور اون سے فیض صحبت کئی روز تک حاصل رہا ہے کوئی دن ایسا نہوتا تھا کہ انکی خانقاہ میں دس بارہ ہزار سے کم فتوح آتی ہو اور وہ اوسکو اسیروز راہ خدا میں خرچ نہ فرماتے

ہوں ایک پیسہ شام تک باقی نہ رکھتے تھے فرماتے تھے کہ اگر میں باقی رکھوں مجھے درویش نہ کہینگے بلکہ مالدار کہینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ درویشی قناعت ہے اگر درویش کے پاس فتوح مطلق نہ پہونچے تو وہ یہ نکہے کہ مجھے کچھ نہیں ملا کیونکہ کتب سلوک میں مرقوم ہے کہ مالک بن دینار ایک بزرگ کی زیارت کو گئے اور اُن سے باتیں کرنے لگے کہ وقت کہانے کا آپہونچا اُس درویش کی لڑکیوں نے دو روٹیاں جَو کی جن میں نمک نہ تہا لاکر آگے ہر دو بزرگواروں کے رکہدیں۔ درویش نے کہانے کو کہا۔ مالک بن دینار نے چکہا نمک نہ پایا فرمانے لگے کہ نمک ہوتا تو بہتر تہا درویش کی لڑکیوں نے جب یہ بات سُنی فوراً بقال کی دکان میں لوٹا گروی رکہکر نمک لے آئیں اور مالک بن دینار کے حوالہ کیا۔ مالک بن دینار اور اُس بزرگ شخص نے جنکی ملاقات کو گئے تہے وہ روٹیاں نمک سے کہائیں۔ جب کہانے سے فراغت پائی مالک بن دینار نے شکریہ جناب باری عزاسمہ کا ادا کیا اور کہا کہ قناعت یہ ہے کہ جَو کی روٹیاں کہائی جائیں درویش کی لڑکیاں سن رہی تہیں فوراً جواب دہ ہوئیں کہ اگر آپکو قناعت حاصل ہوتی تو لوٹا ہمارا بقال کی دُکان میں گروی نہ کہا جاتا آج سترہ برس ہو گئے ہیں کہ ہم نے اپنے نفس کو نمک سے محروم رکہا ہے ہمیں یہ خبر نہیں کہ نمک کس رنگ کا ہوتا ہے اور اے مالک تم حکایت کہانے کی کرتے ہو۔ اے مالک درویشی اور شے ہے اور سخن درویشی اور شے۔ تم نہیں جانتے کہ درویشوں پر کیا کیا مصیبتیں گزرتی ہیں اور کس کس طرح وہ آزمائے جاتے ہیں۔ اسکے بعد گفتگو دربارۂ خرقہ ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جب معراج سے واپس آئے آپنے صحابہ رضہ کو طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ مجھے فرمانِ الٰہی ہوا ہے کہ خرقہ درویشی اُس شخص کو دوں جو میرے سوال کا جواب شافی دے میں نہیں جانتا کہ جواب شافی مجھے کس سے حاصل ہوگا۔ اسکے بعد حضرت صدیق اکبر رضہ کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ اگر یہ خرقہ تمکو دیا جاوے تم اسکا حق کیا بجالاؤگے۔ آپنے جواب دیا کہ صدق اختیار کروں گا و بندگی مولا میں قصور نہ ہوگا اور جو کچھ مال میرے پاس ہوگا یا آوے گا وہ اُسکے

راستہ میں ایثار کروں گا۔ بعد اسکے حضرت عمر فاروق رض سے یہی بات پوچھی انہوں نے جواب دیا کہ اگر یہ خرقہ آپ مجھے لطف فرمائیں میں اسکی عوض عدل اختیار کروں گا اور خدا کے بندوں کے درمیان انصاف کروں گا۔ مظلوموں کی داد کو پہونچوں گا۔ بعد اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رض سے یہی سوال کیا آپنے جواب دیا کہ یا رسول اللہ اگر یہ خرقہ آپ مجھے لطف فرماوینگے میں حیا اختیار کروں گا اور جو کچھ کہ حق اس خرقہ کا ہے بجالاؤں گا سخاوت اختیار کروں گا۔ بعد اسکے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دریافت کیا کہ اگر تم کو دیا جاوے تو کیا کروگے آپنے جواب دیا اے سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم اگر یہ خرقہ آپ مجھے مرحمت فرمائیں تو میں بندگان خدا کی پردہ پوشی کروں گا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی جواب باصواب تھا جو مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا پس یہ خرقہ انکو دیا جاتا ہے۔ بعد اسکے شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور بیہوش ہوگئے جب ہوش میں آئے ارشاد فرمایا کہ درویشی پردہ پوشی ہے درویش کو چاہیئے کہ یہ چار باتیں اختیار کرے۔ اگر یہ چار باتیں اُس میں نہ ہونگی اُسکو درویش نہ کہینگے۔ اول آنکھوں کو بند کرے کہ عیب بندگان خدا نہ دیکھے۔ دوسرے کان بہرے کرلے کہ ناشنیدنی باتیں نہ سنے۔ تیسری زبان گونگی کرے کہ سخن ناگفتنی مونہہ سے نہ نکلے۔ چوتھے پاؤں کو لنگڑا رکھے کہ جب اُسکا نفس کبھی ناجائز یا بغیر ضرورت کسی جگہ جانا چاہے وہاں نہ جاوے۔ جب چاروں باتیں اُسکو حاصل ہونگی اُسے درویش کہینگے ورنہ مدعی دروغگو ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی چالیس برس آنکھوں پر پٹی باندہے رہے کسینے اسکا سبب پوچھا آپنے جواب دیا کہ پٹی اسواسطے باندہہ رکھی ہے کہ عیب آدمیوں کا دکھلائی نہ دیوے اور اگر اتفاقیہ دکھائی دیجاوے اُسکو چھپاؤں کسی سے ذکر نکروں۔ بعد اسکے شیخ الاسلام نے مراقبہ کیا دیرتک مراقب رہے جب سر اُٹھایا میری طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا درویش کو ایسا ہونا چاہیئے کہ جو کچھ اسکی خواہش ہو ویسا ہی ہوجاوے۔ شیخ الاسلام یہ ذکر فرمارہے تھے کہ محمد شاہ نامی آپکے پیر بھائی خدمت شریف میں حاضر ہوئے آپنے اُنکی خاطر کی اور بیٹھہ جانیکو ارشاد فرمایا جب وہ حسب الارشاد

بیٹھ گئے الاآثار تفکر انکے چہرہ سے عیاں تھے۔ اُنکے بھائی پر حالت سکرات موت و نزع جان طاری تھی آپنے روشنضمیری سے اُنکا حال دریافت فرما کر اُنسے مخاطب ہوکر فرمایا۔ حال کیسا ہے؟ کچھ جانتے اندیشہ نہیں جاؤ تمہارا بھائی اچھا ہو گیا۔ محمد شاہ بغدادی آداب اپنے گھر روانہ ہوئے جب گھر پہونچے دیکھا کہ فی الواقع بھائی کی بیماری جاتی رہی ہے اور وہ بالکل تندرست ہے کہ بیٹھا ہوا کہانا کہا رہا ہے مطلق آثار زحمت اُسپر نمایاں نہیں ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اکثر خطبہ میں پڑہا کرتے تھے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی چیز پہونچی ہو اور آپنے درمیان صبح اور قیلولہ کے خرچ نفرمائی ہو۔ شام تک کوئی چیز آپ باقی نرکھتے تھے اُسیوقت مولانا بدر الدین اسحاق رض نے عرض کیا کہ اسراف کیا ہے اور اُسکی حد کہانتک ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ بے نیت دیں اور خدا کے واسطے ندیں وہ اسراف ہے۔ اور اگر تمام عالم کی اشیاء براہ خدا دی جاویں تو وہ اسراف نہیں۔ حضرت شیخ الاسلام یہ فوائد بے بہا بیان فرمارہے تھے کہ نماز ظہر کی اذان ہوئی آپنے نماز ظہر ادا فرمائی اور بعد مشغول ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک ؛

مجلس دوم۔ روز دوشنبہ تاریخ ۱۶ ماہ رجب ۶۵۵ھ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی شیخ بدر الدین غزنوی اور شیخ جمال الدین ہانسوی اور مولانا شرف الدین نبیسۂ قاضی حمید الدین ناگوری رحمہم اللہ حاضر خدمت تھے۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ درویش کے پاس خواہ مسکین خواہ تونگر آوے لازم ہے کہ اُسکو محروم نجانے دے جو کچھ موجود ہو اُسکو دینا چاہیئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص میرے پاس آتا ہے کچھ واسطے نذر کے لاتا ہے۔ اگر کوئی فقیر آوے اور کچھ نہ لاوے مجھپر فرض ہے کہ اُسے میں کچھ عطا کروں۔ اسکے بعد آپ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابہ آتے تھے برائے تحصیل علم واحکام شرع آپکے فیضان صحبت سے مقصود اُنکا اُنکو حاصل ہوتا تھا جب آپسے رخصت ہوتے تو جو کچھ آپسے سنا تھا وہ اوروں کو سکہلاتے اور نصیحت و موعظت فرماتے

اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ الاسلام عمدۃ الابرار تاج الاولیا قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہ
کی رسم تہی کہ جس روز اُنکے لنگر خانہ میں کوئی شے خوردنی موجود نہوتی آپ شیخ بدر الدین غزنوی
خادم خانقاہ سے ارشاد فرماتے کہ اگر پانی موجود ہو تو اُسی کا دَور چلاؤ کہ آج کا روز بہی بخشش
اور عطا سے خالی نہ جاوے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب بغداد اور اُسکی نواح میں مَیں سیاحت
کرتا تہا اُسوقت مجہسے اور خواجہ اجل شیرازی رحہ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے سلام کیا اُنہوں نے
جواب سلام دیکر مصافحہ کیا اور ایک تیز نظر سے مجہے دیکہکر کہا۔ بیا اے لنگر عالم کہ نیک آمدی
میں یہ سنکر بیٹہہ گیا۔ آپ نے بہت لطف و کرم میرے حال پر مرعی فرمایا۔ اور کئی روز مجہے مہمان
رکہا۔ آپ کی عادت دیکہی گئی کہ کسی آنے والے کو خالی نہ جانے دیتے تہے۔ میرے سامنے
کبہی ایسا نہوا کہ کوئی آنے والا خالی گیا ہو اور کچہہ موجود نہوتا آپ خستہ خرما جو ہمیشہ اپنے پاس موجود
رکہتے تہے عطا فرماتے۔ مجہے بروقت رخصت دعا دی کہ اللہ تعالی تمہارے رزق میں برکت کرے
میں وہاں سے روانہ ہوا لوگوں کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ صاحب نفس ہیں۔ نفس آپ کا کبہی
خالی نہیں جاتا ہے۔ جیسا فرماتے ہیں ویسا ہی ہوتا ہے اور اسکا اثر اولاد میں بہی اُسکے باقی
رہتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اُسی نواح میں ایک اور بزرگ سے ملاقات ہوئی بعد مراسم
معمولی اُنہوں نے مجہسے بیٹہنے کے واسطے ارشاد فرمایا میں حسب الارشاد بیٹہہ گیا وہ بہت لاغر
اندام تہے گوشت اُنکے بدن میں مطلقًا نہتا اور جس مقام پر وہ رہتے تہے وہ ایسے ویرانہ میں
تہا کہ آدمی کے وہاں جانے کا کیا ذکر چرند و پرند تک نہ تہے یہ حال دیکہکر مجہے خیال گذرا کہ یہ
بزرگ ایسے خرابہ میں کیوں رہتے ہیں اور صورت اُنکی معاش کی کیا ہے۔ اس خیال کا میرے
دلمیں گذرنا تہا کہ وہ بزرگ میری طرف مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اے فرید مجہے
اس غار میں رہتے ہوئے چالیس برس گذرے ہیں۔ خورش میری سوائے خس و خاشاک
کے اور کچہہ نہیں میں نے جب یہ مکاشفہ انکا دیکہا سر اُنکے قدموں پر رکہا اور چند روز اُنکی صحبت
میں رہا پہر وہاں سے جانب بخارا روانہ ہوا۔ وہاں شیخ سیف الدین باخرزی رحہ سے ملاقات

ہوئی۔ بزرگ باعظمت وہیبت تھے جب اُنکی مجلس میں پہنچا سلام عرض کیا ارشاد فرمایا کہ بیٹھہ جاؤ میں بیٹھہ گیا آپ ہر لحظہ میری جانب دیکھکر فرماتے تھے کہ یہ لڑکا صاحب خانقاہ ہونے والا ہے تہوڑی دیر کے بعد سیاہ کمبل جو دوش مبارک پر پڑا ہوا تہا اُتار کر مجھے لطف فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ گلیم اوڑھ لو۔ میں نے یہ امر سعود سمجھکر اوڑھ لیا۔ چند روز آپکی خدمت میں رہا ایسا ایک دن بہی نہوتا تہا کہ ایکہزار آدمی سے کم اُنکے دسترخوان پر کہانا کہاتے ہوں اور آنے والا آنجے خانقاہ سے محروم جاتا ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وہاں سے روانہ ہوکر ایک مسجد میں شب باش ہوا وہاں استماع میں آیا کہ اس مسجد کے متصل ایک صومعہ ہے۔ ایک بزرگ اہل دل اس میں رہتے ہیں میں علی الصباح اُنکی خدمت میں پہنچا شرف زیارت سے مشرف ہوا وہ بزرگ عالم تحیر میں کہڑے تھے چار رات دن کے بعد عالم صحو (ہشیاری) میں آئے۔ میں نے سلام کیا بعد جواب سلام ارشاد فرمایا کہ تم کو مجھہ سے رنج پہنچا ہے بیٹھہ جاؤ۔ میں حسب الارشاد بیٹھہ گیا انہوں نے اپنا قصہ کہنا شروع کیا کہ میں خاندان شمس الدین سے ہوں تیس برس سے اس غار میں رہتا ہوں۔ اے فرید اس تیس برس میں سوائے ہیبت اور حیرت کے مجھے کچہہ اور حاصل نہیں ہوا۔ شاید تم اس کے سبب سے واقف ہو۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے اسکا باعث معلوم نہیں آپ ارشاد فرمائیں فرمانے لگے کہ یہ راہ راستبازوں کی ہے جس شخص نے اس راہ میں قدم راستی سے رکہا وہ منزل مقصود کو پہنچا۔ وصال دوست اُسے حاصل ہوگا۔ اگر اس راہ میں بے رضائے دوست کے قدم مارے گا جل جائے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس روز سے مجھے محبت الٰہی نصیب ہوئی میرے اور حق تعالیٰ کے درمیان ستر ہزار پردے تھے فرمان ہوا آگے آؤ۔ جب پہلا پردہ اُٹہا مقربان درگاہ کو دیکہا کہ کہڑے ہوئے اپنی آنکہیں اوپر کیئے ہوئے ہیں اور زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ ہم تیرے دیدار کے مشتاق ہیں۔ بعدہ دوسرے حجاب سے گزرا وہاں بہی یہی حال تہا جب حجاب خاص میں پہنچا آواز آئی کہ اے فلاں شخص اس حجاب سے وہ عبور کرسکتا ہے جو جملہ موجودات دنیاوی کو ترک کرے بلکہ اپنی ذات سے بیگانہ ہو جاوے تاکہ مجھہ سے یگانہ ہو

میں نے عرض کی کہ میں سب سے بیگانہ ہوا ہوں۔ آواز آئی کہ اگر تو نے سب کو چھوڑ دیا تو مجھ سے یگانہ ہوا اسوقت میں نے نگاہ ڈالی اپنے تئیں اس صومعہ میں پایا۔ پس اے فرید اس راہ میں سب سے بیگانہ ہونا چاہیئے کہ حق تعالیٰ سے یگانہ ہو۔ بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ اثنار گفتگو میں وقت نماز شام کا آگیا میں نے اور اُنہوں نے باہم جماعت سے نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے دیکھا کہ غیب سے دو کاسہ آش اور چار روٹیاں اُتریں اُنہوں نے مجھ سے کھانیکے واسطے ارشاد کیا میں نے وہ کھانا اُنکے ساتھ کھایا عجب مزے کا تھا کہ وہ حلاوت آجتک میں نے کسی طعام میں نہیں پائی۔ الغرض اس رات کو وہاں مقیم رہا۔ بعدہ روانہ ہو کر ملتان پہونچا۔ برادر محترم مولانا بہار الدین زکریا ملتانی سے ملاقی ہوا اُنہوں نے بعد مصافحہ کے دریافت کیا کہ تم نے اپنا کام کہانتک پہونچایا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ میری کمالیت یہانتک پہنچی ہے کہ اگر میں اس کرسی کو جس پر آپ متمکن ہیں ہوا میں اڑنے کا حکم دوں ہر آئینہ ہوا میں بلند ہو۔ یہ بات میرے مونھ سے پوری نہ نکلی تھی کہ کرسی ہوا میں بلند ہوئی۔ حضرت بہار الدین زکریا نے ہاتھ اپنا کرسی پر مارا اور فرمایا کہ نیچے رہ۔ یہ سخن بطریق تمثیل تھا نہ برسبیل حکم۔ بعدہ مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم نے اچھی دستگاہ بہم پہنچائی ہے وہاں سے مرخص ہو کر دہلی آیا چند روز سکونت اختیار کی ملازمت شیخ الاسلام شیخ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رح کی حاصل ہوئی جو عظمت اور نعمت میں نے اُنمیں مشاہدہ کی کسی ایک میں اس سفر میں نہ دیکھی تھی۔ میں انکا مرید ہوا۔ تیسرے روز آپنے دروازۂ عطا و کرم مجھ پر کھولدیا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اے فرید تم اپنا کام پورا کر کے میرے پاس آئے۔ جب آپنے یہ بیان فرمایا زور سے چیخ ماری اور بیہوش ہو گئے بعد تین روز کے ہوش میں آئے میری طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ مردان خدا نے ایسی ایسی صعوبتیں اور کرب اُٹھائی ہیں تب کہیں مقامات علیا کو پہونچے ہیں یہ سعادت تمام بنی آدم میں مرکب ہے اور فیضان آلہی سب کے واسطے یکساں ہے لیکن مرد ہونا چاہیئے جو جد و جہد کر کے ایک مقام حاصل کرے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس راستہ میں سفر دل سے کرو اور قدم صدق کا رکھو اور بغیر آنکھوں کے دیکھو ورنہ ہرگز ہرگز مقام قرب کو نہ پہونچو گے۔

بعد اسکے یہ رباعی ارشاد فرمائی **رباعی** قدراہ نرفتہ ترا ننمودند * ورنہ کہ زداین در کہ بروئکشودند * جان در رہ دوست باز اگر میخواہی * تو نیز چنان شوی کہ ایشان بودند * آپ بار بار اسی رباعی کی تکرار کرتے تھے اور ہر مرتبہ بعد پڑھنے رباعی کے سر سجدہ میں رکھتے اور سر اُٹھا کر پھر پڑھتے اور پھر سر بسجدہ ہوتے تا انکہ وقت نماز ظہر کا آگیا - موذن نے اذان دی آپ اُٹھکر نماز میں مصروف ہوئے - خلق اور دعا گو اپنے اپنے مقام پر واپس آئے -

مجلس سوم روز چہار شنبہ ۲۰ ماہ رجب المرجب ۶۵۵ھ ہجری کو دولت قدمبوسی حاصل ہوئی شیخ برہان الدین غزنوی شیخ جمال الدین ہانسوی - مولانا ناصح الدین پسر قاضی حمید الدین ناگوری اور مولانا شمس الدین برہان اور دیگر مشائخ عظام رضوان اللہ تعالی علیہم حاضر خدمت بابرکت تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے حب الدنیا رأس کل خطیئۃ - یعنی محبت دنیا تمام خطاؤں کی جڑ ہے - اور اور دوسری حدیث میں آیا ہے من ترک الدنیا ملک ومن اخذ الدنیا ہلک یعنی جس نے چھوڑ دیا دنیا کو وہ فرشتہ ہوا اور جسنے پکڑا دنیا کو ہلاک ہوا - اور حضرت سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ دنیا اور دوستی دنیا سے بڑھکر کوئی اور حجاب درمیان بندہ اور حق تعالی کے نہیں ہے جس قدر دنیا میں زیادہ مشغولی ہوگی اسی قدر حق سے دوری ہوگی - اُسی وقت آپنے ایک مثال متضمن اسی معنی کی بیان فرمائی کہ ایک آدمی سیدھا کہڑا ہے وہ سامنے دیکھتا ہے اور جب اُسنے موہنہ پیچھے موڑ لیا تو اُسے آگے دیکھنے سے رہگیا - آدمی کو چاہیئے کہ کسی حال میں دنیا سے مشغول نہو ورنہ حق سے باز رہے گا -

اُسکے بعد ارشاد فرمایا کہ زبان فیض ترجمان شیخ الاسلام خواجہ شہید المحبت سے میں نے بذات خود سنا ہے اور وہ مرفوعاً اپنے اُستاد سے نقل فرماتے تھے کہ جبوقت آدمی صیقل محبت سے زنگ بدعادی اپنے آئینہ دل سے پاک کرے اور ذکر حق سے موانست پکڑے کہ ہستی غیر کی اپنے درمیان سے اُٹھا دیوے اُسوقت خدائے تعالی سے یگانہ ہوگا اگر ایسا نکرے گا حاشا وکلا مطلق بہرہ ورنہوگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دل کے واسطے بہی حیات وممات ہے علاوہ حیات وممات جسمی کے کہ جسم

روح خارج ہونے پر دفن کر دیتے ہیں۔ دل اپنی زندگی اور موت علیحدہ ہی رکھتا ہے جسکی نسبت
اللہ تعالیٰ عز اسمہ قرآن شریف میں فرماتا ہے اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا یعنی بکثرت شغل دنیا فَاَحْیَیْنَاہُ
یعنی بذکر مولیٰ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دل ہر گاہ لذات۔ شہوات۔ ماکولات۔ اور مشروبات میں
مبتلا ہوتا ہے غفلت اُسپر اثر کرتی ہے اور ہوا اُسپر مستولی ہوتی ہے بجز ذکر حق تعالیٰ سبحانہ ہر طرح
کے وسوسے آتے ہیں۔ پس دل سیاہ ہوجاتا ہے اور دل کا سیاہ ہوجانا حکم دل کی موت کا رکھتا
ہے۔ کیونکہ جس زمین میں جھنڈا اور گھانس زیادہ ہوتی ہے وہ تخم قبول نہیں کرتی اُسے بنجر
کہتے ہیں ایسا ہی دل کا حال ہے اور وہ دل جو یاد حق میں مشغول ہے اُسپر دیو پری
آسیب کسیطرح کی بلیات مستولی نہیں ہوسکتی ایسا دل زندہ ہے کہ کسی طرح کا تعلق دنیا کا
نہیں رکھتا اور ہوا اُس سے جاتی رہتی ہے۔ یہ دل دل منور ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ کتاب عمدہ میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اصل اس راہ
میں صلاحیت دل کی ہے اور صلاحیت دل اُسوقت حاصل ہوتی ہے کہ اپنی ذات کو کل عل غش
دنیاوی سے اور حسد و نفاق سے پاک وصاف کرے۔ اعمال درویشی یہی ہیں اور جوہر
درویشی بھی یہی ہے۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ وہ
درویش جو اس دنیای دنی کی رفعت وجاہ کا خواستگار ہو اور اپنی ذات کو اسپر لطف
مردہاں کرنے کی خواہش کرے پس اُسکی نسبت جاننا چاہیئے کہ وہ درویش نہیں ہے درویشوں کا
بدنام کرنے والا ہے اور مرتد طریقت ہے کیونکہ فقر اکو دنیا سے اعراض آیا ہے۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ ہنگام قیام بغداد مجلس حضرت خواجہ اجل شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میں سنا تھا آپ فرماتے
تھے کہ کتاب عمدہ مصنفہ حضرت سید الطائفہ میں مرقوم ہے کہ درویش کو مطلق حرام ہے کہ دنیا اور
اہل دنیا سے آمیزش کرے امرا و سلاطین کے پاس آوے جاوے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایکمرتبہ
بادشاہ عراق اس قدر سخت بیمار ہوا کہ صاحب فراش ہوگیا اور تین سال اس زحمت میں گرفتار رہا
[illegible]

طلب کرے۔ الغرض خواجہ سہیل رح بادشاہ کے پاس حسب الطلب اُسکے گئے اور اپنا ہاتھ اُسکے جسم پر پھیرا حق تعالیٰ نے شفا مطلق بادشاہ کو عنایت کی۔ حضرت عبد اللہ سہیل تستری رح نے اس امر کے کفارہ کے لیئے سات برس تک خلق سے عزلت اختیار کی اور ارشاد فرماتے تھے کہ بزرگان دین اور مشائخ طریقت کا فرمودہ ہے کہ صحبۃ الاغنیاء للفقراء سم قاتل حاصل امر یہ ہے کہ جہانتک تم سے صحبت اغنیا اور ارباب دنیا سے بچا جاوے بچو۔ التفات مطلق نکرو کیونکہ محبت دنیا کی اُنکے دلوں میں استوار ہو رہی ہے ملنے والوں کو بھی نقصان پہنچاوے گی۔ حضرات صوفیہ رضے اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ایک ذرہ کے برابر دوستی دنیا جس درویش کے دلمیں ہوگی وہ مردود طریقت ہے۔ آسکے بعد گفتگو دربارہ ذکر ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ ذکر حق میں یہانتک مشغول ہونا چاہیئے کہ ہر بُن مو زبان ہو جائے۔ چنانچہ میں نے کتاب اسرار العارفین میں لکہا دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ خواجہ ابو سعید ابو الخیر قدس سرہ ذکر خداوندی میں تھے کہ ہر بال کی جڑ سے خون رواں ہونے لگا۔ اہلخانہ نے کاسہ چوبیں اُنکی نشستگاہ کے نیچے رکہدیا کہ جو بہے وہ کاسہ میں جمع ہو جائے۔ آپکے جسم مبارک سے اس قدر خون رواں تہا کہ بہت تہوڑے عرصہ میں وہ کاسہ بہر گیا اور اہلخانہ نے وہ خون پی لیا۔ اسکے بعد میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اصل اس راہ میں صلاحیت دل ہے اور یہ صلاحیت اُس شخص کو حاصل ہوتی ہے کہ لقمۂ حرام سے پرہیز کرے اور اہل دنیا سے مجتنب رہے اُسکو گلیم اور صوف پہننا روا ہے ورنہ لباس زہاد پہننا نہ چاہیئے۔ اس کمبل کی قدر حضرت موسیٰ کلیم اللہ آدم صفی اللہ ابراہیم خلیل اللہ یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانی ہے۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ قطب الملۃ والدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ کے سنا ہے کہ میں خدمت حضرت خواجہ مودود چشتی رح میں دس برس حاضر رہا ہوں میرے روبرو کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ کسی بادشاہ یا امیر کی ملاقات کو وہ گئے ہوں۔ البتہ واسطے ادائے نماز جمعہ کے صومعہ سے مسجد جامع میں تشریف لیجاتے تہے۔ حضرت خواجہ مودود کی زبانی میں نے سنا ہے کہ جب درویش کسی بادشاہ یا امیر کے دروازہ پر جاوے اُس سے گلیم اور جملہ اسباب درویشی چھین لینا چاہیئے اول اُسکو منع کریں اگر باز نہ آوے پس جو گلیم و خرقہ وہ اوڑہے یا پہنے ہو آگ میں ڈال دینا چاہیئے کہ

جل جاویں کیونکہ دنیا اور اہل دنیا سے آمیزش کرنے والا درویش نہیں ہے۔ مدعی دروغگو کاذب ہے۔ اور فرماتے تھے کہ جب کسی اہل صفہ یا صاحب گلیم کو کوئی حاجت پیش آتی تھی وہ گلیم اور صوف پہنکر زنجیر گلے میں ڈالتے اور مناجات کرتے کہ الٰہی بہ برکت اس لباس درویشی کے حاجت رفع فرما۔ حق تعالیٰ انکی اُس مہم کو سرانجام کو پہونچا دیتا تھا۔ اسکے بعد میری جانب مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ جو شخص جامہ نشمین پہنے اسکو لازم نہیں ہے کہ لقمہ چرب و شیریں کہاوے اور جب لباس اہل سلوک کا پہنے پادشاہوں اور اہل دنیا سے ملے اگر ہر دوام وخرالذکر کریگا وہ لباس اہل سلوک میں خیانت کرنیوالا ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اسرار العارفین میں مرقوم ہے کسی شخص نے حضرت ذوالنون مصری رحمۃ سے عرض کی کہ ایک شخص آپکے مریدوں میں سے بادشاہ اور اہل دول کے پاس آمدورفت رکھتا ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ اُسکو حاضر لاؤ وہ سامنے لایا گیا۔ آپنے دیکھتے ہی وہ گلیم اور لباس یعنی خرقہ درویشی اُتروالیا اور جلوا دیا اور ایک تیز نظر سے دیکھکر ارشاد فرمایا کہ تو لباس ابنیا و اولیا اور عرفا کو ہر روز ناپاک آدمیوں میں لیجاکر خبیث کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس لباس سے روبرو حضرت الٰہی کے آوے یہ بالکل ناممکن ہے اسکے بعد حضرت مالک بن دینار رحمۃ کی حکایت بیان فرمائی کہ وہ تین کپڑے اوپر تلے پہنتے تھے۔ جب نماز کا وقت آتا وہ لباس جو سب سے اوپر تھا اور وہ جو سب سے نیچے تھا اُتار ڈالتے اور پیراہن درمیانی سے نماز ادا فرماتے اسکا سبب اُنسے دریافت کیا گیا جواباً ارشاد فرمایا کہ پیراہن اول یعنی اوپر والے پر نگاہ خلق پڑی ہے اور پیراہن سوم یعنی سب سے نیچے کی پوشش سے بو حرص و بخل وغش کی آتی ہے لیکن پیراہن درمیانگی ان باتوں سے فارغ ہے۔ پس بہتر یہ ہے کہ اُس سے ہی نماز ادا کی جائے اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ متقدمین نے ایسی ہی احتیاط کی ہے تو مقامات علیا کی تہ کو پہونچے ہیں۔ آپ یہ ارشاد فرما رہے تھے کہ وقت نماز پیشین آگیا شیخ الاسلام نماز میں مصروف ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذلک ؛

مجلس چہارم روز سہ شنبہ ۲۷۔ رجب ۶۵۵ھ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی شیخ جمال الدین ہانسوی شیخ نجیب الدین متوکل۔ شیخ بدرالدین غزنوی۔ شمس دبیر اور بہت سے بزرگ حاضر خدمت

تہے۔ گفتگو شب معراج اور اُسکی فضیلت کے بارہ میں ہو رہی تہی آپنے ارشاد فرمایا شب معراج نہایت باعظمت اور بابرکت شب ہے کیونکہ حضرت رسول اللہ صلعم کو اس رات عروج حاصل ہوا۔ جو شخص اس رات کو زندہ رکہے یعنی تمام رات جاگتا رہے ہر آئینہ دلیل اسبات کی ہے کہ اُسکو بہی معراج روزی ہو یعنی سعادت معراجکی اور ثواب اُسکا جاگنے والے کے نامۂ اعمال میں تحریر کیا جاویگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ میں جانب بغداد مسافر تہا جب بغداد میں پہنچا اور وہانکی سیر کی اور مطلب اس سیر و سیاحت سے یہ تہا کہ کسی اہل اللہ کی زیارت نصیب ہو چنانچہ میں اپنا یہ ارادہ ہر کس و ناکس کے آگے ظاہر کرتا اور اُنسے بزرگان دین کا سراغ پوچھتا۔ الغرض مجہے ایک بزرگ کا حال معلوم ہوا کہ کنارہ دریائے دجلہ کے مسکن گزیں ہیں۔ میں اُنکی خدمت میں حاضر ہوا وہ نماز میں مصروف تہے مجہے اسقدر انتظار کرنا پڑا کہ وہ نماز سے فارغ ہوئے اُسوقت میں نے سلام کیا۔ وہ جواب سلام دیکر فرمانے لگے کہ بیٹھ جاؤ حسب الامر میں بیٹھ گیا۔ اُنکے چہرہ سے ایک عظمت و ہیبت ظاہر تہی اور موںھ اُنکا مانند چودہویں رات کے چاند کے تابان و درخشاں تہا۔ الغرض وہ میری جانب مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ کہاں سے آئے ہو میں نے کہا کہ اجودہن سے آتا ہوں۔ ارشاد فرمایا کہ اگر بزرگونکی زیارت کی غرض سے یہ سفر اختیار کیا ہے اللہ تعالیٰ تم کو بہی بزرگی عنایت فرمائے گا۔ جب اُنہوں نے یہ فرمایا میں نے سر تسلیم خم کیا۔ اسکے بعد اُنہوں نے اپنی حکایت بیان فرمانی شروع کی کہ اے مولانا فرید مجہے پچاس برس یا اس سے کچھ کم و بیش اس غار میں رہتے ہوئے گذرے میں حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہوں۔ جڑی بوٹی میری خورش ہے شب گذشتہ کہ ۲۷۔ رجب کی شب تہی میں شب بیدار رہتا۔ اے فرید اگر تم آج کی رات کی حکایت سنو تو میں بیان کروں۔ میں نے عرض کیا کہ بسر و چشم سنوں گا۔ فرمانے لگے کہ عرصۂ بیس سال سے شب زندہ دار ہوں۔ لیکن شب گزشتہ اتفاقاً میری آنکھ مصلے پر لگ گئی۔ کیا خواب دیکھتا ہوں کہ آسمان اول سے ستر ہزار فرشتے اترے اور میری روح کو عالم بالا میں لیگئے۔ جب آسمان اول پر پہنچا فرشتوں کو دیکہا کہ کھڑے ہوئے یہہ تسبیح پڑھ رہے ہیں۔ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ۔

میں نے دریافت کیا یہ کب سے اس طور پر کھڑے ہیں آواز آئی جس روز سے مخلوق ہوئے اُسی روز سے
اسیطرح کھڑے ہیں اور عبادت انکی یہی تسبیح ہے بعدہ اس آسمان سے آسمان دوم پر پہونچا اور
عجائبات قدرت آلہی مشاہدہ کیں کہ وصف اور حال اُنکا بیان نہیں ہوسکتا اللہ تعالی نے اپنی قدرت
کاملہ سے کیا کیا اشیاء عجیبہ پیدا کی ہیں۔ القصہ زیر عرش پہونچا آواز آئی کہ وہیں ٹہراؤ میں ٹہرایا گیا
جملہ انبیا و اولیا اُسجگہ حاضر تھے میں نے اپنے دادا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی دیکھا کہ متفکر
سر نیچا کیے ہوئے کھڑے ہیں اسوقت میرا نام لیکر پکارا۔ میں نے جواب میں لبیک عرض کی فرمان ہوا اچھے آئے
اور عبادت کا حق خوب بجا لائے اپپر عنایت کی جاتی ہے۔ تمہارا مقام علیین ہوا۔ میں اس
امر کے سننے سے بہت خوش ہوا اور سر سجدہ میں رکھا فرمان ہوا سر اُٹھاؤ۔ میں نے سر اُٹھایا اور عرض
کی اس سے بالاتر رتبہ کا خواستگار ہوں۔ حکم ہوا اے فلا نے اس جگہ سے آگے نہ جاسکو گے
معراج تمہاری اسیجگہ تک ہے جب کام اپنا اس سے زیادہ کروگے اعلی رتبہ کے مستحق ہوگے جب میں نے
یہ آواز سنی واپس ہوا اور نزدیک جدا پنے خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے آیا اور پیروں میں گر پڑا
اور دریافت کیا آپ متفکر اور سر افگندہ کسواسطے تھے۔ ارشاد فرمایا کہ جب تجھے اسجگہہ لائے میں متحیر
ہوا کہ شاید اس سے کوئی خلاف امر صادر ہوا ہو اور اُسوجہ سے لائے ہوں۔ کہ مجھے شرم دلائی جائے کہ
یہ تمہارا پوتا ہے جو تمہارے طریقہ کے خلاف تہا۔ میں یہ سنکر بیدار ہوگیا اور اپنے تئیں اس مقام میں
پایا۔ پس اے فرید جو طلب خدا کرتا ہے حق تعالی بھی اُسکا طالب ہوتا ہے۔ آدمی کو لازم ہے کہ ہر وقت
اپنے علو مرتبہ کی کوشش کرتا رہے جو شخص اس رات کو جاگے گا البتہ سعادت اس شب کی اُسکو
حاصل ہوگی یہ فرما کر خاموش ہوگئے میں بوجہ ہوجانے رات کے ٹہیر گیا اُنکا قاعدہ دیکھنے میں آیا بعد نماز عشا
کے نماز معکوس پڑھتے ہیں اور صبح تک نماز معکوس میں رہتے ہیں میں علی الصباح وہاں سے روانہ ہوکر
بغداد واپس آیا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ اس شب کو سو رکعت نماز اس ترتیب سے
پڑھنی چاہیئے کہ بعد سورۂ فاتحہ کے پانچ پانچ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے جب فارغ ہو ستر دفعہ استغفار
پڑھے اور پھر سو مرتبہ درود شریف پڑھے۔ بعد اسکے سر بسجدہ ہوکر حاجت طلب کرے انشاء اللہ تعالی

حاجت اوسکی پوری ہوگی۔ بعد اس کے ارشاد فرمایا کہ شیخ الاسلام خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ۲۷ شب رجب کی شب رحمت ہے جو شخص اس شب کو زندہ رکھے گا اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ بے بہرہ نرہے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ۲۷ رجب کی شب کو ستر ہزار فرشتے اپنے سروں پر انوار الٰہی کے طبق رکھے ہوئے زمین پر اُترتے ہیں اور اُس گھر میں جاتے ہیں جس کے رہنے والے یادِ خدا میں بیدار ہوں حکم ہوتا ہے کہ اِن نور کے طباقوں کو انکے سروں پر اُلٹ دو۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ معلوم نہیں کیا سبب ہے کہ لوگ اس نعمتِ عظمیٰ سے بے بہرہ رہتے ہیں یہ ذکر ہو رہا تھا کہ شیخ بدرالدین غزنوی مع چھ نفر درویشوں کے حاضر خدمت ہوئے اور حضرت شیخ الاسلام کے نزدیک بیٹھ گئے۔ گفتگو سماع کے بارہ میں ہوئی۔ ہر شخص اپنی اپنی سمجھ کے موافق بیان کرتا تھا۔ حضرت شیخ الاسلام نے شیخ جمال الدین ہانسوی رح کی طرف مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ سماع راحتِ دل ہے اور اہل محبت کو جنبش دینے والا ہے جو بحر محبت میں شناوری کرتے ہیں اور اُسیوقت یہ بھی بیان فرمایا کہ رسم عاشقونکی یہ ہے کہ جب نام دوست کا سنتے ہیں واسطے تعظیم کے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسکے بعد حضرت شیخ بدرالدین غزنوی رحمتہ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ سماع میں جو بعض وقت بیہوشی ہو جاتی ہے اس کا کیا سبب ہے۔ آپ نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ یہ بیہوشی روزِ اَلَسْتُ بِرَبِّکُم کے روز سے ہے کہ جب الست بربکم سنا تھا بیہوش ہوگئے تھے۔ پھر وہی بے ہوشی انمیں اثر کر جاتی ہے۔ اسکے بعد شمس دبیر نے زمین خدمت چوم کر عرض کی کہ جس روز الست بربکم کہا گیا تھا۔ جملہ ارواح یکجا تھیں یا متفرق آپنے ارشاد فرمایا سب یکجا تھیں شمس دبیر نے دوبارہ عرض کیا کہ پھر یہ جہود و ترسا و مُغ وغیرہ کیونکر ہوگئے۔ شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ امام محمد غزالی رح نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ندا الست بربکم کی دی تمام ارواح چار صفوں میں ہوگئیں۔ حصہ اول پہلی صف والوں نے بلیٰ دل و زبان سے کہا اور سجدہ کیا یہ ارواح انبیا و اولیا صدیقوں اور شہیدوں کی تھیں۔ لیکن صف دوم نے

دل سے بلیٰ کہا اور زبان سے نہ کہا اور سجدہ کیا۔ یہ ارواح ہنود کی ہیں کہ کافر پیدا ہوئیں اور بعد کو مسلمان
ہوگئیں اور خاتمہ اسلام پر ہوا۔ اور صف سوم نے زبان سے بلیٰ کہا اور دل سے نہ کہا اور سجدہ کیا وہ ارواح
مسلمانوں کی ہیں وہ مسلمان پیدا ہوئیں اور بعدہ عیاذاً باللہ مرتد ہوئیں اور کافر داخل دوزخ ہوئیں اور
صف چہارم نے بلیٰ نہ دل سے کہا اور نہ زبان سے کہا اور نہ سجدہ کیا۔ وہ قوم کافر پیدا ہوئے اور کافر مرے
جب شیخ الاسلام یہ بیان فرما چکے فرمانے لگے کہ اہل سماع اسی روز الست کی بیہوشی سے بیہوش ہوگئے
تھے اب بھی بیہوش ہو جاتے ہیں وہ بیہوشی ان میں مرکب ہے۔ جب دوست کا نام سنتے ہیں
حرکت وحیرت اور ذوق وبیہوشی۔ یہ چاروں چیزیں ان میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور یہ سب
سبب معرفت سے ہے۔ یعنی جبتک معرفت حاصل نہیں ہوتی۔ یہہ چاروں چیزیں حاصل
نہیں ہوسکتیں اور مقصود طاعت سے یہی ہے کہ معرفت آلٰہی حاصل ہو۔ قرآن شریف میں اللہ
تعالیٰ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ امام اعظم
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں یہ ترقیم فرمایا ہے کہ ترجمہ اس آیت کا یہ ہے کہ نہیں پیدا کیا میں نے جن وانس
کو مگر واسطے طاعت کے۔ اور اہل سلوک کے نزدیک لیعبدون سے مراد لیعرفون ہے مقصود اس سے
شناخت دوست ہے جبتک اُسکو نہ پہچانوگے مزا طاعت میں نہ پاؤگے۔ عشق مجازی میں دیکھہ لینا چاہیئے
کہ جب ایک دوسرے پر عاشق ہو جاتا ہے وہ جبتک اپنے معشوق کو دیکھہ نہیں لیتا عاشق نہیں ہوتا
اور جبتک اوسکے آشناؤں سے نہیں ملتا آشنا نہیں ہوتا۔ پس حقیقت وطریقت میں بھی
یہی حکم ہے۔ یعنی جبتک معرفت ذات باری حاصل نہیں ہوتی وہ اولیا سے نہیں ہوسکتا
اور جبتک خودکو کسی اولیاء اللہ کے پلہ میں نہیں باندھتا ذوق طاعت اُسکو حاصل ہونا محال
ہے۔ اسکے بعد شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ اہل معرفت کے تئیں مقصود الست بربکم سے یہی شناخت
دوست ہے یعنی جبتک خدا کو نہ پہچانوگے ذوق طاعت نہ پاؤگے۔ اِسکے بعد محمد شہ نامی ایک
قوال جو خدمت شیخ احمد کرمانی کا قوال تھا مع اپنی چوکی کے حاضر خدمت ہوا۔ اسوقت شیخ جمال الدین ہانسوی
اور شیخ بدر الدین غزنوی بھی حاضر تھے۔ آپنے قوال کو حکم دیا کہ راگ شروع کرو۔ اُنہوں نے

اجازت پاکر راگ شروع کیا - شیخ الاسلام کو وجد ہوا۔ سات شب و روز حالت وجد میں رہے جب وقت نماز ہوتا نماز ادا فرماتے بعدہٗ پھر وجد میں ہو جاتے بعد سات روز کے عالم وجد سے عالم صحو میں آئے اور وہ غزل جو محمد شہ اور اسکے ہمراہی گا رہے تھے یہ تھی **غزل** ملامت کردن اندر عاشقی راست ؛ ملامت کے کند آنکس کہ بیناست ؛ نہ سر تر دامنے را عشق زیبد ؛ نشان عاشقاں از دو ریداست نظامی تا توانی پارسا باش ؛ کہ نور پارسائی شمع دلہاست ؛ بعد اسکے حکایت سلوک میں واقع ہوئی - آپنے ارشاد فرمایا کہ اہل سماع وہ طائفہ ہیں کہ جب سماع و تحیر میں مستغرق ہوتے ہیں اسوقت ہزاروں تلواریں انکے سر پر ماریں انہیں مطلق خبر نہیں ہوتی - بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ عارف جب تحیر میں ہوتا ہے اسکو اسوقت کسی آنے والے کی خبر نہیں ہوتی اگر اسکے ہزار فرشتے داہنے کان میں داخل ہو کر بائیں کان میں سے نکلجائیں اسے انکے آنے جانے کی مطلق خبر نہ ہوگی - بعد اسکے ان چھ درویشوں نے جو آئے تھے عرض کی کہ ہم مسافر ہیں ہم چاہتے ہیں کہ اسجگہ سے آگے روانہ ہوں لیکن ہمارے پاس زادراہ نہیں ہے کچھ عنایت فرمایئے کہ ہم چلے جاویں آپ نے چند خستہ خرما جو آگے رکھے تھے اٹھاکر انکو دیئے اور رخصت فرمایا - جب انہوں نے وہ خرمے ہاتھ میں لیئے ایک دوسرے کی جانب متوجہ ہوئے اور چاہا کہ انکو پھینکدیویں کہ خستہ خرما کی ضرورت نہیں - پھینکتے وقت جو ہاتھ پر نظر ڈالے تو دیکھا کہ خرما زر خالص ہو گئے ہیں وہ سب یہ کرامت دیکھکر معتقد حضرت شیخ الاسلام کے ہوئے اور اپنے منزل مقصود کی جانب راہی ہوئے اس اثنا میں اذان نماز ظہر کی ہوئی - حضرت شیخ الاسلام نماز میں مصروف ہوئے - مجلس برخاست ہوئی - ہر شخص اپنے مقام کو گیا - الحمد للہ علی ذلک ؛

مجلس پنجم - روز پنجشنبہ بتاریخ ۱۰ شعبان المعظم ۵۵۵ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی شیخ جمال الدین ہانسوی رح حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں حاضر تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ اسرار العارفین میں مرقوم ہے کہ مرید ہونیکا کوئی شخص ارادہ کرے اسکو لازم ہے اول غسل کرے اور شب بیدار ہو اور اس رات میں اپنی خیریت اور اپنے پیر برادروں کی عافیت بارگاہ عز اسمہ

سے طلب کرے۔ اگر رات بہر نہ جاگ سکے تو بروز پنجشنبہ بوقت چاشت یا بروز دوشنبہ بوقت
مذکور اپنے تمام عزیز و اقارب کو جمع کرے اور جو خویشیاں متصل نہوں تو صالح مسلمانوں کو جمع کر
اور سجادہ کے روبرو مستقبل قبلہ بیٹھے اور دو رکعت نماز استخارہ پڑھے اور پیر کو لازم ہے کہ ان
تمام مریدونکو اپنے روبرو بلائے اور اپنے بائیں بٹھلائے اور آیات قوارع پڑھکر اس مرید ہونے
والے کے مونہہ پر دم کرے اور غسل کے واسطے ارشاد فرمائے جب نہا کر آوے آیات قوارع دوبارہ
پڑھکر اوسکے مونہہ پر دم کرے اور اُسکو مستقبل قبلہ بٹھلا کر مقراض اپنے ہاتھہ میں لے اور بوقت
مقراض چلانے کے تین مرتبہ بآواز بلند تکبیر کہے اور اس میں اختلاف ہے نزدیک اہل سلوک کے بعضے کہتے
ہیں کہ تکبیر اس نیت سے کہی جاتی ہے کہ کہنے والا نفس امارہ اور نفس متمردہ کی جانب مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ
میں تم کو ساتھہ حرب کے باہر لاؤں گا اور غزا کروں گا اور سنت غازیونکی یہ ہے کہ بوقت محاربہ تکبیر
کہتے ہیں تا کہ شیطان رجیم دور ہو اور کسیطرح کا وسوسہ نکرے جب تکبیروں سے فارغ ہو اکیس مرتبہ
کلمۂ توحید زبان سے پڑھوائے اور اکیس مرتبہ استغفار بھی پڑھوانا چاہیئے بعد اسکے مقراض مرید کے
سر پر چلائے اسطور سے کہ اول ایک بال اُسکی پیشانی کا پکڑے اور اُسوقت جانب باریتعالی مخاطب ہو کر
یہ کہے کہ اے ملک اے بادشاہ یہ بندہ تیری بارگاہ سے بہاگا ہوا تھا اب پہر آیا ہے چاہتا ہے کہ
تیری بندگی مانند بندگان کے کرے اور چاہتا ہے کہ سوا تیرے اُسکے دلمیں آوے اُسے باہر نکال
بعد اسکے ایک بال پیشانی کے داہنی جانب کا پکڑے اور ایک بائیں جانب کا پکڑے اور
ایک درمیان سے پکڑے۔ پہر تینوں کو بل دیکر ایک بال بنا لیوے اور بعض مشائخ نے فرمایا
ہے کہ صرف ایک ہی بال پکڑے مقابل کا۔ الاقول اصح یہ ہے جو پیشوائے عارفان حضرت خواجہ
حسن بصری رح نے فرمایا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ مقراض سر پر چلانا چاہیئے
خواہ کسیطرح سے ہو اور قول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اصل ہے کیونکہ خلیفہ اہل صفہ وہی ہیں
اور اُنہیں کے باب میں یہ حدیث ہے انا مدینۃ العلم و علیؓ بابہا بعد اسکے بینے دریافت کیا کہ اصل
مقراض چلانیکی کیا ہے اور سنت کس سے جاری ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ ابتدا اس کی حضرت ابراہیم علیہ

السلام سے ہے اور بعض کے نزدیک ابتدا اسکی حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ہے کہ اُنہوں نے خلیل اللہ علیہ السلام کو تلقین کیا تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز حبیب عجمی اور حسن بصری رضے اللہ عنہما یکجا بیٹھے تھے۔ ایک شخص آیا اور بیان کیا کہ میں مرید فلانے درویش کا ہوں آپنے ارشاد فرمایا کہ اس سے نشان پوچھنا چاہیئے اس سے سوال کیا کہ تیرے مرشد نے تجھے کچھ تلقین کیا ہے۔ جواب دیا کچھ نہیں اللہ میرے سر پر مقراض چلائی تھی۔ ہر دو بزرگ یہ سنکر خاموش ہو گئے اور فرمایا ہو مُضلٌّ وضالٌّ اسی جگہہ سے اشارہ شیخ کو لازم ہے کہ مرید کا عارف ہو۔ اسکے بعد شیخ الاسلام نے مجلس کیجانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ شیخ کو اس قدر قوت اور نفنج خاطر ہونا چاہیئے کہ جب آنے والا بہ نیت ارادت آوے وہ اپنی ایک نگاہ سے زنگ دنیاوی جو اسکے سینے میں ہو نکال ڈالے اور موافق آئینہ کے روشن کر دے اگر اُسکے یہ ممکن نہو تو پھر وہ مرید نکرے ورنہ دوسرے کو بھی گمراہ کرنے والا ہو گا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی صاحب سجادہ کے پاس بہ نیت ارادت آوے پس اُسکو لازم ہے کہ اُسکی حرکات و سکنات و نفوس ثلاثہ پر نظر کرے۔ اول یہ دیکھے کہ یہ مبتلا ئے نفس امّارہ تو نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالی عز اسمہ وجل جلالہ نے ارشاد فرمایا ہے وَمَآ اُبَرِّیُٔ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ بعدہ نفس لوامہ پر نگاہ کرے کہ تحفہ مبتلائے نفس لوامہ ہے کما قال اللہ تعالی وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَۃِ بعد اسکے نفس مطمئنہ پر نظر کرے کہ تحفہ مبتلائے نفس مطمئنہ ہے کما قال اللہ تعالی یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً اسکے بعد دیکھے کہ مرید میں اوصاف سلیم ہیں یا نہیں اور تمام مذکورۂ بالا باتوں کو خوب اچھی طرح دیکھہ لیوے بعد اسکے ہاتھ واسطے بیعت کرنے کے دے اور شرف بیعت سے مشرف کرے اور موافق قاعدہ کے مقراض چلاوے اگر کوئی زمرۂ مشائخ یا اہل سلوک سے مقراض چلانی نہ جانتا ہو اور نہ بال پکڑنے جانے وہ پیر بھی بادیۂ گمراہی میں ہے مرید کا تو کیا ذکر۔ کیونکہ جب شیخ ہی راستہ نہ جانتا ہو وہ کیونکر مرید کو راستہ بتلا سکیگا ہر آئینہ دونوں گمراہی میں ہیں۔ اسکے بعد شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور یہ حکایت بیان فرمائی کہ جس روز بشر حافی تائب ہو کر رشتۂ غلامان خواجہ جنید بغدادی رحمہ میں منسلک ہوئے

موافق قاعدہ کے مقراض اُنکے سر پر چلائی گئی اور خرقہ عطا فرمایا یہ نعمت پاکر خواجہ بشر حافی اپنے سکن پہ آئے اور جب تک زندہ رہے پاؤں میں جوتیاں نہ پہنیں لوگوں نے اسکا سبب دریافت کیا جواب دیا کہ میری یہ مجال نہیں کہ اُس بادشاہِ بادشاہان کے بچھائے ہوئے فرش پر جوتیاں پہنکر چلوں۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ جس روز میں نے خدا تعالیٰ سے آشتی کی اُس روز ننگے پانو تھا اب مجھے شرم آتی ہے کہ بعد شرف حضوری کی جوتیاں پہنوں۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جو مرید یا شیخ مذہب سنت وجماعت پر نہو اور حکایت اُسکی موافق کتاب اللہ اور سنت رسول کے نہیں ہوئی وہ ایک ٹھگ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا کیونکہ دھواں آتش کی نشانی ہے اور یہی وجہ ہے اکثر مرید بادیہ ضلالت میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ہر ایک مومن کے دل میں عظمت و کرامت الٰہی رکھی گئی ہے اور تقرب الی اللہ حاصل کرنیکا مادہ اس میں موجود ہے مگر افسوس کہ خلق دل کی اصلاح سے غافل ہے اُسکی اصلاح نہیں کرتی لاچار وہ بادیہ ضلالت میں جا پڑتا ہے۔ اہل سلوک نے فرمایا ہے قلب المومن عرش اللہ تعالیٰ۔ یعنی قلب مومن عرشِ خدا ہے۔ بعد اس کے ارشاد فرمایا کہ وہ درویش جسکے آگے ستر پردے حجاب کے ہوں اور ذرہ روشنی اُسکو حاصل نہوا اور چلانے مقراض اور دینے خرقہ سے خبر نہ رکھتا ہو پس مثال اسکی مانند ایک ٹھگ اور راہزن کے ہے کہ خود گمراہ ہے اور مرید کو گمراہ کرتا ہے۔ پس ضرور ہے کہ درویش صاحب حال ہو کہ وقت چلانے مقراض اور عطائے خرقہ رکھتا ہو اور طریقہ سلف اور مذہب سنت وجماعت پر قائم ہو اور اگر وہ بیعت کرے تو درست ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ دلیل الانسانی میں تحریر فرماتے ہیں کہ جسکو عزلت خلق سے عطا نہیں ہوتی تحقیق جانو کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکو اپنے سے دور رکھا ہے کیونکہ اختلاط خلق خالی از خلل نہیں رونده وجوئندہ راہ مولا کو جیسا کہ کتب سلوک میں مرقوم ہے اور خواجہ بایزید بسطامی نے فرمایا ہے کہ بے حاجت گھر سے قدم باہر نہ نکالے اور مجمع اہل دنیا میں نہ بیٹھے۔ اگر مجلس علم میں حاضر ہو تو مضائقہ نہیں ہے اور بے ضرورت گفتگو نکرے کیونکہ اِن باتوں کے کرنے سے روشن ضمیری جاتی رہتی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب مرید کے سر پر مقراض چلاوے اُسیوقت امر واسطے غسل کرنیکے کرے اور تھوڑی شیرینی اپنے ہاتھ سے

اُسکے مونہہ میں ڈالے اور تین مرتبہ کہے الٰہی بندۂ خود را البلب مہرلو خویش بر وے شیریں گرداں،، بعد اسکے حکم موافق اُسکے حال کے کرے۔ اگر شایان خلوت ہو خلوت کا حکم دے اگر محل سکوت ہو سکوت کے واسطے ارشاد فرماوے بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ اسرار العارفین میں مرقوم ہے کہ خلوت کی مدت چالیس روز ہے اور نزدیک بعض اصفیا کے ستر روز اور نزدیک بعض کے ننانوے روز لیکن قول معتبر خواجہ عبداللہ سہل تستری رح اسرار العارفین کا ہے۔ اور طبقہ جنیدیہ میں مدت خلوت کی بارہ سال ہے اور اہل بصرہ کے نزدیک آٹھ سال۔ اصل یہ ہے خلوت کی مدت کا کچھ تعلق نہیں مقصود از خلوت صرف بذریعہ ریاضت کے سیدھا کرنا نفس امارہ کا ہے کہ وقت خلوت وعزلت میں حبس ہوتا ہے کہ کار خراب نکرے اور سکوت سے مراد طبقات مشائخ میں مراقبہ ہے اور جب خلوت وعزلت میں بیٹھے۔ ضرور ہے کہ شیخ اسکو اپنے ہاتھ سے پیراہن پہناوے کہ تاکہ بہ برکت اوس جامہ کے روشنی اُسکو حاصل ہو۔ اور خرقہ دینے سے یہی مراد ہے اور بعض مشائخ مثل خواجہ فضیل بن عیاض اور خواجہ حسن بصری رحمہما اللہ سے منقول ہے کہ ٹوپی اپنے مرید کو اوڑھا دے اور بعد اُسکے تلقین ذکر کرے اور ذکر تین قسم پر منقسم ہے اول لا اِلٰہ اِلاّ اللہ دوم سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر سوم یا حی یا قیوم ذکر لا الٰہ الا اللہ اسطرح کرنا چاہیئے کہ نو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہے اور دسویں مرتبہ محمد رسول اللہ کو شامل کرلے اور ذکر سُبحَانَ اللہِ الی آخرہ اکسٹھہ مرتبہ کہے اگر یَا حَیُّ یَا قَیُّوم کا ذکر کرے تیس مرتبہ کرے لیکن ہر ایک ذکر بلند آوازی سے کرے کہ پڑوس کے رہنے والے بھی سن لیں اور ارشاد فرمایا کہ طبقہ جنیدیہ والے اسکو بارہ مرتبے کرتے ہیں اور ہمارے مشائخ سے منقول ہے کہ ذکر اُسوقت تک کرتا رہے کہ ہر بُن مو سے آواز ذکر نکلنے لگے اُسوقت یہ بھی فرمایا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام وقت ذکر کرنیکے بیہوش ہو جاتے تھے جنگل چلے جاتے اور وہاں غلبات شوق سے باواز بلند فرماتے کہ اے منزہ از مکان آپ ہی عزم کر کہ دل میرا تیرے فراق میں خون سے بھر گیا۔ اگر تیرا ذکر میرا مونس نہوتا ہر آئینہ روح میری اس کالبد خاکی سے پرواز کر جاتی۔ اسکے بعد شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ ناصر الدین ابی یوسف چشتی قدس

سرد نے فرمایا کہ میں نے سراج الاسرار میں لکھا دیکھا ہے کہ حضرت ذو ا...
...ہتے کہ پیر مرید کے واسطے مثال ایک دایہ کے ہے کہ جسوقت بچہ بدخوئی پر آتا ہے وہ اُسکو کسی اور امر
میں مشغول کر دیتی ہے وہ اُس سے موانست پکڑتا ہے اور اپنی بدخوئی بہول جاتا ہے۔ شیخ کو بھی
موافق حال مرید کے حکم کرنا چاہیئے۔ کبھی موافق حال اُسکے ذکر کرنیکا امر کرے اور کبھی قرآن شریف
کی تلاوت کے واسطے فرماوے اور یہ نصیحت کرے کہ دنیا اور اہل دنیا سے پرہیز ضرور ہے کہ صحبت
اُنکی درویش کے حق میں سَمِ قاتل ہے۔ کوئی صحبت تونگروں کی صحبت سے بدتر نہیں۔ اسکے بعد
شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ مریدوں اور پیروں کو اوپر بیان کی ہوئی باتیں بجا لانا
چاہیئے۔ اب یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اگر کسی شخص کو مرشد کامل نہ ملے پس اُسکو کیا کرنا چاہیئے
ایسے شخص کے مناسب حال یہ امر ہے کہ کتب اہل سلوک مطالعہ میں رکھے اور اُنکی مطابعت کرے
تاکہ مشابہ ارادت سے ہووے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ کو چاہیئے کہ مرید کو وصیت کرے کہ
صحبت ملوک و اہل دنیا سے مجتنب رہے اور طالب شہرت و ثروت کا نہو اور بے مطلب بات نہ کہے
اور بے ضرورت صومعہ یا خانقاہ سے قدم باہر نہ نکالے کہ اصل اس راہ میں ترک علائق دنیاوی ہے
کہ حضرت نبی صلعم نے فرمایا حب الدنیا رأس کل خطیئۃ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ صاحب سجادہ
بے ضرورت اشد سجادہ سے نہ اُٹھے کہ اصحاب طریقت اور دانشمندوں کا فرمودہ ہے کہ جو عالم طلب
دنیا کرے گا۔ پس حلال و حرام کون بیان کرے گا۔ اور جو صوفی سجادہ سے غیر حاضر ہوگا کوچہ و بازار میں
پہرے گا تلقین کون کرے گا۔ کیونکہ اُنکو دوسرا کام درپیش آرہا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ شبلی
کا فرمودہ ہے کہ علامت رندگان راہ الٰہی کی یہ ہے کہ وہ جس طرح سے ہو سکتا ہے شب جمعہ کو زندہ
رکھتے ہیں اور اُس شب کو ذکر یا تلاوت یا نماز میں گزارتے ہیں فاضلتر اُس شب کی احیا میں یہہ
ہے کہ نماز پڑھتا رہے کہ نماز صفت معراج کی رکھتی ہے الصلوۃ معراج المؤمن مشہور ہے۔
بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ سلوک صرف اس طرح سے قائم رہ سکتا ہے کہ بندہ اپنے تئیں دنیا اور صحبت
اغنیا سے دور رکھے اور ہوائے نفس سے باز رہے اور صحبت صالحوں کی اختیار کرے کہ حضرت رسول مقبول

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صحبۃ الصالحین نور ورحمۃ للعالمین یعنی صحبت صالحوں کی ایک نور و رحمت واسطے اہل عالم کے ہے۔ حضرت شیخ الاسلام یہ فوائد بیان فرماکر مشغول ہوئے مجلس برخاست ہوئی الحمد للہ علی ذالک ؛

مجلس ششم تاریخ یازدہم ماہ مذکور ۶۵۵ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ گفتگو بے نمازوں کے بارہ میں ہو رہی تھی آپنے ارشاد فرمایا کہ بے نماز البتہ اپنی طاعت ماموره بجا نہیں لاتے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مجھے وقت مسافرت نواح غزنی میں ایک شب کسی مسجد میں شب باش ہونیکا اتفاق ہوا وہاں چند درویش رہتے تھے۔ ہر ایک اُنمیں سے حد سے زیادہ مشغول تھا۔ میں رات بھر اُنکی خدمت میں رہا۔ جب صبح ہوئی وہاں سے روانہ ہوکر ایک حوض پر پہنچا۔ ایک بزرگ حد سے زیادہ مشغول حوض پر تشریف فرما تھے اُنسے ملاقات ہوئی۔ میں نے سلام عرض کیا رد سلام کرکے ارشاد فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھ گیا۔ وہ بہت لاغر اور ضعیف الاندام نزار ونزار تھے مینے سبب دریافت کیا۔ جواب دیا کہ مجھے عارضہ شکم ہے۔ الغرض میں دن بھر اُنکی خدمت میں رہا۔ جب رات ہوئی عارضہ اُنکا زیادہ ہوا۔ اِن صاحب کرامت کی عادت تھی کہ ہر شب اکیس بیس رکعات نماز نفل ادا فرماتے تھے دو رکعت کے بعد اُنکو قضائے حاجت کی ضرورت ہوتی تھی قضائے حاجت کے واسطے تشریف لیجاتے واپس آکر غسل کرتے اور دوگانہ ادا کرتے۔ پھر حاجت ہوتی جاتے۔ اور غسل کرکے دوگانہ ادا فرماتے قصہ مختصر اُس شب اُنکو ساٹھ مرتبے نہانا پڑا وہ ساٹھ مرتبے نہائے اور اپنا وظیفہ ادا کیا۔ آخر بار جب نہانے تشریف لے گئے میاں آب ہی انتقال فرمایا۔ سبحان اللہ کیا مضبوط اور راسخ الاعتقاد تھے اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور ارشاد فرمایا اللہ اللہ اپنے ارادہ پر کس قدر مستحکم تھے کہ دم واپسیں بھی اپنے ارادہ سے نہ ٹلے اور جبتک اپنا وظیفہ پورا نکیا انتقال نفرمایا بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص بیمار ہو اُسکو جاننا چاہیئے کہ یہ بیماری واسطے اُسکے رحمت ہے کہ اسکو گناہوں سے پاک کرتی ہے۔ بعد اِسکے ارشاد فرمایا کہ جب میں بخارا میں بخدمت شیخ سیف الدین باخرزی حاضر تھا ایک شخص اُنکی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ یا حضرت میں مال رکھتا ہوں

آج کئی برس سے اوس میں نقصان پاتا ہوں اور بعض وقت خود ہی بیمار ہو جاتا ہوں۔ اس سے اور نقصان ہوتا ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ اے بہائی جب کسی مسلمان کے مال میں نقصان دکہلائی دیوے جاننا چاہیئے کہ کوئی قصور دلمیں پیدا ہوا تہا اوس کی درستی کے واسطے یہ امر سرزد ہوا کہ اُسکا ایمان درست ہو جاوے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ صحابہ اور تابعین کے آثار میں تحریر ہے کہ کل بروز قیامت آمنا وصدقنا فقراء کو ایسا درجہ دیا جائے گا کہ امیر لوگ رشک کرینگے اور کہیں گے کاش کے ہم دنیا میں رنجور ہوتے بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ آدمی کو چاہیئے کہ ہمیشہ اپنے کام میں لگا رہے اور جب کوئی درد و محنت آوے خیال کرے کہ کہاں سے اور کیوں آئی۔ اسکا سبب اُسکو معلوم ہو جائے گا کیونکہ آدمی طبیب نفس ہے۔ اسکے بعد شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بہر لائے اور یہ بیت پڑہی ؎ اے لبا درد کاں ترا دا سوست ❊ اے لبا شیر کاں ترا آہو ست ❊ اسکے بعد گفتگو درباره درویشاں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ ہر حال میں درویشوں سے عقیدہ اچہا رکہنا چاہیئے تا کہ اُنکی برکت سے یہ شخص بہی حمایت حق میں رہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ شیر خاں والی ملتان و اوچ میرے حق میں عقیدہ اچہا نہ رکہتا تہا۔ میں اکثر اُسکی عدم توجہی سے یہ بیت زبان پر لاتا ؎ افسوس کہ از حال منت نیست خبر ❊ آنگہ خبرت شود افسوس خوری ❊ تہوڑے روز نگذرے تہے کہ کافر اُسکے ملک پر چڑہ آئے اور ملک اُسکا تاخت و تاراج کر ڈالا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس زمانہ میں یہ فقیر ملک سیوستان کی سیر و سیاحت میں مصروف تہا ان ایام میں شیخ احد الدین کرمانی سے ملاقات ہوئی اُنہوں نے ازراہ کرم مجہے بغل میں لیا۔ اور فرمانے لگے کہ جو مشائخ کی تم نے خدمت کی ہے وہ تمہارے واسطے سعادت ہے اور میرے پاس آنا بہی تمہارے واسطے اچہا ہوا۔ الغرض میں اُنکے ہاں مقیم ہوا دس درویش اور بہی اُنکی مجلس میں حاضر خدمت تہے اور سب صاحب نعمت تہے۔ گفتگو کرامت کے بارہ میں کر رہے تہے ایک اُنمیں سے کہہ اٹہا کہ اگر ہر ایک ہم میں سے صاحب کرامت ہے اُسکو لازم ہے کہ کرامت ظاہر کرے شیخ احد الدین کرمانی میر مجلس تہے۔ سبکا اتفاق ہوا کہ اول کرامت کا اظہار حضرت کریں کہ اس مجلس میں پیش قدم درویشاں ہیں شیخ احد الدین کرمانی نے جب یہ سنا درویشوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ والی اس شہر کا مجہسے اعتقاد

نہیں رکھتا ہے۔ اور بعض وقت مجھے تکلیف دیتا ہے۔ عجب ہے کہ آج میدان سے سلامت آئے آپ یہہ کلام پورا نہ فرما چکے تھے کہ ایک شخص بھاگا ہوا آیا اور مجلس میں کہنے لگا کہ اسیوقت بادشاہ اس شہر کا چوگان کھیلتے ہوئے گھوڑے پر سے گر پڑا اور مر گیا بعد اسکے وہ درویش میری طرف رجوع ہوئے اور کہنے لگے کہ اب آپ کرامت دکھلائیں۔ میں نے سر مراقبہ میں کیا۔ تھوڑی دیر مراقب رہا اور سر اٹھا کر اُن سب سے کہا ہاں آنکھیں کھولو۔ درویشوں نے آنکھیں کھولکر دیکھا تو اپنے تئیں خانہ کعبہ میں پایا۔ تھوڑی دیر وہاں رہے پھر جہاں تھے وہاں آگئے اُن سبنے مشاہدہ اس کرامت سے اقرار کیا اور کہا درویش ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ جب میں کرامت دکھلا چکا میں نے اور شیخ اوحدالدین کرمانی نے اُسنے کہا کہ ہماری باری تو ہو چکی اب تم دکھلاؤ۔ اُنہوں نے بہت خوب کہکر سر خرقہ میں ڈالا اور غائب ہوگئے۔ خرقے اُنکے خالی پڑے رہے درویش خرقوں میں نہ تھے۔ اسکے بعد شیخ الاسلام میری طرف متوجہ ہوکر فرمانے لگے کہ مولانا نظام الدین جو شخص خدا کی عبادت کرتا ہے اور اُسکے حق خدمت میں تقصیر نہیں کرتا۔ حق تعالی بھی اُسکی رضا کے موافق کام کرتا ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ وقت سیاحت ملک بدخشاں میری ملاقات شیخ عبدالواحد نبیرہ ذوالنون مصری رح سے ہوئی۔ وہ شہر کے باہر ایک غار میں رہتے تھے بدرجہ اتم زار و نزار ہو رہے تھے۔ ایک پاؤں انکا غار میں تھا اور دوسرا کاٹ کر باہر ڈال رکھا تھا۔ ایک ہی پاؤں پر عالم تحیر میں کھڑے تھے۔ میں اُنکے نزدیک گیا۔ سلام کیا۔ جواب دیکر اُنہوں نے مجھے بیٹھنے کے واسطے اجازت دی اور عالم تحیر میں ہوگئے۔ میں حسب الارشاد بیٹھ گیا وہ تین رات دن تک عالم صحو میں نہ آئے اور مجھ سے التفات نکیا۔ بعد تیسرے روز کے عالم صحو میں آئے اور ارشاد فرمایا کہ اے فرید میرے متصل مت آنا ورنہ جلجاؤگے اور دور بھی نرہو کہ مہجور رہوگے۔ الا میرا حال سن لو کہ میں اس غار میں ستر برس سے ہوں اور خورش میری عالم غیب سے ہے۔ ایک وقت ایسا اتفاق ہوا کہ ایک عورت اس راستہ سے جاتی تھی میری نگاہ اُسپر پڑگئی۔ بمقتضائی بشریت میری طبیعت میں میل آیا حجرہ سے باہر نکلنا چاہا کہ ہاتف نے آواز دی کہ اے مدعی یہی عہد تھا کہ سوائے میرے دوسرے سے بھی آویزش کرے۔ چھری میری کمر میں تھی۔ یہ آواز سنکر میں متنبہ ہوا اور فی الفور اُسی

پاؤں کو جو باہر نکل آیا تھا کاٹ کر پھینکدیا۔ اس وقوعہ کو تقریباً بتیس برس ہوئے ہونگے کہ میں حیران ہوں کہ بروز قیامت جب اس امر سے سوال کرینگے کیا جواب دونگا۔ بعد اسکے شیخ الاسلام نے فرمایا کہ وہ شب میں نے وہیں گذاری بوقت افطار کچھ دودھ اور خرمے کہ گنتی میں دس تھے ایک طباق میں لگے ہوئے اُترے جنہیں اُنکے آگے رکھے۔ فرمانے لگے کہ اے فرید ہر روز پانچ اُترتے تھے آج زیادہ ہیں یہ تمہارے حق کے ہیں تم نوش فرماؤ۔ میں نے آداب بجالا کر اُن چھواروں کو کھالیا۔ تھوڑی دیر میں وہ بزرگ پھر مشغول ہو گئے اُسوقت خلیفہ بدخشاں مع اپنے ارکان دولت کے حاضر آیا اور آداب کرکے کھڑا ہوا آپنے اُسکی جانب مخاطب ہو کر فرمایا۔ کیا حاجت ہے خلیفہ نے عرض کی کہ سیوستان کا حاکم مال خراج ادا نہیں کرتا تھا اجازت چاہتا ہوں کہ اُسپر فوج کشی کروں وہ بزرگ متبسم ہوئے۔ ایک لکڑی آگے پڑی تھی فوراً اُسکو اُٹھا کر جانب سیوستان پھینکدی اور ارشاد فرمایا کہ والی سیوستان کو مار ڈالا۔ خلیفہ نے جب یہ حال دیکھا اپنے مقام کو واپس آگیا۔ چند روز نہ گذرے ہونگے کہ وہاں کے باشندے بہت سامال لائے اور بیان کیا کہ والی سیوستان دربار عام میں بیٹھا تھا ناگاہ دیوار شق ہوئی اور ایک شخص کا ہاتھ دیوار سے مع لکڑی ظاہر ہوا جس نے وہ لکڑی بادشاہ کی گردن میں ماری جس سے سر اُسکا جدا ہو گیا اور یہ آواز آئی کہ شیخ عبدالواحد بدخشاں میں ہے یہ اُسکا ہاتھ تھا جس نے اسکو مارا بعد اسکے شیخ الاسلام نے فرمایا کہ میں چند روز اُن کی خدمت میں رہا۔ بعدہ حسب الاجازت روانہ ہوا۔ مجھے اُنسے بہت کچھ فیض پہنچا آپ یہ فرما رہے تھے کہ اذان نماز ظہر کی ہوئی۔ حضور نماز میں مصروف ہوئے اور مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذلک +

مجلس ہفتم بتاریخ ۱۲ ماہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ گفتگو کشف و کرامت حضرت خواجہ ابو الغیث مدنی اور شیخ سعد حموی کے بارہ میں ہوئی۔ حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ ابو اللغیث قدس سرہ ازحد بزرگ تھے۔ شیخ یوسف چشتی اور شیخ شہاب الدین عمر سہروردی اور شیخ فریدالدین عطار اور خواجہ ابی النور عثمان ہارونی قدس سرہم کے ہمعصر تھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ کہ۔ جب بلا رمغل نازل ہوئی اور مغلوں نے یمن کا محاصرہ

شروع کیا والی یمن بیتاب ہو کر آپ کی خدمت میں آیا اور بہت عرض معروض کی۔ اس وقت آپکے دست مبارک میں پتلی سی چھڑی تھی آپ نے وہ خلیفہ کو عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا جسوقت آفتاب غروب ہو اور رات ہو جاوے لشکر مغل پر شبخون مارنا انشاء اللہ کام انجام کو پہونچیگا۔ خلیفہ بعد بجا آوری آداب روانہ ہوا اور بوقت مقررہ بموجب ارشا حضرت کے عمل میں لایا۔ لکڑی کے پھینکتے ہی لشکر مغل میں ہزیمت واقع ہوئی ایکدوسرے پر گرتے پڑتے بھاگے۔ سواران یمن نے اُن کا تعاقب کیا اور کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔ ایک نفر قوم مغل سے زندہ واپس نہ آیا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی رح فرماتے ہیں۔ کہ ایکمرتبہ میں اور شیخ جلال الدین تبریزی خدمت شیخ بہاء الدین زکریا میں بمقام ملتان موجود تھے اُس روز قباچہ والی ملک اوچ خدمت شیخ بہاء الدین میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لشکر مغل نزدیک شہر پہونچگیا ہے جو ارشاد عالی ہو عمل میں لایا جاوے حضرت شہید المحبت قدس سرہ کے ہاتھ میں اُسوقت ایک تیر چوبیں تھا آپنے وہ قباچہ کو عطا فرمایا اور حکم دیا کہ جانب لشکر مغل تیر پرتاب کرے۔ وہ ارشاد خواجہ ہوتے ہی عمل میں لایا۔ اُسیوقت لشکر مغل میں ہزیمت پڑی اور ایک نے دوسرے کو قتل کرنا شروع کیا ایک نفر بھی لشکر مغل سے باقی نہ بچا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ زمانۂ خواجہ ابو اللیث یمنی رحمۃ اللہ علیہ میں ملک یمن قحط عظیم ہوا۔ ایام بارش میں ایک بوند بھی آسمان سے نہ برسی۔ کنوؤں میں پانی بالکل نہیں رہا۔ زراعت خشک ہو گئی۔ جملہ بنی آدم و دوابہ سخت تکلیف میں مبتلا ہوئے۔ خلیفہ یمن اور جملہ باشندگان اس عذاب سے تنگ ہو کر بخدمت حضرت خواجہ ابو اللیث یمنی رح رجوع لائے کہ دعائے بارش باران مانگیں۔ کہ بہ برکت دعا حضرت اللہ اس آفتِ جاں کاہ سے نجات بخشے۔ آپنے منظور فرمایا اور ارشاد کیا کہ بوقت صبح سب آدمی حاضر ہوں کہ شہر کے باہر چلکر نماز استسقا پڑھی جاوے۔ دوسرے روز حسب الارشاد شیخ ہر کہ ومہ حاضر جاپان ہوئے اُسوقت حضرت نے ممبر پر چڑہکر حمد و ثنا جناب باری عز اسمہ بیان کی اور حضرت رسول مقبول صلعم درود بھیجا اور مونہہ جانب آسمان اُٹھاکر کہا کہ یا الٰہی اگر میری عبادت تیری درگاہِ بے نیاز میں مقبول ہے

پس باران رحمت نازل فرما۔ یہ بات پوری زبان مبارک حضرت سے نہ نکلی تھی کہ گھٹا چھاگئی اور خلق ابہم بھیگتی ہوئی اپنے مکانوں کو گئی پانی پانچ شبانہ روز برابر برستا رہا کہ ساکنین دیار یمن نے اقرار کیا کہ ایسی بارش ہم نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ اسکے بعد حکایت انکی وفات کے بارہ میں ہوئی حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ جب وقت وصال انکا قریب ہوا اور وہ صبح ہوئی جسکی شام کو آپ رحلت فرماوینگے آپنے نماز صبح ادا کی اور وقت اشراق تک موافق معمول کے مصلے پر متمکن رہے۔ جب نماز اشراق سے فارغ ہوئے۔ خادم کو طلب فرماکر حکم دیا کہ غسال کو بلا لاوے۔ وہ حاضر آیا آپنے ارشاد فرمایا کہ جامہ سپید آب تختہ و خوشبو بھی موجود کرو اور مجھے دکھلاؤ۔ فرمان ہوتے ہی سب اشیا مہیا ہوگئیں اور سامنے شیخ کے لائی گئیں جب آپنے ملاحظہ فرمایا ارشاد فرمایا کہ اس مقام کو خالی کرو۔ یہ فرماکر سورۂ یسین پڑھنی شروع کی اور جب الیہ ترجعون پر پہونچے رحلت فرمائی اُسیوقت مکان سے آواز آئی کہ دوست دوست سے ملاقی ہوا یہ ارشاد فرماکر حضرت شیخ الاسلام ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور نعرہ مارکر بیہوش ہوگئے جب ہوش میں آئے یہ بیت ارشاد فرمائی۔ بیت در کوئے عاشقان چناں جاں بدہند + کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز + اسکے بعد غلبات شوق میں یہ حکایت بیان فرمائی کہ جب عمر حضرت موسے علیہ السلام کی اپری ہوئی اور وقت وصال آپہونچا آپ بازار میں مانند مستوں کے پھر رہے تھے کہ ملک الموت علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اُسنے سلام کیا آپنے جواب سلام دیکر ارشاد فرمایا کہ تم کون ہو۔ ملک الموت نے جواب دیا کہ میں ملک الموت ہوں آپنے اُسکے منہ پر اس زور سے طمانچہ مارا کہ وہ یہ کہتے ہوئے واپس تشریف لیگئے کہ میں اب دوبارہ نہ آؤنگا۔ جب ملک الموت اپنی جگہ پر پہونچے سر بسجدہ ہوکر عرض کی کہ بار الہا تونے مجھے ایسے شخص پر بھیجا کہ اگر میں طمانچہ کہاکر اُسکے سامنے سے نہ ہٹ جاتا گمان غالب تھا کہ وہ مجھے مار ڈالتا۔ اس عرضداشت پر از جانب باری تعالی خطاب ہوا کہ اے ملک الموت ہم نے تجھے اسواسطے اُسپر بھیجا تھا کہ تمہیں معلوم ہو جاوے کہ ہمارے بندے ایسے بھی ہیں جنسے تجھے کچھ علاقہ نہیں ہے۔ اُنکی جان میں خود ہی قبض کرتا ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دوسرے روز حضرت موسے علیہ السلام نماز پڑھکر بیت المقدس میں مستقبل قبلہ بیٹھے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور سلام کرکے ایک سیب بہشتی دیا جب آپنے اُسکو سونگھا خوشبوئے دوست سے مشام جان معطر ہوئی

آپ نے ایک نعرہ مارا اور جان جاں آفریں کے سپرد کی یہ فرماکر حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ اس قدر روئے کہ آپ کا گریہ تمام حاضرین مجلس میں اثر کر گیا۔ ایک آوازہ وزاری کی مجلس سے نکلنی شروع ہوئی۔ تھوڑی دیر میں شیخ الاسلام روتے روتے بیہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ در کوئے تو عاشقاں چناں جاں بدہند ٭ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ٭ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ بہت سے مشائخ عظام مزار مبارک حضرت موسیٰ علیہ وعلی نبینا الصلوٰۃ والسلام پر حاضر تھے کہ مزار فائض الانوار سے آواز آئی رَبِّ اَرِنِی اَنْظُرْ اِلَیْکَ۔ حاضرین سے ایک بزرگ کہہ اٹھے کہ یہ کمالیت عشق ہے۔ جب زندہ تھے اسی دھن میں تھے۔ اب بعد مردن بھی وہی حال ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ سننے میں آیا ہے کہ بروز حشر حضرت موسیٰ علیہ السلام کنگرہ عرش پکڑ کے یہ فرماویں گے رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ فِی الْمُشْتَاقِ فرشتے آپکو پکڑ لینگے کہ ایسا نہو کہ تمام اہل قیامت شور اشتیاق سے برہم ہو جاویں۔ اسکے بعد میری جانب مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ مولانا نظام الدین مرد کو لازم ہے کہ جس کام کو کرے مستحکم طور سے کرے ایسا نکرے کہ پھر اسکو چھوڑ دیوے جب عشق الٰہی کرے چاہیئے کہ ہر وقت وہر ساعت محبت وعشق دوست میں مستغرق ہو اور ہر لحظہ عشق اسکا مزید ہوتا جائے کہ شمار اسکا سلف صالحین میں ہو۔ اسکے بعد غلبات شوق میں یہ مثنوی باربار ارشاد فرمانے لگے ؎ در کوئے تو عاشقاں چناں جاں بدہند ٭ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ٭ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک جوان واصلان حق میں سے تھا جب عمر اسکی تمام ہوئی ملک الموت نے اسکو مشرق سے مغرب تک ڈھونڈھا الا پتہ اسکا نہ پایا مجبور اپنے مقام میں آکر سر بسجدہ ہو عرض کی کہ یا الٰہی اس جوان کو میں مشرق سے غرب تک ڈھونڈھا الا اسکا پتہ نہ لگا اور نام اسکا تختہ حیات سے پاک ہو گیا ہے ارشاد باری ہوا کہ اس جوان کو فلاں خرابہ میں تلاش کرو۔ ملک الموت اس خرابہ میں بھی تشریف لیگئے الا وہاں بھی کچھ پتہ نہ لگا لاچار پھر اپنے مقام پر واپس تشریف لائے اور عرض ثانی موافق عرض اول حکم ہوا کہ اے ملک الموت تم ہمارے دوستوں کی روح قبض نہیں کر سکتے اور نہ انکو دیکھ سکتے ہو اور نہ انکی جگہ کو پا سکتے ہو جہاں وہ دوست ہیں وہ لوگ میرے پاس ہیں۔ میرے نام یا میری ہوا کے پہنچتے ہی جان اپنی دیتے ہیں اور تجھے خبر تک نہیں ہوتی۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور

نور سے رو پڑے اور یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ در کوئے تو عاشقان چناں جاں
بدہند٭ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز٭ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی کے
انتقال کا وقت قریب آیا حضرت کے بڑے صاحبزادے مخدوم شیخ صدر الدین عارف حاضر خدمت
تھے کہ ایک شخص نے آکر ایک کاغذ حوالہ کیا اور کہا کہ یہ فرمان الٰہی ہے اسے تم نہ کھولنا اور دست
مبارک حضرت خواجہ بہاؤالدین زکریا میں دینا کہ وہی اسکو کھولیں گے۔ شیخ صدر الدین نے عنوان نامہ
پڑھا اور ہائے ہائے کر کے رو پڑے اور اُس شخص سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا کہ تم ملک الموت ہو
اور یہ فرمان طلب دوست ہے۔ تم خود ہی جا کر کیوں نہیں دیتے۔ جواب دیا کہ مجھے حکم ہے کہ میں یہ
فرمان تمہارے ہی ذریعے سے خدمت شیخ میں پہنچاؤں۔ شیخ بہاؤالدین اُسوقت مشغولی میں تھے۔
جب فارغ ہوئے شیخ صدر الدین نے وہ نامہ حوالہ کیا۔ حضرت خواجہ بہاؤالدین نے حکم دیا کہ سب
لوگ یہاں سے ہٹ جاویں۔ جب سب لوگ ہٹ گئے آپنے سر سجدہ میں رکھا اور جان جاں
آفریں کے سپرد کی۔ اُسیوقت مکان کے اندر سے آواز آئی کہ دوست دوست سے ملاقی ہوا۔
یہ بیان فرما کر حضرت شیخ الاسلام نے نعرہ مارا زار زار رونے لگے۔ روتے روتے بیہوش ہوگئے
جب ہوش میں آئے یہ مثنوی پڑھی ؎ در کوئے تو عاشقاں چناں جاں بدہند٭ کانجا ملک الموت
نگنجد ہرگز٭ آسکے بعد حکایت نقل (رحلت) شیخ سعد الدین حمویہ رح کی بیان فرمائی کہ بزرگ
کامل تھے جب حج کے واسطے تشریف لیگئے۔ بعد مراجعت بغداد میں آکر مسکن گزین ہوئے آپکے آتے
ہی شہرہ آپکی ولایت کا بغداد میں پڑ گیا اُن ایام میں اکثر ساکنین بغداد کسی مرض میں مبتلا تھے۔
آپنے آتے ہی صلائے عام دی کہ جو شخص بیمار و زخمی ہو میرے پاس آوے۔ اس حکم کے سُنتے ہی
بیماروں کے گروہ کے گروہ حاضر خدمت ہونے لگے۔ آپنے ہاتھ اُنپر پھیرنا شروع کیا۔ جسپر ہاتھ
رکھتے تھے وہ اچھا ہو جاتا تھا۔ بیماری بالکل زائل ہو جاتی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد وہاں سے روانہ
ہو کر غزنیں تشریف لائے۔ یہاں بھی کتنے ہی معیوب اور سقیم آدمیوں کو آپکے لمس انامل سے فائدہ
ہوا۔ بعد اسکے وہاں سے روانہ ہو کر اوچ میں مقیم ہوئے۔ جب وقت وفات آپ کا قریب

پہونچا اور جس روز کہ انتقال فرماویں گے وہ روز آگیا آپ اپنے تمام خادموں اور جلیسوں کو ہمراہ لیکر جنگل تشریف لے گئے اور مستقبل قبلہ بیٹھکر سورہ بقر پڑھنی شروع کی بوقت اشراق وہ سورت ختم ہوئی آپنے پھر اُس سورت کو پڑھنا شروع کیا۔ جب ختم ہوئی سر سجدہ میں رکھکر انتقال فرمایا۔ ہاتف غیب نے اس مضمون کی آواز دی جو سب حاضرین نے سنی کہ بندۂ نیک بخت اپنے دوست سے ملاقی ہوا۔ یہ بیان فرماکر حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور یہ مثنوی زبان فیض ترجمان سے فرمائی ؎ در کوئے تو عاشقان چناں جاں بدہند ٭ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ٭ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ سیف الدین باخرزی رح کا قاعدہ تہا کہ نماز شام پڑہکر اُسی جگہ لیٹ جاتے اور خادم بعد گزرنے ایک ثلث شب کے بیدار کرتا اُسوقت آپ وضو کرتے مؤذن اذان نماز عشا کی دیتا پس نماز عشا باجماعت ادا فرماتے۔ سب لوگ نماز عشا پڑہکر رخصت ہوجاتے اور آپ صبح تک یاد خدا میں بیدار رہتے اسی طریقہ پر آپکی عمر تمام ہوئی۔

اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ اون ہی ایام میں ایک روز ایک شخص نے خواب دیکھا کہ دروازۂ شہر بخارا سے ایک مشعل سوزاں باہر نکلی اُسنے یہ خواب روبرو ایک بزرگ کے بیان کیا اور طالب تعبیر ہوا اُنہوں نے جواب دیا کہ تعبیر اسکی یہ ہے کہ ایک بزرگ کاملین شہر سے انتقال کرے گا۔ بعد اس کے ارشاد فرمایا کہ اُسی روز شیخ سیف الدین باخرزی رح نے اپنے پیر کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ اشتیاق تیرے ملاقی ہونے کا ہم کو بہت ہے تہیں آنا چاہیئے۔ اس خواب کے دیکھنے سے آپکو معلوم ہوگیا کہ زمانہ میری وفات کا قریب ہے اُس روز سے برابر مجلس وعظ میں ذکر فراق ہی کیا۔ خلق اللہ حیران تہی کہ خیر باشد آپ ہمیشہ فراق ووداع کا ذکر کیوں فرماتے ہیں جب آپ وعظ اخیر بیان فرماچکے تب حاضرین مجلس کی طرف مخاطب ہوکر خاص طور سے ارشاد فرمایا کہ اے گروہ مؤمنین تحقیق جانو کہ میں نے اپنے پیر دستگیر کو خواب میں دیکھا کہ مجھے طلب فرماتے ہیں پس اب میں روانہ ہوتا ہوں اور تم کو وداع کرتا ہوں۔ یہ فرماکر آپ منبر پر سے اُتر پڑے اور خانقاہ کو تشریف لے گئے۔ قصہ مختصر شب ہوئی اور تمام اصحاب حاضر خدمت تہے اور درد فراق

حضرت سے مانند مشعل کے جلتے تھے شب گذر کر صبح ہوئی - قریب ایک ہفتہ کے روز گذرا ہوگا اُس وقت ایک شخص صوف پہنے ایک سیب ہاتھ میں لیے ہوئے آیا اور سلام کر کے زمین پر بیٹھ گیا اور وہ سیب آپکے ہاتھ میں دیا آپنے اسکو سونگھا اور جان جان آفریں کے سپرد کی - یہ بیان فرماکر شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور رو پڑے اور یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ در کوے تو عاشقاں چناں جاں بدہند ؛ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ؛ آسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے حضرت شیخ بدرالدین غزنوی اور مولانا بدرالدین اسحاق کو بلایا اور ارشاد فرمایا کہ تم اس مثنوی کی تکرار کرو اُنہوں نے حسب الارشاد بار بار پڑھنا شروع کیا - خدمت شیخ الاسلام پر حالت طاری ہوئی جو اُنہیں کے سزاوار تھی کہ بیان میں نہیں آسکتی - حضرت کو اس میں کیفیت حاصل ہونے کی وجہ سے سب حاضرین مجلس پر ایک رقت ہوئی کہ حلاوت اور کیفیت اُسکی اب تک باقی ہے یہ عالم تین رات دن رہا ہر دو اصحاب تین شبانہ روز برابر مثنوی مذکورہ پڑھتے رہے بعد تین روز کے حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ عالم صحو (ہوشیاری) میں آئے اور مجلس برخاست ہوئی - الحمد للہ علی ذلک ؛

مجلس ہشتم تاریخ ۲۹ ماہ مذکور ۶۵۵ھ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی - کئی درویش خانقاہ شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتانی سے آئے تھے گفتگو سلوک کے بارہ میں ہو رہی تھی حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ درویشوں کا طریقہ تحمل ہے اور تحمل بھی اسقدر کہ جفا اس حد تک پہنچے کہ اگر کوئی شخص ننگی تلوار گردن پر رکھے یا مارے تو بھی اُس سے راضی وخوش رہنا چاہیئے د مارنا اور اسکے واسطے بددعا کرنا سزاوار نہیں - حضرت شیخ الاسلام یہ فرمارہے تھے کہ ایک بڑھیا عورت زار و نالاں خدمت مبارک میں حاضر ہوئی حضرت اُسکے نزدیک تشریف لے گئے اور آہستہ سے فرمایا کیف حالک یعنی تیرا حال کیا ہے بڑھیا نے عرض کی - اے بزرگوار آج عرصہ بیس سال ہے میرا لڑکا مجھ سے جدا ہوا ہے اُسکا حال مجھے مطلق معلوم نہیں واللہ اعلم زندہ ہے یا مرگیا - حضرت شیخ الاسلام نے یہ سنکر مراقبہ کیا اور دیر تک مراقب رہے - بعدہ سر اُٹھا کر ارشاد فرمایا کہ جا تیرا لڑکا گھر آگیا ہے - بڑھیا اپنے گھر چلی گئی - ہنوز اپنے گھر پہونچنے نپائی تھی کہ راستہ ہی میں لڑکا ملگیا - بڑھیا بہت خوش ہوئی اور

اور فرط خوشی سے گھر کے اندر لے گئی حال پوچھنا شروع کیا کہ اس عرصہ تک کہاں رہا۔ جوان نے جواب دیا کہ اسجگہ سے پندرہ سو کوس دور تہا یکایک میرا دل تجہہ سے ملنے کے واسطے چاہا اور اس خیال سے کہ دیکھیئے کب ملاقات نصیب ہو کنارۂ دریا پر کھڑا ہوا رو رہا تہا کہ ایک پیرمرد نورانی چہرہ خرقہ پہنے ہوئے میرے متصل آئے اور دریافت کیا کہ رونے کا کیا باعث ہے میں نے اپنا حال عرض کیا۔ فرمانے لگے کہ اگر میں تجہے گہر پہونچادوں تو کیسی بات ہو۔ یہ بات مجھے بغایت دشوار معلوم ہوئی۔ ہنوز میں نے جواب نہیں دیا تہا کہ اُنہوں نے ارشاد فرمایا کہ اپنا ہاتھ مجھے پکڑاؤ اور اپنی آنکھیں بند کرو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب آنکھیں کھولیں تو مکان کے دروازے پر موجود تہا۔ عورت نے یہ ماجرا سنکر اپنے دلمیں خیال کیا کہ وہ بزرگ شیخ الاسلام ہی تھے فوراً حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر قدموں میں گر پڑی۔ بعد اس کے حضرت شیخ الاسلام نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی وظیفہ یا ورد متعبدوں سے فروگذاشت ہو جاوے وہ اُنکے حق میں موت سے بڑھکر ہے۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ میں حضرت ابو یوسف چشتی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں حاضر تہا۔ ایک صوفی نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی کہ آج کی شب میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ موت تیری نزدیک ہے۔ حضرت نے اتنا بیان سُنتے ہی فی الفور ارشاد فرمایا کہ کل کے روز نماز صبح تجہہ سے قضا ہوئی تہی۔ صوفی نے جب یہ سنا خیال کیا۔ پس فی الواقع حال ایسا ہی تہا جیسا حضرت نے ارشاد فرمایا تہا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ تارک ورد کو ایسے خواب اسواسطے دکھلاتے ہیں کہ وہ متنبہ ہو۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ قاضی رضے الدین رحمۃ اللہ علیہ کا وظیفہ روز سورۂ یٰس پڑھنے کا تہا جس روز کہ انتقال فرماوینگے۔ اس روز صبح یہ وظیفہ اُنسے قضا ہو گیا آپ گھوڑے پر سوار چلے جاتے تہے اتفاقاً گہوڑا بہڑکا اور اُسکا پاؤں ایک گڑہے میں جا پڑا آپ گھوڑے پر سے گر پڑے اور پیر ٹوٹ گیا اُسی روز انتقال فرمایا۔ آسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ مرید کو لازم ہے کہ روز وظیفہ پڑہے اگر دن میں نہو سکے تو رات کو پڑھنا چاہیئے۔ اور اگر

ورد مجھے مرد پڑھے او گھوڑ درد فراد

وظیفہ ہوا اور وقت پر نہ پڑھ سکے تو دن کو پڑھنا لازم ہے۔ بہر حال وظیفہ ترک نکرے اگر وظیفہ ترک ہو جائے تو جاننا چاہیئے کہ یہ امر شومی بخت سے واقع ہوا اور یہ شومی بخت تمام ساکنان شہر پر موثر ہوگی اور ممکن ہے کہ اُسکی وجہ سے اہل شہر کسی بلا میں مبتلا ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک سیاح نے مجھسے یہ حکایت بیان کی تھی کہ میں نے شہر دمشق کو اُجاڑ پایا دریافت سے معلوم ہوا کہ وہانکے بعض باشندوں نے وظیفہ ترک کیا تھا اور ایکسال تک برابر تارک ورد رہے ناگاہ لشکر مغل اُنکے شہر میں آیا اور شہر کو ویران اور تباہ و خراب کر دیا اور بہت سے مسلمانوں کو بلا وجہ شہید کیا اور ہزارہا غلام بنا کر لیگئے۔ یہ سب شومی اُنکے ترک ورد سے تھی۔ اسکے بعد فرمایا کہ حضرت خواجہ بزرگ معین الدین حسن سنجری ثم اجمیری نور اللہ مرقدہ کی رسم تھی کہ آپ کے پڑوسیوں میں سے جس کا انتقال ہوتا آپ اُسکے جنازے کے ہمراہ جاتے۔ نماز اور دفن کے بعد جب سب لوٹ آتے آپ تنہا اُسکی قبر پر بیٹھے رہتے اور وہ وظائف اور ادعیات جو ایسے وقت میں پڑھنی آئی ہیں پڑھتے۔ بعد فراغت واپس تشریف لاتے۔ چنانچہ ہنگام قیام اجمیر ایک شخص نے جو آپ کا ہمسایہ تھا انتقال کیا آپ حسب معمول اُسکے جنازے کے ہمراہ گئے اور موافق قاعدۂ مستمرہ بعد لوٹ جانے جمیع اشخاص ہمراہیان جنازہ کے آپ اُس ہمسایہ کی قبر پر ٹہر گئے۔ خواجہ قطب الاقطاب فرماتے ہیں کہ میں بھی اُسوقت اُنکے ہمراہ تھا میں نے دیکھا کہ رنگ آپ کا متغیر ہوا اور پھر اُسیوقت اصلی رنگ پر آگیا اور آپ الحمد للہ فرماتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور مجھسے مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ بیعت بھی عجب چیز ہے میں نے حضرت سے اسمعاملہ میں تغیر لون مبارک کو دریافت کیا آپنے ارشاد فرمایا کہ جسوقت اس مردہ کو قبر میں دفن کیا اور تمام لوگ چلے گئے صرف میں ہی بیٹھا رہا کیا دیکھتا ہوں کہ فرشتے عذاب کے آئے اور اُسکو عذاب کرنا چاہا معاً اُسیوقت حضرت خواجہ ابی النور عثمان ہارونی قدس سرہ بھی تشریف لائے اور اُن فرشتوں سے کہا کہ یہ میرا مرید ہے اسے تعذیب مت کرو فرشتوں نے خدمت خواجہ میں عرض کی کہ بے شک یہ آپ کا مرید ہے۔ الا آپ سے خلاف تھا۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ تم بیان کرتے ہو یہ سب سچ ہے مگر اسنے اپنی ذات کو اس فقیر کے ساتھ

وابستہ کیا تہا۔ میں نہیں چاہتا کہ اُسکو عذاب ہو۔ آپ یہ فرمارہے تہے کہ فرمان الٰہی اِن فرشتوں کے پاس آیا کہ اسکو عذاب میں گرفتار نکرو۔ ہمیں خاطر حضرت کی منظور ہے۔ یہ سنکر فرشتے واپس چلے گئے حضرت شیخ الاسلام بیان فرماکر آنکھوں میں آنسو بہر لائے اور فرمانے لگے بیعت بہی عجب چیز ہے آدمی کو لازم ہے کہ ایک کا ہورہے بعدہٗ یہ مثنوی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمائی ؎ گر نیک زیم مراز آلشیاں گیرند؂ در بدباشیم مرا بدلیشان بخشند؂ آسکے بعد حضرت شیخ الاسلام فرمانے لگے کہ اسوقت مجھے ایک حالت پیدا ہوئی ہے۔ اگر کوئی قوال حاضر ہو تو اس رباعی کو پڑہے اتفاقاً اُس روز کوئی قوال حاضر نہ تہا۔ جب حضور کو یہ حال معلوم ہوا آپنے حضرت مولانا بدرالدین اسحاق کو طلب فرماکر ارشاد فرمایا کہ وہ مکتوب جو قاضی حمیدالدین ناگوری نے لکہا تہا پڑہو۔ مولانا بدرالدین اسحاق نے تمام مکاتیب جو خدمت شیخ الاسلام میں اس سال آئے تہے اور ایک خریطہ میں یکجا جمع تہے اپنا ہاتہہ واسطے نکالنے مکاتیب کے اس خریطہ میں ڈالا کہ تمام خطوط کو نکالکر اُس میں تلاش کریں برکت حضرت شیخ الاسلام سے باوجودیکہ اُس خط کو آئے ایک عرصہ گذر گیا تہا سب سے پہلے وہی مکتوب ہاتہہ میں آیا۔ حضرت بدرالدین اسحاق اُس مکتوب کے لیکر خدمت شیخ الاسلام میں حاضر ہوئے اور اُس عریضہ کو پڑہنا شروع کیا لکہا تہا کہ فقیر وحقیر ضعیف ونحیف محمد عطا کہ بندہ درویشان است واز سر ودیدہ خاک قدم ایشاں۔ حضرت مولانا نے صرف اسیقدر پڑہا تہا کہ حضرت شیخ الاسلام کو اسیقدر عبارت کے استماع سے ایک حالت عجیب وغریب لاحق ہوئی کہ میری فہم میں بیان اسکا نہیں آسکتا۔ اُس مکتوب میں ایک رباعی تہی مولانا بدرالدین اسحاق نے یہ حالت دیکہکر اُس رباعی کو پڑھنا شروع کیا رباعی آں عقل کجا کہ در کمال تو رسد؂ آں روح کجا کہ در جلال تو رسد؂ گیرم کہ تو پردہ برگرفتی زجمال؂ آں دیدہ کجا کہ در جمال تو رسد؂ آسکے بعد ذکر در بارۂ مسافرت اور بیعت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح کے واقع ہوا۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ جب شیخ قطب الدین بختیار کاکی اور شیخ جلال الدین تبریزی ہردو بزرگواروں کی ملاقات ہوئی اور حکایات سیاحی درمیان میں آئی میں بہی اُنکی خدمت میں حاضر تہا۔ شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ

اللہ علیہ نے ارشاد کیا کہ ایک دفعہ میں ملک سیرلیش میں مسافر تھا وہاں بہت سے بزرگوں کی زیارت سے مشرف ہوا اور اُنکی خدمت سے بہت سی نعمت حاصل ہوئی۔ القصہ ایک بزرگ کی ملازمت کا ذکر ہے کہ وہ ایک غار میں جو شہر سے متصل تھا رہتے تھے۔ جب میں اُنکے پاس پہنچا وہ نماز میں مصروف تھے۔ میں نے توقف کیا یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوئے اُس وقت میں نے سلام کیا اُنہوں نے جواب سلام میرا نام لیکر دیا۔ میں متحیر تھا کہ میرے نام سے اُنکو کیونکر اطلاع ہوئی۔ سب سے پیشتر میں نے یہی سوال کیا کہ آپکو میرے نام سے کیونکر اطلاع ہوئی بجواب اسکے اُنہوں نے نبأنی العلیم الخبیر ط یعنی بتلایا مجکو جاننے والے خبردار نے یعنی جو تجھے یہاں لایا ہے اُسنے مجھے تمہارے نام سے اطلاع دی ہے۔ میں یہ سنکر قدموں پر گر پڑا آپنے مجھے اُٹھا کر بیٹھنے کے واسطے ارشاد فرمایا میں حسب الامر بیٹھ گیا اونہوں نے اپنی حکایت بیان فرمانی شروع کی کہ تمہاری طرح سے میں بھی مسافرت کرتا تھا۔ صفہان میں ایک بزرگ سے ملاقی ہوا وہ بزرگ بڑے صاحب کمال تھے۔ عمر اُنکی ایکسو پچاس سال سے زیادہ تجاوز کرگئی تھی فرماتے تھے کہ میں خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا پڑوتا ہوں۔ اہل شہر کو اُنسے بہت اعتقاد تھا۔ جب کسیکو کوئی حاجت پیش آتی اُنکی خدمت میں رجوع کرتا۔ آپ کی دعا فرمانے سے اوسکی حاجت فوراً پوری ہو جاتی تھی۔ کبھی ایسا اتفاق نہوتا تھا کہ اونکی دعا رد ہوگئی ہو۔ یہ فرماکر اونہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک ہزار ستر اولیاء اللہ کی خدمت کی ہے۔ ہر ایک نے مجھے نصائح فرمائیں۔ آخری ملاقات میری شمس العارفین سے تھی اور آخرین نصیحت بھی انہیں کی نصیحت ہے حضرت شمس العارفین ارشاد فرماتے تھے کہ اے درویش اگر تجھکو واصل الی اللہ ہونا منظور ہے پس دنیا سے بیزار ہو۔ امور دنیاوی میں متعلق رہنا ہی سر تمام خطاؤں اور گناہوں کا ہے جو دنیا سے بیزار ہوا وہی واصل بحق ہوا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ میں رات کو مقیم رہا۔ وقت افطار دو روٹیاں عالم غیب سے ہویدا ہوئیں۔ اُنہوں نے ایک میرے سامنے رکھی اور مجھ سے کھانیکو ارشاد فرمایا میں نے کھائی از حد کیفیت معلوم ہوئی۔ جب میں کھانے سے فارغ ہوا اُنہوں نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اس گوشہ میں جاکر ایک ثلث شب مشغول بہ نماز و مراقبہ رہو۔ میں نے تعمیل ارشاد کی۔ تھوڑا ہی عرصہ

گذرا تھا کہ مراقبہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص سبز پوش آیا اور اُسکے متصل سات شیر آئے اور سلام
کرکے اُسکے مقابل بیٹھ گئے۔ مجھے دیکھنے اس امر تعجب انگیز سے ایک تحیر ہوا کہ الٰہی تیرے ایسے بندے
بھی ہیں کہ شیروں نے اُنسے اُنس اختیار کیا ہے۔ الغرض اُنہوں نے کلام اللہ آغاز کیا
اور آخر شب تک دس مرتبہ کلام اللہ ختم کیا اور پھر تلاوت میں مشغول ہوئے تا انیکہ صبح ہوگئی ہمنے
نماز صبح اُنکے ہمراہ ادا کی اُنہوں نے مجھے سبز پوش بزرگ سے ملاقی کرایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ
بزرگ میرے بھائی خضر علیہ السلام ہیں۔ میں انسے بغلگیر ہوا اور اُنہوں نے مجھپر بہت شفقت
اور مرحمت فرمائی۔ بعدہ وہ بزرگ مع شیروں کے چلے گئے۔ شیخ جلال الدین تبریزی رح فرماتے
ہیں کہ میں نے بوقت اشراق اُنسے اجازت روانگی طلب کی فرمانے لگے اے جلال جاتے ہو تو
جاؤ۔ الا لازم ہے کہ ہمیشہ درویشونکی خدمت کرتے رہنا اور اپنی ذات کو اُنکے پلّے میں باندہنا
اور بجا آوری احکام خداوندی میں ذرا سُستی نکرنا ورنہ مقامات اعلیٰ سے رہجاؤگے۔ یہاں سے
تہوڑی دور پر چشمہ آب ہے دو شیر اُسکے محافظ ہیں کسیکو اُس راہ سے گزرنے نہیں دیتے
جانے والے کو آزار پہنچاتے ہیں۔ جب تم اُس مقام پر پہنچو میرا نام اُن شیروں کے روبرو لینا
وہ شیر تمکو راستہ دینگے اور کچھہ ضرر نہیں پہنچائینگے لبسلامت گزر جاؤگے۔ حضرت شیخ جلال الدین
تبریزی رح فرماتے ہیں کہ میں بعد اِن وصایا کے روانہ ہوا جب اُس چشمہ پر پہونچا۔ وہ شیر
نعرہ زنان مجھپر حملہ آور ہوئے اور چاہتے تھے کہ مجھے پارہ پارہ کرڈالیں ہمنے بلند آواز سے
کہا کہ فلانے بزرگ کی زیارت سے مشرف ہوکر اپنے گھر واپس جاتا ہوں۔ جب اُنہوں نے نام
اُس بزرگ کا سُنا حملہ سے باز رہے۔ میرے پاس آکر میرے تلووں سے اپنی آنکھیں ملتے تہے اور عاجزی کرتے
تہے میرے آگے روانہ ہونے پر واپس اپنے مقام پر گئے۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد
فرمایا کہ جب شیخ جلال الدین تبریزی رح نے اپنی سیاحت کی حکایت تمام کی حضرت قطب الواصلین
بختیار کاکی اوشی رح نے اپنی مسافرت کی حکایت آغاز کی کہ میں مبدء حال میں کسی شہر میں وارد
ہوا جسکا نام مجھے یاد نہیں۔ اُس شہر کے باہر ایک ویران مسجد تھی۔ اُس میں ایک بزرگ اقامت فرما

تھے اور اس مسجد میں ایک مینار تھا جسکو ہفت منارہ کہتے تھے اور اُسکے متعلق یہ ایک روایت مشہور تھی کہ اگر با قاعدہ سات خاص دعائیں اس منار کے زیر سایہ مانگی جاویں وہ مقبول ہوتی ہیں۔ ایک اُن میں سے یہ تھی کہ دو رکعت نماز ادا کرے اور وہ دعا جو واسطے ملاقی ہونے حضرت خضر علیہ السلام کے آئی ہے مانگی جاوے۔ ضرور حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوگی۔ حضرت شہید المحبت ارشاد فرماتے تھے کہ میں نے عمل مذکورۂ بالا کرنے کا ارادہ کیا اور منارہ پر واسطے دعا پڑھنے کے چڑھا اور دعا ختم کر کے نیچے اُترا اور تھوڑی دیر خضر علیہ السلام کی ملاقات کے انتظار میں مسجد کے اندر بیٹھا رہا۔ ایک فرد بشر مسجد میں نہ آیا۔ میں ملاقات سے نا امید ہو کر مسجد سے باہر نکلا۔ زینۂ مسجد پر ایک شخص سے ملاقات ہوئی اُسنے دریافت کیا کہ تم بے وقت اس مسجد میں کس غرض سے آئے تھے۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے ملاقات خضر علیہ السلام کی آرزو تھی الا شرف قدمبوسی سے محروم رہا نا امید ہو کر اپنی جائے اقامت پر واپس جاتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا کہ خضر کی ملاقات سے تم کو کیا حاصل ہوگا وہ بھی تمہارے موافق سرگردان ہے شاید تم طالب دنیا ہو جو خضر کی طلب کرتے ہو میں نے کہا خیر۔ میں طالب دنیا نہیں ہوں۔ بجواب اسکے اُنہوں نے کہا اس شہر میں ایک بزرگ رہتے ہیں کہ بارہ مرتبہ خضر علیہ السلام اُنکی ملاقات کے واسطے اُنکے گھر گئے الا ملاقات میسر نہیں ہوئی۔ میں اور وہ بزرگ اس امر میں بحث کر رہے تھے کہ ایک بزرگ نورانی چہرہ پاکیزہ رو کپڑے سفید پہنے ہوئے آئے۔ وہ بزرگ بتعظیم تمام اُنکے استقبال کو گئے اور متصل پہونچکر قدموں میں گر پڑے میں اپنے مقام پر کھڑا دیکھتا رہا جب میرے متصل پہونچے اُس شخص سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ اس درویش کو کچھ قرض دینا ہے یا طالب دنیا ہے اُنہوں نے جواب دیا کہ نہ قرض دینا ہے اور نہ یہ طالب دنیا ہیں مگر آپ کی ملاقات کی آرزو رکھتے ہیں۔ ہم یہ باتیں کر رہے تھے کہ اذان ہوئی۔ ہر طرف سے صوفی آنے شروع ہوئے۔ تھوڑے عرصے میں ایک مجمع ہو گیا۔ اقامت پڑھی گئی۔ ایک شخص نے آگے بڑھکر نماز پڑھائی چونکہ ماہ رمضان تھا تراویح پڑھی گئی اُنہوں نے تراویح میں بارہ سیپارے پڑھے۔ میرے دل میں بعد فراغت خیال آیا کہ اگر اور زیادہ پڑھے

جاتے تو بہتر ہوتا۔ نماز پڑھکر ہر شخص اپنے اپنے مقام کو چلا گیا۔ میں اُس مسجد میں شب باش ہوا صبح تک وہاں رہا۔ صبح تک کوئی متنفس نہ آیا حضرت شیخ الاسلام یہ فوائد بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی۔ آپ نماز میں مصروف ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ ہر شخص اپنی جائے اقامت پر واپس آگیا۔ الحمد للہ علی ذالک *

مجلس نہم - بتاریخ پنجم ماہ رمضان المبارک ۶۵۵ھ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ گفتگو فضیلت ماہ رمضان المبارک میں ہو رہی تھی۔ حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کا مہینا عجب بابرکت مہینا ہے۔ اس ماہ میں شیطان علیہ اللعنۃ کو لوہے کی زنجیروں سے جکڑ دیتے ہیں کہ جمیع مسلمان اُسکے شر سے محفوظ رہیں۔ اس ماہ میں درِ رحمت واسطے عام مسلمانوں کے کشادہ کیئے جاتے ہیں کہ جسکا جی چاہے اس باب رحمت میں داخل ہو اور اس ماہ کے فیض عام سے محروم نہ رہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس ماہ میں ہر روز ایک ایک فرشتہ ہر ایک مومن کے سر پر خوان رحمت لیئے کھڑا رہتا ہے کہ جب مسلمان روزہ افطار کرے وہ فرشتہ طبق رحمت اُسکے سر پر نثار کردے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے ہر ایک عبادت کی جزا اور مکافات مقرر فرمائی ہے مگر روزہ کی کوئی جزا مقرر نہ فرمائی۔ بلکہ اسکے جزا کے بارہ میں فرمایا کہ الصوم لی وانا اجزی بہ یعنی روزہ میرے واسطے ہے۔ اور میں ہی اوسکی جزا دونگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ روزہ درمیان مولا اور بندہ کے ایک راز ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس ماہ کے حق عزوجل نے تین حصے مقرر فرمائے ہیں اور ہر ایک کا جدا گانہ نام رکھا ہے۔ اول عشرہ کا نام عشرۂ رحمت ہے کہ اس میں رحمت عام نازل ہوتی ہے دوسرے عشرہ کا نام عشرۂ مغفرت ہے کہ اُس میں ہر روز ہر لحظہ ولمحہ لکھوکہا مسلمانوں کی مغفرت اور رستگاری ہوتی ہے۔ تیسرا عشرہ موسوم بہ آزادی از دوزخ ہے اس عشرہ میں ہر ایک مومن جو ذرہ کے برابر ایمان رکھتا ہے۔ اللہ تعالی اُسکو اپنے فضل وکرم سے بخشدیتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو فرد بشر ماہ رمضان کے آنے سے خوش ہوتا ہے اللہ تعالی اُسکو سال بھر کبھی رنجیدہ نہ فرمائیگا

اور اس کے کسب میں برکت عطا فرمائیگا۔ اور جو شخص ماہ رمضان کے ختم ہونے سے دلگیر ہو اللہ تعالی
اُسکو سعادت دوجہانی نصیب فرماتا ہے اور وہ کبھی غمناک نہوگا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ رمضان
المبارک کے روزے رکھنے سے ہزار سالہ عبادت کا ثواب ملتا ہے اور بے شمار بدیاں اُسکے نامۂ اعمال
سے حک کیجاوینگی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کے آخر عشرے میں شب قدر ہوتی ہے
بلکہ اصل تو یوں ہے کہ اس ماہ کے آخر عشرہ کی ہر ایک شب شب قدر ہے۔ مرد کو لازم ہے کہ ان راتوں
میں یادِ حق سے غافل نہ رہے کہ مبادا سعادت شب قدر سے محروم ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
اس طائفۂ صوفیہ میں ایسے ایسے مرد ہیں کہ انکو سال کی ہر ایک شب شب قدر ہے۔ کیونکہ نعمت
اس شب کی تمام راتوں میں مرکب ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ہمارے سلسلہ کے بزرگوں نے اس
ماہ کی ہر شب کو ایک ایک قرآن تراویح کی بیس رکعتوں میں ختم کیا ہے اور فرمایا کہ حضرت خواجہ عثمان
ہارونی رضی اللہ عنہ ہر شب تراویح میں دو ختم قرآن شریف فرماتے تھے۔ اس حساب سے ساٹھ قرآن
شریف میں روز کی تراویح میں ہوئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب میں ملک غزنی کی سیاحی میں
مصروف تھا۔ کسی شہر کی مسجد میں امام حدادی کی شرف قدمبوسی سے رمضان شریف میں مشرف ہوا
اور ایک عرصہ تک اُنکی خدمت میں رہا۔ وہاں ایک اور بزرگ باعظمت وہیبت صاحب کمال
شیخ عبداللہ محمد باخرزی رح نامی رہتے تھے امامت اس مسجد کی اُن سے متعلق تھی۔ وہ بزرگ ہر شب
میں تین ختم قرآن شریف کرتے تھے بلکہ چار سیپارے اور زیادہ پڑھجاتے تھے۔ یہ دعاگو اُنکے ساتھ
رہا۔ اور اس سعادت سے بہی بہرہ یاب ہوا اُنہوں نے مجھے نصیحت کی کہ راہ سلوک میں جفاکشی
اور محنت بہت ضروری ہے جبتک مجاہدات کاملہ اور ریاضات شاقہ نہ کروگے مقامات اعلی
کو نہ پہونچوگے کیونکہ اہل صفہ کا فرمودہ ہے کہ اصل اس راہ میں مجاہدہ ہے۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ حضرت بایزید بسطامی رحنے ستر برس اللہ تعالی کی عبادت اس طور سے کی کہ ایک ایک
دو دو برس تک نفس کو پانی سے محروم رکھا اور اُسکی کوئی آرزو پوری نہ کی۔ جب اُنکی رسائی
بارگاہ رب العلا میں ہوئی۔ ہاتف نے آواز دی کہ ابہی ان میں آلائش دنیا باقی ہے پہلے اُسے

ادسے رفع کریں۔ تب حضوری حاصل ہو گی۔ حضرت بایزید رحہ نے عرض کی کہ یا الٰہی تو عالم الغیب ہے میری دانست میں میرے پاس کوئی شے دنیاوی نہیں ہے میں کس چیز کو دفع کروں حکم ہوا کہ اپنے کپڑوں میں دیکھو جب بغور دیکھا سوائے ایک پوستین اور مٹی کے پیالے کے دوسری چیز نہ پائی۔ آپ نے اونکو پھینک دیا اسوقت رسائی ہوئی۔ جب حضرت شیخ الاسلام یہ بیان فرما چکے ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور فرمانے لگے کہ حضرت بایزید رحہ نے بہ سبب ایک پوستین اور مٹی کے پیالہ کے بار نہ پایا افسوس اُن آدمیوں کے حال پر کہ اُنکے پیچھے اسقدر بکھیڑے لگے ہوئے ہیں وہ کیونکر بار پاویں گے۔ اُسکے بعد شیخ الاسلام نے سب کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ ماہ رمضان ہے میری خواہش ہے کہ اس میں ہر روز تراویح میں ختم قرآن کیا جاوے۔ تم میں سے کون کون اس امر کو پسند کرتے ہیں۔ سب نے قبول کیا اور عرض کی کہ زہے سعادت اگر یہ دولت میسر ہووے اُس روز سے شیخ الاسلام نے تراویح میں دو ختم قرآن کرنے شروع کیئے۔ بلکہ دس سیپارہ اور زیادہ پڑھتے تھے اور چوتھائی شب باقی رہتی تھی۔ اس ماہ میں میں بھی (یعنی حضرت محبوب الٰہی رح) موجود تھا الحمد للہ علی ذلک ؛ اسکے بعد گفتگو کشف و کرامت کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں خدمت شیخ جلال الدین اوچی رحہ میں حاضر تھا اُنکی خانقاہ میں چند لفر درویش قلندر وش لوہے کی سیخیں کمر میں باندھے ہوئے آئے اور سلام کرکے بیٹھ گئے اور کلام قلندرانہ سخت و درشت کرنے لگے آپنے اُنکے واسطے کھانا منگوایا۔ سب قسم کا کھانا تھا الا دہی اوس میں نہ تھا اُنھوں نے آپکی ایذا دہی کی غرض سے دہی طلب کیا۔ دہی جماعت خانہ میں موجود نہ تھا حضرت شیخ جلال الدین رحہ نے دہی کی طلبی سنکر میرا موںھ دیکھا اور میں نے اُنکے رخ انور پر نظر کی فرمانے لگے کہ دہی تو دستیاب نہیں ہوتا کیا بندوبست کیا جاوے۔ مینے عرض کی کہ انکو حکم دیجئے کہ اُس موری پر جہاں سے پانی آپکے مطبخ کا باہر نکلتا ہے جاویں اور دہی لے آویں شیخ نے مطابق میری عرضداشت کے اُن کو حکم دیا۔ یہ بات اُنپر از بس گراں معلوم ہوئی۔ اُٹھکر بدر رو پہ گئے وہاں جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ تمام بدر رو دہی سے معمور ہے جہانتک اُنہیں منظور تھا اُٹھا کر لائے

اور کہا ما کہا یا - بعدہ شیخ جلال الدین نے اُنکو اجازت روانگی دی - اسکے بعد حکایت مشعر بہ احوال
بزرگی حضرت شیخ جلال الدین اوچی رح بیان فرمائی - ایک مرتبہ کوئی شخص ساکن اوچ برائے حصول
سعادت حج زیارت مدینہ منورہ گیا تہا وہاں آپسے ملاقی ہوا حالانکہ شیخ اپنے مکان پر موجود تہے
القصہ ایک عرصہ تک وہاں آپکے ساتہ رہا اور مناسک حج بہی آپکے ہمراہ بجالایا - جب کعبہ شریف
زاداللہ شرفاً و تعظیماً سے واپس آیا اور اپنے گہر رہنے لگا حضرت کی خدمت میں آتا جاتا تہا ایک روز
بر سبیل تذکرہ حج کا ذکر درمیان آیا اُسنے اپنا اور آپ کا ماجرا جو ایام حج میں گذرا تہا بیان کرنا
چاہا آپ روشنضمیری سے اُسکے ارادہ پر مطلع ہوئے اور خفا ہوکر ارشاد فرمایا کہ خبردار مردان
خدا کا راز فاش نکرنا - یہ جسم جو اس کمبل کے نیچے ہے بخدا اگر ارادہ کرے پس ایک چشم زدن میں
کعبہ شریف جا پہونچے اور واپس چلا آوے اور اپنی جائے پر بہی موجود ہو - یہ ارشاد فرماکر
اس شخص سے کہا کہ اپنی آنکہیں بند کر اُسنے حسب الارشاد اپنی آنکہیں بند کیں ایک لحظہ
کے بعد آپنے آنکہیں کہولنے کو ارشاد فرمایا - جب اُس نے آنکہیں کہولیں اپنے تئیں اور
حضرت خواجہ کو کوہ قاف میں متصل اُس فرشتہ کے جو کوہ قاف پر مؤکل ہے پایا اور پہر اسیوقت
اپنے آپ آپکو اور شیخ کو اُسیجگہ موجود پایا جہاں یہ گفتگو ہو رہی تہی - اُس شخص نے یہ کرامت
دیکہکر اعتراف کیا کہ بیشک ارشاد والا صحیح ہے - مردان خدا کو سوائے خدائتعالی عزاسمہ کے
اور کوئی نہیں جانتا اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ شیخ جلال الدین اوچی اوچ
میں نماز کبہی نہ پڑہتے تہے - جب وقت نماز کا ہوتا آپ غائب ہو جاتے آخر معلوم ہوا کہ خانۂ
کعبہ زاداللہ شرفاً و تعظیماً میں نماز پڑہتے ہیں - حضرت شیخ الاسلام یہ فرمارہے تہے کہ ایک
مرتاض (ریاضت کش) جوگی حاضر خدمت ہوا - زمین ادب چومی - ہیبت حضرت کی اس قدر اُسپر
مستولی ہوئی کہ اُسنے جو زمین چومنے کے واسطے سر جہکایا تہا پہر نہ اُٹہا سکا - دیر تک و لسیاہی
رہا - آپنے یہ حال ملاحظہ فرماکر ارشاد فرمایا کہ سر اوپر اُٹہاؤ اُسنے فوراً سر اُٹہایا اور ہاتہہ باندہکر
حضرت شیخ الاسلام کے سامنے آکہڑا ہوا آپنے ارشاد فرمایا کہ اے جوگی کہا لینے آئے ہو اور

جوگی پر حضرت شیخ الاسلام کی ہیبت اس قدر غالب ہو گئی تھی کہ باوجود حضرت شیخ الاسلام نے تین مرتبہ دریافت حال کیا الا اُس نے کچھ جواب نہ دیا۔ جب چوتھی مرتبہ آپنے دریافت فرمایا آہستہ سے جواب دیا کہ آپکی ہیبت مجھپر اس قدر غالب ہو گئی ہے کہ میری زبان سے کلمہ باہر نہیں نکلتا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے مجھ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ یہ جوگی کسی امر کا دعوی کر کے آیا تھا۔ جب میرے سامنے پہونچا مجھے خیال آیا کہ سر اس جوگی کا زمین سے مل جاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہ تمنے مشاہدہ کر لیا ہے۔ جب یہ جوگی اپنے ارادہ سے مستغفر ہوا اب میں نے سر اُٹھانے کا حکم دیا اگر یہ اپنے ارادے سے باز نہ آتا تا قیامت سر اس کا زمین سے پیوست رہتا۔

اسکے بعد آپ اُس جوگی سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ تم نے اپنا کام کہاں تک کمال کو پہونچایا ہے اوس نے جواب دیا کہ جوگیوں کے ہاں کمال یہ ہے کہ جب چاہیں ہوا میں اُڑ جائیں۔ یہ کہکر ہوا میں بلند ہوا۔ حضرت شیخ الاسلام نے بھی اپنی جوتیاں ہوا میں رواں کیں وہ جوگی کے سر کے اوپر چلی گئیں اور اُسکے سر پر لگنے لگیں۔ جوگی جب ورا ست بہت چھپتا پھرا مگر جوتیوں نے پیچھا نہ چھوڑا۔ الغرض اُسے مار مار کر روبرو شیخ الاسلام کے لا کھڑا کیا۔ جوگی معترف ہوا کہ جس شخص کی جوتیوں کا یہ مرتبہ ہے وہ خود کس درجہ میں ہوگا۔ یہ کہکر جوگی شرف بہ اسلام ہوا اور بعد تھوڑے عرصے کے یکے از واصلان الٰہی ہو گیا۔ بعد اسکے اُس جوگی نے حالات و کیفیت ماہ و روز بیان کرنے شروع کیے کہ دنیا میں جو انسان نیک و بد ہوتے ہیں اُنکا یہی سبب ہے کہ مرد مباشرت بلا دریافت اوقات سعد و نحس کے کرتے ہیں۔ اگر وہ وقت نیک ہوا اولاد نیک ہوتی ہے اور کو وقت نحس مباشرت کرنے سے اولاد بدبخت ہوتی ہے۔ پس لازم ہے کہ آدمی اوقات نیک و بد جانیں کہ اولاد صالح ہو۔ الغرض اُسنے اسکے متعلق تمام کیفیت اور حالات بیان کیئے۔ میں بغور سنتا رہا اور اُن سب کو ذہن نشین کر کے شیخ الاسلام کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے متبسم ہو کر ارشاد فرمایا کہ مولانا نظام الدین بہتر ہوا جو تم نے سیکھا مگر تم کو اس سے فائدہ نہیں پہونچیگا۔ بعد اسکے چند نفر درویش صوف پوش جو بیت المقدس سے آئے تھے خدمت شیخ الاسلام میں حاضر ہوئے

آپ نے بیٹھنے کو ارشاد فرمایا۔ بیٹھ گئے اور شیخ الاسلام کیجانب نظر غور سے دیکھنا شروع کیا۔ پھر بار بار غائر نظر سے شیخ الاسلام کو دیکھتے تھے اور حضرت اپنا سر مبارک نیچے فرما لیتے تھے۔ جب اُن درویشوں کو یارائے ضبط نرہا بے ساختہ کہہ اُٹھے کہ ہم نے آپ کو بیت المقدس میں جھاڑو دیتے دیکھا ہے اور جب ہم نے آپسے نام دریافت کیا تھا فرید اجودھنی بتلایا۔ یہ سنکر شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ بیشک تم سچ کہتے ہو۔ لیکن تم نے عہد کیا تھا کہ یہ بات ہم کسی سے نہ کہیں گے۔ اب وہ عہد فراموش کر گئے یہ سنکر وہ سب شرمندہ ہوئے بعد اس کے شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا۔ کہ العزیزو اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی بندے ہیں کہ ہر جگہ موجود رہتے ہیں۔ خانہ کعبہ اور بیت المقدس میں بھی اور جہاں رہتے ہیں وہاں بھی۔ یہ ارشاد فرماکر اُنسے فرمایا کہ آنکھیں بندکرو اُنہوں نے آنکھیں بند کیں۔ پھر فرمایا کہ آنکھیں کھولو انہوں نے آنکھیں کھولیں۔ جو شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا تھا معائنہ کیا سب درویش نعرہ مار کر بیہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا مشرف بہ بیعت حضرت شیخ الاسلام ہوئے آپ نے اُنہیں سیوستان میں رہنے کے واسطے ارشاد فرمایا اور ولایت سیوستان تفویض اُن بزرگوں کے کی۔ بعد اسکے آنے والونکی زبانی معلوم ہوا کہ حضرت شیخ الاسلام روزانہ ایک دفعہ بیت المقدس جاتے ہیں اور وہاں سے بعد جاروب کشی واپس تشریف لاتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت شیخ الاسلام نے اپنی ریاضت اور مجاہدہ کی حکایت بیان فرمائی کہ میں بیس برس عالم تفکر میں کھڑا رہا بالکل نہیں بیٹھا۔ میرے پاؤں سوج گئے تھے اور خون اُنسے بہتا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ ان بیس سال میں میں نے کچھ کھایا ہو۔ شیخ الاسلام یہ بیان فرما رہے تھے کہ درویش شہاب الدین غزنوی کہ یاران اعلیٰ شیخ الاسلام سے تھے تشریف لائے آپنے انہیں بیٹھنے کے واسطے ارشاد فرمایا۔ وہ حکم پاکر بیٹھ گئے شاید والی لاہور نے اُنکو سو دینار شیخ الاسلام کو نذر دینے کے واسطے دیئے تھے۔ شہاب الدین نے پچاس نذر کیئے اور پچاس آپ رکھے۔ چونکہ حضرت شیخ الاسلام روشنضمیر تھے آپنے قبول فرماکر ارشاد فرمایا کہ شہاب الدین خوب تقسیم برادر وار نصفا نصفی کی ہے۔ درویشوں کو یہ بات لازم نہیں وہ شرمندہ ہوئے اور فوراً بقیہ دینار نکالکر حضرت

کی خدمت میں نذر گذرانیں۔ حضرت شیخ الاسلام نے وہ سو دینار اُنہیں عنایت فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ یہہ بات اسواسطے کی گئی کہ خیانت بڑا گناہ ہے خائن اگر کتنی ہی عبادت کرے الا مقصود کو نہ پہونچے گا۔ اسکے بعد شیخ شہاب الدین نے از سر نو بیعت کی کہ اُنکی ابتدائی بیعت میں خلل آگیا تہا۔ اور بعدہ تلقین اور ہدایت سے مقامات اعلیٰ کو پہنچا کر اپنا خلیفہ معتبر کیا۔ الحمد منہ علےٰ ذلک ؂

مجلس دہم۔ بتاریخ پنجم شوال المکرم ۶۵۵ھ ہجری سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ شیخ جمال الدین ہانسوی۔ شیخ بدر الدین غزنوی۔ مولانا بدر الدین اسحاق اور بہت سے اصفیائے عظام حاضر خدمت تہے۔ وہ جوگی بہی حاضر تہا۔ میں نے جوگی سے دریافت کیا کہ طریقہ تمہارے جوگ کا کیا ہے اور اصل کام درمیان تمہارے کونسا ہے اُسنے جواب دیا کہ ہمارے مسلک میں نفس آدمی میں دو عالم ہوتے ہیں ایک عالم علوی۔ دوسرا عالم سفلی۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے یہ سنکر ارشاد فرمایا کہ فی الواقع یہ سچ کہتا ہے۔ عالم سفلی میں نگہداشت پاکی اور پارسائی کی ہے۔ یہ فرماکر حضرت شیخ الاسلام آنکہوں میں آنسو بہر لائے اور فرمانے لگے کہ مجکو اسکا یہ کہنا بہت اچھا معلوم ہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص دعویٰ دوستی حق تعالیٰ سبحانہ کا کرے اور اُسکے دلمیں محبت دنیاوی ہو وہ کاذب ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قاضی حمید الدین ناگوری رح کتاب تاریخ میں تحریر فرماتے ہیں کہ نزول رحمت الٰہی کے تین وقت ہیں۔ اول حالت سماع۔ دوم وقت کہانا کہانے کے جبکہ کہانا بہ نیت قوت برائے اطاعت الٰہی کہایا جاوے سوم درویشوں کے اجتماع کے وقت جبکہ آپس میں بیٹہیں اور ذکر و مکالمہ میں مشغول ہوں شیخ الاسلام قدس سرہ یہ فرما رہے تہے کہ چھ یا سات نفر درویش وارد ہوئے۔ سب خورد سال الا صاحب نعمت خاندان عالیہ چشتیہ کے مرید تہے۔ شیخ الاسلام رضے اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنکی تعظیم کی اور اپنے پاس بٹہایا۔ اُنہوں نے خدمت شیخ الاسلام میں عرض کی کہ ہم میں سے ہر ایک کو کچھہ کہنا ہے اگر حضرت اپنے کسی خادم کو حکم دیں پس وہ ہمارا ماجرا

سنے۔ حضرت شیخ الاسلام نے منظور کیا مجھے حکم دیا کہ تم جاؤ اور مولانا بدر الدین اسحاق کو اپنے ساتھ لو اور اُن کا ماجرا سنو۔ القصہ میں اور بدر الدین اسحاق اُن کا ماجرا سُننے لگے۔ اس قدر نرمی سے گفتگو کرتے تھے کہ مجھے اور بدر الدین اسحاق کو اُنکی حسنِ تقریر سے گریہ طاری ہوگیا۔ اور ہم دونوں نے اپنے دلمیں یہ خیال کیا کیا عجب ہے کہ یہ فرشتے ہوں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہماری تعلیم کے واسطے بھیجا ہو کہ مکالمہ اس نہج سے کرنا چاہیئے۔ جب ہم اُن کا ماجرا سُن چکے اور خدمت شیخ الاسلام میں حاضر ہوکر اُن کا ماجرا عرض کیا۔ حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے کہ ماجرا اسطرح بیان کرنا چاہیئے کہ ہنگام تقریر رگ گردن بھی جنبش نکرے۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب ایک شخص کہانا بہ نیت قوت برائے طاعت کہاتا ہے یہ کہانا اسکا کہانا نہیں ہے بلکہ عبادت ہے آسکے بعد گفتگو حضرت عبد اللہ بن مسعود رض کی تعریف میں واقع ہوئی کہ بڑے عالم تھے۔ حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ عبد اللہ بن مسعود رض کی شان میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رض خریطہ علم ہیں۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں مجلس حضرت شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح میں حاضر تہا۔ رئیس نام ایک شخص میرا ہم خرقہ تہا اُسنے خدمت حضرت شیخ الاسلام نور اللہ مرقدہ میں حاضر ہوکر عرض کی کہ میں نے آج کی رات ایسا خواب دیکہا کہ ایک قبہ ہے اور حوالی قبہ میں خلق اللہ کا اژدحام ہے۔ ایک شخص اُس قبہ کے اندر سے باہر آتا ہے اور پیغام خلائق لیکر پہر اندر جاتا ہے میں نے آدمیوں سے پوچہا کہ اس قبہ میں کون صاحب تشریف فرما ہیں اُنہوں نے جواب دیا کہ اس قبہ میں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تشریف رکہتے ہیں اور یہ شخص جو آتے جاتے ہیں خواجہ عبد اللہ بن مسعود رض ہیں میں اُنکے نزدیک گیا سلام عرض کیا اور ملتجی ہوا کہ مجھے زیارت حضرت رسالت پناہ صلعم سے مشرف ہونے کی خواہش ہے میرا یہ بیان سنکر حضرت خواجہ عبد اللہ بن مسعود رض اندر تشریف لیگئے اور باہر آکر ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلعم ارشاد فرماتے ہیں کہ تجھے ابھی اہلیت ہماری زیارت کی نہیں ہوئی ہے لیکن میرا سلام خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح سے کہو اور آتا اور کہنا کہ آپ ہر شب جو تحفہ بھیجا

کرتے تھے وہ پہنچتا تھا مگر اب میں روز سے نہیں آیا مانع اس کا بخیر ہو۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے حالات مجاہدات حضرت خواجہ شہید المحبت رض بیان فرمانے شروع کیئے کہ بیس برس تک آپ رات کو مطلق نہ سوئے اور زمین سے پہلو نہ لگایا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ درویشی میں خواب حرام ہے کیونکہ درویش کو خواب و قرار حرام ہے حضرت شیخ الاسلام یہ فرما رہے تھے کہ شمس دبیر حاضر خدمت ہوئے اور قدمبوسی کے بعد کھڑے ہو کر عرض کیا کہ میں نے حضور کی مدح میں ایک قصیدہ کہا ہے اگر اجازت والا ہو قصیدہ سنایا جائے۔ حضرت شیخ الاسلام نے اجازت عنایت فرمائی۔ شمس دبیر نے کھڑے ہو کر سنانا شروع کیا۔ جب قصیدہ ختم ہوا آپ نے ارشاد فرمایا کہ بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے۔ حضرت نے دوبارہ پڑھنے کے واسطے ارشاد فرمایا۔ وہ پڑھنے لگے۔ آپ سنتے جاتے تھے۔ کسی شعر پر استحسان فرماتے اور کسی کسی شعر میں مناسب حال اصلاح بھی دیتے تھے۔ جب تمام قصیدہ سن چکے ارشاد فرمایا کہ اگر کچھ عرض کرنا ہو کرو۔ شمس دبیر حضرت شیخ الاسلام کے قدموں میں گر پڑے اور عرض کی کہ میری صرف ایک بڑھیا ماں ہے جسکی پرورش سے میں قاصر ہوں کہ نہایت تنگی معاش رکھتا ہوں۔ شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ اچھا شکرانہ لاؤ۔ الغرض شمس دبیر گھر جا کر چند جیتل لگانی لائے اور حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کے روبرو رکھے آپ نے فاتحہ پڑھکر تقسیم کا حکم دیا۔ ہر کسیکو موافق قسمت کے کم و بیش پہونچے چار مجھے بھی ملے تھے برکت دعائے شیخ الاسلام سے شمس دبیر کو وسعت و فراخی حاصل ہوئی۔ چند روز میں وہ سلطان غیاث الدین بلبن (شہنشاہ دہلی) کے دبیر ہو گئے۔ اور کام انکا بنگیا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس یازدہم۔ پنجم ماہ شوال ۶۵۵ ہجری سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی والی اجودھن نے اپنے کارکنوں کے ہاتھ دو گاؤں کی معافی کی مثال اور دو سو روپیہ نقد بطور نذرانہ روانہ کیئے تھے وہ حاضر لائے گئے اور نقدانہ مع مثال دیہات خدمت شیخ الاسلام میں پیش کیا گیا۔ آپنے متبسم ہو کر فرمایا کہ میں نے آجتک کوئی شے مثل دیہات وغیرہ کسی سے قبول نہیں کی اور نہ یہ سنت ہمارے خواجگان کی ہے تم واپس لیجا کر کہدو کہ اسکے طالب بہت ہیں انہیں دینا چاہیئے۔ اسکے بعد

حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ایک حکایت مناسب اسی معنی کی بیان فرمائی کہ سلطان ناصر الدین رح (جو سلطان غازی کہلاتے ہیں) کے زمانے میں سلطان غیاث الدین بلبن (وزیر سلطان غازی رح) بروقت واپسی از ملتان بجانب دہلی میری ملاقات کے واسطے اجودھن میں آئے اور جب مجھ سے ملاقی ہوئے مثال چار گاؤں کی اور کسیقدر نقد میرے نذر کیا اور عرض کی کہ مثال چار گانو کی حضرت کے واسطے اور نذرانہ درویشوں کے لیئے ہے۔ میں نے جواب دیا کہ آپ اسکو واپس لیجائیں طالب اسکے بہت ہیں انکو دینا چاہیئے کہ ہمارے خواجگان کی یہ رسم نہیں ہے۔ بعد اسکے شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے کہ اگر میں دیہات قبول کروں اور مال تم سے لوں پس مجھے درویش نہ کہیں گے مالدار کہیں گے اور درویش دیہہ دار میرا لقب ہو جائے گا پس کیوں یہ بات خلق اللہ سے کہلوائی اور نیز بعد اسکے یہ موںہہ درویشوں میں دکھلانے کے قابل نرہیگا اور میں انکے درمیان کھڑا نہ ہو سکوں گا۔ حاشا و کلا مجھے یہ امر منظور نہیں اسکو واپس لیجاؤ اور دوسروں کو دو کہ طالب اسکے بہت ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ خدمت شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح میں وزیر سلطان شمس الدین التمش انار اللہ برہانہ حاضر آیا اور مثال چھہ گاؤں کے اور ایک طشت پُر از زر نذر کیا اور عرض کی کہ یہ سلطان شمس الدین کی جانب سے ہدیہ ہے حضرت شہید المحبت متبسم ہوئے اور فرمانے لگے کہ مجھے قبول کرنے میں عذر نہ تھا۔ اگر میرے خواجگان ماقبل نے بھی قبول فرمایا ہوتا۔ جبکہ انہوں نے قبول نہیں کیا میں کیونکر قبول کر سکتا ہوں اگر آجکے دن انکے طریقہ پر نہ چلا اور متابعت نہ کی تو کل کے روز کس طرح سے انکے روبرو سرخرو ہونگا اسکو واپس لیجاؤ کہ طالب اسکے بہت ہیں کہ اسکے واسطے ٹوپی سر سے اوتار کر نیچے رکھدیتے ہیں بعد اسکے گفتگو احادیث مشارق الانوار کے بارے میں ہوئی۔ حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو کچھہ صاحب مشارق نے لکھا ہے نہایت صحت کے ساتھ لکھا ہے۔ سب احادیث مشارق الانوار کی صحیح ہیں۔ ملتیں ہزار حدیثیں مشارق میں منقول ہیں۔ بعد اسکے مولانا رضی الدین صنعانی رح کی حکایت بیان فرمائی کہ جب انہیں روایت حدیث میں مشکل درپیش ہوتی

اور خلق کو نزاع ہوہ خدمت صاحب مشارق میں رجوع کرتے تھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے وقت تنہا بیٹھے تھے سوائے عبداللہ بن عباس رضؓ کے اور دوسرا شخص موجود نتہا آپنے عبداللہ بن عباسؓ کا ہاتھہ پکڑکر اپنے برابر کھڑا کیا وہ ہٹ کر اپنی جگہ چلے گئے۔ حضرت نے دوبارہ پہر ایسا ہی کیا۔ پہر وہ ہٹکر اپنی جگہ چلے گئے۔ حضرت رسول مقبول صلعم نے دریافت کیا کہ برابر کیوں نہیں کہڑے رہتے۔ عبداللہ بن عباس رضؓ نے عرض کیا کہ اس نحیف کی مجال نہیں جو حضور کے برابر کہڑا ہو۔ آپکو اُنکی یہ حسن ادب کی بات بہت اچھی معلوم ہوئی اُنکے حق میں دعا کی اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ (یعنی بارخدایا اس کو دین میں فقیہ کر) اسکے بعد گفتگو کشف و کرامات کے بارہ میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ کرامت کا ظاہر نکرنا چاہیئے کہ یہ کام پست حوصلہ لوگونکا ہے۔ مشائخ طبقات نے اس اظہار کو پسند نہیں کیا اس سے نفس کو ایک طرح کا تکبر پیدا ہوتا ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ خواجہ حسن نوری رحؒ دریائے دجلہ کے کنارہ پر تشریف لے گئے۔ ایک ماہی گیر نے دریا میں جال ڈال رکہا تہا آپنے اپنے دلمیں خیال کیا کہ اگر مجہہ میں کرامت ہوگی ضرور ایک مچھلی ڈھائی من وزنی بلاکم و بیش اس جال میں آنی چاہیئے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ماہی گیر نے جب جال کھینچا ڈہائی من کی مچھلی جال میں سے نکلی۔ جسوقت یہ خبر حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو پہونچی آپنے ارشاد فرمایا کہ کاش اُس جال میں ایک سانپ پہنستا اور حسن نوری کو ڈستا اور وہ شہید وفات پاتے۔

اب معلوم نہیں اُن کی عاقبت کیسی ہوگی۔ اسکے بعد شیخ سعدالدین حموی رحؒ کی حکایت بیان فرمائی کہ میرا اور اُنکا بہت ساتھ رہا ہے فرماتے تھے کہ جس نے کرامت ظاہر کی اُس نے ایک فرض ترک کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ برادرم شیخ سعدالدین حمویؒ فرماتے تھے کہ والی شہر مجہہ سے عقیدہ نرکہتا تہا ایک روز میرے مکان پر آیا اور اپنا حاجب اندر واسطے خبر لانیکے بہیجا کہ صوفی سے کہو کہ باہر آوے ہم اُسسے دیکہنا چاہتے ہیں۔ حاجب نے اندر آکر پیغام بادشاہ کا مجہہ سے کہا۔ میں نے اُسکی بات پر کچھہ التفات نہ کیا اور نماز میں مصروف ہوا۔ حاجبنے باہر نکلکر ماجرائے

گذشتہ بادشاہ سے کہا۔ بادشاہ سواری سے اُتر کر اندر آیا میں اُسے آتا دیکھکر واسطے تعظیم کے اُٹھا معانقہ کیا اور دونوں ایک جگہ بیٹھے اُسوقت میں نے خادم کو اشارہ کیا کہ ایک طباق میں سیب لگا کر لاوے جب سیب لائے گئے میں نے سیب کو پارہ کر کے خود کہانا اور بادشاہ کو دینا شروع کیا۔ اس طباق میں ایک سیب سب سے بڑا تہا اُسے دیکھکر بادشاہ کے دلمیں گذرا کہ اگر شیخ کو صفائی باطن حاصل ہوگی تو یہ سیب مجہے اُٹہا کر دینگے۔ بادشاہ کے دل میں یہ خیال کا گزرنا تہا کہ میں نے وہی سیب اُٹہایا اور بادشاہ کی جانب مخاطب ہوکر یہ حکایت بیان کی کہ ایک مرتبہ سفر مصر میں میرا گذر کسی شہر میں ہوا اس شہر میں ایک جماعت دیکھی کہ ایک بقال نے ایک گدہے کی دونوں آنکہیں کپڑے لیسے باندہیں اور اس مجمع میں ایک شخص کے ہاتہہ میں اپنی انگوٹہی اُتار کر دی اور اس گدہے کو اُن آدمیوں کے حلقے میں چہوڑ دیا۔ گدہا چشم بستہ اس مجمع میں ہر کسیکو سونگہتا پہرتا تہا یہاں تک کہ اس مرد کے پاس جسکے ہاتہہ میں انگشتری تہی آیا اُسکو سونگہہ کر کہڑا ہو گیا بقال نے پہونچکر انگشتری اس سے لے لی۔ بعد اس تقریر کے بادشاہ کی جانب مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ اگر میں کشف و کرامت سے کوئی بات کروں تو اپنے تئیں اُس گدہے کے برابر کروں اگر نکروں اور کرامت نہ کہلاؤں پس تمہارے دلمیں یہ خیال گذرے گا کہ اس درویش کو صفائی باطنی حاصل نہیں ہے۔ یہ کہکر وہ سیب بادشاہ کو دیدیا یہ فرما کر حضرت شیخ الاسلام ہائے ہائے کر کے رو پڑے اور فرمانے لگے کہ مردانِ خدا نے اپنی ذات کو پوشیدہ رکہا ہے کسی شخص کے آگے ظاہر نہیں کیا۔ حضرت شیخ الاسلام یہ بیان فرما رہے تہے کہ بانگ نماز ہوئی حضرت اُٹھکر نماز میں مصروف ہوئے اور خلق اور دعاگو اپنے اپنے مقام پر واپس آئے الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس دوازدہم۔ تاریخ دہم ماہ شوال ۶۱۵ھ ہجری علی صاحبہا الف الف تحیۃ والسلام سعادت قدمبوسی میسر ہوئی۔ شیخ بدر الدین غزنوی اور بہت سے صوفیائے کرام حاضر خدمت تہے گفتگو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضہ کے عدل کے بارہ میں ہو رہی تہی آپنے ارشاد فرمایا کہ جبتک امیر المومنین عمر بن الخطاب رضہ ایمان نہ لائے تہے بانگ نماز کی غار میں دی جاتی تہی جس روز امیر

امیر المومنین ایمان لائے تلوار ننگی کھینچکر کھڑے ہوگئے اور بلال رضہ سے کہا کہ منبر خانہ کعبہ پر چڑھکر اذان دو۔ ایسا ہی کیا گیا۔ جب اذان علانیہ ہوئی کافروں میں لرزہ پڑ گیا کہ آج کیا سبب ہوا جو یاران محمد صلی اللہ علیہ وسلم علانیہ اذان دیتے ہیں۔ اُس مجمع کفار سے ایک نے کہا کہ آج عمر بن الخطاب رضہ ایمان لائے ہیں۔ یہ سنتے ہی کمر حیلہ کفار کی ٹوٹ گئی۔ آپس میں کہنے لگے کہ آج ہمارے مذہب میں خلل پڑ گیا کہ عمر رضہ نے دین محمدی قبول کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز عمر بن الخطاب رضہ دُرّہ لیے ہوئے جا رہے تھے ایک دِہی والا راستہ میں کھڑا ہوا رو رہا تھا آپنے اُس سے دریافت کیا کیوں روتا ہے اُس نے جواب دیا کہ آپ اس امر کو روا رکھتے ہیں کہ آپکے عہد میں دِہی میرا گر پڑے اور زمین اسے پی جاوے۔ امیر المومنین رضہ کو یہ سنکر ایک حالت پیدا ہوئی وہیں کھڑے ہوگئے اور دُرّہ اُٹھا کر نعرہ مارا کہ اے زمین دِہی دیتی ہے یا نہیں ورنہ اس دُرّے سے عدل کروں گا۔ ہنوز یہ کلمات آپکے دہن مبارک سے پورے نکلے ہی نہ تھے کہ زمین پھٹ گئی اور دِہی اوپر نکل آیا۔ اس دہی والے نے سبوچہ اپنا پُر کیا اور چلا گیا۔ آسکے بعد حضرت امیر المومنین رضہ کی بزرگی کے بارے میں حکایت بیان فرمائی کہ ایک روز آپ بیٹھے ہوئے اپنے خرقہ میں بخیہ کر رہے تھے پشت مبارک آپ کی جانب آفتاب تھی۔ حرارت آفتاب سے پشت مبارک گرم ہوگئی۔ آپنے نگاہ غضب سے آفتاب کی طرف دیکھا معاً فرشتوں کو حکم ہوا کہ نور آفتاب کا محو کریں کہ گستاخی سے حضرت عمر رضہ کے ساتھ پیش آیا۔ فرشتوں نے فی الفور تعمیل کی اور نور آفتاب سے لے لیا۔ جملہ جہان تاریک ہوگیا۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اُس زمانہ میں حیات تھے از حد غمناک ہوئے فرمانے لگے شاید قیامت قائم ہوئی۔ جو نور آفتاب سے لیا گیا تھی گفتگو ہو رہی تھی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور بیان کیا کہ یا رسول اللہ قیامت قائم نہیں ہوئی۔ نور آفتاب بوجہ گستاخی کرنے خدمت عمر بن الخطاب میں لیا گیا ہے کہ انکی پشت مبارک پر اسکی تیز شعاعیں پڑیں کہ وہ گرم ہوگئی اور اونہوں نے نگاہ گرم سے جانب آفتاب دیکھا حق تعالیٰ نے حکم دیا کہ نور اسکا لیا جاوے اور جبتک عمر رضہ معاف نہ فرماویں اسکو واپس نہ ملے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ

وسلم نے یہ ماجرا سنکر حضرت عمر فاروق رضہ کو طلب فرمایا اور شفاعت کی حضرت عمر رضہ نے معاف فرمایا۔ کہ اگرچہ میں نے غصہ سے آفتاب کو دیکھا تہا الا حضور کے حکم سے معاف کرتا ہوں۔ فی الفور جہان روشن ہوگیا۔ اسیطرح انکی بزرگی کے بارہ میں ایک اور حکایت بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ آپنے قیصر روم کے پاس ایلچی روانہ کیا کہ وہ مال نہ بہیجتا تہا ہمیشہ حیلہ و حوالہ اور عذر لاطائل پیش کرتا تہا۔ اسکو اُن دنوں فقر امیر المومنین رضہ سے خبر ہوگئی ہتی اُس نے بہی دو ایلچی آپکی خدمت میں روانہ کیئے کہ وہ آپکے حالات دیکہکر قیصر کے سامنے اسکا اظہار کریں۔ اگر لائق ہوں تو مال دیا جاوے ورنہ خیر۔ جب فرستادگان قیصر مدینہ شریف میں آئے اور امیر المومنین کے مکان پر گئے آپ وہاں تشریف فرما نہ تہے لوگوں سے دریافت کیا کہ امیر المومنین کہاں تشریف فرما ہیں لوگوں نے جواب دیا کہ خطیرہ میں تشریف رکہتے ہیں۔ الغرض وہاں گئے دیکہا کہ آپ خرقہ میں بخیہ کر رہے ہیں۔ ایلچیوں نے پہونچتے ہی سلام کیا۔ امیر المومنین نے اپنی روشنضمیری سے دریافت کیا یہہ فرستادگان قیصر روم ہیں۔ پس اُنکی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ مال لائے اُنہوں نے عرض کیا نہیں قیصر مال نہیں دیتا۔ آپکے سامنے درہ رکہا ہوا تہا اُٹہایا اور ارشاد فرمایا کہ ہم نے قیصر کو تخت سے گرادیا ایلچی حیرت زدہ ہوکر واپس گئے۔ اثنا رراہ میں اُنکو خبر پہونچی کہ قیصر تخت پر بیٹہا ہوا دربار کر رہا تہا ناگاہ دیوار پہٹی اور ایک ہاتہہ مع درہ نکلا جو قیصر کی گردن میں لگا۔ جس سے اُسکا سر جدا ہوکر گرپڑا۔ اُنہوں نے یہ کیفیت بمواجہہ معائنہ جو کی ہتی۔ مفصل پہونچکر بیان کی۔ بعد اس کے استقدر مال آیا جسکا حساب نہیں اور ہزار ہا کفار معائنہ اس کرامت سے مسلمان ہوئے۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس ششم دہم بتاریخ بست ویکم ماہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ گفتگو در بارۂ ترک دنیا ہورہی تہی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ ایکمرتبہ ایک بزرگ پانی پر مصلا بچہائے نماز پڑھ رہے تہے۔ جب فراغت پاچکے یہ دعا مانگی کہ بار خدایا خضر نے گناہ کیا ہے اُسے توبہ نصیب کر اُسیوقت خضر علیہ السلام بہی آئے اور کہا اے برادر مجہہ سے کیا گناہ سرزد ہوا ہے جسکی میں توبہ کروں اُنہوں نے کہا تونے بیابان میں ایک درخت نصب کیا ہے جس کے سایہ میں بیٹہتا ہے۔ اور کہتا

ہے کہ واسطے خدا کے اُسے لگایا ہے۔ خضر علیہ السلام فی الحال مستغفر ہوئے۔ اسکے بعد اُنہوں نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھکو تمام دنیا دی جاوے اور واسطے قبول کرنے کے حکم ہو اور یہ بھی کہا جاوے کہ ہم اس کا حساب تم سے نہیں لینگے اور یہ بھی کہیں کہ اگر قبول نکرے گا پس تجھے دوزخ میں ڈالیں گے۔ پس میں دوزخ قبول کروں گا دوزخ کو دنیا پر ترجیح دوں گا۔ خضر علیہ السلام نے اسکا سبب دریافت کیا آپ نے جواب دیا کہ دنیا مبغوضۂ خدا ہے اللہ عزوجل اُسکو دشمن رکھتا ہے میں اسکی خاطر سے دوزخ قبول کروں گا مگر دنیا نہیں۔ اسکے بعد گفتگو دربارہ مشغولی حق ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ آدمی کو لازم ہے کہ بہر حال یاد حق میں مشغول رہے۔ اسکے بعد شیخ الاسلام نے ایک حکایت بیان فرمائی کہ ایک شخص نے کسی درویش صاحب کمال سے درخواست کی کہ بوقت مشغولی حق میرے حق میں دعا فرمائے گا۔ آپنے جواب دیا کہ مجھے بڑا افسوس اس امر کا ہے کہ ایسے وقت میں تیری یاد آوے اور میں دعا کروں۔ اسکے بعد گفتگو دربارہ عقید کتاب ہوئی۔ کتاب مفصل آپکے روبرو رکھی ہوئی تھی آپنے اُسکے غوامض بیان فرمانے شروع کیئے۔ اسی درمیان میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی آدمیوں پر دو منت ہیں ایک ظاہری دوسری باطنی۔ منت ظاہری یہ ہے کہ اُسنے ہدایت کے واسطے پیغامبر علیہم السلام بھیجے۔ دوسری منت باطنی عقل ہے کیونکہ اگر عالم کو عقل نہو علم سے اُسے کچھ فائدہ نہ ہو سکیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے آثار تابعین میں لکھا دیکھا ہے کہ جب مہتر آدم علیہ السلام پر حضرت جبرئیل نازل ہوئے فرمان ہوا کہ علم و عقل بھی لیجاؤ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ آپ علم و عقل دونوں حضرت کی خدمت میں لائے مہتر آدمؑ متفکر ہوئے کہ اس میں سے کسکو قبول کروں۔ پس بعد بہت سے غور کے عقل آپنے قبول فرمائی۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ مہتر سلیمان علیہ السلام کو اُنکے صحیفے میں فرمان ہوا تھا کہ جملہ عاقلوں اور صالحوں کو واجب ہے کہ چار ساعت سے غافل نرہیں۔ اول ایک ساعت چاہیئے کہ اس میں اپنے خداوند سے ملاقات کریں یعنی نماز پڑھیں اور نماز کے آخر میں ساتھ دعا کے کہ ساعۃ فیھا یناجی ربہ اور دوسری ساعت وہ ہے کہ ہر شخص اپنی حالت پر غور کرے اور دیکھے کہ میں کیا کر رہا ہوں

کیا کہاتا ہوں کیا پیتا ہوں۔ کیسے اعمال مجھسے سرزد ہوتے ہیں اور ایک ساعت مجالست بانفس کی ہونی چاہیئے کہ کہاوے پیوے اور سورہے اور نفس کو اُسکی مراد کو پہنچاوے۔ وساعة یجالس عند الاخوان یخبرون عن غوائتیه یعنی ایک ساعت یہ شخص اپنے بہائیوں کے پاس بیٹھے اور جو اُنکی برائیاں اسکی نظر میں آویں کسی شخص سے نہ کہے اور نزدیک مردمان زشت خود ناپسندیدہ کے نہ بیٹھے۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدرستی علم وعقل دونو شریک ہیں کہ جدا نہیں ہوسکتے کیونکہ عقل کو بغیر علم کے چارہ نہیں پس فاضلترین مردمان وہ ہے جو اپنی ذات کو پہچانے وہی صاحب عقل ہے۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قاضی حمید الدین ناگوری رح تحریر فرماتے ہیں کہ ہر چیز کی غایت ہے اور غایت عبادت کی عقل ہے۔ اور عبادت بے علم کے رنج بیہودہ ہے۔ اور علم بغیر از عقل دردسر ہے۔ اور حجت روز قیامت یہی عقل ہوگی۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت امام اعظم رح سے لوچہا کہ آپ جو آیت وحدیث سے ہزارہا مسئلہ استنباط فرماتے ہیں۔ یہ کس قوت سے فرماتے ہیں۔ آپنے ارشاد فرمایا عقل سے اگر عقل نہوتی تو ایک مسئلہ بہی استخراج نہیں کرسکتا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ تمام وجوہات مندرجہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ عقل شریف ترین جملہ اشیا ہے۔ اگر عقل نہوتی معرفت باریتعالی کسیطرح ممکن نہتی۔ اتنے میں اذان نماز کی ہوئی حضرت شیخ الاسلام نماز میں مصروف ہوئے۔ خلق اور دعاگو اپنے اپنے مقام پر واپس آئے۔

مجلس چہاردہم بتاریخ دوم ماہ ذی قعدہ ۶۵۵ھ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ گفتگو علم اور فضل کے بارہ میں ہورہی ہتی آپنے ارشاد فرمایا کہ علم تمام عبادتوں سے افضل ہے۔ اللہ تعالی کے نزدیک اور اُسکا فضل نماز روزہ حج وغیرہ سے زیادہ ہے۔ بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز آنکھوں میں آنسو بہر لائے اور ارشاد فرمایا کہ علم کا قدر ومنزلت عالم ہی جانتے ہیں۔ اور زہد کی قدر زاہد اور علوم میں ایک ایسا علم ہے کہ عالم بہی اُسکو نہیں جانتے اور کام ان دونوں سے باہر ہے۔ مرد کو لازم ہے کہ ان دونو امور سے گذر جائے اور اپنے دل کو سبطرف سے قطع کرکے مشغول الی اللہ ہو

بعد اس کے ارشاد فرمایا کہ آدمی درجہ علم جانیں تو تمام کاموں کو چھوڑ دیویں۔ اور علم میں مشغول ہوں۔ کیونکہ علم ایک ابر ہے باران رحمت کا جس نے اُس پر ہاتھ مارا تمام معاصی سے پاک ہوا۔ اُسی وقت ایک حکایت یہی بیان فرمائی کہ عالم مثال ایک چراغ کے ہے قندیل آبگینہ پاک میں کہ تمام عالم علوی اور سفلی اور عالم ملکوت اُس میں روشن ہے۔ پس جو شخص علم میں مشغول ہے اُسے تاریکی سے کیا واسطہ کیونکہ وہ روشنی علم میں ہے بعد اسکے اسی محل میں فرمایا کہ علماء علم سے غافل ہیں دنیا کو اُنہوں نے اپنا قبلہ گاہ بنایا ہے اور ساتھ غرور دانائی کے اپنے نفس کو مغرور کیا ہے۔ اسکے بعد شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور رو پڑے کہ اب قوت و برکت علم میں نہیں رہی۔ کیونکہ عمل اُس پر نہیں رہا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شرح علماء میں لکھا ہے کہ فردائے قیامت آمنا وصدقنا صلحا اور اہل علم کہ دنیا میں اہل دنیا سے مشغول ہیں اور علم پر کاربند نہیں فرمان الٰہی ہوگا کہ انکو عرصات قیامت میں حاضر لاویں۔ جب حاضر ہونگے فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ علماء سے آتشین اُنکی گردنوں میں ڈالکر دوزخ میں ڈالدیں۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ یہ عالموں کا وہ گروہ ہوگا کہ ظاہر میں خلق کو علم اور پارسائی کا حکم کرتے تھے اور خود علم پر کاربند نہیں ہوتے تھے۔ اور حیلہ و بہانہ سے اہل دنیا کو اپنے دام تزویر میں پھنساتے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ راحت الارواح میں قاضی حمید الدین ناگوری رح تحریر فرماتے ہیں کہ جب آدمی طریقۂ علم اختیار کرینگے اور اُس پر کاربند ہونگے حق سبحانہ و تعالیٰ اُنکو ایسی توفیق عطا فرماویگا کہ حق کو باطل سے جدا کرینگے اور نیک کو بد سے پہچانینگے اور حرام سے حلال کو علاحدہ کرینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ علم کی کئی قسمیں ہیں۔ عالم مطلق اس شخصکو کہا جاوے گا جو علم نبوی صلعم جانتا ہو اور علم نبوی صلعم علم آسمانی ہے کہ وحی پروردگار عالم کی تھی کہ حضرت رسول مقبول صلعم پر نازل ہوتی تھی اور آپکے ذریعہ سے وہ باتیں ہم کو پہونچیں۔ اسکے بعد گفتگو دربارۂ معرفت واقع ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ جبتک کسی شخصکو معرفت اپنی نہیں ہوتی وہ دوسرونکے پیچھے مبتلا پھرتا رہے لیکن جب اُسکو محبت حق سبحانہ تعالیٰ کی ہوجاتی ہے اُسکے بعد اگر اُسکے پاس فرشتہ اور سجدہ کا

عالم آدے وہ اپنی کن انکھیوں سے بھی نہ دیکھیگا۔ اسکے بعد مجھسے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اہل معرفت کا ایسا فریق ہے کہ اگر عرش اعلی سے تحت الثریٰ تک کے جمیع فرشتے اور ملائک مقرب مثل جبریل و میکائیل و اسرافیل علیہم السلام اوسکی خدمت میں آویں وہ محبت باریتعالی میں ایسا مستغرق ہوگا کہ اُنکو نہیں پہچانیگا اور نہ اُنکے آنے جانے سے اسکو خبر ہوگی۔ اگر اسکو یہ حال معلوم ہوجاوے تو جاننا چاہیئے کہ وہ مدعی دروغگو ہے اوسے کچھہ مشغولی نہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رح کی خدمت میں حاضر تہا وہ فرماتے تہے کہ جب اللہ چاہتا ہے کہ کسیکو اپنی دوستی کی نعمت عطا فرماوے اپنے ذکر کا دروازہ اُسپر کہولدیتا ہے اور سرائے فردانیت میں داخل فرماتا ہے کہ وہ محل جلال و عظمت اُسکا ہے۔ پس وہ عارف ربانی حفظ حق تعالی سبحانہ میں رہتا ہے۔ اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ ایک روز میں خدمت شیخ الاسلام معین الدین چشتی رح میں حاضر تہا۔ وہ فرماتے تہے کہ اہل معرفت کو توکل اوقات ہے اور وہ علم علوی ہے شوق کی قسم سے اگر اسکو ایسے وقت جلاویں تو اُسنے مطلق خبر نہوگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اہل معرفت کو دعوائے اور گفتگو کرنی اُسوقت درست ہوگی کہ وہ اول اپنا ثمرۂ معرفت خلق کو دکہلاویں۔ اور جو لوگ اُسکے پاس بطریق بحث آویں بزرگی اپنی کرامت کے اُنکو ملزم گردانیں۔ اسکے بعد حکایتِ وصال شیخ جلال الدین تبریزی رح کی بیان فرمائی کہ آپ وقت انزہاق روح مسکراتے تہے اُسوقت آپکے ایک مریدنے دریافت کیا کہ اسوقت یہ کیسا تبسم ہے آپنے جواب دیا کہ اہل معرفت کا ایسا ہی حال ہوتا ہے۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عشق اور معرفت میں وہی کامل ہے جبکو کسی حال میں سوائے یاد باری تعالی کے دوسرا خیال نہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی شیخ الاسلام حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رح کے سنا ہے۔ فرماتے تہے کہ درخت معرفت کو فکر کا پانی دینا چاہیئے کہ خشک نہو اور درخت غفلت کو آب جہل دیں کہ خشک ہوجاوے اور درخت توبہ کو آب ندامت دینا چاہیئے کہ پژمردہ نہو اور درخت موت کو آب موافقت دینا چاہیئے کہ پژمردہ ہوجاوے۔ اسکے بعد حکایت دربیان وصال مبارک حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رح بیان فرمائی کہ جس روز آپکا وصال ہوگا اُسروز

تمام اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم نے حضرت رسول مقبول صلعم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ دوست خدا تعالےٰ کا معین الدین حسن سنجری آنے والا ہے آؤ اُسکی پیشوائی کو چلیں۔ جب حضرت خواجہ معین الدین سنجری رح نے انتقال فرمایا اُنکی پیشانی پر یہ عبارت بخط نور لکھی ہوئی پائی گئی مات حبیب اللہ فی حب اللہ حضرت شیخ الاسلام یہی قصہ بیان فرما رہے تھے کہ اذان نماز پیشین ہوئی۔ آپ نماز میں مصروف ہوئے دعاگو اور خلق اپنے مقام پر واپس آئے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک ؛

مجلس پانزدہم۔ تاریخ بارہویں ماہ ذیقعدہ ۶۵۵ھ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ مولانا بدر الدین غزنوی اور شیخ جمال الدین ہانسوی اور بہت سے بزرگ مجلس شریف میں حاضر تھے گفتگو درباره ترک دنیا ہو رہی تھی آپنے ارشاد فرمایا کہ جس روز سے اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کیا ہے اُس روز سے آج تک ایک مرتبہ بھی نظر رحمت سے نہیں دیکھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ مومنوں کو دو چیزوں سے ڈرنا چاہیئے۔ ایک درازی امل۔ دوم متابعت دنیا و ہوائے نفس کیونکہ ہوائے نفس بندہ کو اللہ تعالیٰ سے دور رکھتی ہے اور درازی امل فراموش کرانیوالی آخرت کی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک بزرگ سے بمقام غزنی سنا تھا کہ دنیا آدمی کی طرف پشت رکھتی ہے اور آخرت مونہہ اور زندگی میں یہ دونوں ساتھ ہیں پس لازم ہے کہ دنیا پر آخرت اختیار کی جاوے۔ پس آخرت کو ہمیشہ یاد رکھا جائے کہ آخرت ہی کام آویگی اور جو دنیا کو اختیار کرو گے کل کے روز حسرت ہوگی وہاں عمل نیک کرنا چاہو گے الا نکر سکو گے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ عبد اللہ سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ نے جب ترک دنیا کیا تمام اموال و اسباب خلق خدا پر ایثار کیا۔ مردمان خانہ اور دیگر لوگوں نے طعنے تشنے دینے شروع کیئے کہ آپنے خرچ ضروری کے واسطے بھی کچھہ نرکھا اسکا کیا سبب ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ نگاہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے اسرار العارفین میں لکھا دیکھا ہے کہ یحییٰ معاذ رازی رح فرماتے ہیں کہ جب حکمت آسمان سے اُتری اُس نے جانب قلوب نگاہ کی۔ حکمت نے جس دلکو ان چار چیزوں سے خالی پایا اس میں قرار پکڑا۔ اول وہ دل جسکے اندر حرص دنیا نہ تھی۔ دوسرے وہ دل جسکے اندر یہ اندیشہ تھا کہ کل کیا کروں گا۔ سوم

وہ دل جس کے اندر مؤمنوں سے حسد و حقد کا ذرہ نہ تہا۔ چہارم وہ دل جس کے اندر دوستی شرف و جاہ کی نہ تہی۔ اگر ان چاروں میں سے ایک خصلت بہی اُسکو معلوم ہوئی۔ اُس نے فوراً اُس دل سے کنارہ کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اور برادرم بہاؤ الدین زکریا ایک جگہ جمع تہے۔ گفتگو زہد کے بارہ میں ہوئی۔ اُنہوں نے ارشاد فرمایا کہ زہد تین چیزیں ہیں جس کے اندر یہ تین چیزیں نہیں ہیں وہ زاہد نہیں ہے۔ اول جاننا دنیا کا اور اُس سے ہاتہ اُٹہا لینا۔ دوم طاعت مولا کرنا اور آداب کی رعایت رکہنا۔ سوم آرزو مندی آخرت کی کرنی اور اُسکو طلب کرنا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ فضیل بن عیاض رح فرماتے تہے کہ روز قیامت دنیا بن سنور کر عرصات قیامت میں پہرے گی اور اپنی ترتیب اور نکو روئی کا حال بیان کرے گی اور کہے گی یا آلہ العالمین تو مجہکو سزاوار ایک بندے کا کر۔ حضرت عزت کی بارگاہ سے جواب آوے گا کہ اے دنیا نہ میں تجہے پسند کرتا ہوں اور نہ اُن لوگوں کو دوست رکہتا ہوں جو تجہے دوست رکہتے ہیں۔ پس دنیا ہباءً منثوراً ہو جاوے گی۔ اسکے بعد مجہہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ مرد کو چاہیئے کہ دنیا کو اختیار نکرے ورنہ کل اُسکے ساتہہ دوزخ میں جانا ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس قدر نذرانہ میرے پاس آتا ہے اگر میں جمع کروں تو ایک خزانہ جمع ہو جائے لیکن جو کچہہ آتا ہے میں اُسکو صرف کر دیتا ہوں۔ وہ اللہ کی راہ میں صرف ہو جاتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ کہ خواجہ مودود چشتی رح شرح اولیا میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے تمام برائیوں کو ایک جگہ جمع کیا اور اُسپر کنجی دنیا کی لگا دی۔ پس جو شخص دانا ہے وہ گرد اُس خانہ اور اُس کنجی کے نہیں بہٹکتا کیونکہ برے کام دنیا سے ہیں۔ تفسیر امام زاہد رح حضرت شیخ الاسلام کے سامنے رکہی ہوئی تہی اُسے دیکہکر ارشاد فرمایا کہ نجاء المخففون وھلک المثقلون (یعنی رستگار ہوئے سبکبار اور ہلاک ہوئے وہ لوگ جو گراں بار تہے۔) اسکے بعد گفتگو باری تعالی عز اسمہ کے ذکر کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ ذکر اللہ تعالی عز اسمہ کا تمام اشیاء سے زیادہ بزرگ ہے پس آدمیوں کے شایاں حال نہیں کہ ایسی نعمت عظمی سے محروم رہیں اور اپنی عمر اس ذکر میں صرف نکریں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی کے ایسے بہی بندے ہیں کہ بمجرد اُسکا نام سنتے

کے اپنا جان و مال فدا کرتے ہیں۔ چنانچہ آثار تابعین میں لکھا ہے کہ ایک درویش جنگل میں ساٹھ برس سے عالم تحیر میں کھڑے تھے ناگاہ غیب سے یا اللہ کی آواز آئی۔ اُنہوں نے جب یہ نعرہ سنا بمجرد سننے کے زمین پر گر پڑے اور جان جان آفریں کے سپرد کی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر اہل سلوک کسیوقت ذکر اللہ تعالی سے غافل ہوتے ہیں اُسوقت اُنہیں یہ خیال ہوتا ہے کہ ہم مر گئے۔ اگر زندہ ہوتے ذکر مولا فوت نہ ہوتا اسکے بعد ارشاد فرمایا بغداد میں ایک بزرگ تھے۔ ہر روز تین ہزار بار ذکر یا اللہ اُنکا وظیفہ تھا ایک روز یہ وظیفہ اُنسے فوت ہوگیا۔ عالم غیب سے آواز آئی کہ فلاں ابن فلاں مر گیا۔ اہل شہر یہ آواز سنکر اُس زاہد کے مکان پر گئے دیکھا تو زندہ تھے سب متعجب ہوئے اور معذرت کی اُنکے معذرت کرنے سے وہ بزرگ متبسم ہوئے اور فرمانے لگے اس میں تمہارا کچھ قصور نہیں فی الواقع جسوقت وہ آواز دی گئی میں مردہ تھا۔ کیونکہ میرا وظیفہ مجھ سے فوت ہوگیا تھا۔

اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ زبان پر ذکر مولا جاری رکھنا نشان ایمان داری کا ہے اور بیزاری ہے نفاق سے اور ذکر اللہ تعالی کا حصار ہے شر و آفت سے یہی ذکر آتش دوزخ سے خلاص کرانے والا ہوگا۔

اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شرح مشائخ میں مرقوم ہے کہ جب مسلمان ذکر اللہ تعالی میں زبان کھولتے ہیں۔ آسمان سے آواز آتی ہے کہ اللہ تعالی تم پر رحمت کرے۔ خدائتعالی نے تمہارے گناہ بخشدیئے

اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ملک سیوستان میں میں نے ایک درویش کو دیکھا کہ کھڑے ہوئے ذکر اللہ تعالے عز اسمہ کر رہے تھے میں اُنکے پاس ٹھیرا ایک روز اُنکو ہوش ہوا مجھ سے فرمانے لگے جسکو سعادت ابدی نصیب کرتے ہیں دروازہ ذکر کا اُسپر کشادہ کرتے ہیں وہ شخص سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے ذاکر ہی رہتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ سوائے وقت قضائے حاجت کے اور سب وقت ذکر کرنا چاہیئے

اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ تھے جسکو حدیث میں مشکل واقع ہوتی اُنکے پاس آتا وہ اُس مشکل کو رفع فرماتے تھے وہ پڑھے لکھے نہ تھے۔ یہ علم اُنکا ذکر کے سبب سے تھا۔ اسکے بعد گفتگو کنگھا کرنے کے بارہ میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ داڑھی میں کنگھا کرنا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور یہی طریق دیگر پیغمبران علیہم السلام کا تھا۔ جو شخص رات کو داڑھی میں کنگھا کریگا

اللہ تعالیٰ اُسکو آفت فقر و تنگدستی سے پناہ میں رکھے گا اور ہر ایک بال کے بدلے ہزار بردوں کے آزاد کرنے کا ثواب لطف فرماوے گا۔ اگر آدمی کنگھا کرنیکے ثواب کو جان لیویں کہ اسکا کس قدر زیادہ ثواب ہے۔ پس دیگر عبادات کی طرف ملتفت نہوں۔ اور اسی عبادت میں مصروف رہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک شخص کا کنگھا دوسرے شخص کو نکرنا چاہیئے کیونکہ اس سے جدائی واقع ہوتی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عہد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے کہ آپکی حیات میں ایک شخص کے دو بچے توام پیدا ہوئے جو آپس میں جڑے ہوئے تھے۔ یہ خبر حضرت رسول اللہ صلعم کو پہنچائی گئی اور عرض کیا گیا کہ اُنکے جدا کرنیکی تجویز فرمائی۔ آپ متفکر تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ یارسول اللہ ان دونوں کے سروں میں ایک ہی کنگھا کرنا چاہیئے علاحدہ ہو جاوینگے ایسا ہی کیا گیا وہ دونوں علاحدہ ہوگئے۔ اسکے بعد گفتگو نماز جماعت کے بارہ میں ہوئی حضرت شیخ الاسلام نے اس بارہ میں نہایت غلو فرمایا۔ فرمانے لگے کہ اگر دو آدمی ہی ہوں تو جماعت کرلینی چاہیئے اگرچہ دو آدمیوں سے جماعت نہیں ہوتی مگر ثواب جماعت کا ملتا ہے۔ جب دو آدمی نماز جماعت سے پڑھیں پس برابر کھڑے ہوں۔ اسکے بعد شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ اطراف لاہور میں ایک بزرگ مجھ سے ملاقی ہوئے۔ صاحب عظمت و نعمت تھے میں نے جب اُنسے ملاقات کی مجھ سے مخاطب ہوکر فرمانے لگے کہ مجھے ذکر باریتعالی کرتے وقت چھ باتیں حاصل ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ جب ذکر شروع کرتا ہوں میرا دل حاضر ہوتا ہے۔ اور اُس مقام تک عروج حاصل کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ساتھ چشم دل کے دیکھنے لگتا ہے۔ دوم بوقت ذکر اللہ تعالیٰ مجھے معاصی سے دور رکھتا ہے۔ دلمیں خیالات دنیاوی نہیں آتے اور جسکے دل سے وقت ذکر خیالات دنیاوی دور نہوں یہ علامت اس امر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسکو دور رکھتا ہے سوم ذکر باری تعالیٰ کرنے سے شرف دوستی اللہ تعالیٰ کا حاصل ہوتا ہے اور دوستی اُسکی دل میں مستحکم ہوتی ہے۔ چہارم یہ کہ جب ذکر خدا تعالیٰ کا بہت کرے شرف دوستی حق تعالیٰ حاصل ہونے سے شر و آفت دیو و پری سے امن میں رہتا ہے۔ پنجم خاتمہ ذاکر کا بخیر ہوگا۔ ششم قدر

تعالیٰ گور میں اُسکا مونس ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کوئی ذکر بہتر از ذکر خدائے تعالیٰ عزاسمہ نہیں ہے اور اس میں سب سے بڑھکر پڑھنا کلام اللہ کا ہے کہ ثمرہ اُسکا عام عبادتوں سے فاضلتر ہے۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی قطب الاسلام شیخ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ کے سنا تہا فرماتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورۂ ملک کا نام توریت میں ماثورہ ہے اور فارسی میں ماثورہ کا ترجمہ باز رکہنے والا عذاب گور سے ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص رات کو سورۂ یٰس پڑہے شب قدر کے برابر ثواب پاوے گا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ بغداد میں ایک بزرگ تہے رات دن اللہ اللہ کہتے تہے۔ ایک روز ایسا اتفاق ہوا جسوقت وہ راہ میں جارہے تہے ایک لکڑی انکے سر پر گری جس سے اُنکا سر زخمی ہوگیا اور خون بہنے لگا ہر ایک قطرہ جو زمین پر گرتا تہا اُس سے نقش اللہ منقش ہوتا تہا۔ پس یہ تحقیق جاننا چاہیئے کہ خیال ہی پہلتا پہولتا ہے۔ جو شخص جس کام میں مصروف ہوگا اُسکا خاتمہ بہی اُسی میں ہوگا۔ اور وہ اُسی خیال میں اُٹھیگا۔ اسکے بعد گفتگو دعا کے بارے میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ فتاوائے کبریٰ میں لکہا ہے کہ ابی ہریرہ رضہ سے منقول ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لیس شیٔ اکرم عند اللہ من الدعاءُ یعنی کوئی شے اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ بڑی نہیں ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ معین الدین حسن سنجری نور اللہ مرقدہ نے اپنے مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ سے روایت کی ہے کہ قوت القلوب میں تحریر ہے کہ ان اللہ یحب المسلمین فی الدعاء یعنی دوست رکہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن مسلمانوں کو جو بہت دعا مانگتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ملتان میں یہ دعاگو اور خواجہ بہاء الدین زکریا ایک جگہ بیٹھے تہے۔ گفتگو دعا کے بارے میں ہورہی تہی ایک بزرگ صاحب نعمت بہی اُس جلسہ میں موجود تہے۔ اُنہوں نے ارشاد فرمایا جب آدمی تین باتوں سے مجتنب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے تین چیزیں اُٹہا لیتا ہے۔ اول جو شخص زکوٰۃ چہوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ برکت اُسکے مال میں سے اُٹہا لیتا ہے۔ دوم جو شخص ترک قربانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ عافیت اُس سے اُٹہا لیتا ہے۔ تیسرے جو نماز پڑہنی چہوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے بوقت مرگ ایمان جدا کر دیتا ہے نعوذ باللہ منہا۔

اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک شخص بغداد میں شیر کے سامنے بغرض تلف کئے جانے کے ڈالا گیا۔ سات روز تک وہ شیر کے سامنے پڑا رہا۔ شیر نے اسکو مضرت نہ پہونچائی سلامتی اسکی اس دعا کے پڑھنے سے تھی وہ اسم اعظم یہ ہے یَا دَائِمًا بِلَا فَنَاءٍ وَ یَا قَائِمًا بِلَا زَوَالٍ یَا لَبِیْرُ یَا قَدِیْرُ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو دفع اذیت دشمن چاہے وہ ہمیشہ اس دعا کو پڑھتا رہے۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے کہ ہر کسیکا دشمن نفس امارہ اور شیطان لعین ہے حضرت یہ فرما رہے تھے کہ اذان نماز ظہر کی ہوئی شیخ الاسلام نماز میں مصروف ہوئے اور خلق اور دعاگو اپنے اپنے مقام پر واپس آئے۔ الحمد للہ علی ذلک

مجلس شانزدہم بتاریخ دوم ماہ ذی الحجہ ۶۵۵ھ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ گفتگو فضیلت ماہ ذی الحجہ کے بارہ میں ہو رہی تھی آپنے ارشاد فرمایا کہ اوراد شیخ الاسلام قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی نور اللہ مرقدہ میں بروایت ابوہریرہ رضؓ منقول ہے کہ جو شخص اول ماہ بہ نیت ذی الحجہ دو رکعت نماز پڑھے۔ رکعت اول میں بعد فاتحہ آیت اول سورۂ انعام یعنی از۔ الحمد للہ الذی خلق السموات تا ویعلم ما تکسبون پڑھے اور رکعت دوم میں بعد سورۂ فاتحہ قل یا ایہا الکافرون اکیس بار پڑھے اللہ تعالی ثواب حج کرنے والوں کا اُسکے نامۂ اعمال میں ثبت فرما دیگا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا۔ ایک جوان بدرجہ غایت فاسق و فاجر تھا جب اُسنے انتقال کیا خلق کو اُسکی طرف سے بہت تاسف تھا کہ حال اس جوان کا قبر کے اُس تنگ و تاریک گڑھے میں کیسا ہوگا۔ اسی اثنار میں ایک بزرگ نے اس جوان کو خواب میں دیکھا۔ پوچھا اللہ تعالی نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اوس نے جواب دیا کہ جب لوگ مجھے دفن کر کے واپس چلے آئے فرشتگان عذاب ہاتھوں میں گرز ہائے آتشیں لیئے آئے اور مجھے عذاب کرنا چاہتے تھے کہ فرمان اُس ذات کی طرف سے جو ہمیشہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا اور اُس قائم کی جانب سے جو کبھی فنا نہیں ہوگا آیا کہ ہاتھ عذاب کے اس بندے سے روکو کہ میں نے اسکو بخشدیا جگہ اسکی بہشت ہے کیونکہ وہ ایک حج کرنیوالوں سے ہے فرشتگان عذاب نے ہاتھ تعذیب کا میری جانب سے روک کر عرض کی کہ بارخدایا یہ جوان فاسق فاجر و مرائی (ریاکار) تھا اس سے کونسی ایسی نیکی ہوئی جو تو نے اسکو بخشدیا۔ فرمان الٰہی ہوا کہ

اے فرشتو حال ایسا ہی ہے جو تم کہتے ہو۔ لیکن یہ جوان ماہ ذی الحج کی اول رات کو ہر سال دو رکعت نماز پڑھتا تھا میں نے اسکو اس جہت سے بخشدیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وہب بن منبہ رضہ سے منقول ہے کہ حق تعالی عز اسمہ وجل جلالہ نے حضرت موسی علیہ السلام پر تحفہ بھیجا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام ایام عشرۂ ذی الحج کے دس روزہ آپکے اور آپکی امت کے واسطے بہتر ہیں عبادت ہزار سالہ سے اور یہ کلمات نہایت بارفعت ہیں پس آپ اپنی قوم کو فرماویں کہ ہر ایک سو سو مرتبہ پڑھے یہ ایسا ہوگا گویا اس نے توریت کی بارہ ہزار مرتبہ تلاوت کی اور ان کلمات کے کہنے والوں کے نامہ اعمال میں دس ہزار نیکیاں لکھی جاوینگی اور اسیقدر بدیاں محو ہونگی اور ہزار فرشتے اُسکے حق میں دعا کرینگے اور عمل اُسکے تمام روئے زمین کے عمل کرنے والوں سے افضل ہونگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عوارف میں شیخ الاسلام شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحہ تحریر فرماتے ہیں کہ بستان فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحہ میں لکھا ہے کہ یہ کلمات انجیل میں نازل ہوئے ہیں۔ اُسوقت ایک نابینا تھا۔ ببرکت پڑھنے ان کلمات کے بینا ہوگیا۔ اور بصارت اُسکی گئی ہوئی پھر عود کر آئی۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ ہر شخص کو لازم ہے کہ اِن کلمات کی کمال تعظیم و خدمت کرے جو شخص اُنکی تعظیم مرعی رکھے گا۔ انشاء اللہ تعالی اسکا اثر دیکھیگا وہ کلمات یہ ہیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پہلے روز کلمات مندرجہ بالا سو مرتبہ پڑھے اور دوسرے روز یہ کلمات سو مرتبہ کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰھًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِتْرًا وَّلَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا تیسرے روز سو مرتبہ کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَحَدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ چوتھے روز سو مرتبے یہ کلمات کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پانچویں روز سو مرتبہ کہے حَسْبِیَ

اللّٰہُ وَکَفٰی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعَا لَیْسَ وَرَآءَ اللّٰہِ الْمُنْتَہٰی سُبْحَانَ لَمْ یَزَلْ کَرِیْمًا وَلَا یَزَالُ رَحِیْمًا اس کے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ روز ششم پھر سرے سے شروع کرے اور وہی ترکیب پڑھنے کی ملحوظ رکھے۔ اسکے بعد شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص عشرہ ذی الحج میں کسی رات کو دو رکعت نماز بعد از وتر سونے سے پیشتر اسطرح پڑھے کہ رکعت اول میں سورۂ فاتحہ سورہ کوثر و اخلاص ایک ایک بار اللہ تعالیٰ اُس شخص کو اس قدر ثواب عطا فرماویگا کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے دوسرا اُسکو حصر نہیں کر سکیگا۔ اور اس نماز کا پڑھنے والا جبتک جگہ اپنی بہشت میں نہ دیکھ لیگا نہ مرے گا اسکے بعد ایک حکایت طالم اسی معنی کے ارشاد فرمائی کہ شیخ سعد الدین حموی رح کو بعد اُنکے وصال کے خواب میں دیکھا پوچھا کیف حالک اُنہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو بخشدیا ہر عبادت کا ثواب موافق اُسکے اندازہ کے ملا ان دو رکعتوں کے بدلے اس قدر ثواب ملا کہ اسکو سوائے اللہ تعالیٰ کے دوسرا نہیں جانتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایام عشرہ ذی الحج میں جمعہ کی رات کو چھ رکعت نماز اس ترکیب سے پڑھیں کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ بار اور بعد ہر سلام کے دس مرتبہ درود شریف اور بعد اسکے یہ کلمات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ کئی مرتبہ کہے اللہ تعالیٰ اُسکو اسقدر ثواب عطا فرمائیگا کہ اُسکی نہایت نہوگی اور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغامبروں کا ثواب ملے گا۔ اور دس برس تک کوئی گناہ اُسکے نامۂ اعمال میں نہ لکھا جاوے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میرے ایک دوست جو نہایت صالح اور متقی تھے یہ نماز پڑھا کرتے تھے جب اُنکا وصال ہوا لوگوں نے خواب میں دیکھا دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ بخشدیا اور سبب میری بخشائش کا یہ نماز ہوئی۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ اوراد شیخ الاسلام معین الحق والدین حسن سنجری رح میں لکھا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سورۂ والضحیٰ ایام عشرہ ذی الحج میں پڑھیگا حضرت عزت جل جلالہ اُسکو بخشدیگا اور جو تمام عشرہ ذی الحج میں ہر روز سورۂ والضحیٰ پڑھیگا ہزار بار اللہ تعالیٰ آتش دوزخ سے اُسکو نجات عطا فرمائیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بعد نقل (رحلت) شیخ الاسلام

معین الدین حسن سنجری رح کو خواب میں دیکھا منکر و نکیر کا حال دریافت کیا کہ یہ واقعہ شدنی آپکے ساتھ کیونکر ہوا آپنے ارشاد فرمایا کہ حق تعالی نے تمام مشکلات اپنے فضل و کرم سے آسان کیں۔ جب مجھکو زیر عرش لے گئے میں نے سر زمین پر رکھا۔ آواز آئی کہ سر اوپر اُٹھاؤ۔ اتنا کس واسطے ڈرتے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ الٰہی میں تیری شان جباری سے ڈرتا ہوں۔ فرمان ہوا کہ اے معین الدین جو شخص ہمارے کام میں ہے ہم اُسکے کام میں ہیں۔ جو شخص ایام عشرہ ذی حج میں سورۂ والفجر پڑہیگا اُسکو ڈر سے کچھ کام نہیں جاؤ۔ ہم نے تم کو بخش دیا اور کئے از واصلان درگاہ کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پڑہنا سورۂ والفجر کا ایام عشرہ ذی الحج میں نہایت فائدہ مند ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روز ترویہ میں چھ رکعت نماز پڑہے۔ اول رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ والعصر ایکبار اور رکعت دوم میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ لایلاف قریش ایکبار رکعت سوم میں بعد فاتحہ سورۂ کافرون ایکبار رکعت چہارم میں بعد فاتحہ سورۂ اذا جاء نصر اللہ ایکبار پڑہے اور باقی دو رکعتوں میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص تین تین بار پڑہے اُسکا ثواب اس قدر ہے کہ اگر تمام مخلوق جمع ہو اور اس ثواب کا حصر کرنا چاہے لا احصر نکر سکے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شب عرفہ ذی حج میں دو رکعت نماز پڑہے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی سو بار پڑہے حق تعالی کاتبان ثواب کو حکم دیگا کہ اس شخص کے نامہ اعمال میں ثواب ایکہزار حج مقبول شدہ کا لکھو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک وقت میں جانب اجمیر مسافر تہا جب وہاں پہنچا۔ روضۂ شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ میں معتکف ہوا اور اس سعادت کو پایا۔ چنانچہ یہ نماز عرفہ والی حضرت خواجہ کے مزار متبرک پر پڑہی اور روضۂ مخدوم جہانیاں شیخ معین الدین حسن سنجری رح کے متصل بیٹھکر تلاوت قرآن شریف میں مشغول ہوا۔ تہائی رات گذری ہوگی کہ میں پندرہ سیپارہ پڑھ چکا تہا یہ تحقیق یاد نہیں شاید سورۂ کہف یا سورۂ مریم پڑھ رہا تہا اتفاق سے ایک حرف ترک ہو گیا۔ روضۂ مخدوم سے آواز آئی کہ اس حرف کو پہر پڑہو۔ میں نے دوبارہ پڑہا آواز آئی کہ خوب پڑھتے ہو خلف صالح

تمہارے ہی موافق ہونا چاہیئے۔ جب میں ختم قرآن شریف سے فارغ ہوا سر پایان مزار خواجہ میں رکھ کر رونے لگا اور مناجات کی کہ الٰہی مجھے معلوم نہیں کہ میں کس طائفہ سے ہوں آیا از آمرزیدگان ہوں یا از راندگان۔ جوں ہی یہ اندیشہ میرے دل میں گذرا روضۂ متبرکہ سے آواز آئی کہ اے مولانا فرید جس شخص نے یہ نماز جو تم نے آج یعنی بروز عرفہ عید الضحیٰ پڑہی تحقیق وہ بخشے ہوؤں میں سے ہے۔ میں دوبارہ تصدق مزار خواجہ ہوا اور خاطر میری جمع ہوئی۔ بعد اس کے ارشاد فرمایا کہ چندروز میں میں وہاں سے روانہ ہوا پایان روضۂ مبارک سے مجھے نعمت بید وعد حاصل ہوئی کہ حصر میں نہیں آسکتی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص عرفہ کے روز درمیان ظہر وعصر کے چار رکعت اس ترکیب سے پڑہے کہ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص پچاس بار اور بعد سلام کے سورۂ اخلاص ایکہزار مرتبہ پڑہے اسکو اس قدر ثواب عطا ہوگا کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اسکو دوسرا نہ جان سکے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بروز عرفہ قبل از غروب آفتاب اِن کلمات کو سو مرتبہ کہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اسکے پڑہنے والے کے حق میں اللہ تعالیٰ منادی کراتا ہے اور خوش ہوکر فرماتا ہے کہ اے میرے بندے مجہہ سے سوال کر جو تو طلب کرے گا عطا کروں گا۔ اور اِن کلمات میں ایک بڑی تاثیر یہہ ہے کہ جو شخص بوقت سونے اور سوکر اُٹھنے کے اِن کلمات کو پڑھیگا شر شیاطین سے امن میں رہے گا وہ کلمات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا يَسُوْقُ الْخَيْرَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ كُلُّ نِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ بِيَدِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا يَصْرِفُ السُّوْءَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَمَا كَانَ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شب عید الضحیٰ میں بارہ رکعت آئی ہیں اسکے پڑہنے سے حج وعمرہ میں شرکت ہوتی ہے اور مال میں برکت۔ وہ بارہ رکعت اس طور پر پڑہنی چاہیئے۔ کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ مرسلات ایک ایک مرتبہ۔ اگر سورۂ مرسلات یاد نہو تو سورۂ والشمس پانچ پانچ بار اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اوراد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ میں نے لکھا دیکھا ہے کہ آخر روزہ ذی الحجہ

کہ وہ آخر روز سال کا ہے اس دعا کو پڑہے اللہ تعالی تمام سال اسکو اپنی حفظ و امان میں رکھیگا۔ وہ دعا یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ اللھم ما عملت من عمل فی ھذہ السنۃ مما نھیتنی و لنسیت و لم تنسبہ و علمت عنی لبعد رایک علی عقوبتی و دعوتنی الی التوبۃ لعد جرحی علیک اللھم انی اتوب الیک و استغفرک منھا یا غفور و اغفر لی ما عملت من عمل تر ضاہ عنی و وعدتنی علیہ التوبۃ فتقبلہ منی ولا تقطع رجائی یا عظیم الرجاء اللھم رزقنی خیر ھذہ السنۃ وقنی فتنتھا برحمتک یا ارحم الراحمین۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا

کہ میرے محترم شیخ بہاؤ الدین زکریا قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ جو شخص دو رکعت نماز آخر ماہ ذی حج میں اس ترتیب سے کہ بعد سورہ فاتحہ سو آیت قرآن شریف کی پڑہے اور بعد سلام کے سات مرتبے اسی دعا کو پڑہے اللہ تعالی اسکے تمام سال کے گناہ معاف فرماتا ہے۔ یہ فوائد بیان فرما کر شیخ الاسلام نماز میں مصروف ہوئے۔ دعا گو اور خلق اپنے اپنے مقام پر واپس آئے۔ الحمد علی ذلک ؛

مجلس ہفتدہم۔ بتاریخ ہفتدہم ماہ ذی حج ۶۵۵ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی گفتگو مذاہب کے بارہ میں ہو رہی تہی آپنے ارشاد فرمایا کہ اول مذہب امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضے اللہ تعالی کا دوسرا امام شافعی کا تیسرا امام احمد حنبل کا چوتہا امام مالک رحمہم اللہ کا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آدمی اگر ان چاروں میں سے ایک پر شک لاوے وہ مسلمان طریقہ سنت وجماعت سے نہوگا اور جاننا چاہیے کہ مذہب امام اعظم رح کا حق ہے اور دیگر مذاہب ثلاثہ بہی حق ہیں۔ اول مذہب جو قرار دیا گیا وہ امام اعظم کا تہا وہو افضل المتقین و افضل المتقدمین رضے اللہ تعالی عنہ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا رکہتا ہوں۔ یہ مذہب صواب ہے الا احتمال خطا رکہتا ہے۔ اور دیگر مذاہب بہی ایسے ہی ہیں۔ بعضوں نے کہا ہے کہ ہر چہار مذہب سنت وجماعت ہیں۔ اسکے مجتہدوں میں سے کسیکو سوائے نفس سے میل نہتا اور بدعت کے پاس بہی نہ تہے۔ انہوں نے بالکل متابعت کتاب خدا تعالی اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ فتاوائے ظہیریہ میں مرقوم ہے کہ جب آخر بار حضرت امام اعظم رح نے حج کیا فرمانے لگے معلوم نہیں دوبارہ حج نصیب ہو یا نہو یہ کہکر مجاوران خانہ

کعبہ سے کہا دروازہ حرم کا کھولدو اور اجازت دو کہ ایک رات اللہ عزوجل کی عبادت حرم میں کروں اُنہوں نے عرض کی کہ اے امام یہ تیرا ہی کام ہے۔ یہ دولت کسیکو آپسے پہلے نصیب نہیں ہوئے اور سبب آپکو حاصل ہونے کا یہ ہے کہ آپنے علم پھیلایا اور مردان زماں کی اقتداکی۔ یہ سنکر امام اندر تشریف لیگئے اور دو ستونوں کے درمیان پائے راست پر کھڑے ہو کر نصف قرآن شریف پڑھا۔ اور بعدہٗ داہنا پاؤں اُٹھالیا بایاں ٹیک کر بقیہ نصف ختم کیا۔ جب فارغ ہوئے مناجات کی کہ بارآلہا مجھہ سے کوئی عبادت بن نہ آئی اور نہ میں نے تجھے شناخت کیا۔ جیساکہ حق شناخت کرنیکا تھا۔ میرے تمام نقصانات اور زلات بخشدے۔ آپ یہ فرما رہے تھے کہ ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اے ابی حنیفہ بحقیقت تمنے ذات باری کو پہچانا اور جیساکہ حق جاننے کا تھا جانا اللہ تعالی نے تم کو بخشدیا اور فرمایا ہے کہ جو شخص تمہاری پیروی کرے گا وہ بھی بخشدیا جاویگا۔ یہ روایت بیان فرماکر حضرت شیخ الاسلام نے فرمایا کہ میں حضرت کا پیرو ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اسمٰعیل بخاری رح سے مروی ہے کہ امام محمد حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کو اُنہوں نے خواب میں دیکھا پوچھا کہ حضرت عزت نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا۔ امام محمد نے فرمایا کہ مجھہ کو بخشدیا اور یہ فرمایا کہ اگر مجھکو تیرا معذب کرنا منظور ہوتا پس میں تجھے دولتِ علم نہ دیتا۔ امام بخاری رح فرماتے ہیں کہ میں نے اُنسے سوال کیا کہ امام ابو یوسف رح کہاں ہیں اُنہوں نے جوابدیا کہ درمیان میرے اور اُنکے فرق زمین و آسمان کا ہے۔ پھر امام بخاری رح نے پوچھا کہ امام اعظم رح کا حال کچھہ تم کو معلوم ہے فرمانے لگے کہ وہ علیین میں ہیں۔ اسکے بعد حکایت فرق مذاہب کے بارہ میں واقع ہوئی کہ بہترین مذہب کونسا ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ امام اعظم رح کے رتبہ کا ذکر کس زبان سے ہو سکتا ہے اُنکے ایک شاگرد امام محمد رح تھے کہ امام شافعی رح اُنکے گھوڑے کی رکاب پکڑکر ہمراہ چلتے تھے پس اس سے دریافت کرلینا چاہیئے کہ درمیان ان ہر دو مذاہب کے کسقدر فرق ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قاضی حمید الدین ناگوری رح اور شیخ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی رح اور شیخ جلال الدین تبریزی اور شیخ بدر الدین غزنوی قدس اسرارہم مسجد جامع دہلی میں چند روز معتکف رہے ہر ایک نے دو ختم قرآن شریف رات دن میں اپنے ذمہ لازمی کیئے تھے۔ ایک شب سب نے

آپس میں صلاح کی کہ اگر ہوسکے آجکی شب ایک پاؤں پر کھڑے رہکر اللہ تعالی کی عبادت کریں اور دو رکعتوں میں تمام رات گزار دیں۔ آپنے یہ صلاح پسند کی۔ جب رات ہوئی قاضی حمید الدین ناگوری رحمہ نے سب کی اقتدا کی اور ایک پاؤں پر کھڑے ہوئے اور ایک رکعت میں ایک قرآن شریف ختم کیا بلکہ چار سیپارہ اور زیادہ پڑھے اور رکعت دوم میں بقیہ چھبیس ۲۶ سیپارے ختم کیئے اور سلام پھیرا اسکے بعد کھڑے ہوکر ہاتھ دعاکے واسطے اٹھائے اور دعا مانگی کہ ہم سے تیری عبادت جیسی کہ چاہیئے تہ ہوئی پس ہم کو بخش اور تیری خدمت میں جو نقصان ہم سے ہوا ہے اُسکو معاف فرما۔ جب دعا سے فارغ ہوئے گوشۂ مسجد سے آواز آئی کہ تحقیق تم نے ہماری عبادت میں کوتاہی نہیں کی ہم تمسے بہت خوش ہیں ہم نے تمکو بخشدیا اور جو تمہارا مطلوب تہا عطا کیا۔ یہ سنکر سب بزرگ وہاں سے متفرق اور جدا ہوگئے ہر ایک کسی جانب مسافر ہوا اسکے بعد گفتگو شجرۂ پیران کے بارہ میں واقع ہوئی۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ ہر مرید کو اپنا شجرہ جاننا چاہیئے کہ کتنے واسطوں سے حضرت الوہیت سے ملتا ہے بلکہ یہ امر مرید پر فرض ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر تجہہ سے دریافت کریں کہ تو کس مذہب میں ہے تو جواب دینا چاہیئے کہ امام اعظم رحمہ کے مذہب میں ہوں اور وہ امام حماد کے مذہب میں تہے اور وہ مذہب القمہ میں اور وہ مذہب امام ابراہیم نخعی میں اور وہ مذہب امام عبد اللہ بن مسعود رح میں اور وہ مذہب ابو ہریرہ رض میں اور وہ مذہب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور آپ مذہب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام میں اور آپ مذہب نوح علیہ السلام میں اور آپ مذہب آدم علیہ السلام میں اور آپ مذہب جبرئیل میں اور آپ مذہب میکائیل میں اور آپ مذہب عزرائیل میں اور آپ مذہب اسرافیل میں تہے۔ پہر اگر تجہہ سے سوال کریں کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام کس مذہب میں تہے پس کہنا چاہیئے کہ درمیان حضرت اسرافیل اور حضرت صمدیت جل جلالہ کے ایک خاص سر ہے کہ اُسکو کوئی نہیں جانتا۔ اسکے بعد حکایت ادعیہ ماثورہ اور آیات قرآن شریف کے بارہ میں واقع ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کو دعا میں آیات کلام اللہ ضرور پڑھنا چاہیئے اور ہمیشہ دعا میں مصروف رہے کہ اللہ تعالی کی امان میں رہیگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ نماز تہجد آنحضرت

صلعم پر فرض تھی اور ہمارے واسطے سنت ہے اور وہ آٹھ رکعت ہیں۔ جو کچھ یہ قرآن شریف میں سے
یاد ہو ان رکعات میں پڑھے کوئی خاص سورۃ مقرر نہیں ہے۔ لیکن اس امر میں کوشش کرنی چاہیئے کہ
قرارت دراز ہو کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرارت دراز پڑھی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک
بزرگ شیخ یحیی معین الدینؒ نامی بہت باکمال تھے کہ وصف اظہار کمالات اُنکے سے زبان قاصر ہے ایکبار
نماز تہجد اُنسے قضا ہوگئی اُسکی پاداش میں درد زانو اُنکو پیدا ہوا جو ایک عرصہ تک رہا۔ اُنہوں نے فکر کیا کہ
اسکی کیا وجہ ہے ناگاہ الہام ہوا کہ سبب اسکا قضائے تہجد یکروزہ ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اوراد
شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری رح میں مرقوم ہے کہ جو شخص ہر روز سورۂ بقر کی دس آیتیں اس ترتیب
سے پڑھے کہ قبل آیۃ الکرسی کی چار آیتیں اور بعدہ چار آیتیں اور آخر سورہ سے دو آیتیں۔ اسکی برکت
سے شیطان اُسکے گھر پر مسلط نہ ہو سکے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک درویش سے منقول ہے کہ کلمہ
لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بھی یہی خواص رکھتے ہیں۔ اس کے بعد ارشاد
فرمایا کہ شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص آیا میں اُسوقت
موجود تھا اُس نے عرض کی کہ مجھکو معاش میں نہایت سخت تنگی ہے۔ شیخ الاسلام نے یہ سنکر ارشاد فرمایا
کہ تم لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھا کرو یہ تنگی رفع ہوجاوے گی۔ اُس شخص نے
سر تسلیم خم کیا اور چلا گیا بعدہ معلوم ہوا کہ وہ چند روز میں امیر ہوگیا تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص ان کلمات کو بہت دفعہ کہے گا اللہ تعالے
اوسکو آفتِ درویشی سے محفوظ رکھے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب تنبیہ میں مرقوم ہے کہ اللہ
تعالی نے کسی پیغمبر پر وحی بھیجی تھی کہ عجب ہے کہ چار گروہ چار باتوں سے غافل ہیں اول
تعجب ہے اُس گروہ سے جو غم میں گرفتار ہیں اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
نہیں کہتے یہ دفع غم و فکر کے واسطے تریاق اکبر ہے اللہ تعالی عز اسمہ فرماتا ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ
مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر ایوب علیہ السلام بلائے جسمانی
میں مبتلا تھے چالیس برس اس بلا میں مبتلا رہے جب وقت شفا یابی آیا بارگاہ ایزدی میں مناجات

کی حکم ہوا کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بہت پڑہا کرو حضرت نے کئی
روز اس آیت کی مداومت حسب فرمان باری تعالیٰ کی۔ اللہ تعالیٰ نے انکو بلائے عظیم سے خلاص
کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک جوان کو ہاروں رشید نے گرفتار کیا اور یہ چاہتا تہا کہ ہلاک کرے
وہ بندیخانے میں بندہتا۔ ایک بزرگ اسکے قریب گذرے جوان کو ازحد غمگین دیکہا۔ آپکو اُس کے حال پر
ترس آیا۔ چلتے وقت یہ آیت اُسکو بتلا گئے۔ اُسنے اسی وقت اس آیت کو پڑہنا شروع کیا۔ چند
روز میں خلاص ہوکر خدمت خاص پر مقرر ہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا دوسری بات تنبیہ میں
یہ لکھی ہے کہ مجھے اُس گروہ سے تعجب ہے کہ وہ کسی شے سے ڈرتے ہیں اور یہ نہیں کہتے حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ
نِعْمَ الْوَكِیْلُ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ
اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ ایک بادشاہ ازحد ظالم تہا۔ باد غرور اُسکے سر میں سما گئی تہی کہ دعویٰ
خدائی کرتا تہا۔ خاک اُس ناپاک کے موںھ میں ہوجیو۔ اُسنے ایکروز اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ
ایسا حیلہ کرنا چاہیئے جس سے اس دعوے کو استحکام کی صورت ہو۔ یہ حال اُس نے وزیر سے بیان
کیا وہ بڑا مکار تہا اس نے مشورہ دیا کہ دو تین باتیں ایسی ہیں اگر آپ کر سکیں۔ دعوی خدائی آپکا
قائم ہوجاویگا۔ اول یہ کہ اس شہر میں دانشمند بہت ہیں اُنکو حکم دیجیئے کہ آپکی مملکت سے چلے جاویں
جب وہ چلے جاوینگے کوئی اسلام کا تلقین کرنے والا نہ رہیگا۔ جو آپ کا دعویٰ ہوگا سب منظور کر لینگے
بادشاہ نے یہ رائے اُسکی منظور کی اور جس قدر دانشمند اور واعظ تہے سبکو حکم دیا کہ فوراً چلے جاویں۔
سب چلے گئے اور جو باقی رہے تہے بادشاہ نے اُنکو مروا ڈالا۔ جب اُنمیں سے کوئی باقی نہ رہا۔ پہر وزیر
سے پوچھا اب دوسری بات کہو اُس نے کہا کہ دوسری تجویز یہ ہے کہ کاتبان کتب مروا ڈالے جائیں
اور کتابیں جلوا دی جاویں کیونکہ وہ علم تحریر کرتے ہیں اور لوگ اُن سے فیض پاتے ہیں۔ بادشاہ
نے ایسا ہی کیا۔ تب مسلمانان شہر ضلالت اور گمراہی میں مبتلا ہوئے بادشاہ علانیہ اپنے دین
سے پہر گیا اور اپنے دعوے میں مصر ہوا۔ الغرض ایک بزرگ حضرت خواجہ حسن بصری نور اللہ
مرقدہ کی اولاد سے تہے وہ یہ کلمات مذکور بہت پڑہتے تہے۔ جب اُنکو واسطے حصول اجازت قتل بادشاہ کے

روبرو لائے بادشاہ فوراً تخت سے تلے اُتر آیا اور بہت سی معذرت کی بعد کہا کہ انکو چھوڑ دو اور بعد دینے خلعت کے روانہ کیا۔ اس واقعہ کے بعد وزیر نے بادشاہ سے کیفیت اس ماجرے کی پوچھی۔ بادشاہ نے ڈرتے ہوئے کہا کہ جسوقت اُنکو میرے سامنے لائے ہیں نے بچشم خود دیکھا کہ اُنکے داہنے بائیں سانپ اور بچھو تھے۔ موں‌ہ انکے اس قدر بڑے کہ زمین اور آسمان کا ایک لقمہ کرجائیں۔ آگ اُنکے موں‌ہ سے نکلتی تھی۔ مجھے دیکھتے ہی چاہا کہ نگل جائیں میں نے عجز و زاری کی اور گڑگڑا کر کہا کہ مجھ سے ان حضرت سے کچھ پرخاش نہیں۔ میرے اس کہنے پر اُنہوں نے مجھ سے طرح دی اور مجھے نگلنے سے چھوڑ دیا وزیر نے اس کلام کے سُننے کے بعد اُن صاحب کمال بزرگ سے جاکر پوچھا کہ آپ ایسی کون سی دعا پڑھتے تھے جو اُسوقت کام آئی اور وجہ آپکی خلاصی کی ہوئی آپنے جواب دیا کہ میں یہ کلمات حسبی اللہ ونعم الوکیل بیشمار پڑھتا رہتا ہوں۔ جو شخص اِن کلمات کو پڑھتا رہے گا اُسکو مطلق کوئی آزار نہ پہونچیگا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ امر سوم جس سے تعجب ہے یہ ہے کہ جب کوئی شخص دشمنوں سے ڈرتا ہے اور یہ کلمات نہیں کہتا اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے فَوَقٰهُ اللّٰہُ سَیِّئَاتِ مَا مَکَرُوْا بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ حسن بصری رح حجاج بن یوسف کے سامنے جاتے۔ اس آیت کو پڑھکر تشریف لیجاتے۔ حجاج قسمیہ بیان کرتا تھا کہ میں کبھی کسی شخص سے ایسا نہیں ڈرا جیسا حضرت سے ڈرتا تھا۔ جب آپکی شکل مجھے نظر آتی تھی لرزہ میرے اندام پر پڑ جاتا تھا میں دیکھتا تھا کہ دو شیر آپکے ساتھ آتے تھے اور مجھپر حملہ کرنا چاہتے تھے آپ اُنکو روکتے تھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ امر چہارم جس سے تعجب ہے یہ ہے کہ آدمی بہشت کی آرزو کرتے ہیں اور اس دعا کو نہیں پڑھتے۔ مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ؕ اللہ تعالی فرماتا ہے فَعَسٰی رَبِّیْۤ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنّٰتِکَ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آثار التابعین میں مرقوم ہے کہ ایک جوان فاسق و فاجر تھا ہمیشہ علی الدوام معصیت میں مبتلا رہتا۔ لیکن صبح اُٹھتے وقت اور سوتے وقت کلمات مذکورہ

والا بہت کہتا تھا۔ بعد اس کے دوسرے کاروبار میں مصروف ہوتا۔ القصہ جب وہ مرگیا بعد وفات اسکو
خواب میں دیکھا کہ بہشت بریں میں خراماں ہے۔ دیکھنے والوں کو مشاہدہ اس امر سے تعجب ہوا
دریافت کیا کہ یہ سعادت تجھکو کس سبب سے حاصل ہوئی۔ جوان نے جواب دیا کہ اگرچہ میں بد تھا الا
سونے سے اٹھتے ہی اور سوتے وقت یہ کلمات مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ اکثر بہت کہتا تھا۔
اس کے بعد گفتگو ہیبت قبر اور پرسش منکر و نکیر کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ ایک
شخص نے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے عرض کی کہ مجھکو ہیبت قبر اور پرسش منکر و نکیر سے سخت کاہش
رہتی ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ میں تجھکو ایسی چیز بتلاتا ہوں اگر تو اسکو عمل میں لائے پھر اسی میں دل
بھی مطمئنت ہو جائے تجھے چاہیئے کبھی ترک نکرے وہ عمل یہ ہے کہ جمعہ کی شب کو دو رکعت نماز اس ترتیب
سے پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھے۔ یہ عمل رفع ہیبت گور کے واسطے
اکسیر ہے۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے اس نماز کی ہر شب
جمعہ کو مواظبت کی۔ شرح اولیا میں مرقوم ہے کہ بعد اسکو کسی بزرگ نے خواب میں دیکھا پوچھا
اللہ تعالی نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا منکر و نکیر کے پنجے سے کیونکر چھوٹے۔ اس نے جواب دیا
کہ جب منکر و نکیر باشکل مہیب آئے اور مجھسے سوال کیا میں اسکے جواب سے عاجز ہوا۔ چاہتے
تھے کہ مجھے گرز ہائے آتشیں سے معذب کریں ناگاہ فرمان باریتعالی پہنچا کہ اس شخصکو عذاب اور
گرفت نکرو۔ میں نے بخشدیا ہے۔ یہ سنکر انہوں نے ہاتھ مجھسے علاحدہ کیا۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ عبد اللہ بن عباسؓ سے کسی نے سوال کیا کہ ھل عندک شئ یحفظہ من ضغطۃ القبر
یعنی آیا نزدیک آپکے کوئی ایسا عمل ہے جو ضغطہ قبر سے پناہ میں رکھے انہوں نے جواب دیا کہ
ہاں میرے پاس ایسا عمل ہے اور وہ یہ ہے کہ جو شخص ضغطہ گور سے بچنا چاہے اسکو لازم ہے کہ
شب جمعہ کو دو رکعت نماز اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ اذا زلزلت
الارض پندرہ پندرہ بار اگر سورہ زلزال یاد نہو پس قل ھو اللہ پندرہ پندرہ بار پڑھے انشاءاللہ
تعالی امان حق میں رہے گا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ہنگام میری موجودگی بخدمت شیخ الاسلام

میں ایک مرد نے حضرت شہاب الجنت سے ایسا ہی سوال کیا تھا - آپ نے بھی اُسکو یہی عمل ارشاد فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ نماز پڑھے گا اُسکو پندرہ قرآن شریف ختم کرنے کا ثواب ملیگا اور ضغطہ گور سے امن میں رہے گا - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہ کتاب روضہ میں تحریر ہے کہ جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ کہے گا اللہ تعالیٰ اُسکو عذاب گور سے نجات بخشے گا اور تنگی و تاریکی قبر اُس سے چالیس برس تک اُٹھا لی جائے گی۔

اس کے بعد مولانا شیخ شہاب الدین قریشی مفتی شہر دہلی جو حاضر خدمت شیخ الاسلام تھے فرمانے لگے کہ میں نے ایک کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ جو شخص ان چند سورتوں یعنی سورہ واقعہ - والشمس - واللیل - اور الم نشرح کو پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اُسکو عذاب گور سے امن میں رکھے گا اور تنگی معاش اُسکی مبدل بہ فراخی ہوگی - اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ ایک درویش نے جو خواجگان چشت کے خانوادہ میں منسلک تھا انتقال کیا جب اُس کو زمین کے سپرد کرکے لوگ واپس آئے۔ فرشتوں نے آکر سوال معمولی کیا اوس نے جواب دیا بعد اسکے اُسکی قبر میں روشنی اور فراخی پیدا ہوئی کہ دوری اسکی پر نظر کام نہ کرتی تھی کسی نے اُسکو خواب میں دیکھا سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا انہوں نے جواب دیا کہ مجکو بخشدیا اور اس قدر عنائتیں میرے حال پر مبذول فرمائیں جسکا حد و حساب نہیں اور فرمان ہوا کہ یہ سب نعمت تجھکو اس سبب سے دیگئی ہے کہ تو ان قبل الذکر سورتوں کی مواظبت رکھتا تھا - بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ بہت احادیث میں مسطور ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بعد ادائے فرضیہ فاتحہ ایک مرتبہ اور اخلاص تین مرتبہ اور تین مرتبہ درود اور بعد اُسکے ایک مرتبہ یہ آیت وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ٥ پڑھکر آسمان کی جانب دم کرے اللہ تعالیٰ اُسکو تین نعمتیں عنایت فرمائیگا - اول درازی عمر - دوم تونگری - سوم برخورداری

عاقبت اور اسکو بحجاب بہشت میں داخل فرمائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ حضرت شیخ الاسلام یہ فرمارہے تھے کہ اذان ہوئی۔ آپ نماز میں مصروف ہوئے۔ خلق اپنے مقام پر واپس گئی۔ الحمد للہ علی ذالک ؁

مجلس بیست و سوم تاریخ بستم ماہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز بوقت چاشت جماعت خانہ میں تشریف فرما تھے اور بہت سے بزرگ اور مسافر بھی حاضر خدمت تھے۔ اس دعاگو نے جمال انور کی زیارت سے مشرف ہوکر سر زمین پر رکھا۔ فرمان ہوا اٹھاؤ میں نے حسب الحکم سر بالا کیا۔ ارشاد فرمایا بہت خوب تشریف رکھیئے۔ یہ سنکر میں بیٹھ گیا حضرت شیخ الاسلام نے عام حاضرین کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ میں نے خدا سے چاہا ہے کہ جو کچھہ نظام الدین طلب کرے وہ اُسے عطا ہو۔ اسکے بعد گفتگو درود شریف کے پڑھنے کے بارہ میں واقع ہوئی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میں نے آثار اولیا میں لکھا دیکھا ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ حضرت رسول مقبول صلعم پر درود شریف بھیجتا ہے گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے گویا اسی وقت اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور ایک لاکھ نیکیاں اسکے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور نام اُسکا زمرۂ اولیا میں تحریر ہوتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ صحابہ و تابعیں اور طبقات مشائخ نے اپنی ذات پر کوئی وظیفہ لازم کرلیا ہے کہ وہ اُسکو اوقات معینہ پر ادا کرتے ہیں اگر دن میں ہو سکے تو رات کو پڑھتے ہیں اور اگر رات کو اُنسے صلوۃ فوت ہو جاوے تو وہ اپنی ذات کو مُردوں میں شمار کرتے ہیں اور تعزیت میں بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں۔ اگر ہم زندہ ہوتے صلوۃ حضرت خواجۂ کائنات ہم سے فوت ہوتی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا یحیی معاذ رازی رح کا وظیفہ شب کو تین ہزار درود حضرت خواجۂ کائنات پر بھیجنے کا تھا۔ ایک شب اُنسے فوت ہوگیا۔ جب صبح ہوئی آپ ماتم میں بیٹھے خلق واسطے تعزیت کے آتی تھی اور وجہ اس حال کی دریافت کرتے۔ آپ فرماتے یہ ماتم اسوجہ سے ہے کہ میں ایک بڑی نعمت عظمیٰ سے محروم ہوا۔ حضرت یحیی معاذ رازی رح یہ حکایت بیان کررہے تھے کہ ہاتف نے آواز دی کہ اے یحیی ہر روز تم کو درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا تھا آجکے روز اللہ تعالیٰ نے تم کو اور دنوں سے سو درجہ زیادہ ثواب مرحمت کیا یہ بیان فرماکر حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں

آنسو بھر لائے اور رو پڑے اور یہ حکایت بیان فرمائی کہ خواجہ ثنائی علیہ الرحمۃ نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ اپنا روئے مبارک مجھ سے چھپاتے ہیں خواجہ ثنائی دوڑ کر حضرت کے قدموں میں گر پڑے اور پائے مبارک کو بوسہ دیکر عرض کی کہ یا رسول اللہ میری جان آپ پر فدا ہو اسکا کیا سبب ہے جو آپ اپنا روئے مبارک اس ضعیف سے موڑتے ہیں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے خواجہ ثنائی رح کو اٹھایا بغلگیر ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اے خواجہ ثنائی تم نے اسقدر درود مجھ کو بھیجا ہے کہ میں تم سے شرمندہ ہوں کہ ساتھ کس چیز کے عذر کروں۔ یہ فرما کر حضرت شیخ الاسلام ہائے ہائے کرکے رو پڑے زور سے روتے تھے جب افاقہ ہوا فرمانے لگے کیا ایک وہ لوگ تھے کہ بسبب بہ کثرت درود کے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم انسے شرمندہ تھے۔ پس ہزار رحمت انکی جان پر ہو جو کہ اس درجہ کو پہونچے اور اسیطرح سے زندہ رہے اور اسیطرح انتقال کیا ہے اور اسی خیال میں اٹھیں گے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ یہودیوں کا ایک گروہ کسی مقام پر بیٹھا تھا ایک مسلمان درویش آیا اور ان سے کچھہ درخواست کی کہ اسی محل میں امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے یہودیوں نے ازراہ تمسخر کہا شاہ مرداں تشریف لاتے ہیں جا اور ان سے مانگ درویش نے حضرت کو نہ دیکھا دوبارہ دریافت کیا کہاں ہیں انہوں نے کہا وہ آتے ہیں۔ الغرض درویش حضرت کے پاس گیا سلام کرکے اپنے فقر و فاقہ کا حال بیان کیا۔ امیر المومنین کے پاس اسوقت کچھہ نہ تھا تفکر کیا کہ کیا دیا جاوے مگر اپنے لفراست دریافت کیا کہ یہودیوں نے واسطے آزمائش کے بھیجا ہے۔ قصہ مختصر امیر المومنین رض نے ہاتھ اس درویش کا پکڑا اور دس مرتبہ درود شریف پڑھکر اسکے ہاتھ پر دم کیا اور کہا اب مٹھی بند کرکے انکے پاس جا اسنے مٹھی بند کی اور ان یہودیوں کے پاس گیا انہوں نے پھر بطریق تمسخر سوال کیا کہ تجھے کیا ملا۔ درویش نے جواب دیا کچھہ نہیں مگر آپ نے دس مرتبہ درود شریف پڑھکر میرے ہاتھہ پر دم کیا اور کہا مٹھی بند کرکے چلا جا۔ یہودیوں نے یہ سنکر اور زیادہ ہنسی اڑائی۔ الغرض اس سے مٹھی کھولنے کی فرمائش کی۔ جب اس درویش نے ہاتھہ کھولا دس اشرفیاں کف دست میں تھیں۔ اس کرامت کو دیکھکر کئی ہزار یہودی اسی روز

مسلمان ہوئے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ ہارون رشید نور اللہ مرقدہ بیمار ہوئے چھ ماہ سخت بیمار رہے کہ ضعف اُن پر نہایت غالب ہوا اور قریب تھا کہ جان بدن سے نکل جاوے قضا را شیخ ابوبکر شبلی قدس سرہ اُنکے دروازے کے سامنے سے گزرے۔ یہ خبر ہارون رشید کو معلوم ہوئی کہ امام ابوبکر شبلی محل کے نیچے سے جارہے ہیں ہارون رشید نے اپنے وزیر کو بھیجا اور بہت سی منت کی وزیر امام ابوبکر شبلی کو بلا کر لے گیا۔ جب آپ ہارون رشید کے پاس پہونچے اُس سے ارشاد فرمایا کہ خاطر جمع رکھ تو اچھا ہے یہ فرما کر درود شریف کئی مرتبے پڑھا اور ہارون رشید کے موتھ پر دَم کیا ہارون رشید اُسیوقت اچھا ہو گیا۔ اسکے بعد شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کو لازم ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت درود شریف بھیجا رہے اگر نہ بھیج سکے اور فرصت نہو تو ہر روز پانچ مرتبہ تو ضرور ہی بھیجے۔ درود شریف تمام وِردوں سے بہتر ہے اگر تمام رات عبادت کریں تو ایک وقت درود شریف پڑھنے کے برابر ثواب نہ ملیگا۔ مگر درود شریف مختلف ہیں ہر ایک کی فضیلت جدا ہے وہ پانچ درود جنکا ابھی ذکر ہوا یہ ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ مولانا فقیہ ابوالحسن زندوسی رح اپنی کتاب روضہ میں دربارہ فضیلت درود شریف دو حکایت تحریر فرماتے ہیں۔ فضیلت اول یہ کہ امام شافعیؒ کو بعد اُنکی نقل کے خواب میں دیکھا پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپکے ساتھ کیا سلوک کیا آپنے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے بخشدیا اور وجہ اسکی یہ ہوئی کہ میں پانچ درود ہر روز پڑھتا تھا۔ فضیلت دوم یہ ہے کہ ایک روز حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور اصحاب مانند نجوم کے آپکے گرد حلقہ زن تھے۔ حضرت ابوبکر رض آپکے داہنے طرف متمکن تھے۔ ایک جوان نے آکر سلام عرض کیا خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بالاتر حضرت ابوبکر صدیق رض سے بیٹھے۔ حضرت ابوبکر صدیق متامل ہوئے اور دیگر اصحاب نے جانا کہ شاید یہ خضر علیہ السلام ہیں ورنہ اصحاب میں کسیکا رتبہ

مالاتر حضرت صدیق رضہ سے بیٹھنے کا نہیں ہے۔ حضرت نے اس خطرہ پر واقف ہوکر ارشاد فرمایا کہ اس جوان نے اس قدر مجھپر درود بھیجا ہے جس کی انتہا نہیں حضرت صدیق اکبر رضہ نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ فرمایئے۔ یہ جوان کہانے پینے اور کسی دوسرے کام میں مشغول ہوتا ہے یا نہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ کہاتا پیتا اور تمام کام کرتا ہے لیکن ہر روز ایک درود مجھپر بہیجتا ہے اور یہ کبھی اُس نے ناغہ نہیں کیا اور وہ درود شریف یہ ہے جو اوپر بیان کیا گیا۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز یہ بیان فرمارہے تہے کہ پانچ نفر درویش آئے اور زمین ادب چوم کر بیٹھہ گئے عرضداشت کی کہ ہم مسافر ہیں خانہ کعبہ جانے کا ارادہ رکہتے ہیں الاخرچ پاس نہیں شیخ الاسلام نوراللہ مرقدہ نے جب یہحال سنا متفکر ہوئے اور مراقبہ کیا۔ جب سر اُٹہایا چند ٹھیکریاں آپکے سامنے پڑی تہیں اُٹھا کر اُن درویشوں کو عطا فرمایئں درویشوں کو حیرت ہوئی کہ اِن ٹھیکریوں کا کیا کریں۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے روشنضمیری سے اون کا یہ خطرہ دریافت فرماکر اون سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ انکی جانب نگاہ کرو حیران مت ہو اُنہوں نے جب بغور نظر کی ٹھیکریاں زر خالص ہوگئی تہیں۔ مجھے شیخ بدرالدین اسحاق سے معلوم ہوا کہ آپنے اُن ٹھیکریوں پر درود شریف پڑہکر دم کیا تہا۔ اسکے بعد گفتگو آیت الکرسی کی فضیلت میں واقع ہوئی۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ جس روز یہ آیت نازل ہوئی ستر ہزار فرشتے جوگرداگرد آیت کرسی کے تہے ہمراہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نیچے اُترے تہے اور جسوقت یہ آیت نازل ہوئی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو ساتھہ اعزاز کے لیا آنکھوں اور سر پر رکہا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالی عزوجل فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں سے جو اسکو پڑہے گا ہر حرف کے بدلے ثواب عبادت ہزار سالہ اسکے نام لکھا جائے گا۔ اور یہ ستر ہزار فرشتے جو اسکو گھیرے ہوئے ہیں ہن آیۃ الکرسی کا ثواب اسکے نام لکہتے ہیں۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ فتاوٰے ظہیریہ میں لکھا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص آیۃ الکرسی کو پڑہکر گھر سے باہر نکلے

حضرت عزت عم نوالہ ستر ہزار فرشتے اُسکے ہمراہ کرتا ہے جبتک کہ وہ پڑھنے والا واپس گھر میں نہ داخل ہووے اُسکے ہمراہ رہکر اُسکے واسطے آمرزش طلب کرتے ہیں - اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ شیخ الاسلام حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص آیت الکرسی پڑھکر گھر سے باہر نکلے حضرت رسالت پناہ صلعم نے اُسکی شان میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالی آفت درویشی اُسکے گھر سے دفع کرتا ہے - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جامع الحکایات میں مرقوم ہے کہ بغداد میں ایک درویش تھا ایک روز اُسکے مکان میں چور آئے درویش گھر میں نہ تھا آیۃ الکرسی پڑھکر باہر نکلا تھا - چور گھر میں داخل ہوتے ہی اندھے ہوگئے جب درویش واپس آیا حال معائنہ کرکے اُن سے دریافت کیا تم کون ہو اور کس لیئے آئے تھے چوروں نے جواب دیا کہ ہم چور ہیں اور واسطے چوری کے آئے تھے کہ اندھے ہوگئے اگر آپ دعا کریں البتہ آپکی دعا سے اللہ تعالی ہماری آنکھوں میں روشنی بخشیگا - اب ہم اس کام سے توبہ کرتے ہیں اور دائرہ اسلام میں داخل ہوتے ہیں - صاحب خانہ نے تبسم کیا اور ارشاد فرمایا آنکھیں کھولو - اُنہوں نے آنکھیں کھولیں اللہ تعالی کے حکم سے سب بینا ہوگئے تھے - دونوں نے معائنہ اس کرامت کے بعد توبہ کی اور مسلمان ہوئے - الحمد للہ علی ذالک -

مجلس نوزدہم - تاریخ ۲۷ ماہ ذی الحج ۶۵۵ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی گفتگو دعاؤں کے بارہ میں واقع ہو رہی تھی آپنے ارشاد فرمایا کہ امام محمد حسن شیبانی رح کی کتاب میں مرقوم ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رض کو حضرت رسول مقبول صلعم سے پہنچا ہے کہ جس شخص کو غم ہو یا کوئی ایسی مہم درپیش ہو جسکی اصلاح اُسکی طاقت سے باہر ہو اُسکو لازم ہے کہ صبح کی نماز پڑھکر سو مرتبہ یہ دعا پڑھے - لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَافَرْدُ یَاوِتْرُ یَااَحَدُ یَاصَمَدُ فَاِنْ لَّمْ تُصِبْ قُلْنَا عَلَی اللّٰہِ دَوَاءٌ غم دور ہوگا اور مہم انشاء اللہ انجام کو پہونچیگی - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں خدمت شیخ الاسلام خواجہ شہید المحبت قطب الحق والدین بختیار کاکی اوشی رح میں حاضر تھا آپ ارشاد فرماتے تھے کہ جس شخص کی معاش میں

تنگی ہو اُسے لازم ہے کہ اکثر اوقات یہ دعا پڑھتا رہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا دَائِمَ الْعِزِّ وَالْمُلْكِ وَالْبَقَاءِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْجُوْدِ وَالْفَضْلِ وَالْعَطَاءِ يَا وَدُوْدُ ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ يَا فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وقت درماندگی جو شخص ایکہزار مرتبہ ان اسمار کو پڑھیگا اوسکے مہم بالقطع کفایت کو پہونچے گی اور وہ کلمات یہ ہیں۔ اقوی معین واھدی دلیل بحق ایاک نعبد وایاک نستعین اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تفسیر امام زاہد رح میں لکھا ہے کہ جسکی یہ خواہش ہو کہ اعمال اُسکے مقبول ہوں اُسے لازم ہے کہ پیوستہ یہ آیت پڑھا کرے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؀ اور جب چاہیے کہ تنگی دنیا و آخرت سے خلاصی ہو اور دوزخ سے چھٹکارا ملے یہ آیت پڑھا کرے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؀ اور جب چاہیے کہ ہر حال میں صابر رہے اور قدم اُسکا تمام امور میں ثابت اور دشمنوں پر فتح ہو اس آیت کو پڑھا کرے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؀ اور جب چاہیے کہ دل اُسکا ساتھ ایمان کے امان میں رہے اور رحمت حق کی اُس پر نثار رہے اس آیت کو پڑھے رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ؀ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایکمرتبہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور صحابہ آپکے گرداگرد جمع تھے حکایت انبیار پیشین علیہم السلام کی ہو رہی تھی۔ اتنے میں ایک صحابی نے زمین ادب چوم کر گذارش کی کہ یا رسول اللہ ایمان ہمارے کسطرح امن میں رہیں۔ اور وقت نزع ایمان تلف نہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم متفکر ہوئے اُسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالے فرماتا ہے آیہ۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا الخ واسطے سلامتی ایمان کے ازبس مفید ہے جو اسکی ملازمت کرے گا ایمان سے جاوے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ اولیار خدا کے زمرہ میں شامل ہو اس آیت کو بہت پڑھا کرے رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ؀ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس آیت کی ملازمت کرے گا اللہ تعالی اُسکو بروز حشر زمرہ محبان خود میں محشور فرمائے گا ہم سبکو مناسب نہیں کہ اپنے تئیں اُس

سعادت سے محروم رکھیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب کسیکو حاجت پیش آوے یا بردہ بہاگ جاوے
یا یہ چاہے کہ فرزند شائستہ و نیکبخت اُسکو عطا ہو وہ اس آیت کی مواظبت کرے نہایت مجرب ہے
رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر
زکریا علیہ السلام نے یہی آیت پڑہی تہی کہ اللہ تعالی نے اُنکو یحیی سا فرزند نصیب فرمایا۔ اس کے بعد
حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ حضرت یحیی علیہ السلام پر خوف باریتعالی نہایت
طاری تہا۔ آغاز جوانی میں خوف خدا سے اس قدر روئے کہ گوشت و پوست اُنکے رُخساروں کا بہ گیا
مہتر زکریا علیہ السلام اور اُنکی بیوی یعنی والدۂ حضرت یحیی علیہ السلام نے اس حال کو دیکہکر محبت
سے کہا کہ اے فرزند تم ابہی لڑکے ہو اتنی ہیبت اور اس قدر خوف نہیں چاہیئے آپ نے فرمایا کہ اے
ما تو دیگ کے تلے چولہے میں آگ جلاتی ہے جبتک کہ چہوٹی لکڑیاں آگ کے اوپر نہیں رکہتے آگ نہیں
سُلگتی۔ پس ایسا ہی حال ہے بروز حشر بچوں کو دوزخ میں بوڑہوں سے آگے بہیجیں گے۔ اسکے بعد
ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ ملک سیوستان میں مسافر تہا وہاں بہت سے اصفیا سے ملاقات ہوئی
چنانچہ ایک روز خدمت شیخ محمود سیوستانی میں حاضر تہا وہ ایک بزرگ صاحب نعمت و صاحب
ولایت تہے۔ حکایت سلوک کے بارہ میں ہو رہی تہی۔ خانقاہ مبارک کے درویشوں کو اسمیں تذکرہ
تہا اتنے میں ایک درویش آیا اور آپکے روبرو بیٹہہ گیا۔ حضرت نے روشنضمیری سے اُسکا حال ملاحظہ
فرماکر اُس سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ حاجتمند آئے ہو اُسنے عرض کی فی الواقع یہی حال ہے آپنے ارشاد
فرمایا کہ اس آیت پر مواظبت کرو اللہ تعالی فرزند شائستہ عطا فرماویگا اور وہ آیت یہ ہے رَبِّ هَبْ
لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ۔ یہ سنکر وہ چلا گیا۔ میں نے بعد ایک مدت کے سنا کہ
اللہ تعالی نے اُسکو برکت نفس شیخ سے فرزند صالح روزی فرمایا تہا جو سجادہ نشین ہوا اور جسنے شرح پایا۔
دہ دیا بر منہ کیئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تفسیر کشاف میں لکہا ہے کہ جب کوئی شخص چاہے کہ نیک
ہوجاوے اور بروز حشر عذاب حشر سے امن میں رہے وہ یہ آیت بہت پڑہا کرے رَبَّنَا آتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَىٰ
رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝ اسکے بعد ایک حکایت ملائم اسی

معنی کے ارشاد فرمائی کہ بخارا میں ایک شخص فسق و فجور میں نہایت مشہور تھا۔ جب مرگیا لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ درمیان اولیاء خدا کے کھڑا ہے اُسکو دیکھتے ہیں متوفی سے حیرت ہوئی۔ پوچھا تجھے یہ دولت کیونکر ملی جواب دیا کہ میں نے تفسیر کشاف میں لکھا دیکھا تھا کہ جو شخص آیہ ربنا آتنا ما وعدتنا الخ اکثر پڑھیگا اللہ تعالیٰ اُسکو نیک بندوں کے ہمراہ رکھیگا میں اُسکو صدق دل سے پڑھا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ جو اندک پذیر اور بسیار بخش ہے اُسنے میری اس طاعت کو قبول فرما کر مجھے بخشدیا اور ہمراہ نیک مردوں کے رہنے کو ارشاد فرمایا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص چاہیے کہ اُسکو ظالموں کی صحبت سے نجات ہو وہ پیوستہ اس آیت کو پڑھے رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا اس کے پڑھنے والیکو اللہ تعالیٰ نعمت اپنے دوستوںکی روزی فرماویگا اور دروازہ فتح اور نصرت کا اُسپر کشادہ فرمائیگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ امیر المومنین علی رض جنگ غول بیابانی میں درماندہ ہوگئے تھے اور سخت تکلیف میں مبتلا تھے آپنے عرضی متضمن بر یںحال حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ارسال کی اور تحریر کیا کہ جس قدر حیلہ ہائے جنگ تھے وہ سب میں کرچکا الا کسیطرح فتح حاصل نہیں ہوئی جب یہ مکتوب خدمت انور واقدس حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچا آپ از حد تنگدل ہوئے اور متفکر تھے کہ اسی اثنا میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ آیت لائے ربنا اخرجنا من ہذہ القریۃ الخ اور بیان کیا کہ آیت ہذا آپ حضرت علی رض کو لکھ بھیجیں وہ اوسکی مواظبت کرنے سے مظفر و منصور ہونگے۔ آپنے یہ آیت حضرت علی رض کو لکھ بھیجی انہوں نے چند روز مواظبت کی اور تھوڑے ہی عرصے میں فتحیاب ہوئے اور اُس غول بیابانی کو زندہ گرفتار کرکے مدینہ منورہ میں تشریف لائے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تفسیر مولانا برہان الدین زاہدؒ میں مسطور ہے کہ جب کوئی شخص چاہے کہ اللہ تعالیٰ کی برکت و رحمت اُسپر نازل ہوا اور روزی اُسکی فراخ ہوجائے اور کسیکا محتاج نہو لازم ہے کہ وہ اس آیت کا ورد کرے رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ اسکے بعد ارشاد فرمایا

کہ یہ آیت مہتر عیسیٰ علیہ السلام کی قوم کے بارہ میں تھی۔ اُن سب نے راہ کفران نعمت اختیار کی اللہ تعالیٰ
نے جو مائدہ اُنپر نازل ہوتا تھا اُٹھالیا اور جو شکل اُنکی ہوئی سبکو معلوم ہے۔ آپکے بعد ارشاد
فرمایا کہ جب کوئی شخص چاہے کہ ساتھ ظالموں کے جمع نہو وے اور دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ اُسپر رحمت
کرے اُسکو لازم ہے کہ اس آیت کو بہت پڑھا کرے رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ہ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ زندگی ساتھ خیریت کے گذارے اور موتس اُسکا اسلام ہو اُسکو لازم ہے کہ یہ
آیت بہت پڑھے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اکثر آدمی ظالموں کے پنجے میں گرفتار ہو جاتے ہیں اُنکو لازم ہے کہ اس آیت
کی فراولت کریں۔ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ
اور جب کوئی شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اُسکو با ایمان لوگونمیں اُٹھاوے اور زندگی میں سلف صالحین
کے مراتب کو پہونچاوے اُسے لازم ہے کہ اس آیت کو بہت پڑھا کرے فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ
اَنْتَ وَلِیِّ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ہ بعد اسکے حضرت شیخ
الاسلام قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ جب حضرت یوسف اور حضرت یعقوب علیہما السلام بعد ایک مدت
کے ملاقی ہوئے۔ مہتر یوسف علیہ السلام روز جدائی سے ہمیشہ سجدہ میں آیت فاطر السموات والارض الخ
پڑھتے تھے۔ جب بادشاہ ہوئے اس آیت کا پڑھنا نہ چھوڑا سجدہ میں رو رو کر دعا مانگتے تھے کہ الٰہی
تونے مجھے بادشاہی لطف فرمائی مگر میری یہ خواہش نہ تھی یہ تیری خواہش تھی جو وقوع میں آئی
میری خواہش یہ ہے کہ تو مجھکو بروز حشر زمرۂ بادشاہان میں نہ اُٹھائیو مجھ بیچارہ مسکین وضعیف
کی یہ طاقت نہیں کہ میان بادشاہان و ملوک میرا حشر ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب کوئی چاہے
کہ شہر لوو پری سے امن میں رہے اور اولاد اُسکی بت پرستی میں مبتلا نہ ہو اس آیت کو بہت پڑھا
کرے رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّ اجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ۔ اسکے بعد حضرت
شیخ الاسلام نور اللہ مرقدہ نے ارشاد فرمایا کہ شان نزول اس آیت کی یہ ہے کہ ایک روز حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور اصحاب آپکے گرد حلقہ کیئے ہوئے بیٹھے تھے اور یہود

ونصیحت سن رہے تھے اسی اثنامیں ایک اعرابی آیا زمین ادب چوم کر عرض کی کہ یارسول اللہ مجھکو ایسی دعا تلقین فرمایئے جو حرز از شر شیطان و دیو و پری ہو اور نیز یہ کہ میری اولاد بت پرست نہو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم متفکر ہوئے کہ ایسی کونسی جامع دعا تلقین کروں جو تمام امور پر موثر ہو۔ اُسیوقت مہتر جبرئیلؑ اسکو لیکر نازل ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمان باریتعالی ہے کہ یہ آیت اس اعرابی کو سکھلا ئے کہ یاد کرکے پڑھا کرے اللہ تعالی اسکی برکت سے اُسکو اور اُسکی اولاد کو شر و بت پرستی و مکائد شیطانی و شر و آفت دیو پری سے اپنی حفظ و امان میں رکھیگا۔ بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص چاہیے کہ کفار اُسپر مستولی نہوں اس دعا کو بہت پڑھا کرے رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ جب حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز ان فوائد کو بیان فرما چکے میری طرف مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ یہ سب ترغیب تمہارے کمالیت کے واسطے بیان کی کیونکہ پیر مرید کے حق میں بجائے مشاطہ کے ہے چاہیے کہ اسوقت تک مرید کو آلائش سے پاک نکرے اور جو کچھ شرائط طریقت ہیں وہ اسکو بتلائے اور ہر قسم کی ترغیب نکرے اسے نہ چھوڑے ورنہ وہ بیچارہ چاہ ضلالت میں پڑا رہیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس دعا کو دن میں ایکمرتبہ پڑھے اگر وہ اُسروز مرے گا ہر آئینہ اہل بہشت سے ہوگا اور وہ دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِيِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عباس رضہ سے منقول ہے کہ فرماتے تھے کہ جبسے یہ دعا میں نے زبانی آنحضرت صلعم کے سنی تھی ہر نماز فریضہ کے پیچھے ایکمرتبہ پڑھتا ہوں کبھی قضا نہیں کی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بعد وفات اُنکو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ تعالی نے تمہارے

ساتھ کیا سلوک کیا جواب دیا کہ مجھے بخش دیا بہشت روزی کی یہ برکت اس دعا کے جو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی تھی اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر چھ ہزار بلائیں روزانہ نازل فرماتا ہے جو شخص کہ نماز تسبیح اور دعا میں مشغول ہوتا ہے وہ بلا بزور دعا کے رد ہو جاتی ہے کیونکہ خبر میں آیا ہے کہ جب بلا آسمان سے اُترتی ہے اور وہ شخص دعا میں مصروف ہوتا ہے ادہر سے دعا آسمان پر چڑھتی ہے۔ اُدہر سے وہ بلا نیچے اُترتی ہے دعا بلا کو راہ میں سے واپس ہٹا دیتی ہے۔ اگر دعا میں صدق اور اخلاص نہوا تو بلا دعا نیچے اُتارتی ہے اور اُس آدمی پر اُترکر اوسے ہلاک کردیتی ہے الامین نے زبان مبارک حضرت شیخ الاسلام خواجہ شہید المحبت رضہ سے سُنا ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ ہر حال میں دعا کرنے سے خالی نرہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ الاسلام ابو طالب مکی نے کتاب قوت القلوب میں تحریر فرمایا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس دعا کو رات دن میں ایک مرتبے پڑہے اللہ تعالیٰ اُسے ہر بلا سے محفوظ رکھیگا وہ دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ غَيْرِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ قاضی امام شعبی رح نے اپنی کتاب کفایہ میں تحریر فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک زاہد بڑا عابد تہا۔ عمر معمر اُسکی ایک لونڈی تھی از بس شکیل وجمیل نو عمر وہ زاہد اُس لونڈی کے خطرہ میں نہ آتا تہا لونڈی اُس سے منغص رہتی تھی ہر آنے والے کے روبرو زاہد کا گلہ کرتی اور تدبیر پوچھتی کہ مجھ زاہد سے کس طرح خلاص ہوں اتفاقاً ایک بڑھیا سے اُس کی ملاقات ہوئی جو زاہد کے ہمسایہ میں تھی اُس نے کہا سوائے اس کے اور کوئی تدبیر نہیں کہ میں تجھکو تھوڑا سا زہر ہلاہل دوں اور تو اسکو پانی میں ملاکر زاہد کو دیدے اس کا کام تمام ہو جاوے۔ لونڈی نے زہر لے لیا اور پیسکر پانی میں ملایا اور بوقت افطار زاہد کو دیا اور

سادہ دل نے لاعلمی سے بلا خوف وخطر پی لیا زہر نے زاہد پر ذرا اثر نہیں کیا۔ کنیزک اسباب کی منتظر تھی کہ کسوقت زاہد کا انتقال ہو جب صبح ہوئی زاہد بہلا چنگا خلوت سے باہر نکلا۔ کنیزک کو دیکھتے ہی ضبط کی طاقت نہ رہی زاہد کے روبرو تمام داستان زہر خورانی بیان کی اور عرض کیا کہ آپ خواہ مجھے سزا دیں خواہ معاف فرمائیں میں نے آپکو زہر دیا تھا۔ معلوم نہیں کس وجہ سے اُسکا اثر نہوا زاہد نے متبسم ہوکر کہا کہ میں ہر روز ایک ایسی دعا پڑھتا ہوں کہ زہر تو کیا چیز ہے اگر ہزار ہا بلائیں مہلک بھی نازل ہوں پس بہ برکت اس دعا کے میں امن میں ہوں گا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ امام شعبی رح نے تحریر فرمایا ہے کہ وہ زاہد یہ دعا پڑھتا تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ شَافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ كَافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الْمُعَافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرُ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٥ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ شرائطِ دعا بہت ہیں اگر بس اُن میں سے ایک کا بھی ذکر کروں سخن دراز ہوگا۔ لیکن بعضی شرائط کا بیان ضروری ہے کہ آغاز دعا بنام پروردگار جل جلالہ وعم نوالہ کرنا چاہیئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہے كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ يُبْدَأْ بِاسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ اَبْتَرُ لازم ہے کہ اول بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور بعد اسکے دعا مانگے تاکہ جلد مستجاب ہو۔ شرط دوم یہ ہے کہ اپنے اہل کو ایسے زیورات کے پہننے سے منع کرے جس میں آواز ہو مثل جہانجہن وغیرہ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءَ قَوْمٍ يُرْضُوْنَ مِنْ نِسَاءِهِمْ بِلُبْسِ الْخَلْخَالِ مَعَ الصَّوْتِ تیسری شرط یہ ہے کہ آغاز دعا سے پیشتر کچھ صدقہ دیوے امام شافعی رح سے مروی ہے کہ جس کسیکو کوئی حاجت ہو بادشاہ سے تو قبل از حاجت نذر گزرانی ہوتی ہے اسیطرح جب کسی شخص کو دعا مانگنی ہو اللہ تعالی سے پس قبل از دعا درویش کو صدقہ دے کہ وہ اُسکا وسیلہ ہو درویش دربان بارگاہ سبحان ہیں حضرت شیخ الاسلام یہ فوائد بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی۔ آپ نماز میں مصروف ہوئے خلق اور دعاگو اپنے اپنے مقام پر واپس گئے۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس بستم - بتاریخ ستر ہ ماہ محرم الحرام ۶۵۶ ہجری دولت قدم بوسی میسر ہوئی جملہ خلق اجودہن کیا صغیر کیا کبیر مشائخ درویش مسکین و امیر حضرت شیخ الاسلام رحہ کی خدمت میں باریاب ہو کر دست مبارک کو بوسہ دیتے تھے اور حضور دست مبارک زیر مصلا لیجا کر تنکہ زر و جیتل جس قدر اوکی قسمت کا ہوتا نکال کر عطا فرماتے تھے پھر وہ آنے والا چلا جاتا تھا اسیطرح ہزار ہا خلقت آرہی تھی لیکن جو آتا تھا اکسیقدر شیرینی اپنے ہمراہ لاتا تھا اسوجہ سے شیرینی کا ایک انبار لگا ہوا تھا آپ اس میں سے بھی تقسیم فرماتے تھے درویشان خانقاہ کو بھی حصہ ملتا تھا اس روز خدمت شیخ الاسلام کے عطیہ سے اجودہن کا ایک بچہ بھی محروم نرہا - اور حضرت شیخ الاسلام کی یہی رسم تھی کہ آپ ہر ماہ کا چاند دیکھکر مجلس منعقد فرماتے تھے - آجکے روز حضرت شیخ الاسلام نے دروازہ عطا و کرم کا کھول ہی رکھا تھا کہ اسی اثنا میں شیخ عبد اللہ محمد بلخی کہ ایک واصلان حق میں سے تھے تشریف لائے اور آداب بجا لا کر بیٹھ گئے - خدمت شیخ الاسلام نے مراقبہ کیا اور ذکر فرمانے لگے اسقدر ذکر فرمایا کہ بیہوش ہو کر گر پڑے ہم سب کو فکر ہوا اور خرقہ شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحہ کا لا کر شیخ الاسلام کے جسم اطہر پر ڈالا - الغرض بڑی دیر میں ہوش ہوا - حاضران مجلس قدم مبارک میں گر پڑے - آپنے شیخ عبد اللہ محمد بلخی سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ برادرم شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحہ نے اسی وقت انتقال فرمایا - انکے جنازے کی نماز پڑہنی لازم ہے - اوٹھیئے نماز جنازہ پڑہیں حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز کے ارشاد فرماتے ہی جمیع حاضران مجلس کھڑے ہو گئے اور نماز جنازہ ادا کی - جب نماز سے فارغ ہوئے آپنے ارشاد فرمایا کہ نماز جنازہ غائبانہ پڑہنی درست ہے کیونکہ امیر المومنین حمزہ رضہ اور دیگر یار شہید ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی نماز جنازہ غائبانہ پڑہی تھی بلکہ ہر ایک یار کے واسطے علاحدہ علاحدہ نماز پڑہی ہاسکے بعد گفتگو دربارۂ عاشورہ ہوئی حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ بروز عاشورہ دیگر کاروا شغال دنیاوی میں مشغول نہونا چاہیئے الا تلاوت قرآن مجید اور وہ دعائیں جو اس روز کے واسطے پڑہنی آئی ہیں ضرور پڑہے کیونکہ روز عاشورہ میں دو وصف ہیں - ایک صفت قہری - دوسری صفت رحمت - بہتسے مشائخ نے

نے اس روز عاشورہ میں تکلیف اختیار کی ہے - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے نظام الدین تم جانتے ہو کہ بروز عاشورہ خاندان نبوی صلعم پر کیا آفت گذری ہے آپکے جگر گوشہ کس طرح سے زار و نزار کر کے شہید کیے گئے ہیں اکثر انکے تشنگی سے شہید ہوئے اور ظالموں نے ایک قطرہ پانی ندیا - جب حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز کی زبان مبارک سے یہ کلمات نکلے - آپنے ایک آہ کھینچی اور نعرہ مارکر بیہوش ہو گئے - جب ہوش میں آئے فرمانے لگے زہے سنگدلان زہے کافران زہے بے عاقبتان زہے بے سعادتان و بیمہران جانتے تھے کہ یہ فرزند اس بادشاہ دنیا و آخرت کے ہیں اور باوجود اس جاننے کے زار زار مارتے تھے - ہائے اسقدر انکو خیال نہ آیا کہ کل بروز حشر ہم کس مونھ سے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہونگے - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ غرۂ ماہ محرم کے واسطے یہ دعا آئی ہے - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ الْفَرْدُ الْاَبَدُ الْقَدِيْمُ هٰذِهٖ سَنَةٌ جَدِيْدَةٌ اَسْاَلُكَ فِيْهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَالْاَمَانَ مِنْ شَرِّ السُّلْطَانِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ مِنَ الْبَلَايَا وَالْاٰفَاتِ فِيْ ذٰلِكَ وَنَسْاَلُكَ الْعَوْنَ وَالْعَدْلَ عَلٰى هٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَالَ بِمَا لِمَ لِقُرْبِىْ اِلَيْكَ يَا بَرُّ يَا رَؤُفُ يَا رَحِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اوراد شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری نور اللہ مرقدہ میں مینے لکھا دیکھا ہے کہ جو شخص اول شب ماہ محرم میں چھ رکعت نماز اس ترتیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی ایکبار اور اخلاص پندرہ بار اللہ تعالیٰ اسکو بہت ثواب عطا فرماویگا اور ایک روایت صحابہ میں صحیح طور سے آیا ہے کہ دو رکعت نماز پڑھے اول رکعت میں فاتحہ ایکبار اور سورہ انعام ایکبار اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ سورہ یسین ایکبار - اللہ تعالیٰ اسکو بہشت میں دو ہزار کوشک عطا فرماویگا ہر کوشک میں دو ہزار دروازے یاقوت کے ہونگے اور ہر دروازہ میں ایک تخت زبرجد کا ہوگا اور اسپر ایک حور بیٹھی ہوگی اور گذارندہ اس نماز سے چھ ہزار بلائیں دور ہونگی اور چھ ہزار نیکیاں اسکے نامۂ اعمال میں لکھی جاوینگی - اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ مینے کفایہ امام شعبی رح میں لکھا

دیکھا ہے کہ جو شخص ماہ محرم میں ہر روز سو مرتبہ ان کلمات کو کہیگا اللہ تعالیٰ اُسکو آتش دوزخ سے نجات دیگا وہ کلمات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ اس دعا کو پڑھکر ہاتھ پر دم کرے اور موہنہ پر مَل لیوے۔ گناہوں سے ایسا پاک ہوگا گویا اپنی ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے۔ شیخ الاسلام یہ فوائد بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی آپ نماز میں مصروف ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک ❊

مجلس بست و یکم بتاریخ نہم ماہ مذکور دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ شمس دبیر۔ شیخ جمال الدین ہانسوی شیخ بدرالدین غزنوی۔ اور بہت سے اصفیا حاضر خدمت مبارک تھے گفتگو برکت روز عاشورا کی بابت ہورہی تھی آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ ایسا بزرگ روز ہے کہ اسکی فضیلت میں حدیث شریف سرور کائنات وارد ہے مَنْ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَكَاَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ یعنی جس نے روز عاشورہ کا روزہ رکہا گویا اس نے تمام سال کے روزے رکہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یوم عاشورہ کو آہوانِ دشتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاندان کی دوستی کے سبب سے اپنے بچوں کو دودہ نہیں پلاتے تہے۔ آدمیوں کے حال پر افسوس و تعجب ہے کہ وہ روزہ کیوں نہیں رکہتے۔ آدمیوں کا اس روز روزہ نہ رکہنا موجب خواری ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بغداد میں ایک بزرگ تہے کہتے ہیں کہ انہوں نے جب قصۂ شہادت امیرالمومنین حسن و حسین رضے اللہ عنہما کا سنا اپنے سر کو اس قدر زمین سے مارا کہ سر سے جوئے خون رواں ہوئی اور تہوڑی دیر میں زمین پر گر کر مر گئے۔ کسی بزرگ نے اُسی روز اُنکو خواب میں دیکھا کہ امیرالمومنین امام حسن و حسین رضے اللہ عنہما کے روبرو کہڑے ہیں پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جواب دیا کہ مجہکو بخشدیا اور دوستداران خاندان مصطفوی میں میرا نام لکہا اور حکم دیا گیا کہ خدمت اِمامین میں حاضر رہوں۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مع اصحاب ایکجا متمکن تہے معاویہ رضے اللہ عنہ یزید کو اپنے کندہے پر چڑھا

کیئے ہوئے گزرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم کیا کہ سبحان اللہ دوزخی بہشتی کے کندھے پر سوار ہے یہ ارشاد والا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سنا دریافت کیا یا رسول اللہ فرمایئے پسر معاویہ کیونکر دوزخی ہوگا آپ نے فرمایا اے علیؓ یہ یزید بدبخت وہ ہے جو میرے حسنؓ و حسینؓ اور انکی نسل اولاد کو شہید کرادے گا۔ امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ اٹھے اور تلوار میان سے کھینچی اور چاہا کہ یزید پلید کو مار ڈالیں آنحضرت صلعم مانع ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ حکم باری تعالیٰ کا ایسا ہی ہے مخالفت تقدیر کی نکرنی چاہیئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ بتعمیل حکم بیٹھ گئے اور رو پڑے اور دریافت کیا کہ یا رسول اللہ آپ اُسروز اُنکے سر پر ہونگے آپ نے فرمایا خیر میں اس روز زندہ نہوں گا دریافت کیا کہ آپکے یاران اعلیٰ میں سے کوئی زندہ ہوگا۔ حضرت نے فرمایا نہیں۔ حضرت علیؓ نے پھر پوچھا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس روز زندہ ہونگی آپ نے فرمایا نہیں یہ سنکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ رو پڑے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ماتم میرے غریبوں کا کون کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماتم انکا میرے امتی کرینگے۔ اسکے بعد حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور شاہزادوں کو بغل میں لیکر نعرہ مارتے تھے کہ اے ہمارے غریبو ہم نہیں جانتے کہ حال تمہارا دشت کربلا میں کیا ہوگا اور وہ دن رات کس طرح سے گزرینگے۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ جس روز امیر المؤمنین حسین رضہ شہادت پاوینگے اس شب ایک بزرگ نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خواب میں دیکھا کہ تمام انبیا علیہم السلام کی ازواج مطہرات کے ہمراہ تشریف لائے ہیں اور دامن مبارک سے دشت کربلا میں جھاڑو دیتی ہیں اور جو آنکھوں سے آنسو رواں ہیں انکو دامان مبارک سے پاک فرماتے ہیں انہوں نے پوچھا کہ اے خاتون جنت وا ے دختر شافع روز محشر یہ معاملہ کیا ہے جواب دیا کہ اس مقام پر کل میرا حسینؓ شہید ہوگا اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے اسی محل میں ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ جب ہم میں سے بروز واقعۂ ہائلہ کربلا کوئی زندہ نہ رہیگا۔ پس تعزیت اہلبیت کی کون کرے گا۔ جواب دیا کہ رسول اللہ آپکی فرزندوں کی تعزیت آپکے اُمتی کرینگے اور وہ ہی

ماتم برپا کریں گے اور آہو اپنے بچوں کو ان ایام میں دودھ نہ دینگے اور ماتم حسین ہر سال قائم ہوتا رہے گا - اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ شب عاشورہ میں چار رکعت نماز پڑھنی آئی ہے اسکو ضرور پڑھنا چاہیئے طریق اُسکا یہ ہے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیت الکرسی تین بار اور سورۂ اخلاص دس بار پڑھے اور جب نماز سے فارغ ہو سو مرتبے سورۂ اخلاص پڑھے آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اوراد شیخ الاسلام خواجہ ابی النور عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ میں مرقوم ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بروز عاشورہ بعد برآمد ہونے آفتاب کے دو رکعت نماز پڑھے اور بعد فاتحہ جو قرآن یاد ہو پڑھے بیحد و بے اندازہ ثواب پاوے گا اور بعد اسکے یہ دعا پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم - یَا اَوَّلَ الْاَوَّلِیْنَ یَا اٰخِرَ الْاٰخِرِیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَ مَا خَلَقْتَ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الْیَوْمِ وَتَخْلُقُ اٰخِرَ مَا تَخْلُقُ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الْیَوْمِ اَعْطِنِیْ فِیْهِ خَیْرًا مَا اَوْلَیْتَ فِیْهِ اَنْبِیَاءَكَ وَاَصْفِیَاءَكَ مِنْ ثَوَابِ الْبَلَایَا وَاَسْهِمْ لِیْ مِثْلَ مَا اُعْطِیْتَ فِیْهِ مِنَ الْکَرَامَةِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اوراد شیخ الاسلام خواجہ شہید المحبت قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ میں مرقوم ہے کہ جو شخص عاشورہ کے روز چھ رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ والشمس - انا انزلنا - اذا زلزلت الارض - اخلاص و معوذتین علی الترتیب ایک ایکبار پڑھے - جب نماز سے فارغ ہو سر سجدہ میں رکھکر قل یا ایہا الکفرون پڑھے اور حاجت طلب کرے انشاء اللہ وہ حاجت روا ہوگی - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اُسی کتاب میں مرقوم ہے کہ جو شخص بروز عاشورا ستر مرتبے کہے حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اللہ تعالیٰ اُسکو بخشدیگا اور نام اُسکا زمرۂ مشائخ و اولیاء کبار میں تحریر کیا جاویگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک شخص تھا جو پیشہ نباشی (کفن چوری) کا کرتا تھا اور اُسنے دو ہزار دو سو سے زیادہ آدمیوں کے کفن چرائے تھے جب وہ بدست حق پرست حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ تائب ہوا اس سے مسلمانوں کا حال پوچھا گیا کہ جب تو نے کفن چرایا اُنکا حال کیسا تھا اُسنے جواب دیا کہ اگر میں ہر ایک کا حال بیان کروں سخن بہت دراز ہوگا لیکن میں

چند آدمیوں کا حال بیان کرتا ہوں ایک شخص کی جب میں نے قبر کہولی صاحب قبر کو دیکہا کہ مونہہ اسکا سیاہ ہو رہا ہے اور ہاتھ پاؤں میں زنجیرہائے آتشیں پڑی ہیں زبان باہر نکلی ہوئی مونہہ سے پیپ جاری ہے اور پیٹ پہول گیا ہے اور اس میں سے سڑی ہوئی بدبو آرہی ہے اگر ایک قطرہ اس گندگی کا دنیا میں گر جاوے تمام اہل عالم کو اس سے نفرت ہو۔ الغرض میں اس کا یہ حال دیکہکر بہاگا اُسنے آواز دی کیوں بہاگتا ہے میرا حال سنتا جا جسکے سبب سے اس بلا میں گرفتار ہوں کہ باعث تنبیہ دیگراں ہو رہا ہوں میں یہ آواز سنکر واپس آیا دیکہا کہ فرشتوں نے طوق وسلاسل میں جکڑ لیا ہے میں نے دریافت کیا تو کون ہے جواب دیا کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمان زادہ ہوں الا میں شراب پیا کرتا تھا اور از حد زانی تہا۔ مرتے دم تک فسق وفجور میں مبتلا رہا۔ یہانتک کہ حالت مستی میں بے توبہ مرگیا اُسیوقت سے گرفتار عذاب ہوں میں نے یہ حال دیکہکر ایک اور قبر کشادہ کی صاحب اُس قبر کا بہی گرفتار رنج ومحن تہا مونہہ سیاہ ہو رہا تہا گرد آگ دہک رہی تہی فرشتگان عذاب آگے کہڑے تہے جب صاحب مزار نے مجہے دیکہا دیکہتے ہی فریاد کی کہ اے خواجہ مجہے تہوڑا پانی پلا کہ تشنگی سے عاجز آ رہا ہوں جب اُسنے لجاجت کی مجہے رحم آیا اور چاہا کہ پانی دوں ایک فرشتے نے ڈانٹ کر مجہہ سے کہا کہ خبردار اسکو پانی نہ دینا یہ تارک الصلوٰۃ تہا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اسکو پانی نہ دیا جائے۔ یہ سنکر میں نے اس سے پوچہا کہ تو اپنا حال بتا اُسنے جواب دیا کہ میں مسلمان تہا الا کبہی بہولکر اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہ کیا۔ مرتے دم سے اسوقت تک گرفتار اسی عذاب کا ہوں۔ اسکے بعد میں نے ایک اور قبر کشادہ کی اُسمیں ایک جوان کو دیکہا نہایت حسین میں نے کبہی ایسا خوبصورت آدمی نہیں دیکہا تہا اُسکی جائے نشست کے چاروں طرف سبزی اُگی ہوئی تہی حوض بہرے ہوئے حوران بہشتی حاضر خدمت تہیں۔ میں نے اس جوان سے پوچہا کہ آپ اپنا حال بیان فرماویں آپنے ایسے کیا عمل کیئے تہے جسکے مبادلے میں اسقدر مورد عنایات ہوئے اسنے جواب دیا کہ اے خواجہ میں تیرے موافق کفن چور تہا لیکن بماہ محرم عاشورے کے روز ایک واعظ سے سنا تہا کہ جو شخص آجکے روز چہہ رکعت نماز پڑہے گا اللہ تعالیٰ اُسکو بخشدیگا۔ میںنے اُسوقت نماز نہ پڑہی

اور اپنی ذات پر واجب گردانیں کہ جبتک زندہ رہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ کبھی قضا نکر دوں گا۔ چنانچہ ہمیشہ اس سعادت سے مشرف ہوتا رہا۔ اور اسی سبب سے یہ درجہ عطا ہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلعم سے منقول ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اُسکے مدعی راضی ہوں پس وہ بروز عاشورہ چار رکعت نماز خوشنودی خصمان پڑہے اللہ تعالیٰ اُنکے مطالبے اُسکے ذمے سے معاف کرادیگا اور سوال منکر و نکیر و عذاب گور سے امان میں رکھیگا۔ حضرت شیخ الاسلام یہ بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی آپ نماز میں مصروف ہوئے خلق اپنے اپنے مقام پر واپس گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذلک *

مجلس بست و دوم تاریخ چہارم ماہ صفر ۶۵۵ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ دعا گو چند روز سے قصبہ ہانسی بخدمت یکے از یاران اعلیٰ حضرت خواجہ شہید المحبت قطب الدین بختیار کاکی اودہی رہ گیا ہوا تھا جب واپس آیا اور دولت قدمبوسی میسر ہوئی میں نے سر زمین پر رکہا۔ فرمان ہوا بیٹھ جاؤ بندہ حسب الارشاد بیٹھ گیا اور وہ مکتوب جو حضرت برہان الدین صوفی نے دیا تھا حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں پیش کیا آپنے اُسے ملاحظہ فرمایا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تم دیر میں واپس آئے میں نے دوبارہ قدمبوس ہوکر عرض کیا کہ فی الواقع دیر ہوئی الا یہ تن خاکی وہاں تہا اور دل یہاں حضرت مخدوم کی قدمبوسی کے واسطے پہڑک رہا تہا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تم سچ کہتے ہو تم کو اکثر یہاں پہونچنے کا اشتیاق اسطور غالب ہوتا تہا کہ افسوس کرتے تہے کہ کاش میرے پر لگجائیں جو میں اڑکر اجودہن پہونچوں۔ اسکے بعد حاضرین مجلس کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ مرید اور فرزند ایسا ہی ہونا چاہیئے جیسے مولانا نظام الدین ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تم نے ایک خط ہانسی سے بہی لکہا تہا اس میں تمام حال اور ذکر اشتیاق قدمبوسی درج تہا۔ اور ایک رباعی بہی تم نے لکہی تہی مجہے بہت پسند آئی اُسکو یاد کر لیا جو وقت تمہاری یاد آتی تہی اس رباعی کو پڑھ لیتا تہا وہ رباعی ازحد بینظیر ہے اگر یاد ہو تو پڑہو میں اُسکو سننا چاہتا ہوں میں نے بعد بجا آوری آداب کہڑے ہوکر وہ رباعی پڑہی رباعی زاں روز کہ بندۂ تو دانند مرا * بر ہر دمکہ دہید نشانند مرا * لطف عامت عنایتے فرمودہ است * ورنہ کیم وچہ ام چہ خوانند مرا * جب

میں نے یہ اشعار پڑھے حضرت شیخ الاسلام پر ایک حالت طاری ہوئی۔ کھڑے ہو کر رقص فرمانے لگے کہ اُسکی حدو نہایت نہ تھی۔ چاشت کے وقت سے دوپہر تک آپ حالت رقص میں تھے جب تسلی ہوئی مجھے بلایا اور خرقہ خاص عنایت ہوا اور اُسی روز عصا اور کھڑاؤں اور مصلا مرحمت ہوا دعاگو آداب بجا لایا اور شکریہ عطائے مخدوم ادا کیا آپ مجھ سے بغلگیر ہوکے فرمانے لگے کہ مولانا نظام الدین اب وہ وقت قریب ہے کہ میں اور تم جدا ہوں۔ واللہ اعلم بعد اس جدائی کے میں تمہیں دیکھوں یا نہ دیکھوں آج ہی کے روز سے تم کو وداع ہے لیکن چند روز اور قیام کرو کہ میں تم کو پیٹ بھر کر دیکھ لوں کہ دیدار غنیمت ہے بعد اسکے شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور یہ بیت زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ دیدار دوستان موافق غنیمت است ؛ چوں یافتیم حیف بود گر رہا کنیم ؛ اسی اثنا میں چند مسافر جو ملتان سے آئے تھے قدمبوسی شیخ الاسلام سے مشرف ہوئے آپنے ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے طعام موجود تھا اونکو کھلایا گیا۔ اسکے بعد گفتگو دربارہ ماہ صفر ختم اللہ بالخیر والظفر ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ماہ نہایت کربت وصعوبت والا ہے جب یہ ماہ آتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تنگدل ہوتے اور اسکے ختم ہونیکی خوشی فرماتے یہ تغیر صرف اس ماہ کی گرانی کے سبب سے تہا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھے بشارت دے خروج صفر کی میں اُس کو بشارت دخول جنت دیتا ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی ہر سال دو لاکھ اسی ہزار بلائیں آسمان سے نازل فرماتا ہے منجملہ اُسکے صرف اس ماہ صفر میں ایک لاکھ بیس ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ جو شخص اس کو طاعت اور عبادت الٰہی میں گذارے گا اُس پر ان بلاؤں کا اثر نہ ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک بزرگ کی زبانی سنا ہے کہ جو شخص چاہے کہ بلائے ماہ صفر سے امن میں رہے وہ اس ماہ میں اس دعا کو بہت پڑھا کرے۔ دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الزَّمَانِ وَاَسْتَعِیْذُہٗ مِنْ شَرِّ الْاَزْمَانِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ بِجَلَالِ وَجْھِکَ [illegible] مِنْ مَفَاسِدِ السَّنَۃِ وَقِنِیْ مِنْ شَرِّ مَا قَضَیْتَ فِیْھَا وَاَکْرِمْنِیْ

وَاخْتِمْهُ بِالسَّلَامَةِ وَالسَّعَادَةِ لِأَهْلِي وَاَوْلِيَائِي وَاَقْرِبَائِي وَجَمِيْعِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اول شب ماہِ صفر میں واسطے عصمت جمیع مسلمانان چار رکعت نماز آئی ہے بعد عشا پڑہنی چاہیئے ترتیب اوسکی یہہ ہے کہ رکعت اول میں بعد سورۂ فاتحہ قل یا ایہا الکفرون پندرہ دفعہ اور رکعت دوم میں بعد سورۂ فاتحہ اخلاص پندرہ دفعہ اور رکعت سوم میں بعد سورہ فاتحہ قل اعوذ برب الفلق پندرہ دفعہ اور رکعت چہارم میں بعد سورۂ فاتحہ قل اعوذ برب الناس پندرہ دفعہ پڑہے اور بعد سلام کے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ سو مرتبہ کہے بعدہٗ ستر مرتبہ درود شریف پڑہے یہ نماز قبل از وتر پڑہنی چاہیئے اللہ تعالی اسکو اُس روز کی جمیع آفات و بلیات سے اپنے حفظ و امن میں رکہیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شرح شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری رح میں لکہا ہے کہ تمام ماہ صفر میں ایک لاکہہ بیس ہزار بلائیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں اور سب ایام سے زیادہ روز آخری چار شنبہ میں اُن بلاؤں کا نزول ہوتا ہے پس روز آخری چہار شنبہ ماہ مذکور میں چار رکعت نماز نفل اس ترتیب سے پڑہنی چاہیئے کہ بعد فاتحہ سورۂ کوثر سترہ مرتبہ اور اخلاص پانچ بار ہر رکعت میں پڑہے اور بعدہ یہ دعا پڑہے اللہ تعالی اُسکو تمام بلاؤں سے جو اُس روز نازل ہوتی ہیں امن میں رکہے گا اور دوسرے سال تک اسکو بلاؤں سے پناہ میں رکہے گا اور دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ يَا شَدِيْدَ الْقُوٰى وَشَدِيْدَ الْمِحَالِ يَا مُفَضِّلُ يَا مُكَرِّمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ اسکے بعد اسی محل میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص بلا میں مبتلا ہوتا ہے اسی ماہ صفر میں ہوتا ہے چنانچہ نقل کی گئی ہے کہ حضرت آدم نے بہشت بریں میں گیہوں کا دانہ اسی ماہ میں کہایا تہا کہ سبب اُنکے بہشت میں سے نکلنے کا ہوا آپ تین سو برس تک بوجہ اس زلت (لغزش) کے روتے رہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کوئی جز اُنکے بدن میں باقی نرہا تہا گوشت پوست اُنکا ہیبت الٰہی سے گل گیا تہا۔ اسکے بعد اُنکو حکم توبہ کا ہوا آپنے توبہ کی وہ مقبول ہوئی۔ یہ واردات جو اُنپر گذری کل گرانی ماہ صفر کی وجہ سے تہی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ہابیل و قابیل دو بہائی ماہ صفر میں واسطے کہیلنے شکار کے گئے تہے حضرت آدم نے اُنکو اس امر سے منع کیا تہا کہ ماہ صفر میں شکار

کھیلنے نہ جاویں انہوں نے یہ قول حضرت کا یاد نہ رکھا یا پاس نہ کیا۔ الغرض جب جنگل میں پہونچے درمیان دونوں بھائیوں کے تکرار ہوئی قابیل نے تلوار نکال کر ہابیل کو مار ڈالا بعدہ اپنے کردار سے نادم ہوا جب وقت یہ خبر حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں پہونچی آپ ازحد تنگ دل ہوئے۔ اسی اثناء میں مہتر جبرئیل تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرزندانِ ہابیل تمام مسلمان ہونگے اور قابیل کی اولاد جہود ترسا و مشرک ہوگی کیونکہ اونے ماہ صفر میں اپنے بھائی کو مار ڈالا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر نوح علیہ السلام کی قوم اسی ماہ میں غرق ہوئی اور مہتر ابراہیم علیہ السلام اسی ماہ میں آگ میں ڈالے گئے وہ روز اول صفر یا روز آخری چہار شنبہ کا تھا اور مہتر داؤد علیہ السلام جو بلا میں گرفتار ہوئے اسی ماہ صفر میں ہوئے تھے اور یونس علیہ السلام کو اسی ماہ میں مچھلی نگل گئی تھی۔ بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور زور سے نعرہ مار کر رو پڑے کہ روتے روتے بیہوش ہو گئے۔ جب ہوش ہوا فرمانے لگے کہ جملہ انبیا پر جو بلائیں نازل ہوئیں وہ اسی ماہ صفر میں ہوئی ہیں یہ ماہ صفر ازحد گراں ہے اللہ تعالیٰ ہم کو تمکو سبکو اس ماہ کی گرانی سے پناہ میں رکھے۔ آپ یہ بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی حضرت شیخ الاسلام نماز میں مصروف ہوئے مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذلک

مجلس بست و سوم تاریخ بست و پنجم ماہ صفر ۵۶۶ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی گفتگو دربارۂ مجاہدہ ہو رہی تھی۔ عزیزانِ اہل صفہ و سلوک مثل شیخ برہان الدین ہانسوی شیخ بدھن لاہوری شیخ جمال الدین ہانسوی رح حاضر خدمت شریف تھے اور چند نفر صوفی بھی جو خاندان چشت سے تھے آئے تھے وہ بھی حضوری مجلس شریف سے مشرف تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز نے ستر برس تک اللہ تعالیٰ کی اسطور سے عبادت کی کہ غایت مشغولی سے یہ نجانا کہ آج کونسا روز ہے یا کونسا مہینا ہے۔ الغرض اُنسے ان مجاہدات کا حال پوچھا گیا بیان کیا کہ بتیس برس تک عالم حیرت و تفکر میں کھڑا رہا۔ اس عرصہ کا اُٹھنا بیٹھنا اور سونا مجھے یاد نہیں۔ ہمیشہ کھڑے رہنے کی وجہ سے میرے پیروں سے جو خون رواں ہوئی تھی اور پشت پا پھٹ گئی تہیں۔ اسکے بعد دو سال میں عالم صحو میں رہا۔ اس عرصہ میں ایک ساعت یا ایک لحظہ و لمحہ نفس کو بانی

یا کہانا پیٹ بہر نہ دیا مہینے یا دو ہفتہ میں تولہ یا دو تولہ کہا لیتا تھا۔ بعد اسکے جب کام میں کاہلی دیکہی ایک سال کامل پانی نہ دیا اس کے بعد نفس کو آرزو انار شیریں کی ہوئی میں اُسکو ہر روز وعدہ وعید پر ٹالتا رہا یہاں تک کہ ایک مدت کے بعد وہ پکار اُٹھا کہ یہ وعدہ خلافی کب تک۔ میں نے جواب دیا دم واپسیں تک۔ باقی اگر میں اپنے حالات مجاہدات تم سے بیان کروں تم تاب سماع نہ لا سکو گے اور وہ معاملات وتنگیاں جو میں نے اپنے نفس پر کی ہیں اُسکے سننے سے تم پر ہیبت اور تعجب غالب ہو گا الغرض جب ستر سال گذرے حجاب میرے درمیان سے اُٹہا لیا گیا آواز آئی کہ اندر آؤ میں گیا فرمان ہوا کہ جس قدر حق مجاہدہ تہا وہ تم بجا لائے اور اوس میں بالکل تقصیر نہ کی پس ہم پر واجب ہوا کہ ہم تجہپر تجلی کریں اس آواز کے آتے ہی خواجہ بایزید بسطامی رح نے نعرہ مارا اور جاں بحق ہوئے اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ حال وفات خواجہ بایزید بسطامی رح تہا جو بیان کیا گیا۔ اسکے بعد فرمایا آرے (الحق) جو شخص مجاہدہ کرتا ہے اُسکو مشاہدہ بہی ہوتا ہے بعد اسکے یہ مثنوی بیان فرمائی ؎ در کوئے تو عاشقان چناں جاں بدہند ٭ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ٭ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ سے پوچہا گیا مجاہدہ کیا ہے اُنہوں نے جواب دیا کہ اپنے نفس کو زار زار ماریں یعنی کوئی خواہش اُسکی پوری نکریں پس جب طاعت کرے اُس سے راضی ہوں۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ ابو یوسف چشتی قدس سرہ العزیز اپنے نفس سے کہا کرتے تہے کہ اے نفس اگر آجکی رات تو مجہہ سے موافقت کرے تو دو رکعت نماز میں ختم قرآن شریف کروں ہر روز ایسا فرماتے تہے ایک روز آنکے نفس نے موافقت نہ کی دو رکعت نماز کی اُنسے فوت ہوگئیں دوسرے روز بوقت مناجات اسکے پاداش میں یہ عہد کیا کہ بیس برس تک اسکو سیراب پانی نہ دوں گا اور سبب اسکا یہ تہا کہ شب گذشتہ حضرت کے نفس نے خواہش آب کی تہی آپنے اُسکو سیراب ہو کر پانی پلایا تہا اور اُسے پینے دیا تہا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شاہ شجاع کرمانی قدس سرہ چالیس سال تک نہیں سوئے تہے اتفاقاً ایک روز سو گئے حضرت عزت کو خواب میں دیکہا بعد اسکے ہمیشہ اپنے ساتہہ بستر رکہتے تہے کہ یہ دولت و

اب پھر ولیسا ہی کرو گے البتہ وہ دولت حاصل ہوگی۔ بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ
العزیز آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ جب وقت نقل حضرت شاہ شجاع کرمانیؒ پہونچا
اُس روز انہوں نے ایکہزار رکعت نماز پڑہی اور مصلے ہی پر سو گئے۔ حضرت عزت کو خواب میں دیکھا
کہ فرماتے ہیں کہ اے شاہ شجاع آتے ہو یا کچھ دن اور دنیا میں رہو گے۔ عرض کی بار خدایا مجھ
جگہ رہنے کی نہ رہی اب میں نہیں رہنا چاہتا۔ یہ خواب دیکھکر آپ بیدار ہوئے وضو کیا اور دو
رکعت نماز پڑہی اور سجدہ میں رکھکر جان بحق ہوئے۔ یہ ارشاد فرماکر حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ
العزیز نے نعرہ مارا اور بیہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد کی ؎
در کوئے تو عاشقاں چناں جاں بدہند: کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز: اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
ایکمرتبہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ اپنے مجاہدہ کی نسبت ایک حکایت بیان فرمایئے جواب
دیا کہ مجھکو بتلانے میں دریغ نہیں الا تم تاب سماعت نہ لاسکو گے اُن معاملوں میں سے جو میں نے اپنے نفس کے
ساتھ کئے ہیں ادنی یہ ہے کہ ایک رات میرے نفس نے مجاہدہ میں کاہلی کی اور وہ اسوجہ سے تہی کہ
اُسی روز میں نے دو خرما معمولی خوراک سے زیادہ کہائی تہی الغرض نفس میرے ساتھ موافق نہوا
جب صبح ہوئی میں نے عہد کیا کہ اب خرما نہ کہاؤں گا۔ چنانچہ پندرہ برس تک نفس کو خرما نہ دیا اور وہ اسی
آرزو میں رہا۔ بعد اس کے ایکروز نفس نے کہا کہ جو کچھ تم کہو گے کروں گا مجھے کبھی عذر نہوگا۔
اوسوقت میں نے اُسکو خرما دیئے۔ اس واقعہ کے بعد جو میں اس سے کہتا تہا وہ کرتا تہا۔ اسکے
بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ آپنے اپنا کام کہانتک کمالیت کو پہنچایا ہے
اُنہوں نے جواب دیا کہ یہانتک پہنچ چکا ہوں کہ دو یا تین سال ہو گئے ہیں کہ نفس کو پانی نہیں دیتا
ہوں اور دس برس ہوئے ہیں کہ اُسکو سیر ہوکر پانی پینے نہیں دیا ہے اور ہر شب جبتک
دو قرآن بنفس خود ختم نہیں کرلیتا دوسرے کام میں مشغول نہیں ہوتا۔ اس کے بعد حکایت
نقل (وفات) حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کی بیان فرمائی کہ ایکروز حضرت خواجہ ذوالنون
مصریؒ مع یاران بیٹھے ہوئے تھے حکایت در بارۂ موت اولیاء ہو رہی تہی اسی اثنا میں

ایک شخص خوبرو حسین سبز جامہ پہنے ہوئے ہاتھ میں ایک سیب لیکر آیا زمین بوسی کے بعد بیٹھ گیا۔ حضرت اسکی جانب مخاطب ہوئے اور بار بار فرماتے تھے کہ خوش آمدی تھوڑی دیر تک ایسا ہی حال رہا۔ بعدہ اس شخص نے وہ سیب حضرت کے نذر کیا آپنے قبول فرمایا متبسم ہوئے اور اس جوان کو رخصت کیا۔ جب وہ چلا گیا حضرت ذوالنون رح نے خلق کو رخصت کیا اور مستقبل قبلہ ہوکر قرآن شریف پڑھنا شروع کیا جب پڑھ چکے اُس سیب کو سونگھا اور جان جان آفرین کے سپرد کی آپکی تجہیز و تکفین کر کے جب جنازہ اُٹھا کر باہر لائے اور مسجد میں واسطے ادائے صلوۃ جنازے کے رکھا جونہی بانگ نماز ہوئی اور موذن نے اشھد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا خواجہ نے کفن سے ہاتھ نکال کر اُنگلی کھڑی کر لی۔ ہرچند خلق نے چاہا کہ انگلی بٹھادی جاوے الا یہ بات میسر نہوئی آواز آئی اے مسلمانو اُنگلی کہ ذوالنون نے بنام محمد الرسول اللہ اُٹھائی ہے جب تک رسول مقبول صلعم ہی نہ پکڑ لینگے نہ بیٹھے گی۔ آسکے بعد شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز ہائے ہائے کر کے رو پڑے اور یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ دگو سے تو عاشقان جہاں جاں بدہند؛ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز؛ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ عبداللہ سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ کا جب انتقال ہوا اور خلق اُنکے جنازے کو باہر لائی ایک جماعت یہودیوں کی شہر میں از حد منکر تھی پابرہنہ پیدا ہوئی اور نزدیک جنازہ شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے آکر کہا کہ جنازہ نیچے اُتارو کہ ہم مسلمان ہوں۔ جب جنازہ نیچے اُتارا ایک یہودی متصل جنازۂ حضرت آیا اور بآواز بلند کہا کہ اگر آپ مجھے تلقین فرمادیں تو میں مسلمان ہوتا ہوں اور میرے ساتھ اکہتر آدمی اور مسلمان ہونگے وہ یہ بات پوری کہہ نہیں چکا تھا کہ خواجہ نے کفن سے ہاتھ باہر نکالا اور دونوں آنکھیں کھول کر کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ جب اُن لوگوں نے یہ کرامت معائنہ کی تمام آنیوالے مسلمان ہو گئے۔ اسکے بعد لوگوں نے پوچھا کہ تم نے ایسی کونسی دلیل دیکھی تھی جو گھر سے پابرہنہ بھاگے آئے تھے۔ اس یہودی نے جواب دیا کہ جب تم لوگ جنازہ نکال کر باہر لے چلے

میں نے ایک سخت آواز آسمان سے سنی اپنے مکان سے باہر نکلا کہ دریافت کروں کہ یہ آواز کیسی ہے جانب آسمان جو آنکھ اُٹھا کر دیکھا مجھے بہت سے فرشتے آسمان سے طبقہائے نور ہاتھ میں لیئے اُترتے ہوئے نظر آئے وہ ان طبقہ ہائے نور کو حضرت خواجہ عبد اللہ کے جنازے پر نثار کرتے تھے ہم اس حال کو دیکھکر مسلمان ہوئے ہیں کہ اللہ اللہ دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں ایسے ایسے آدمی ہیں جنکے واسطے ایسی نوازش ہے۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ در کوئے تو عاشقان چناں جاں بدہند ؛ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ؛ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایکمرتبہ شیخ علی مکی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ عرش سر پر اُٹھائے لیئے جا رہا ہوں۔ جب صبح ہوئی فکر کیا کہ یہ خواب کس کے روبرو بیان کروں۔ پھر یہ خیال ہوا کہ بزرگ اس شہر میں سوائے حضرت خواجہ بایزیدؒ کے اور کوئی نہیں ہے اُن سے اس خواب کی تعبیر پوچھنی چاہیئے یہ خیال کرکے خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر تشریف لیگئے وہاں پہونچکر معلوم ہوا کہ آج شب میں شیخ نے انتقال فرمایا۔ یہ سنکر ایک نعرہ مارا اور بہزار خرابی بسبب کثرت ہجوم مکان کے اندر گئے اور جنازہ خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کو کندھا دیا آپنے آنکھیں کھولیں اور ارشاد فرمایا کہ اے علی تمہارے خواب کی یہی تعبیر ہے اور وہ عرش یہی جنازہ ہے۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ بتیس برس تک دعاگو عالم مجاہدہ میں رہا۔ اس عرصہ میں نہ دن کو جانتا تھا کہ روز ہے اور نہ شب کو شب۔ متحیر کھڑا ہوا تھا البتہ جب وقت نماز کا آتا نماز پڑھتا پھر عالم تحیر میں ہوجاتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس روز خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوگا انتقال سے تھوڑی دیر پیشتر آپ مجلس شریف میں تشریف لائے۔ تندرست تھے البتہ دو روز سے آپکے جسم مبارک میں درد تھا۔ الغرض ایک آدمی آیا اور ایک پرچہ کاغذ کا آپکے ہاتھ میں دیا آپنے اُس کاغذ کو ملاحظہ فرمایا اُس میں اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا تھا آپ اُس کاغذ کو دیکھتے ہی ایک حالت طاری ہوئی

ندا دی گئی کہ خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا۔ الغرض جب غسل دیکر جنازہ باہر لائے کسی کی مجال نہ تھی کہ جنازہ اُٹھائیں۔ سب متحیر کھڑے تھے ناگاہ آواز سخت آئی کہ تمام خلق ڈر کر ہٹ گئی پھر جمع ہو کر نماز پڑھی اور چاہتے تھے کہ جنازہ اُٹھائیں بفرمان خدائے عزوجل جنازہ ہوا میں معلق چلنے لگا اور خلق جنازہ کے پیچھے رواں ہوئی۔ اس خرقِ عادت کو دیکھکر بہت سے بیگانہ آئے اور مسلمان ہوئے۔ دفن کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ فرشتے جنازے کو اُٹھائے ہوئے تھے۔ حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز یہ حکایت بیان فرما کر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور رونے لگے اور ایک نعرہ مار کر بیہوش ہوگئے دیر تک بیہوشی رہی جب ہوش میں آئے یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ درکوئے تو عاشقان چناں جاں بدہند ؛ کانجا ملک الموت نہ گنجد ہرگز ؛ حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز یہ بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی آپ نماز میں مصروف ہوئے خلق اپنے مقام کو واپس گئی۔ الحمد للہ علی ذالک ؛

مجلس بست وچہارم تاریخ ۲۔ ربیع الاول ۵۶۶ھ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے اُس روز اس نحیف کو خلعت خاص عطا فرمایا۔ اُس روز بہت سے عزیزان اہل صفہ حاضرِ خدمت شریف تھے۔ آپ نے سب کی جانب مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ مولانا نظام الدین کو ولایت ہند عطا کی گئی اور صاحب سجادہ کیئے گئے۔ میں نے جس وقت یہ ارشادِ عالی سُنا دوبارہ حضرت مخدوم کے قدموں میں گر پڑا۔ آپنے ازراہ نوازش مجھے یہ کہکر اُٹھایا کہ "سر اُٹھا اے جہانگیر عالم" یہ کہکر فی الفور دستار مبارک حضرت خواجہ شہید المحبت قطب الدین اوشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو زینت دہِ سرِ مبارک تھی اپنے دست شفقت سے میرے سر پر رکھدی اور عصا بھی مرحمت فرمایا۔ اور خرقہ خواجگان چشت رضی اللہ عنہم اجمعین جو سلسلہ بسلسلہ چلا آتا تھا آپ نے دست مبارک سے اس نحیف کو پہنایا اور فرمایا کہ دوگانہ نماز شکرانہ ادا کرو۔ جب میں نماز پڑھنے کے واسطے مستقبل قبلہ ہوا آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور آسمان

کی جانب موجہ کیا اور ارشاد کیا کہ جاؤ خدا کے سپرد کیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ یہ سب میں
اس وجہ سے دیتا ہوں کہ تم دم واپسیں میرے پاس اجودھن میں موجود نہو گے اور یہ بہی واسطے تسلی
اس فقیر کے ارشاد فرمایا کہ میں بہی وقت وصال اپنے مرشد کے دہلی میں موجود نہتا۔ ہانسی میں تہا۔
اسکے بعد شیخ بدرالدین اسحٰق سے ارشاد فرمایا کہ مثال خلافت لکہکر انکو دو۔ شیخ بدر الدین اسحاق
نے حکم ہوتے ہی مثال تحریر کی اور حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنے دست مبارک
سے مجہے عطا فرمائی اور بغلگیر ہو کر ارشاد فرمایا کہ جاؤ خدا کو سونپا اور تم کو واصل بحق کیا۔ اس کے
بعد ارشاد کیا کہ ہانسی میں شیخ جمال الدین قدس اللہ سرہ العزیز سے ملاقات کرتے جانا۔ اسکے بعد
ارشاد فرمایا کہ اچہا آج اور ٹہیرو کہ عرس حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کل چلے جانا
اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کفایہ میں بروایت حضرت علی کرم اللہ
وجہہ لکہا ہے کہ تاریخ وصال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوم ماہ ربیع الاول ہے دس روز او
واسطے معجزہ کے رکہا تہا کہ اندام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بوئے خوش آتی تہی کہ تمام
عطریات عالم کی خوشبو پر سبقت رکہتی تہی۔ بعد وفات بہی ایسی ہی خوشبو آتی رہی جیسے حالت زندگی
میں آتی تہی ایک ذرہ بہی کمی نہ ہوئی تہی۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ اس معجزہ کو دیکہکر کئی ہزار
یہودی مسلمان ہوئے۔ ان دس روز میں کہانا غربا کو بکثرت تقسیم کیا جاتا تہا آپکے (صلے اللہ
علیہ وسلم) نو حجرے تہے نو روز انکے ہاں سے دیا گیا۔ دسویں روز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے اس قدر دیا کہ تمام خلق مدینہ نے سیر ہو کر کہایا۔ اس روز آپ دفن کیئے گئے۔ اسیوجہہ سے
مسلمان بارہویں ربیع الاول کو عرس کرتے ہیں اور اسی سبب سے آپ کی وفات ۱۲ ربیع الاول
کو مشہور ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ بتحقیق ثابت ہوا ہے کہ تاریخ وصال آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم دوم ماہ ربیع الاول ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کو بیماری لاحق ہوئی آپ تین روز مسجد میں تشریف نہ لائے تیسرے روز بلال رضی اللہ عنہ
نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن تہے آکر در حجرہ پر آواز دی الصلوۃ یا رسول اللہ

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اُٹھ کھڑے ہوئے، اور بلال رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابوبکر، عمر، عثمان، وعلی رضی اللہ عنہم کو بلا لاویں تاکہ مسجد کو چلوں پس آپ چاروں کے کندھے پر ہاتھ رکھکر تشریف لے گئے اور امامت کرنی چاہی الا نکر سکے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیش امام کیا۔ اصحاب رونے لگے اور آواز بلند ہوئی کہ جگر اُس سے پھٹتے تھے۔ المختصر نماز کے ادا کرنیکے بعد آپ حجرے کو لوٹ آئے اور اصحاب بادلِ پریشان واپس چلے گئے۔ مکان میں آپ ایک کالی کملی اوڑھ کر لیٹ گئے تھوڑی دیر میں ایک اعرابی نے آکر درِ حجرہ پر دستک دی اُسکی دستک سے لرزہ دیوار میں پڑا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دروازہ پر تشریف لائیں اور ارشاد فرمایا کہ اے اعرابی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سخت بیمار ہیں یہ موقع اور محل ملاقات کا نہیں ہے تجھے تکلیف ہوئی لوٹ جا۔ ہر چند حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا معذرت فرماتی تھیں الا وہ مطلق نہ سنتا تھا چنانچہ جب یہ آواز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گوش مبارک میں پہونچی آپنے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو طلب فرماکر ارشاد کیا کہ اے جان پدر یہ آواز اعرابی کی نہیں ہے یہ آواز اُس شخص کی ہے کہ اگر دروازہ بند کرو تو دیوار میں سے نکل آوے۔ یہ شخص فرزندوں کو یتیم کرنیوالا ہے اور عورتوں کو بیوہ کرنیوالا ہے۔ اسنے حرمت تیرے والد کی نگاہ رکھی جو اجازت طلب کرتا ہے اسے اجازت دو کہ اندر آوے اور جس امر کا اسکو حکم ہوا ہے انجام دے۔ در و دیوار سے نعرے بلند ہوئے کہ ملک الموت آتا ہے حضرت عزرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور زمین ادب چومی۔ آپنے ارشاد فرمایا بھیا جاؤ کیونکر آنا ہوا۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ مجھے آپکی زیارت کا حکم ہوا ہے اس لیئے حاضر ہوا ہوں اور حکم تھا کہ بے ادب وار نہ جانا جب طلب فرمائیں جاؤں اور نیز یہ عرض ہے کہ اگر آپ ارشاد فرمائیں تو روح پر فتوح آپکی قبض کروں ورنہ واپس چلا جاؤں۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ملک الموت ذرا صبر کرو اور تھوڑی دیر ٹھیرو۔ کہ بھائی جبرئیل علیہ السلام آتے ہیں۔ اسی اثناء میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے آپنے دریافت فرمایا کہ یا اخی جبریل یہ کیسا وقت حالک اہل

نے جواب دیا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جملہ ملائک آسمان طبقہائے نور ہاتھ میں لیئے ہوئے منتظر آنے روح پاک حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کھڑے ہیں اور دروازے آسمان کے کھلے ہوئے ہیں اور ارواح انبیا علی نبینا وعلیہم السلام منتظر آپکے تشریف آوری کی اور حوران بہشتی آپ کے دیدار کی مشتاق ہیں۔ رضوان (داروغۂ بہشت) نے بہشت کو سنوار رکھا ہے تاکہ آپ تشریف لاویں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے اخی جبرئیل میں تم سے یہ دریافت نہیں کرتا ہوں یہہ پوچھتا ہوں کہ میرے بعد حال میری امت کا کیا ہو گا۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بھی فرمان حق تعالیٰ ہے کہ آپ اپنے امتی میرے سپرد فرما دیجئے۔ فردائے قیامت آپکے سپرد کر دیئے جاویں گے۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ مقصود میرا یہی تھا۔ اسکے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ملک الموت علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ آؤ اور اپنا کام (جسکے لئے تم آئے ہو) شروع کرو۔ جوں ہی کہ ملک الموت علیہ السلام نے اپنا ہاتھ آپکے پاؤں میں لگایا آپنے فرمایا کہ پاؤں پارہ پارہ ہونے لگا۔ حضرت ملک الموت علیہ السلام نے اپنا ہاتھ اندر ڈالکر روح مبارک کو قبض کرنا شروع کیا۔ اسوقت ایک پیالہ سرد پانی کا بھرا ہوا آپ کے روبرو رکھا تھا حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر بار دست مبارک اُس پانی میں تر کر کے سینۂ مبارک پر پھیرتے جاتے تھے اور فرماتے تھے اللھم ھون علینا سکرات الموت یعنی بار خدایا تلخی جاں کندن آسان فرما۔ جس وقت حلق تک روح قبض ہوا تھی آپ ہونٹھ مبارک ہلاتے تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کان لگایا کہ سنوں آپ کیا فرما رہے ہیں۔ میں نے سنا کہ آپ یہ فرماتے تھے کہ الٰہی بحرمت جاں دادن محمد (علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام) بر امتیانش رحم فرما۔ الخ ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ الٰہی بحرمت جاں دادن محمد رحمت

گنی بر اُمیداں من ؛ آخر لفظ آپ کے یہی تھے۔ جس وقت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز اس حکایت کو بیان فرما چکے حاضرین مجلس مبارک نے ایک آہ کھینچی اور حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز نے ایک نعرہ مارا اور زار زار رونے لگے۔ حتیٰ کہ بے ہوش ہو گئے۔ جس وقت ہوش میں آئے مجھ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا جسکے واسطے جملہ عالم پیدا ہوا اور یہ مملکت اُسکی دوستی کی وجہ سے آشکارا ہوئی۔ جب اُس کو ہی عالم سے اُٹھا لیا۔ پس میں اور تو کون ہیں جو دم زندگی کا ماریں۔ ہم کو چاہیئے کہ اپنے تئیں چلنے والوں میں شمار کریں اور غفلت کا پردہ درمیان سے اُٹھا دیں۔ ہر وقت زاد و راحلہ کی تدبیر میں لگے رہیں کہ فردائے قیامت کو شرمندگی حاصل نہ ہو۔ جب حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز یہ بیان فرما چکے شمس دبیر نے اُٹھکر عرض کی کہ مجھ کو ایک مثنوی کلام خواجہ نظامی رحمۃ اللہ علیہ متضمن اسی معنی کی یاد آئی ہے اگر ارشاد عالی ہو سناؤں آپ نے اجازت بخشی شمس دبیر نے مثنوی پڑھنی شروع کی۔ حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز پر استماع اُس مثنوی سے ایسا اثر ہوا کہ ایک پہر بیہوش رہے وہ عجب باراحت وقت تھا۔ آپنے شمس دبیر کو پیرہن خاص عنایت فرمایا اور بعدہ تلاوت قرآن شریف میں مصروف ہوئے۔ آئندگان اجودھن سے ایسا سنا گیا کہ اس کے بعد ارتحال کے وقت تک آپ کسی سے مشغول نہیں ہوئے سوائے مشغولی حق کے۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ نظم کہ شمس دبیر نے پڑھی تھی یہ ہے۔ ؎

مثنوی

جہاں چیست بگذر ز نیرنگ او	رہائی نجوید کس از چنگ او
مقیمے نہ بینی دریں باغ کس	تماشا کند ہر یکے یک نفس
دریں چار سو ہیچ ہنگامہ نیست	کہ کیسہ بُرو مرد خود کامہ نیست
درو ہر دم از نو برسے میرسد	یکے مے رود دیگرے میرسد

جہاں گرچہ آرام گاہے خوش است	شتابندہ را نعل در آتش است
دو در دارد این باغ آراستہ	درو بند زین ہر دو برخاستہ
درانند ورِ باغ بنگر تمام	زدیگر درے باغ بیرون خرام
اگر زیرکی باگلش خو مگیر	کہ باشد از وماندنش ناگزیر
درین دم کہ داری بہ شادی بسیج	کہ آئندہ ورفتہ ہیچ است ہیچ
یکے را در آرد بہ ہنگامہ تیز	دگر را ز ہنگامہ گوید کہ خیز

نظامی سبک بار یاراں شدند
تو ماندی بہ غم غمگساراں شدند

تمام ہوئے فوائد سلوک جو زبان فیض ترجمان حضرت حریق المحبت شیخ الشیوخ العالم حضرت فرید الحق والشرع والملۃ والدین مسعود گنجشکر اجودھنی نور اللہ مرقدہٗ سے سُنے تھے وہ اس مجموعہ میں لکھے گئے۔ الحمد للہ علی ذالک ؀

تمام شد

راحت المحبین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؏

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد خادم خادمانِ درویشاں بلکہ تراب نعال اقدام ایشاں غلام احمد خاں اکبر آبادی ابن جناب فیض مآب سراج السالکین شمس العارفین تاج الصالحین محب الفقراء والمساکین فخر المتاخرین خاصہ خاصگان مولانا بالفضل والاولانا بالکمال حضرت مولانا مولوی غلام محمد خاں صاحب حنفی چشتی سلیمانی۔ متوطن قصبہ جھجھر از مضافات شہر شاہجہان آباد عرف دہلی عرض پرداز ہے کہ یہ رسالہ ترجمہ ہے کتاب مستطاب راحت المحبین کا جس میں حضرت سلطان المشائخ بدر الطریقت قطب الحقیقت سلطان العاشقین محبوب رب العالمین نظام الحق والشرع والدین محمد بن احمد بدایونی بخاری ثم الدہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملفوظات بابرکات کو حضرت طوطی ہند ملک الشعرا امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے بطریق مجالس جمع فرمایا ہے۔ للہ الحمد والمنۃ کہ یہ جوہر پنجم از جواہر خمسہ یعنی مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایک باب اور دو فصل میں تقسیم ہو کر اتمام کو پہونچا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

باب پنجم ترجمہ ملفوظات راحت المحبین از ملک الشعرا طوطی ہند امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ منقسم بر دو فصل۔

فصل اول مختصر حال حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی نظام الدین اولیا قدس سرہ العزیز از جانب بندۂ غلام احمد مترجم۔

فصل دوم ترجمہ ملفوظ راحت المحبین جمع کردہ طوطی ہند امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ

باب پنجم فصل اول۔

بنذرے از احوال برکت اشتمال حضرت سلطان المشائخ والاولیا فخر العاشقین محبوب رب العالمین نظام الحق والشرع والدین محمد بن احمد بدایونی بخاری ثم الدہلوی نور اللہ مرقدہ تبرکاً وتیمناً صورت تحریر یافت

واضح ضمیر منیر وابستگان سلسلۂ عالیہ چشتیہ بہشتیہ رضہ ہو کہ نام نامی واسم گرامی صاحب ملفوظ ہذا موسوم بہ راحت المحبین کا سلطان المشائخ محبوب الٰہی نظام الدین محمد بن احمد رضی اللہ عنہ ہے آپ از سادات حسینی ہیں کہ سلسلہ نسب آپکا اٹھارہ واسطوں سے حضرت امام الارض فی السمار سلطان الشہدار حضرت امام حسین الشہید فی الکربلا رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے کہ اسم مبارک والد ماجد حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز کا سید خواجہ احمد بن سید خواجہ علی الحسینی البخاری بن سید عبد اللہ بن سید حسن بن سید میر علی بن سید میر احمد بن سید میر ابی عبد اللہ بن سید میر علی اصغر بن سید جعفر بن سید علی الامام بن سید علی الہادی التقی بن سید امام محمد الجواد بن الامام الشہید حضرت امام علی موسی الرضا بن الامام موسی الکاظم الغیظ بن الامام الہمام حضرت جعفر الصادق بن الامام محمد الباقر بن الامام علی حضرت امام زین العابدین بن الامام فی الارض والسمار سلطان الشہدار حضرت امام حسین الشہید فی الکربلا رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین ؎ اور جد مادری بھی حضرت حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ عنہ کے نیز از سادات حسینی ہیں کہ سلسلۂ نسب از جانب مادر آپکا سلسلۂ نسب پدری حضور سے بعد چار واسطوں کے جاملتا ہے کہ نام مبارک آپکی والدۂ ماجدہ کا بی بی زلیخا بنت سید خواجہ عرب الحسینی البخاری بن سید محمد بن سید حسن رحمہم اللہ علیہم حضرت سید حسن نور اللہ مرقدہ جد مادری و پدری آپکے ہیں۔ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ حریق المحبت فرید الدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔ کتب سیر میں مرقوم ہے کہ آپکے دادا خواجہ علی بخاری اور آپکے نانا خواجہ عرب رضی اللہ عنہما بخارا سے وارد ہندوستان ہوئے اور مدت مدید تک لاہور میں مسکن گزین رہے۔ بعدہ شہر بدایوں میں جو اس زمانہ میں قبۃ الاسلام

تھا تشریف لائے اور سکونت اختیار کی خواجہ علی بخاری رضی اللہ عنہ کے ایک فرزند موسوم بہ خواجہ احمد تھے اور حضرت خواجہ عرب رح کے دو فرزند اور ایک دختر رابعہ عصر بی بی زلیخا رضے اللہ عنہا تھیں جبکہ ہر دو حضرات وطن مالوفہ سے بمعیت عازم ہند ہوئے اور بعدازیں لاہور میں بھی ساتھ ہی ساتھ اقامت گزین رہے اور بداؤں بھی ساتھ ہی آئے پس واسطے مزید استحکام اخوت رشتہ مناکحت خواجہ احمد و بی بی زلیخا رضے اللہ عنہما یا ندھا کہ ان دونوں نکیجبتوں سے ساعت سعید و آوان حمید میں حضرت سلطان المشائخ رضے اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رح کیا خوب فرماتے ہیں ؎ آفریں از خدائے بر پدرے ٭ کہ ازو ماند اینچنیں پسرے ٭ دللہ دُرّ لمن قال ؎ پدرے راکہ آنچناں خلف است ٭ مادرے راکہ اینچنیں پسراست ٭ آفتابش برآستین قباست ٭ ماہتابش برآستان درست ٭ ابھی آپ خورد سال ہی تھے کہ حضرت کے والد کو سفر آخرت پیش آیا اور سرزمین بداؤں میں مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ آپکی والدہ ماجدہ رابعہ عصر بی بی زلیخا رحمۃ اللہ علیہا بعد انتقال خواجہ احمد نور اللہ مرقدہ کے متکفل آپکی پرورش و تربیت کی ہوئیں جسوقت عمر شریف چار سال چار ماہ چار روز کی ہوئی آپکی والدۂ ماجدہ نے مکتب میں برائے تعلیم قرآن مجید و فرقان حمید بھیجا آپنے تھوڑے ہی عرصہ میں قرآن شریف پڑھا اور دیگر کتب متداولہ کی تحصیل سے فارغ ہوئے اُن ہی ایام میں کہ عمر شریف آپکی بارہ برس کی تھی اور آپ کتب لغت پڑھتے تھے۔ ایک شخص جسکا نام ابوبکر قوال تھا ملتان سے آیا آپکے اُستاد کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا حال بیان کرنا شروع کیا کہ میں نے شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں راگ گایا اور یہ اشعار پڑھے ؎ قد لسعت حیۃ الھوی کبدی (یعنی ہر آئینہ ڈسا ہے مار عشق نے میرے جگر کو) مصرعہ دوم اسوقت اُسکو یاد نہ آیا آپنے یاد دلایا وہ یہ حال دیکھکر آپکی جانب مخاطب ہوا۔ بعدہ ابوبکر مذکور نے حالات سفر اپنے بیان کرنے شروع کیئے اور خانقاہ شیخ بہاؤ الدین زکریا رح اور وہاں کے درویشوں کے مجاہدے کے ذکر میں بیان کیا کہ خانقاہ شیخ موصوف میں ہر شخص ذاکر ہے حتی کہ لونڈیاں جو آٹا گوندھتی ہیں ہنگام مشت زنی بھی ذکر سے فارغ و خالی نہیں رہتیں۔ میں ایک عرصے تک وہاں رہا۔ بعدہ روانہ ہوکر پاک پٹن میں آیا۔

اور وہاں زیارت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ سے مشرف ہوا آپ اس قدر باعظمت و ہیبت ہیں کہ حال شریف آپ کا اور درویشان خانقاہ کا میں بیان نہیں کر سکتا۔ ذات حضرت شیخ شیوخ العالم کی ایک عجب دریائے فیض ہے کہ آنیوالا کیسا ہی بدبخت ہو خانقاہ مبارک سے محروم نہیں جاتا۔ حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کو مجرد سننے اِن کلمات کے عشق غائبانہ حضرت شیخ شیوخ العالم قدس سرہ العزیز کا ہوا اور محبت شیخ الاسلام رضے اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ کے دل پر مستولی ہوئی کہ ہر حالت میں موافق شیوۂ محب ذکر خیر حضرت شیخ شیوخ العالم رضے اللہ تعالیٰ عنہ کا فرماتے تھے اُٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے اپنی اوقات مبارک ذکر خیر شیخ شیوخ العالم قدس سرہ سے معمور رکھتے۔ بدایوں سے بعد فراغت تحصیل برائے حصول علم دہلی تشریف لائے اور شمس الملک کی خدمت میں جو صدر ولایت دہلی تھے حاضر رہکر مقامات حریری کے چالیس مقالہ پڑھے اور علم حدیث کی سند حاصل کی بعدہ لشوق ارادت شیخ فرید الحق والدین رضے اللہ تعالیٰ عنہ اجودھن تشریف لے گئے۔ اسوقت عمر مبارک آپکی بیس سال کی تھی۔

نسخہ راحت القلوب جس میں حضرت سلطان المشائخ رضے اللہ تعالیٰ عنہ نے ملفوظات اپنے پیر کے جمع فرمائے ہیں خود ہی تحریر فرماتے ہیں کہ بتاریخ ۱۰ ماہ رجب المرجب ۶۵۵ھ ہجری دعاگو بمقام اجودھن حاضر خدمت شیخ العالم ہو کر شرف بیعت حضور سے مشرف ہوا آپنے نوازش بیحد فرمائی اور خرقۂ و نعلین چوبیں (کھڑاؤں) مرحمت کیں اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میرا ارادہ ولایت ہند کسی دوسرے شخص کو تفویض کرنیکا تھا مگر تم راستہ میں تھے کہ مجھے الہام ربانی ہوا کہ یہ نظام الدین کا حق ہے جب وہ حاضر ہو اُسے عنایت کرنا چاہیئے۔ میں یہ سنکر قدمبوس ہوا اور اُس شوق ملازمت کا بیان کرنا چاہا جو مجھے واسطے حضوری کے تھا الا زبان نے یاری ندی اور دہشت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی غالب آئی۔ آپنے روشنضمیری سے واسطے رفع ہیبت کے فرمایا کہ جائے دہشت و مقام خوف نہیں ہے لِکُلِّ دَاخِلٍ دَھْشَۃٌ (واسطے ہر داخل ہونے والے کے دہشت ہے) اور نیز زبان مبارک سے ارشاد فرمایا ؎ اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ ؛ سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ ؛

اخبار الاخیار میں شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ جس روز حضرت سلطان المشائخ رح شرف بیعت حضرت شیخ شیوخ العالم سے مشرف ہوئے آپ نے خدمت مرشد میں عرض کی کہ اگر حکم صادر ہو میں ترک تعلیم کرکے اوراد و نوافل میں مصروف ہوں۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ میں کسیکو تعلیم و تعلم سے منع نہیں کرتا یہ بھی کرو اور وہ بھی کرو۔ غالب اپنے مغلوب کو آپ ترک کرا دیگا۔ درویش کو کسیقدر علم ضرور ہونا چاہیئے۔ فرمان شیخ ہونے پر آپ خانقاہ میں مصروف یاد کردگار ہوئے اور طریقۂ مجاہدہ و ریاضت کا اختیار کیا۔ جیسا کہ ملفوظ مبارک راحت القلوب سے ظاہر ہے آپ آٹھ ماہ خدمت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز میں حاضر رہے کہ شیخ شیوخ العالم قدس سرہ العزیز نے کمالیت آپکی ملاحظہ کی اور خرقۂ خلافت سے ممتاز فرماکر دہلی روانہ کیا آپ دہلی تشریف لائے اور دہلی سے تین مرتبہ زمانۂ حیات حضرت شیخ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں برائے حصول زیارت جسمانی اجودھن تشریف لے گئے۔ مگر وقت رحلت حضرت شیخ شیوخ العالم رحمۃ اللہ علیہ اجودھن میں تشریف فرما تھے۔ منقول ہے کہ اوائل حال میں آپکو اس قدر تنگی معاش تھی کہ باوجود اتنی ارزانی کے کہ ایک پیسہ میں دو آدمی دونوں وقت بخوبی شکم سیر ہوتے تھے آپ کو کئی کئی روز تک زحمت فاقہ کشی کی کھینچنی پڑتی تھی۔ سیر الاولیا میں سید محمد مبارک المعروف بخواجہ امیر خورد رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے زبانی شیخ نصیر الدین محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ مجھہ سے خود حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ ان دنوں جب یہ دعاگو دہلی میں متصل دروازہ مندہ رہتا تھا دو دو تین تین روز گذر جاتے تھے کہ مجھے اور میرے متعلقان کو بالکل بوئے طعام نہ پہونچتی تھی۔ میری والدہ کی عادت تھی کہ جس روز گھر میں غلہ نہوتا مجھہ سے فرماتیں کہ "بابا نظام الدین امروز ما مہمان خدائیم"۔ مجھے سننے ان الفاظ سے ایسی خوشی ہوتی تھی کہ میں اسکو بیان نہیں کرسکتا اور فرط شوق و انبساط سے بالکل پروائے طعام نرہتی اتفاقاً ایک شخص بطریق نذرانہ ایک روپیہ کا غلہ والدہ کو دے گیا اسوجہ سے کئی روز متواتر کہانا نصیب ہوا۔ میں تنگ آگیا۔ اپنے دلمیں کہتا تھا کہ وہ کونسا روز ہوگا کہ والدہ فرماوینگی

کہ ما مہمان خدائیم۔ آخرش وہ غلہ ختم ہوگیا اور والدہ نے مجھ سے بروقت افطار کہا کہ بابا نظام الدین ما امروز مہمان خدائیم۔ مجھپر سنتے ہی ان الفاظ کے ایک حالت طاری ہوئی جو بہت باراحت تھی کہ اُسکی صفت بیان نہیں ہوسکتی صاحب سیرالاولیا تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ وقت تشریف آوری حضرت سلطان المشائخ بمقام غیاث پور خانقاہ مبارک میں دستر خوان پھرایا جاتا تھا کہ ساکنانِ خانقاہ کو عدم موجود دل علوفہ معلوم ہوجاوے۔

خود حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جبوقت سلطان معز الدین کیقباد (شاہ دہلی) نے شہر نو متصل غیاث[1] پور آباد کیا خلق کا مجھپر ہجوم ہوا آمد و رفت امرا و ملوک کی بکثرت ہوئی میرے دل میں آیا کہ اسجگہ سے چلاجانا مناسب ہے اسی اندیشہ میں تھا کہ اُسی روز عصر کے وقت ایک جوان صاحب جمال بغایت نحیف البدن آیا اور مجھے دیکھتے ہی یہ مثنوی زبان پر لایا۔ آنروز کہ مہ شدی نمیدانستی ٭ کانگشت نمائے عالمے خواہد شد امروز کہ زلفت دل خلقے برلود ٭ درگوشہ نشستنت نمیدار دسود ٭ آسکے بعد یہ بات کہی کہ آدمی کو اول مشہور نہونا چاہیئے اور جبوقت مشہور ہوا پھر اُسکو گمنام ہونیکا خیال نکرنا چاہیئے ورنہ فردائے قیامت حضرت رسول مقبول صلعم کے روبرو شرمندہ ہونا ہوگا۔ آسکے بعد کہا کہ کسقدر پست ہمتی اور کم حوصلگی کی بات ہے کہ خلق سے گوشہ گیر ہوکر حق سے مشغول ہوں بلکہ مردوں کا یہ کام ہے کہ باوجود کثرت آمد و رفتِ خلائق حق سے مشغول رہیں۔ جب وہ خاموش ہوا کسیقدر طعام موجود اُنکے روبرو رکھا الا اُنہوں نے نہیں کھایا۔ میں نے اسیوقت نیت کی کہ یہیں رہونگا۔ جبوقت میں نے یہ نیت کی اُنہوں نے ہاتھ کھانے میں ڈالا اور کسیقدر تناول فرمایا۔ پانی پیا اور چلے گئے۔ بعد اسکے میں نے اُنکو کبھی نہیں دیکھا جب حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیت اقامت درست فرمائی اللہ تعالیٰ نے اُنکو قبول تام عنایت فرمایا۔ خاص و عام بجانب حضرت کے رجوع لائے اور دروازے فتوح کے حضرت پر مفتوح ہوئے کہ ایک عالم نے اس سے فائدہ اُٹھایا۔

[1] جہاں آپکا مزار ہے اسجگہ کا نام پہلے غیاث پور تھا اب آپکے مزار کے باعث آبادی موجودہ کا نام درگاہ نظام الدین ہے ۱۲

حضرت باوجود اس شوکت وعظمت کے ریاضات اور مجاہدات میں رہتے تھے۔ کہتے ہیں کہ آخر عمر میں جب سن شریف اسی برس سے تجاوز کر گیا تھا آپنے بدرجۂ غایت مجاہدہ اختیار کیا ہر روز روزہ رکھتے اور بوقت افطار بہت ہی تھوڑا کھاتے۔ سحری اکثر تناول نفرماتے تھے حتیٰ کہ اہل خانقاہ نے عرض کی کہ مخدوم وقت افطار بہت کم کھانا کھاتے ہیں بعدہ سحری بھی تناول نہیں فرماتے اس سببسے آپکی قوت بہت کم ہوجاویگی۔ آپ یہ سنکر رو پڑے اور فرمانے لگے کہ بہت سے درویش و مساکین مساجد اور دکانوں کے گوشوں میں بھوکے پیاسے فاقہ زدہ پڑے ہوئے ہیں۔ اُن کا یہ حال ہو اور میں شکم سیر ہوں۔ اس حالت کی یاد آوری سے کھانا میرے حلق کے نیچے نہیں اُترتا ایسی ہی باتیں فرماکر زار زار رونے لگتے۔ گریہ موقوف نہونے پر لوگ دسترخوان سامنے سے ٹہالیتے اور خود حضرت سے منقول ہے کہ میں ایکمرتبہ ہنگام سفر ایکروز تنہا کشتی میں ہمراہ شیخ شیوخ العالم رضی اللہ عنہ کے سوار تہا۔ شیخ نے مجھ سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ دہلی میں مجاہدہ اختیار کرنا بیکار رہنا اچھا نہیں ہے روزہ ہمیشہ رکھنا۔ روزہ نصف راہ دین ہے اور دیگر اعمال نصف راہ دیگر۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ نظام الدین میں نے تیرے واسطے خدا سے چاہا ہے کہ جو کچھ تو طلب کرے اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے کرم سے تجھے عطا فرمائے۔ منقول ہے کہ آپ رات کو حجرۂ خاص کا دروازہ اندر سے بند فرمالیتے تھے اور تمام شب راز و نیاز میں مصروف رہتے صبح کے وقت دروازہ کہولتے۔ بوجہ شب بیداری چشمہائے مبارک سرخ رہتی تہیں جسکی نظر آپکے جمال مبارک پر پڑتی وہ تصور کرتا کہ ایک مست وطافح (مخمور) ہیں۔ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ اسی ضمن میں کیا خوب فرماتے ہیں ؎

تو شبانہ می نمائی بہر کہ بودی امشب ؛ کہ ہنوز چشم مستت اثر خمار دارد ؛

نقل ہے کہ پروانہ رہائی کسی شخص کا گم ہو گیا تہا اسے بہت تشویش تھی۔ خدمت شریف میں برائے طلب دعائے خیر حاضر ہوا آپکا وقت خوش تہا آپنے فرمایا کہ "حلوا بروح پاک حضرت گنجشکر بدہ"۔ وہ حسن اعتقاد سے روپیہ لیکر حلوا گر کی دُکان کو گیا اور حلوا مول لیا۔ حلوا بنانے والے نے حسب قاعدہ کاغذ میں لپیٹ کر شئے مطلوبہ دی۔ اُسنے کاغذ کو دیکہا وہی پروانۂ رستگاری تھا۔

منقول ہی کہ آپنے رحلت سے چالیس روز پیشتر کھانا بالکل چھوڑ دیا تہا۔ اور وقت غلبہ بیماری جب آپ بیہوش ہوجاتے اور پہر ہوش میں آتے ہی ارشاد فرماتے کہ میں نے نماز پڑھ لی ہے یا نہیں اگر کہا جاتا کہ آپ ادا فرما چکے ہیں ارشاد فرماتے کہ ایک مرتبہ اور پڑھ لوں پس مکرر سہ کرر نماز ادا فرماتے اور اکثر ارشاد فرماتے کہ ے میرویم و میرویم و میرویم ۔ جسوقت حضرت کا وقت قریب آیا آپنے اقبال خادم خانقاہ کو طلب فرمایا اور اُس سے ارشاد کیا کہ خانقاہ میں کسی چیز کو نرکھو کہ بروز حشر مجہہ سے حساب لیا جائیگا خادم اُسیوقت گیا اور تمام اسباب لُٹا یا الا لنگر میں کسیقدر غلہ جو علوفہ درویشاں برائے چند روز تہا باقی رکہا۔ اس حال کے دریافت ہونے سے آپ ناراض ہوئے اور فرمانے لگے کہ غلہ کس واسطے رکہہ چہوڑا ہے ابہی تقسیم ہو اور انبار خانوں میں جاروب پہیرو۔ اقبال نے حسب الحکم اُسیوقت انبار خانے کشادہ کیئے درویش و فقرا ایک ساعت میں جمع ہوئے اور تمام غلہ لوٹ کر چلے گئے انبار خانوں میں جہاڑو دیگئی ایک صاع بہی غلہ باقی نرکہا۔ اسکے بعد خادمان خانقاہ اور متوسلان حضرت نے خدمت گرامی میں حاضر ہوکر عرض کی کہ اللہ تعالی نے حضور کی عمر اس شان شوکت سے گذاری کہ بادشاہان عصر کو آپکی عظمت دیکہکر رشک و حسد ہوتا تہا۔ آپ کے سامنے ہم لوگونکو کسی سے ملتجی ہونے کی ضرورت نہ تہی۔ بعد مخدوم کے ہمارا کیا حال ہوگا۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میرے طریقے پر بیٹہے رہوگے میری خانقاہ میں تم کو اس قدر پہونچیگا کہ تمہاری حاجات کے واسطے کافی و وافی ہوگا۔

قصہ مختصر ذکر حالات و خوارق عادات حضرت سلطان المشائخ نور اللہ مرقدہ کے اسقدر ہیں کہ اس مختصر میں درج نہیں ہوسکتے۔ اگر ایک شمہ اُسکا بیان ہو فیصل بجائے خود ضخیم کتاب ہوجائے گی طالب صادق کو چاہیئے کہ رجوع بطرف کتب سیر (تاریخ) کرے۔ سیر الاولیا حضرت کے حالات و ارشادات میں جامع و مستند کتاب ہے۔ اس نیازمند داعی الخیر غلام احمد مترجم مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت رضے اللہ عنہم کا ارادہ ہے (ارادۃ اللہ الغالب) کہ ترجمہ ان فوائد بےبہا سے فارغ ہوکر سعادت ترجمہ کتاب مذکور حاصل کرے انشاء اللہ تعالی۔ وفات شریف آپکی بعد طلوع آفتاب بروز چہارشنبہ ہیجدہم ماہ ربیع الثانی ۷۲۵ھ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہوئی۔ مزار

مبارک آپ کا مرجع حاجات خلائق زیارت گاہ خاص و عام دہلی سے تین کوس بسمت دکن ہے مزار مقدس متبرک ہے۔ کسی نے یہ قطعہ آپ کی وفات کا خوب موزوں کیا ہے اللہ اسکو اجر عظیم عطا فرمائے ۔ نظام دو عالم شہ ماوطین ؛ سراج دو عالم شدہ بالیقیں ؛ چو تاریخ فوتش بجستم زغیب ؛ ندا داد ہاتف شہنشاہ دیں ؛ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ ۷۲۵

فصل دوم آغاز ترجمہ کتاب مستطاب راحت المحبین

مجلس اول روز دوشنبہ۔ بستم ماہ رجب المرجب ۶۸۹ہجری نبوی صلعم گفتگو درباره آفرینش مہتر آدم علیہ السلام واقع ہوئی۔ بندہ گنہگار امیدوار رحمت پروردگار خسرو لاچین کہ یکے از بندگان حلقہ بگوشان حضرت سلطان المشائخ ہے یاوری بخت سے دولت قدمبوسی حاصل ہوئی عزیزان اہل صفہ حاضر خدمت تھے بندہ واسطے عرض کرنے کے دست بستہ کھڑا ہوا تھا آپنے مجھے کھڑا ہوا دیکھکر ازراہ مکرمت فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور جو کچھ کہنا ہو عرض کرو۔ میں نے دوبارہ قدمبوسی کی آپ نے ازراہ نوازش مجھے اُٹھایا اور بار دیگر ارشاد فرمایا کہ تم کو اجازت ہے جو عرض کرنا ہو کرو۔ میں نے عرض کیا کہ اس نحیف نے قبل ازیں جس قدر انفاس نفیسہ زبان مبارک سے سنے تھے انکو قلم بند کیا کہ ایک کتاب مرتب ہوگئی۔ بندہ نے اُسکا نام افضل الفوائد رکھا ہے کتاب مذکور شرف ملاحظہ حضور سے مشرف ہو چکی ہے۔ اب میں طالب اجازت ہوں کہ جو ترغیب زبان مبارک حضرت مخدوم سے سنوں اُسے سلک تحریر میں لاؤں مگر میرا مدعا یہ ہے کہ حضور آئندہ ذکر حضرات انبیاء عظام علیہم السلام فرماویں کمال بندہ نوازی ہوگی۔ بندہ کی عرضداشت ختم ہوتے ہی آپنے مسکرا کر ارشاد فرمایا کہ بہت خوب میںنے تمہارے آنے سے پیشتر ہی یہ حکایت آغاز کی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا اے درویش عزیز سُن کہ جسوقت حق تبارک و تعالی نے خزانہ بلا پیدا کیا فر واسطے انبیاء اور اولیا کے پیدا کیا۔ فرشتوں نے جب اُس خزانہ کو دیکھا ہیبت سے پگھل گئے اور سر سجدہ میں رکھکر عرض کی کہ یہ خزانہ کن لوگوں کے واسطے ہے فرمان الٰہی ہوا کہ اے فرشتو

ہم اس نعمت سے فارغ ہو یہ نعمت ہمنے اپنے خلیفہ کے نصیب کی ہے۔ جسے ہم زمین میں پیدا کرینگے
یہ بلا حضرت آدم اور انکی اولاد کے واسطے ہے جو میرے محب ہیں اُنپر اس بلا کو نازل کرکے انکا
امتحان کروں گا اور جو شخص دعوای محبت کرے گا اُسپر یہ بلا بالخصوص نازل کیجاویگی وہ اُسکے
ایسے خواہشمند ہونگے کہ میں بلا نازل نکروں گا اور وہ بہزار آرزو خواہش کرینگے اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ اے درویش یہ طائفہ جو عشق دوست میں مستغرق ہے شب و روز بلا کی آرزومندی میں
گذارتا ہے کیونکہ جو بلا دوست کی جانب سے ہے وہ بلا نہیں بلکہ ایک نعمت ہے کہ از جانب دوست
ہدیۃً پہونچتی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک عاشق صادق ہر روز صبح اُٹھکر یہ دعا مانگتا تہا کہ یا الٰہی
رزق میرا سوا بلا کے دوسری شئے نکر کہ بہتریں خورش میری یہی تیری بلا ہے کسینے اُن سے دریافت
کیا کہ تم یہ بات کیسی کہتے ہو اُنہوں نے جواب دیا کہ یہ بیان میرا نہایت صحیح ہے کیونکہ امتحان دوست
کا بلا میں ہوتا ہے اگر میں اسکی خواہش نکروں ہر آئینہ درمیان سلوک ثابت قدم نہونگا
حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ بیان فرماکر آنکھوں میں آنسو بہر لائے اور یہ رباعی ارشاد فرمائی
رباعی ہر جا کہ بلائے تست برجانم باد ٭ چوں در رضائے تست برجانم باد ٭ گر بر سر
عاشقان بلا ہا باشد ٭ آنجملہ بلائے تست برجانم باد ٭ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت مہتر
آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور روح اُنکے قالب میں ڈالی گئی آپنے اُٹھنا چاہا اُسیوقت چھینک
آئی آپنے الحمد للہ کہا مہتر جبرئیل علیہ السلام کہڑے تہے آپنے جواب میں یرحمک اللہ کہا اُسی وقت
فرشتوں پر فرمان جاری ہوا کہ اے ملائکہ تم کہتے تہے کہ یہ قوم فساد کریگی اور ناحق خون بہاویگی
اب دیکہا اسنے اُٹہتے ہی حالانکہ پورا کھڑا بھی نہیں ہوا تہا میری حمد و ثنا میں رطب اللسان
ہوا۔ چنانچہ اس قصہ کا ذکر اللہ تعالی قرآن شریف میں فرماتا ہے وَیَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ
بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ اسوقت فرشتوں نے سر سجدہ میں رکہا اور موافق اس قول باری
تعالی کے عرض کی قَالُوا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ یعنے
تو جانتا ہے اور ہم کچھہ نہیں جانتے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب آپکے جسم میں روح داخل ہوئی

مہتر جبرئیل و میکائیل و اسرافیل علیہم السلام کو حکم ہوا کہ بہشت میں جاکر حلہ بہشتی لاؤ اور حضرت آدم علیہ السلام کو پہناؤ حضرت جبرئیل علیہ بہشتی لائے اور میکائیل براق اور اسرافیل نے تاج حاضر کیا اور حسب فرمان اللہ تعالی عز اسمہ حضرت آدم علیہ السلام کو پہنایا گیا حکم ہوا کہ براق پر سوار کرا کے بہشت میں لیجاویں اور تخت مرصع بٹھاویں جسوقت حضرت آدم تخت پر بیٹھے جملہ ملکوت کو حکم ہوا کہ حضرت آدم کو سجدہ کریں کقولہ تعالی وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ٥ پس جملہ فرشتوں نے سجدہ کیا الا ابلیس نے سجدہ نہ کیا سو وہ راندۂ درگاہ ہوا تمام فرشتوں نے یہ دیکھکر باواز بلند کہا۔ لعنت ابلیس ہو۔ یہ بیان فرماکر خواجہ دام اللہ تقواہ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا اے درویش ابلیس بیک لعنت مردود ہوا اس زمانہ میں بہت سے ایسے مسلمان ہیں کہ افعال قبیحہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور ہر روز ہزار ہا مرتبہ لعنت پروردگار اُنپر نازل ہوتی ہے اُنکو لعنت سے مطلق خبر نہیں محض غافل ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب حضرت آدم نے جنۃ الماوی میں مقام کیا اور تمام ملکوت سکنائے زمین و زماں نے اُنکا یہ اعزاز و اکرام و احترام دیکھا سب انکی جانب رجوع لائے بعد اسکے فرشتوں کو حکم ہوا کہ آدم علیہ السلام سے سبق پڑھا کریں کیونکہ اُنکو آپکے برابر علم نہ تھا۔ بعد اس کرامت کے حضرت آدم کو اختیار دیا گیا کہ آپ سب نعمتیں بہشت کی کہاویں الا دانہ گندم تناول نہ فرمائیں مگر خواہش حق اس میں تھی کہ انکو دنیا میں اُتارا جائے اور آتش عشق و ولولۂ محبت گندم اُنکے دلمیں ڈالی گئی کہ حسب قضا ایک دانہ گندم کہایا فوراً تاج کرامت سر سے گر گیا اور حلہ بدن سے الگ ہوگیا اور آپ برہنہ سر اور جسم عریاں ہوگئے درخت سے آواز آئی کقولہ تعالی فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى یعنی[1] اے عاصی بہشت سے باہر چلا جا کہ یہ جگہ تیرے رہنے کی نہیں ہے آدم درخت کے متصل جاکر اُس سے اعانت چاہتے تھے کہ ستر عورت کے واسطے کچھ ورق حاصل کریں درخت سے آواز آتی تھی کہ تم عاصی ہو ہم عاصی کے روادار نہیں چنانچہ جب آپ نے درخت انجیر کے متصل

[1] یہ آیت کا ترجمہ نہیں ہے بلکہ آواز درخت کی تفسیر (بیان) ہے ۱۲

جا کر اس سے اعانت چاہی اُسنے ستر پوشی کے واسطے کچہہ پتے دیئے۔ اللہ تعالی نے اس سے دریافت کیا کہ تونے کیوں پتے دیئے درخت انجیر نے عرض کی کہ یا آلہی میں نے اُسکی عزت ابتدائی دیکھی تھی اور مجھکو تیرے فضل سے یہ بہروسا ہے کہ آخر میں تو پہر اوسکی عزت ویسی ہی کردیگا اس سبب سے اپنے پتے دینے میں دریغ نہیں کیا پس فرمان آلہی ہوا کہ اے درخت انجیر میں نے تجھکو میان خلق عزیز کیا۔ کتب تفاسیر میں ہے کہ آدم علیہ السلام بہشت سے کوہ سراندیپ (جواب لنکا یا جزیرۂ سیلون کے نام سے مشہور ہے) کی سرزمین میں اُترے اور مقام کیا تین سو برس تک اس زلّت (لغزش) کی وجہ سے روتے رہے چنانچہ گوشت و پوست اُنکے رخساروں کا بہ گیا تھا اور چڑیوں نے آکر اُنکے رخساروں میں گہونسلے بنالیئے تھے اُنکو خبر بھی نہ تھی۔ آپکے آنسوؤں سے زمین تر ہوگئی اور گہاس اُگ کر اس قدر بلند ہوگئی تھی کہ وجود مبارک اُس میں پوشیدہ ہوگیا تھا حضرت خواجہ ادام اللہ برکاتہ یہ بیان فرماکر چشم پر آب ہوگئے کہ اے آغاز صبح اربعین صباحا اسی مقام سے ہے جب آنکھہ کہولی نظر جمال عشق پر پڑی آخر اسی شعلہ نے اثر کیا شارستان بہشت سے پاؤں اُٹھاکر موتھہ طرف خرابۂ دنیا کے رکھا کیونکہ سبق عشق کی تکرار بہشت میں نہیں ہوسکتی تھی مگر خرابۂ دنیا میں کہ قول ان اشد البلاء فی الاولیاء واشد منہا فے الانبیاء درست آوے۔ اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بہر لائے اور ارشاد فرمایا کہ اے عاشقوں نے بلا کو ساتھ آرزو و خواہش کے زاری سے چاہا ہے تب واصلان حق سے ہوئے ہیں۔ المحبۃ فی المحبین اسکے بعد ارشاد فرمایا اول شخص جسنے دنیا میں سب سے پہلے بلائے عشق قبول کی وہ آدم صفی علیہ السلام تھے خمیر آدم علیہ السلام کا خاک بہشت سے تھا اگر خاک بہشت حضرت آدم علیہ السلام کی سرشت میں نہوتی اُنکی اولاد کو بھی عشق نہوتا جبکہ اول عشق ان کو ہوا اثر اُن کا اُنکی اولاد میں باقی رہا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو ولولہ عشق آلہی اولیا میں ہے وہ سب حضرت کے طفیل سے ہے۔ یہ بیان فرماکر آپ آنکھوں میں آنسو بہر لائے اور یہ رباعی ارشاد فرمائی

رباعی از بہر رخ تو مبتلا مے باشم ؛ واندر غم عشق تو بلا میباشم ؛ دریا د جمال تو چنان

مشغولم * کز خود خبرے نیست کجا میباشم * آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو ایک عرصہ عجز وزاری کرتے گزرا فرمان الٰہی ہوا کہ روزہ ہائے ایام بیض رکھو کہ توبہ تمہاری قبول ہو۔ آپنے روزے رکھنے شروع کیے کہ توبہ حضرت آدم کے بعد تین سو برس کے مقبول ہوئی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش ایک مدت کے بعد حضرت آدم علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ آپ بہشت میں بھی رہے اور اس دنیا میں آئے ایک عرصہ گذرا آپکو کبھی اپنی مراد بھی حاصل ہوئی صفی اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ ہاں جب میں تین سو برس بلا میں مبتلا تھا اُسوقت مجھے میری مراد حاصل تھی ہر الم و رنج جو اُسوقت مجھپر ہوتا تھا باعث کشائش ایک سر (راز) تھا۔ حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ بیان فرمارہے تھے کہ چھ نفر درویش خانقاہ میں آئے اور حاضر خدمت ہوئے مگر سلام جو سنت الاسلام ہے نکیا اور نہ تعظیم وغیرہ کی بلکہ صحن جماعت خانہ میں کھڑے ہوکر رقص کرنے لگے تھوڑی دیر میں بیٹھ گئے اُن درویشوں کے زبان میں لگام نہ تھی جو چاہتے تھے خواہ اچھی بات ہو یا بُری بکتے تھے خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے اپنے اس خلق محمدیؐ سے جو حضرت کو حاصل تھا اُنکے کہنے سننے کی پروا نکی بلکہ مجھسے اور مولانا فخر الدین زرادی اور میرے لڑکوں سے کہا کہ طعام ماحضر لاکر ان درویشوں کے سامنے رکھو۔ بعد کھانا کھانیکے اور جو آنکو مطلوب ہوگا عطا کیا جاوے گا۔ ہم لوگ حسب فرمان مخدوم کھانا لیکر اُنکے پاس گئے اُنہوں نے طعام ہمارے ہاتھ سے لیکر پھینکدیا اور سخت سُست کہنے لگے۔ ہم حیران تھے کہ اگر حضرت یہ حال دریافت کرینگے تو کیا کہینگے الغرض ہمارے عرض کرنے سے پیشتر یہ حال حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر کو معلوم ہوا حضرت کسیقدر کھانا لیکر اُنکے سامنے آئے اور چند خادم بھی کھانا لیئے حضرت کے ساتھ تھے آپنے درویشونکو سلام کیا انہوں نے رد نکیا (یعنی جواب سلام نہ دیا) اور نہ التفات کیا خواجہ ذکر اللہ بالخیر کھانا لیئے ہوئے معذرت کرتے تھے اور وہ اپنی بیہودہ سرائی میں مشغول تھے اس ہنگامہ میں تھوڑی دیر گذری پھر خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے اُنسے کہا کہ اے درویشو اس کھانے کو کیوں نہیں کھاتے کیا یہ کھانا اس کھانے سے بھی گذرا ہوا ہے جو تم نے قرآن میں کھایا تھا۔ یہ اُس طعام سے صدہزار بار بہتر ہے۔ درویش

اسبات کے سنتے ہی حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر کے قدموں میں گر پڑے اور اٹھکر ایک پاؤں سے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ تکلیف نہ فرمائیں بیٹھ جائیں ہم کہانا کہاتے ہیں ہم نے صرف آپکو مرد پایا ہے۔ اس واقعہ کے بعد حضرت خواجہ ادام اللہ بقاوہ تشریف لیگئے بندہ اور مولانا فخر الدین زرادی رح اُن درویشوں کو کہانا کہلانے لگے۔ جب وہ کہانے سے فارغ ہوئے۔ ہم نے سوال کیا کہ آپ ہم کو وہ ماجرا بتلائیں جو باعث انفعال آپ کا ہوا درویشوں نے کہا کہ وہ معاملہ اس طرح سے ہے کہ ہم بجانب قرن مسافر تھے ایک ایسے مقام میں پہونچے جہاں آبادی کا نشان نہتا۔ ہم لوگ اُس وادی میں بسبب نملنے خورش کے بہت حیران ہوئے تین روز تک مطلق بوئے طعام نہ پہونچی۔ جب جان سے تنگ آئے اور اُس مقام پر پہونچے جہاں ادیس قرنی نے اپنے بتیس دانت توڑ کر زمین میں دفن کیے ہیں۔ قصہ مختصر ہمنے زیارت کی اور فارغ ہوکر آگے روانہ ہوئے راستہ میں مرا ہوا اونٹ پڑا تہا کہ گوشت اسکا سڑا اور چمڑا اسکا الگ ہوا صرف ہڈیاں باقی تھیں از بسکہ بھوک کی ازحد تکلیف تھی کیونکہ کئی روز کہائے ہوئے ہو گئے تھے آپس میں صلاح کرکے کسیقدر گوشت اُس مرے ہوئے اونٹ کا کاٹ کر چقماق سے آگ جلا کباب کرکے کہایا۔ یہ ایک راز تہا کسیکو ہمارے اس حال سے خبر نہ تھی آج خواجہ نظام الدین نے اس سر کا مکاشفہ کیا۔ حضرت کا یہ کشف دیکھکر ہمیں اقرار ہوا کہ درویشی یہی ہے جو خواجہ نظام الدین کو حاصل ہے۔ اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا میںنے زبانی شیخ الاسلام فریدالدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ کے سنا ہے کہ ایک مرتبہ میں بغداد جاتا تہا مسجد کہف میں شیخ احدالدین کرمانی رح اور کئی اصفیائے زمانہ سے ملاقات ہوئی اُنکی مجلس میں یہ ذکر تہا کہ اسکی وجہ کیا ہے کہ بنی آدم کی صورتیں اور انکے اطوار ایک دوسرے سے مختلف ہیں اس تذکرہ میں حضرت شیخ احدالدین کرمانی رحنے ارشاد فرمایا کہ میں نے کتاب الآثار انبیا میں لکھا دیکہا ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ راوی حدیث نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالی نے آدم صفی اللہ علیہ السلام کو کن عناصر سے پیدا کیا کہ اُنکے فرزندونکی صورتیں اور طبائع مختلف ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا کہ اے جان

عباس حق سبحانہ وتعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے موہنہ کو زمین کعبہ سے اور سر کو خاک بیت المقدس سے اور پوست کو خاک بہشت سے اور ٹھوڑی کو خاک کوثر سے اور بھوؤں اور آنکھ کو خاک دنیا سے اور دونوں پیروں کو خاک زمین ہند سے اور اُنکے اعصاب کو خاک مجمع الجزائر سے پیدا کیا پس اے عبد اللہ عباس اگر اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو ایک ہی جگہ کی مٹی سے پیدا کرتا اُنکی اولاد ایک ہی صورت ہوتی اور ایک دوسرے سے مشخص نہ کیا جاتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب حضرت آدم دنیا میں کوہ سراندیپ پر اُتارے گئے آپنے کوہ سراندیپ پر بیٹھکر غم بہشت سے رونا شروع کیا اور اسقدر روئے کہ اثر اُنکے گریہ کا پہاڑ اور پتھروں پر بھی ہوا کہ وہ بھی آپکا رونا دیکھکر رونے لگے پس اللہ تعالیٰ نے واسطے تسکین آدم کے ایک مکان یاقوت سرخ کا بہشت سے پردۂ دنیا میں اُتارا اور وہ اُس جگہ نصب کیا جہاں آج خانہ کعبہ ہے۔ جسوقت وہ نصب ہوچکا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اُسکی زیارت کا حکم دیا اور فرشتوں کو حکم دیا گیا کہ جب وہ حج کو آویں اُنکو مناسک حج کی تعلیم دو۔ حضرت آدم نے حج کیا اور ہرسال اکثر تبہ واسطے حج کے جاتے تھے اب اُس مکان کو آسمان چہارم پر مقابل خانہ کعبہ کے رکھا ہے اور ستر ہزار فرشتے ہر روز اُسکے گرد طواف کرتے ہیں اور تا روز قیامت اسیطرح کرتے رہیں گے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت کسیکا کام کمالیت کو پہنچتا ہے جس جگہ کہ خزانہ بلا ہے اُسپر نامزد کرتے ہیں واسطے اثبات فقر اُسکے کے کہ طاقت اُٹھانے ہماری بلاؤں کا رکھتا ہے یا نہیں اگر درویش صاحب کمال ہے تمام بلاؤں کا طعمہ کرجاتا ہے بلکہ فریاد ھَل مِن مَزِید کرتا رہتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ فریدالدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ کے سنا ہے فرماتے تھے کہ سفر بخارا میں ایک بزرگ سے ملاقی ہوا وہ غار میں مصروف عبادت تھے ازحد بزرگ صاحب دل و صاحب نعمت و صاحب نفس تھے اُنکی بہت بڑی ہیبت و عظمت تھی۔ الغرض جب مجھے اُنکی قدمبوسی حاصل ہوئی مجھے بیٹھنے کی واسطے ارشاد فرمایا میں حسب الاجازت بیٹھ گیا۔ ایک نور اُنکے روئے مبارک سے ساطع تھا۔ مجھ سے مخاطب ہوکر فرمانے لگے اے فرید ساٹھ برس سے میں اس غار میں بیٹھا ہوں ہر روز طرح طرح کی بلائیں مجھپر نازل ہوتی ہیں اور میں ان سب کا طعمہ کرتا ہوں بلکہ

بلکہ جس روز مجھ پر بلا نازل نہیں ہوتی میں بہزار خواہش و آرزو طلب کرتا ہوں کیونکہ
اور محب بلاؤں پر صبر کرنے سے پہچانا جاتا ہے اسیوجہ سے محب بصد خواہش اُسے چاہتے ہیں۔ اسکے
بعد ارشاد فرمایا اے فرید یہ راہ راستاں ہے جس نے اس راستہ میں سچائی سے قدم رکھا اور
دعوی محبت کیا ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر بلائیں اُسپر نازل کیجاتی ہیں۔ پس صادق کو چاہیئے کہ صبر کرے
جسوقت حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر اس حکایت کو تمام فرما چکے ہائے ہائے کرکے رونے لگے اور یہ رباعی
زبانِ مبارک سے ارشاد فرمائی **رباعی** در عشق ہمہ درد و جفاہا باشد ٭ واندر رہِ عشق تو بلاہا باشد
پس مرد ہم اوست درره عشق کہ او ٭ پیوستہ بعشق در جفاہا باشد ٭ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالی اولیاء اللہ کے ساتھ دنیا میں
کیا معاملہ کرتا ہے آپنے ارشاد فرمایا یفعل اللہ باولیائہ فی الدار الدنیا ما یفعل اللہ باعدائہ
فی الدار العقبیٰ یعنی اللہ تعالی اپنے دوستوں کے ساتھ دنیا میں وہ معاملہ کرتا ہے جو اپنے اعدا کے ساتھ
دار آخرت میں کرے گا۔ یعنی اس دار فانی میں اولیاء اللہ رنج و محن میں گرفتار ہوتے ہیں اور بلائیں
اُنپر نازل کی جاتی ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت شبلی رح کی آرزو تھی کہ شیطان کو دیکھیں
ایک شب شیطان خواب میں دکھلائی دیا آپکو اُس سے خوف معلوم ہوا شیطان نے کہا مت ڈرو
میں ابلیس ہوں۔ شیخ شبلی نے اُس سے کئی سوال کیے منجملہ اُسکے پوچھا کہ تجھے کسیوقت اولیائے
خدا پر دسترس ہوتی ہے یا نہیں ابلیس علیہ اللعن نے جواب دیا کہ ہاں ایک وقت سماع مجھے دسترس
حاصل ہوتی ہے۔ کہ جب وہ غیر حق کے واسطے سماع سنتے ہیں دل اُنکے بیہوش و غافل ہوجاتے ہیں
اُسوقت مجھے دسترس حاصل ہوتی ہے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا
کہ رنجیدہ کرنا مومن کے دل کا رنجیدہ کرنا اللہ تعالی کا ہے۔ اے درویش مومن وہ ہے کہ اگر وہ مشرق
میں ہو اور مغرب میں ایک مسلمان بھائی کو تکلیف پہونچے اُسے اُسکے رنج کا فکر و خیال ہو۔ اسکے
بعد ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ نے مہتر خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ مسلمان کا رنجیدہ کرنا کیسا
ہے آپنے جواب دیا کہ اُسکا رنجیدہ کرنا اللہ تعالی کا رنجیدہ کرنا ہے۔ میں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ

علیہ وسلم کی زبانی سنا ہے کہ جس نے مؤمن کو دکھ پہونچایا اُسنے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُسنے حق سبحانہ و تعالیٰ کو ایذا دی اور دوسرے حکم اُسکا یہ ہے کہ مؤمن کا آزار دینے والا خانہ کعبہ کے انہدام میں اعانت کرتا ہے اسکے بعد گفتگو سعایت (یعنی غمازی) کرنیکے بارے میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اقبح الافعال (بدتر از ہمہ کار) غمازی کرنا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس روز یوسف علیہ السلام کو اُنکے بھائیوں نے کنوے میں ڈالا اور ایک بھیڑیے کو پکڑکے حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں لیگئے کہ اسنے یوسف کو ہلاک کیا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اُس بھیڑیے سے پوچھا کیا تو نے میرے یوسفکو ہلاک کیا ہے اُسنے جواب دیا کہ خیر (یعنی نہیں) آپنے دوبارہ اُس سے دریافت فرمایا کہ آیا یہ جانتا ہے کہ یوسف کہاں ہے؟ اُس نے جواب دیا اے حضرت مجھے معلوم نہیں اگرچہ میں جانور ہوں مگر عیب جوئی و عیب گوئی نہیں کرتا۔ اس کے بعد خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ شب معراج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فرقہ گنہگاروں کا دیکھا کہ اُنکی زبانوں میں سوراخ کردیئے گئے ہیں۔ اور رگیں اُنکی لٹک رہی ہیں آپنے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ لوگ کون ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ یہ لوگ غماز تھے اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ کعبہ میں ایک پتھر ہے اسکو حجر اسود کہتے ہیں۔ منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو بوسہ دیا ہے اور لب مبارک آپکے اُس پتھر سے لگے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے حالت اسلام میں روئے مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ دیکھا اسکے ستر برسکے گناہ معاف کیئے جاتے ہیں اور بعد نقل آنحضرت حجر اسود کی زیارت کا بھی یہی ثواب ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ ایک عزیز نے ابلیس علیہ اللعنۃ سے پوچھا کہ شب بیکار تیری کا کیا ہوا اُسنے جواب دیا کہ جس روز اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا کیا میں اور ستر ہزار فرشتے اسکے دیکھنے گئے۔ دوزخ میں کئی منبر تھے ایک منبر سب سے زیادہ بلند تھا میں نے مالک یعنی داروغہ دوزخ سے دریافت کیا کہ یہ منبر کسکے واسطے ہے اُسنے جواب دیا نام تو مجھے معلوم نہیں الا یہ منبر ایک فرشتہ کا ہے کہ وہ راندۂ درگاہ حق تعالیٰ ہوگا۔ یہ سُنتے ہی اُس منبر پر چڑھا اور بیٹھ گیا اور خیال کیا کہ یہ

منبر میرے واسطے ہے یہی سبب میری پھٹکار کا تہا کہ رحمتِ حق سے ناامید ہوا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے دعا مانگی تھی کہ آلہی مجھے بارہ ہزار زبانیں دے کہ ہر زبان سے تیرا ذکر کروں اللہ تعالیٰ نے اُنکی دعا قبول کی اور بلائے کرماں (کیڑوں) میں مبتلا کیا حضرت ایوب علیہ السلام کے جسم میں بارہ ہزار کیڑے تھے اور سب تسبیح حق میں مشغول رہتے تھے اسکے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے کہ انبیاء و اولیاء نے بلائیں ساتھ آرزو کے چاہی ہیں اُسوقت اُنہیں قرب باریتعالیٰ کا حاصل ہوا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے مناجات میں کہا کہ یا آلہی ہرگز کوئی شخص عبادت کے ذریعہ سے تیری بارگاہ میں نہیں پہونچ سکتا تاوقتیکہ تو بلائیں اُسپر نازل نکرے پس بلا حضرت زکریا علیہ السلام پر نازل ہوئی اور وہ آرہ ہزار دانتوں کا تہا اُس سے اُنکے جسم کو چیرا اور اُنہوں نے صبر کیا اب منزل گاہ عزت تک پہونچے: اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایکمرتبہ خلیل اللہ علیہ السلام نے جناب باری میں عرض کی کہ بار آلہا مہمان طعام بہت ہیں مگر مہمان طالب جان نہیں فرمان ہوا کہ اے ابراہیم جب تک ہم تجھکو بلا کی کسوٹی سے آزمانہ لینگے اسوقت تک تجھے محب نہ جانینگے۔ پس اے درویش اس راہ میں کل جفا و بلا ہے مرد کو چاہیئے کہ بلا و جفا دوست میں ثابت قدم رہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ ایک عارف نے بلاؤں کی سختی سے تنگ آکر عرض کی کہ آلہی مجھ میں زیادہ طاقت نہیں فوراً فرمان ہوا اگر اس نعمت کی طاقت نہیں ہا تہ اس طریقہ سے اُٹھا کہ یہ بلائیں دوسرے کو دیجائیں۔ حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر یہ بیان فرماکر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے کہ میں نے ایک درویش کی زبانی یہ شعر کس قدر اچھا سنا ہے ؎ داری سرما وگرنہ دور از بر ما: ما دوستی کسیم تو نداری سرما: اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کسی زمانہ میں ایک اعرابی مع چار خورد سال اطفال کے جو بدن سے ننگے اور اس قدر بھوکے تھے کہ پیٹ اُنکا بسبب شدت بھوک کے پیٹھ سے جا لگا تہا۔ اپنی جھولی پتھروں سے بھر کر نزدیک خانہ کعبہ کے آیا اور غصہ سے جانب خانہ کعبہ مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ مجھے اور میرے بچوں کو کہانا ملے ورنہ ان پتھروں سے خانہ کعبہ کو

خراب کرتا ہوں وہ یہ کہہ رہا تہا کہ ایک ہاتھ بام خانہ کعبہ سے ظاہر ہوا ایک ہزار دینار کا توڑا اس
ہاتھ میں تہا آگے اس اعرابی کے ڈالا اعرابی نے کہا کہ اسکو میں کیا کروں مجھے دو روٹیاں مطلوب
ہیں اُسیوقت دو روٹیاں پیدا ہوئیں جو اعرابی نے بخوشی کہائیں اور اپنے لڑکونکو بھی دیں۔ جسوقت
وہ کہانا کہانے سے فارغ ہوا عوام الناس نے اس سے سوال کیا کہ یہ کیا بیوقوفی ہے کہ توڑا اشرفیوں
کا رد کیا اور دو روٹیوں پر قناعت کی۔ اعرابی نے جواب دیا کہ مقصود میرا زر نہتا۔ مقصود صرف
نمک تہا کہ روٹی کہا کے حق نمک بجالاؤں حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ حکایت بیان فرماکر رونے
لگے اور ارشاد فرمایا کہ نمک کا بہت بڑا حق ہے آدمی کو لازم ہے کہ حق نمک نگاہ رکہے۔ اسکے بعد
گفتگو پردہ پوشی کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ عہد حضرت شیث علیہ السلام میں ایک
شخص کا گدہا گم ہوگیا تہا اُسنے بعد تجسس بسیار حضرت شیث علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی آپنے
ازراہ ترحم سات شبانہ روز اُسکے حق میں دعا کی الا گدہا نہ ملا ساتویں روز جبرئیل علیہ السلام حضرت شیث کے
پاس آئے اور کہنے لگے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میں پردہ پوش ہوں کسیکا پردہ فاش کرنا نہیں چاہتا آپ دعا سے
ہاتھ اُٹھائیں کہ یہ دعا قبول ہوگی۔ اُسوقت حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکہوں میں آنسو بہر لائے اور ارشاد
فرمایا کہ درویش کو پردہ پوشی کرنی چاہیئے کہ سلوک میں پردہ پوشی تمام عبادات سے افضل ہے اور پردہ پوشی
کے یہ معنی ہیں کہ عیب دیکھکر چھپاوے کسی سے اُسکا ذکر نکرے۔ یہ صفت اللہ تعالی کی ہے درویش کو
متصف باوصاف اللہ ہونا چاہیئے۔ اسکے بعد گفتگو چاند گرہن اور سورج گرہن کے بارہ میں واقع
ہوئی کہ خسوف اور کسوف کا کیا سبب ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج زیر قبہ فلک دو آدمیوں کو
دیکہا کہ گلہ امت کا کر رہے تہے کہ الٰہی ہم اُنکے گناہ سے عاجز آگئے ہیں تیرے حکم کے منتظر ہیں
اگر تو حکم دے ہم اُنکو ہلاک کریں اُسوقت اُنکو فرمان پہونچا کہ ہم تم دونوں سے زیادہ دیکہنے
اور جاننے والے ہیں اُنکا کوئی گناہ ہمسے پوشیدہ نہیں ہے اس امرسے تمکو کچھ واسطہ نہیں میں آمرزگار
ہوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُسجگہ موجود تہے جسوقت آپنے یہ فرمان سنا غصہ سے گیسوئے

کے اور چونکی آفتاب کی کمرٹی اور بنظر عتاب کے اُنکو دیکھا فوراً چہرۂ آفتاب و ماہتاب کا سیاہ ہوگیا۔
مالک (داروغۂ دوزخ) اُسجگہ موجود تھے آپنے آفتاب و ماہتاب کو اُنکے حوالہ کیا اور ارشاد فرمایا کہ
انکو گرد آسمان کے پہراؤ۔ اس دنیا میں یہی رسم ہے کہ جو شخص چغلخوری و عیب جوئی کرتا ہے منہ
اُسکا سیاہ کرتے ہیں۔ اور کوچہ و بازار میں پہراتے ہیں الغرض جسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم معراج سے واپس تشریف لاتے تھے آفتاب و ماہتاب دوڑکر آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے قدوم مبارک میں گرے اور عرض کی کہ یارسول اللہ آپ اپنے خلق عظیم سے ہمارے حق میں
دعا فرماویں کہ نور بازگشتہ ہمارا واپس ہو۔ ہم اپنے ارادہ سے مستغفر ہیں آئندہ کبھی شکایت
زبان پر نہ لاوینگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ازروے ترحم اُنکے حق میں دعا کی نور بازرفتہ
اُنکا واپس ملا۔ الا آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری وفات کے بعد ہر سال اسیطرح سے ایک یا دو مرتبہ
تہوڑے عرصہ کے لیئے نور تمہارا لیا جاویگا اور چہرہ تمہارا سیاہ ہوگا اُنہوں نے روکر عرض
کی کہ یارسول اللہ جب آپ موجود نہ ہونگے ہمارے حق میں کون دعا کرے گا۔ کہ قصور ہمارا معاف
ہو۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ میری امت تمہارے حق میں دعا کرے گی۔ انکے بالاخانہ ہونگے جسوقت
کسوف و خسوف ہوگا وہ بالاخانوں پر چڑہیں گے اور مجھپر درود بھیجیں گے اور استغفار کرینگے
اُسوقت تم کو نور واپس ملیگا۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ میں نے
ایک حدیث اس مضمون کی دیکھی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ جس شخص نے
ایک مرتبہ مجھپر درود بھیجا تمام عمر کے گناہ اُسکے معاف کیئے جاتے ہیں اور اُسکو بروز محشر پلصراط
گذرنے کو ایک نور دیا جاوے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس روز حضرت آدم کو پیدا کیا۔ آنحضرت
کا نور اُنکی پشت مبارک میں رکھا۔ اور فرشتونکو حکم دیا کہ نماز باقتدا آدم صفی اللہ علیہ السلام پڑہیں
اسی جگہہ سے مفسر دلیل پکڑتے ہیں کہ اصل میں سجدہ آدم کو نہتا مگر نور محمدی کو تہا الغرض آدم
علیہ السلام نے مناجات کی کہ یا آلہی وہ نور مجھے دکھلا وہ نور پشت سے پیشانی آدم علیہ السلام میں منتقل کردیا گیا
بہشت کی حوریں اُس نور کو دیکھتے ہی بے اختیار ہوگئیں اور شب و روز حضرت آدم کی خدمت

ہیں دست بستہ حاضر رہتی تھیں اسکے بعد حضرت آدم نے دعا مانگی کہ بار الٰہی اس نور کو ایسی جگہ منتقل فرما کہ آٹھ پہر میں اُسے دیکھتا رہوں وہ نور پیشانی سے انگشت شہادت حضرت آدم علیہ السلام میں منتقل کیا گیا۔ ایک مدت تک انگشت سبحۂ آدم علیہ السلام میں رہا۔ ایکروز حضرت آدم سوتے تھے وہ نور غائب ہوا جسوقت آدم علیہ السلام بیدار ہوئے نور نظر نہ آیا۔ دیوانہ و بیقرار ہوئے۔ سرگرداں بہشت میں ڈھونڈھتے پھرتے تھے۔ جب نزدیک درخت گندم کے پہونچے ایک پرتو اُس نور کا درخت گندم میں نظر آیا۔ آپنے دیکھکر اُس دانہ کو کھالیا آواز آئی کہ اپنے مقصود کو پہونچے اب دنیا میں جاؤ کہ وہ مطلوب تمہارا اُسجگہ پیدا ہوگا۔ پس آدم علیہ السلام دنیا میں آئے مفسرین نے قصہ نزول آدم از بہشت میں ایک یہ بھی روایت بیان کی ہے واللہ اعلم بالصواب۔ حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ بیان فرما کر خاموش ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمدللہ علی ذلک؛

مجلس دوم روز چہار شنبہ ۲۷ رجب المرجب سنہ ۶۸۹ھ دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ مولانا فخر الدین زرادی مولانا برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہما و دیگر اصفیا حاضر خدمت تھے۔ ذکر خیر مہتر نوح علیہ السلام کا ہو رہا تھا آپنے ارشاد فرمایا کہ مہتر نوح علیہ السلام نے عمر ہزار سال کی پائی اور ساڑھے نوسو برس پیغمبری کی۔ اس عرصہ دراز میں ستر آدمی اُنکی قوم سے ایمان لائے یہ حکایات کتب قصص میں مرقوم ہیں۔ ایکروز آپکی قوم نے ہنگام وعظ فرمائی اسقدر اینٹ اور پتھر مارے کہ تمام پنڈلی آپکی خون سے آلودہ ہوگئی۔ شدت درد کی تاب نہ لاکر آپ مقام وعظ سے رواں ہوئے اور مکان میں پہونچکر دعا کی کہ بار خدایا مجھے سخت تکلیف ہے۔ اُسوقت مہتر جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تعالٰی عز اسمہ فرماتا ہے کہ میں نے دنیا میں تنگی سختی اور بلائیں واسطے انبیا و اولیا کے پیدا کی ہیں اگر طاقت صبر کی نہیں رسالت کی چادر اتار دے کہ ہم کسی دوسرے شخص کو عطا کریں جو ہمارے ہدایا (یعنی بلا و رنج) کا متحمل ہو سکے۔ حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ بیان فرماتے ہوئے آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے جب یہ ارشاد سنا دم نہ مارا اسکے بعد جو جو تکلیفیں اور رنج پہونچے اُنپر صبر کیا بلکہ نزول بلا سے خوش ہو کر ہل من مزید کہتے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام

کی رسم تھی کہ ہر روز رات کو ایکہزار رکعت نماز نفل ادا فرماتے تھے اور قریب صبح سر سجدہ میں رکھکر زاری کرتے اور عاجزانہ کہتے الٰہی میں نے ایسی طاعت نہیں کی جو تیرے لائق ہو اور ایسا سجدہ سبحانہ لایا جو لائق تیرے ہو مجھے معلوم نہیں کل بروز قیامت میرا کیا حال ہوگا۔ جو وقت اس مناجات سے فارغ ہوتے ذکر کرتے کہ ہر بن مو سے آپکے خون رواں ہوتا اور ہر ایک قطرے سے جو زمین میں گرتا نقش تسبیح پیدا ہوتا۔ آپ رات بہر عبادت کرتے تھے اور دن بھر ہدایت قوم میں مشغول رہتے۔ اسی نہج پر آپکی عمر تمام ہوئی۔ ذرہ اپنے قاعدے سے انحراف نکیا۔ اسکے بعد ایک شخص نے سوال کیا کہ دریاؤں کی پیدائش کا سبب ارشاد فرمائیے آپنے ارشاد فرمایا کہ اصل پیدائش دریا کی طوفان نوح علیہ السلام سے ہے اور قصہ اُسکا اسطرح ہے کہ جسوقت غضب الٰہی قوم نوح پر نازل ہوا اور سب غرق ہوئے قولہ تعالیٰ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ه پس زمین سے پہلے چشمے جاری ہوئے جیساکہ اس آیت سے ظاہر ہے کہ وفجرنا الارض عیونا۔ اور وہ اسطرح تہا کہ زمین اور پہاڑ پانی سے غرق ہو گئے تہے پانی زمین اور پہاڑوں پہ دوڑتا تہا اور وجہ اسکی یہ تہی کہ گرند آسمان کا زمین کو نہ پہونچے اور زمین سلامت رہے چالیس روز پانی برستا رہا اگر تمام تر پانی سے ڈھکی ہوئی نہ ہوتی ہر آئینہ قطرات باران سے زمین پاش پاش ہوجاتی اور لائق تخم ریزی نرہتی۔ پانی پہاڑوں کے اوپر تک پہیلگیا تہا پہاڑ اور زمین مطلق نظر نہ آتی تہی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ پانی پہاڑوں سے چالیس ہاتھ اونچا نکل گیا تہا۔ الغرض جب چالیس روز مدت طوفان ختم ہوچکی حق سبحانہ تعالیٰ نے آسمان کو حکم دیا کہ اپنا پانی پھیرلے کقولہ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ه پس زمین نے اپنا پانی پی لیا الا وہ پانی جو آسمان سے نازل ہوا نہ پی سکی کیونکہ وہ پانی کہاری تہا کہ خشم بار تعالیٰ سے کہاری ہوگیا تہا جہاں وہ پانی ٹہیرا وہ سمندر کہلائے گئے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وجہ طوفان نوح ایک یہ بہی تہی کہ حضرت نوح علیہ السلام نے یہ دعا مانگی رَبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي یعنی

اے باریتعالیٰ قوم میری نافرمان ہوئی وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا اور وہ متابعت اُن لوگونکی کرتے ہیں جنکے پاس مال بہت ہے اُنکے لڑکوں سے بھی صلاح کی امید نہیں وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا اور نہ زیادہ ہوگی ظالموں سے مگر گمراہی۔ وہ کافر و گمراہ ہوئے ہیں اور میرے سمجھانے سے باز نہیں آتے۔ مفسروں نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے طوفان بھیجنا چاہا حضرت نوح علیہ السلام کو اس امر کی اطلاع دی کہ میں طوفان نازل کرنے والا ہوں اور تمام گمراہ طوفان میں غرق کیئے جائینگے آپ اپنے واسطے کشتی تیار کریں حضرت نے عرض کی یا الٰہی مجھے کشتی بنانی نہیں آتی حق تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ جبرئیل آپکو کشتی بنانی سکھلا دینگے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ آپ شیشتر ایک لاکھ چوبیس ہزار تختے مہیا کریں اور انمیں سے ہر تختہ پر ایک ایک پیغمبر کا تحریر کریں۔ نوح علیہ السلام نے کہا مجھے تمام جملہ پیغمبران معلوم نہیں اسیوقت حکم ربانی آیا کہ لکڑی چیرنا آپکے ذمہ اور نام ثبت کرنا ہمارے ذمہ ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے لکڑی چیرنی شروع کی جب تختے جدا کیئے پہلے تختے میں نام آدم صفی اللہ اور دوسرے میں شیث تیسرے میں نوح چوتھے میں ادریس علیہم السلام تحریر پایا۔ اسیطرح ہر تختہ میں نام ایک پیغامبر کا تحریر تھا آخر تختہ میں نام پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم تحریر تھا جب حضرت جبرئل علیہ السلام نے یہ نام دیکھا بیساختہ پکار اُٹھے اَلْاٰنَ تَمَّتْ سَفِيْنَتُكَ یعنی اب آپکی کشتی تمام ہوئی اے نوح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم پیغمبران ہیں اور چراغ جملہ انبیا و اولیا وہی ہیں اسکے بعد ایک لاکھ چوبیس ہزار کیلیں آسمان سے نازل ہوئیں جنکے پھول پر نام ایک ایک پیغمبر کا لکھا ہوا تھا اور ایک روایت میں اسطرح آیا ہے کہ بعد نام مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی چار تختے کورے رہے ان میں کچھ تحریر نہ تھا حضرت نوح علیہ السلام نے جبرئل علیہ السلام سے کہا کہ اے جبرئیل محمد رسول اللہ آخرین پیغامبران ہیں ان تختوں پر کسکا نام لکھا جاوے کیونکہ حکم تحریر اسماء پیغامبران ہے اور آپکے بعد کوئی پیغامبر نہوگا اُسیوقت وحی ہوئی کہ اے نوح محمد رسول اللہ کے چار یار ہیں بغیر تحریر اُنکے اسماء کے کشتی کامل نہ ہوگی

آپنے دریافت کیا یا الٰہی اُنکے کیا نام ہیں - فرمان ہوا کہ ابوبکر صدیقؓ - عمر فاروقؓ - اور عثمان غنیؓ اور علی رضہ انکا نام ہے - بقیہ ہر چہار تختہ میں سے ایک ایک پر نام ایک ایک اصحابی کا تحریر کرو کہ یہ قسیم دنیا و آخرت ہیں اگر انکا نام نہو گا کشتی تمہاری کبھی ساحل مقصود کو نہ پہونچیگی - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب وقت طوفان قریب آیا حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا آپ تابوت طیار کریں حضرت آدم علیہ السلام جو درمیان صفا و مروہ دفن ہیں اس تابوت میں رکھے جائیں گے - قصہ مختصر حضرت نوح علیہ السلام نے تابوت تیار کیا اور نعش مبارک حضرت آدمؑ زمین سے نکالکر اس تابوت میں رکھی اور وہ تابوت کشتی میں رکھا گیا - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کامل ہو گئی اور تابوت حضرت آدم علیہ السلام اور تمام چیزوں اور مخلوقات کا ایک ایک جوڑا کشتی میں رکھا گیا طوفان شروع ہوا زمین نے پانی اُگلا اور آسمان سے پانی برسنا شروع ہوا - اس قدر پانی کہ زمین سے چھتیس پرس پانی بلند ہوا تمام گمراہ ڈوب گئے - اور بعض روایات میں ہے کہ پانی تین روز اپنی حالت میں قائم رہا بعد اسکے کم ہونا شروع ہوا - جمیع آدمی غرق ہوئے الا وہ لوگ غرقی سے بچ گئے جنکے حق میں حضرت نوح علیہ السلام نے دعا کی تھی - جسطرح قرآن شریف میں خبر ہے رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا (یعنی اے پروردگار بخش مجھے اور میرے ماںباپ کو اور اُن لوگوں کو جو میرے دین میں آئے ہیں یعنی کشتی میں ہیں) اور یہی دعا تھی جسنے قوم کو ہلاک کرایا کیونکہ وہ کل گمراہ تھے اور ایمان نہ لائے تھے اور یہی دعا ہے جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ مومنین و مومنات امت انبیاء پیشین علیہم السلام کو بروز قیامت آتش دوزخ سے رستگار کرائےگی - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتب تفاسیر میں مرقوم ہے کہ جب روئے زمین پر پانی پھیل گیا اور کوئی جگہ امن کی نہ رہی ابلیس علیہ اللعنۃ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں چڑھ آیا آپنے اُسے نکالنا چاہا فرمان ربی پہنچا کہ ابلیس کو نہ نکالو کہ ہم نے انقراض عالم تک اسکو مہلت زندگی دی ہے - اگرچہ حضرت نوح علیہ السلام اسبات سے واقف تھے الا امر انکا از روئے شفقت برخلق تھا کہ یہ دشمن دین غرق ہو جاوے مگر خواہش الٰہی اسکے خلاف تھی وہ ہلاک نہ ہوا

اور کشتی میں امن سے رہا اسکے بعد گفتگو درباره ابو طالب عم نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم ہوئی کسینے عرض کیا کہ میں نے سنا ہےکہ ابو طالب فردای قیامت کو دوزخ میں ہونگے آپنے فرمایا ہاں دوزخ میں نہ ہونگے ۔ شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی میں نے کئی غرائب سوال اُنسے کیئے منجملہ اُسکے یہ بہی ایک تہا میں نے خضر علیہ السلام سے پوچہا کہ اسے خضر میں نے سنا ہے کہ فردائے قیامت کو ابو طالب دوزخ میں ہونگے بہشت میں ہونگے اُنہوں نے جواب دیا ہاں بہشت میں ہونگے کیونکہ میں نے زبانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سنا ہے فرماتے تہے کہ ابو طالب فردائے قیامت کو بہشت میں جائینگے ۔ خواجہ شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے مکرر دریافت کیا کہ اسکی کوئی وجہ اور دلیل بہی فرمائیے حضرت خضر علیہ السلام نے کہا اسکی ایک دلیل یہ ہے کہ جسروز اُنکا انتقال ہوا وہ حالت کفر میں تہے ابلیس اُنکے انتقال سے غمناک ہوا اُسکی قوم نے دریافت کیا سبب غمناکی کیا ہے اوسنے جواب دیا کہ اگرچہ آج دنیا سے وہ بے ایمان گئے مگر کل ایمان لاکر بہشت میں داخل ہونگے کیونکہ مینے زبانی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے سنا ہے وہ فرماتے تہے کہ ابو طالب ایمان لاکر بہشت میں جائینگے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دلیل دوم یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام آخر زمانہ میں دنیا میں اُترینگے اور معجزہ احیاء اموات سے ایک مردہ زندہ کرینگے اور وہ ابو طالب ہونگے کہ تلعین حضرت عیسی علیہ السلام سے مسلمان ہونگے اور کلمہ پڑہینگے کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پس دولت ایمان سے مشرف ہوکر داخل دار النعیم ہونگے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ نوازشہائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُنکے بارہ میں بیشمار ہیں حق تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے اُنکو زندہ از دست عیسی علیہ السلام کرے گا تاکہ وہ ایمان لاویں اور داخل بہشت ہوں ۔ اسکے بعد گفتگو درباره قیامت واقع ہوئی حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ کسیکو معلوم نہیں قیامت کب آویگی لیکن ایک روایت میں وارد ہے کہ ایک دفعہ حضرت خضر علیہ السلام سے پوچہا گیا کہ قیامت کب آویگی اُنہوں نے اشارہ پانچ

لیاں اُٹھا کر کیا جب اُن سے اُنکا حال پوچھا اُنہوں نے کچھ نہیں تبلایا واللہ اعلم کیا اشارہ ہے۔
سکا بھید معلوم نہیں ہوا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دربارۂ قیام قیامت
وال کیا گیا آپنے ارشاد فرمایا کہ میری عمر میں پانچ سال باقی ہیں میرے وصال کی تاریخ سے قیامت
ی سمجھو۔ کیونکہ شب معراج مجھے معلوم ہوا کہ یا محمدؐ مرنے والے کی طرف سے قیامت اُسی وقت قائم
وتی ہے جس روز اُسکا انتقال ہو اور انتقال میرا سخت ترین امور ہے کہ وحی منقطع ہوگی علم
سمانی بند ہو جائے گا۔ الموت قیام القیامۃ۔ پس اے یارو یہی موت قیامت ہے اور یہ کہ قیامت
بری کس روز اور کب قائم ہوگی اسکا علم کسیکو نہیں ہے لیکن مجھے شب معراج معلوم ہوا کہ یا محمدؐ
دنیا میں پندرہ سو برس نہ رہے گا اسکے بعد کسی شخص نے دریافت کیا کہ جب آدمی نماز میں مصروف
وتا ہے اُسکو تمام اگلی پچھلی بھولی ہوئی باتیں یاد آتی ہیں اسکا سبب کیا ہے آپنے ارشاد فرمایا
میں نے حدیث شریف کی کتب میں دیکھا ہے کہ الصلوٰۃ نورٌ یعنی نماز روشنائی ہے وقت نماز کوئی
شے پنہاں نہیں رہ سکتی۔ پس آدمی جب نماز پڑھتے ہیں انکو تمام بھولی ہوئی باتیں یاد آتی ہیں یہ روشنائی
ماز سب کو درک کرتی ہے۔ تفاوت حال سبب روشنائی نماز سے ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ خواجہ شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا الصلوٰۃ نورٌ کے معانی بیان فرمایئے۔ آپنے ارشاد فرمایا
کہ نماز روشنی ہے کہ مشرق سے مغرب تک نور اُسکا چمکتا ہے اُسکی روشنی میں کوئی شے پوشیدہ
نہیں رہتی۔ منقول ہے کہ ایک بزرگ فرماتے تھے کہ جسوقت میں نماز میں مصروف ہوتا ہوں آسمان میں
حجاب عظمت اور زمین میں تحت الثریٰ تک کی اشیا میری نماز کی روشنی میں ظاہر ہو کر مجھے دکھلائی
دیتی ہیں۔ اسکے بعد گفتگو ماہ رجب اور نماز خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ میں ہوئی آپنے
رشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ماہ رجب کی تیرہویں چودھویں اور
پندرہویں تاریخوں میں صائم ہو میں اُسکے دخول بہشت کا ذمہ وار ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ ۲۴۔ رجب کو نماز خواجہ اویس قرنی رح پڑھنی چاہیئے۔ اسکی بارہ رکعتیں تین سلام سے ہیں۔ چہار رکعت
ول کے واسطے قرارت معین نہیں جو قرآن شریف سے یاد ہو پڑھے اور بعد فراغ کے ستر مرتبہ

لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین کہے اور میان کی چار رکعتوں میں بعد فاتحہ اذا جاء نصر اللہ ایک ایک مرتبہ پڑہے اور بعد فراغ ستر مرتبہ آقوی معین واہلای دلیل بحق ایاک نعبد وایاک نستعین پڑہے اور چار رکعت آخر میں بعد سورۂ فاتحہ تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص ہر رکعت میں پڑہے اور بعد فراغت ستر مرتبہ سورۂ الم نشرح بالتسمیہ پڑہے اور ہاتھ سینے پر رکہکر دعا مانگے انشاء اللہ مقرون باجابت ہوگی - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی شیخ الاسلام فرید الدین مسعود گنجشکر رضے اللہ عنہ کے سنا ہے فرماتے ہتے کہ جو شخص روزہ رکہکر ستائیسویں ماہ رجب میں صلوٰۃ اویس قرنی پڑہیگا اللہ تعالیٰ اُسکی دعا قبول فرمائے گا - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ اسی تاریخ میں جب نماز ظہر پڑہ چکے چار رکعت نماز نفل پڑہے - ہر رکعت میں فاتحہ ایکبار قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق ایکبار اور سورۂ انا انزلنا تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص پچاس بار پڑہے اور بعد سلام وقت عصر تک مستقبل قبلہ بیٹہا رہے - اور دعا مانگے اسکی خاصیت مثال اکسیر ہے وہ دعا ضرور قبول ہوتی ہے جو اسوقت مانگی جاوے - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت شیخ شیوخ العالم قدس سرہ العزیز کے سنا ہے فرماتے تہے کہ ریاحین میں مسطور ہے کہ جو شخص ستائیسویں ماہ رجب میں بارہ رکعت نماز ایک سلام سے پڑہے گا اور اُس میں جو قرآن سے یاد ہو وہ پڑہے اور بعد سلام سو مرتبہ کلمہ تمجید اور سو مرتبہ استغفار اور سو مرتبہ درود شریف پڑہے بعدہ سجدہ میں جاکر جو اللہ تعالیٰ سے طلب کرے گا ہر آئینہ اللہ تعالیٰ عطا فرمائیگا - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اولیاء اللہ نے اس رات کو ہمیشہ خالصۃً لِلہ زندہ رکہا ہے یہ رات شب معراج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہے اس شب میں جاگنے سے بہت برکات حاصل ہوتی ہیں تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس رات کو غنیمت جانکر مصروف یاد کار رہیں - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک واصل الی اللہ ہمیشہ اس رات میں جاگتے ہتے کہ سعادت اس شب کی میسر ہو - آخر کار ایک شب اُنکی نخل امید میں پہل لگا یعنی جب وقت نعمت آیا وہ جاگ رہے تہے ناگاہ دیکہا کہ درہائے آسمان و زمین کشادہ کیئے گئے ہیں اور حجاب عظمت سے تحت الثری تک کے تمام راز کہول دیئے گئے ہیں اور جو کچہ کہ عالم موجودات میں ہے وہ کہول دیا گیا ہے - یہ سب اس واصل

کی نگاہ سے گذرا وہ یہ دیکھتے ہی کھڑے ہوگئے اور عرض کی الٰہی میں نے یہ نعمت ملاحظہ کی اب مجھے
منظور نہیں کہ بعد معائنہ اس نعمت کے اشیائے دنیاوی دیکھوں وہ یہ کہنے نہ پائے تھے کہ اللہ
تعالیٰ نے انکی دعا قبول فرمائی اور انکا انتقال ہوگیا - اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ ارے جب
کام آدمی کا کمالیت کو پہونچ جاتا ہے اُسے جگہ رہنے کی نہیں ملتی کہ دنیا میں اُسے چھوڑیں - یہ
فرماکر آپ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور یہ بیت زبان مبارک سے ارشاد فرمائی **بیت** چون جان
محبان زجہاں برگیرند ۔ آنجا ملک الموت کجا باید جائے ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے دوست
جب متحیر عالم تحیر میں ہوتے ہیں انکو دنیا و مافیہا سے مطلق خبر نہیں ہوتی - اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ ایک عارف تلاوت کلام اللہ فرما رہے تھے - سورہ نوح کی اس آیت میں فکر کی مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ
لِلّٰهِ وَقَارًا سوچنے لگے کہ اس آیت میں حکم ہوتا ہے کہ جو کچھ تمہیں پہنچا ہے تم اسکو نہیں جانتے -
ایک شخص خدا تعالیٰ کو جانتا ہے پس کیوں اُس سے نہیں ڈرتا کیونکہ دیکھا جاتا ہے ہیبت حق تعالیٰ
سے بہت سے دل کم ڈرتے ہیں وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا اور پیدا کیا اُسنے تمہارے تئیں ایک حال سے دوسرے
حال میں کہ تم کو آب گندہ سے پیدا کیا اول وہ تمہاری پشت میں نطفہ تھا بعد اسکے رحم میں آکر
علقہ ہوا - بعدہ علقہ سے مضغہ بنا پھر اُس میں ہڈی پیدا کی اور پھر گوشت و پوست رگ و پے اور
خون پیدا ہوا اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا کیا نہیں دیکھتے ہو کس طرح پیدا کیا اللہ نے سات آسمانوں
کو تلے اوپر وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا اور چاند کو آسمان میں معلق کیا کہ اوسمیں نور پیدا کرکے شب کی تاریکی
مبدل بہ روشنی کی وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا اور آفتاب کو تمہارے واسطے بطور چراغ کے بنایا کہ اوسکی
روشنی میں کام کرو وَاللّٰهُ أَنْبَتَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا اور خدائے عزوجل تمہارے واسطے اگاتا ہے زمین میں سے
نبات ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا پھر پھیر لیجائیگا تم کو بیچ اسکے یعنے زیر زمین وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا نکالیگا تم کو نکالنے
یعنی بروز حشر تمکو زمین میں سے واسطے ادائے حساب کے نکالیگا - اُس صوفی نے یہانتک سورہ نوح پڑھی اور اُسکے
معانی خیال کیئے جب یہ آیت پڑھی ایک نعرہ مار کر زمین پر گر پڑا چنانچہ ایک شبانہ روز بیہوش رہا - جب ہوش آیا
متحیر ہوا - کہتے ہیں کہ وقت وفات تک وہ درویش عالم تحیر میں رہا کبھی عالم صحو میں نہ آیا

اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب وقت وفات اُس درویش کا آیا اُسنے سر سجدہ میں رکہا اور اسی حال میں انتقال کر گیا۔ آپ یہ بیان فرما کر رونے لگے کہ آپکے گریہ نے تمام حاضرین میں اثر کیا اور یہ بیت زبان مبارک سے ارشاد فرمائی بیت چوں جان محباں زجہاں برگیرند ؛ آنجا ملک الموت کجا باید جائے ؛ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش جسکو اپنا والہ وحیراں بناتے ہیں اسکو چشم بینا عنایت فرماتے ہیں کہ وہ تمام عجائب وغرائب زمین وآسمان ومافیہا دیکہتا ہے اس سے اُسکی محبت زیادہ ہوتی ہے اور مرتبہ عشق اُسکو حاصل ہوتا ہے پہر وہ قرار نہیں پکڑتا۔ عالم سکر میں ہوجاتا ہے۔ حضرت یہ بیان فرمارہے ہے کہ عالم سکر آپ پر طاری ہوا اُٹھ کھڑے ہوئے اور دیر تک متحیرانہ کہڑے رہے مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذلک ؛

مجلس سوم روز پنجشنبہ دوم شعبان المعظم سنہ مذکور۔ گفتگو درذکر مہتر ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہورہی تہی۔ دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ اسوقت مجلس شریف میں مولانا برہان الدین غریب اور مولانا شمس الدین یحییٰ اور دیگر اصفیائے عظام حاضر تہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجہے بہت نعمتیں عطا فرمائیں ہیں کہ دنیا میں بہت کم آدمیوں کو یہ بات نصیب ہوئی ہے اول یہ کہ مجہے امت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پیدا کیا ہے۔ دوسرے یہ کہ میں ملت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام میں ہوں۔ تیسرے یہ کہ میں تابع مذہب امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا ہوں۔ چوتہے یہ کہ مجہے مسلمان پیدا کیا اور اس کلمۂ پاک کا صدق دل سے کہنے والا بنایا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو اس دنیا میں پیدا کیا انکے والد نے خوف نمرود مردود سے آپکو ایک غار میں پہینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے اُنہیں وہاں پرورش کیا یعنی آپکے انگوٹہے سے جوئے شیر جاری کی کہ اُس سے آپکا طعمہ ہوجاتا تہا۔ ابراہیم علیہ السلام اُس غار میں چودہ برس تک رہے ایک روز حضرت ابراہیم علیہ السلام ہنگام شب غار سے باہر نکلے۔ ماہ کو درخشاں پایا آپنے اس خیال سے کہ پیدا کرنے والا جہان کا یہی ہے اُسے سجدہ کرنا چاہا اس اثنا میں بہے کہ وہ

غروب ہوگیا آپنے خیال کیا کہ اپنی حالت پر برقرار نہ رہنے والا خدائی کے قابل اور سزاوار نہیں۔ اوسکو
ڈھونڈھنا چاہیئے جس نے اسکو پیدا کیا ہے۔ اسی حال میں شب گذری دن نکلا۔ آفتاب برآمد
ہوا آپنے اوسکی نسبت بھی سوچا کہ یہی آفرینندہ ہے مگر پھر چاند کا خیال کیا کہ وہ بھی ایسا ہی روشن
اور چمکدار تھا الا قائم نہ رہا۔ شاید یہ بھی ویسا ہی ہو۔ دوپہر کے بعد آفتاب کو زوال شروع ہوا
اور بوقت شام زرد ہوکر غروب ہوگیا آپ کو اوسکی جانب سے بھی بدظنی ہوئی۔ اور اس امر کی تلاش
ہوئی کہ معبود حقیقی کو دریافت کریں غار سے نکل کر اپنے باپ آذر کے گھر آئے یہ آذر بت تراش تھے
ایسے اچھے بُت بناتے تھے کہ اُس زمانہ میں اُنکا ثانی نہتا آذر بُت بناکر حضرت ابراہیم کو دیتے کہ
آپ اُنہیں بازار میں بیچ لاویں آپ اونکی گردنوں میں رسّیاں باندھکر بازار میں لیجاتے اور بیچکر
اُسکی قیمت اپنے والد کو دیتے۔ یہ خبر نمرود کو پہونچی کہ آذر بت تراش کا لڑکا ابراہیم نام ہمارے بتوں
کی توقیر میں رخنہ اندازی کرتا ہے اور اُنکے گلے میں رسّی باندھکر بازار میں فروخت کے لیئے لاتا ہے کبھہ
عظمت بتاں کا خیال نہیں کرتا۔ اسکی وجہ سے میرے ملک میں خلل پڑے گا کہ اُسکا نام سنتے ہی میرے
بدن میں لرزہ ہوتا ہے اسکا زندہ رہنا اچھا نہیں۔ الغرض قصص میں مذکور ہے کہ ایکدفعہ
بروز عید جبکہ آذر نے بتخانہ نمرود کو آراستہ کیا کہ نمرود اُس روز واسطے زیارت کے آنیوالا تھا
البتہ اوسکے آنے میں کچھہ دیر تھی کہ آذر کو گھر کا کوئی کام یاد آیا۔ حضرت ابراہیم سے یہ کہکر کہ بادشاہ
کے آنے تک تم بیٹھے رہو اور خوب محافظت کرو میں بھی تھوڑی دیر میں آتا ہوں چلا گیا ابراہیم
علیہ السلام در بتخانہ پر بیٹھے تھے یکایک غیرت پیغمبری نے جوش کیا۔ تبر لیکر بتوں کے روبرو گئے
اُنکے آگے طرح طرح کے کھانے چنے ہوئے تھے آپنے اُنسے مخاطب ہوکر کہا کہ "گرم گرم کھانے
کسواسطے نہیں کھاتے کیا تمہیں کھاتے ہوئے شرم آتی ہے"۔ جب اُنہوں نے کچھہ جواب نہ دیا
تو آپنے تبر سے اُنکی شکلیں بگاڑیں۔ ہر ایک بت کو سقیم الاعضا کر دیا۔ اُنکے درمیان ایک بت بہت
بڑا تھا اُسکے بھی کئی ضربیں لگائیں اور وہ تبر اُسکے کندھے پر رکھدیا اور آپ باہر آئے اور
چوکسی کرنے لگے۔ تھوڑی دیر میں آذر آئے اور بتخانہ میں جاکر بتوں کا حال خراب پایا۔ باہر نکلے اور ابراہیم

علیہ السلام سے پوچھا کہ اے ابراہیم انکو کس نے خراب کیا آپنے جواب دیا مجھے اندر کا حال معلوم نہیں
البتہ باہر سے میں نے دیکھا ہے کہ یہ بڑا بت کھڑا ہوا اور تبر سے تمام بتوں کے سر توڑ ڈالے اور پھر
اپنے مقام میں آکر بیٹھ گیا۔ آذر نے کہا کہ چلنا پھرنا کام جانداروں کا ہے انمیں جان نہیں یہ کیونکر چل پھر
سکتے ہیں۔ آپنے جواب دیا کہ جب یہ کسی مصرف کے نہیں چلا پھر اتک انسے نہیں جاتا یہ شفاعت
کیا خاک کرینگے۔ ایسی چیز سزاوار پرستش کے نہیں ہے۔ آذر یہ سنتے ہی متنبہ ہوئے اور خیال کہ یہ پیغمبر
ہیں جنکا حال صحیفوں میں مسطور ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس واقعہ کے بعد اللہ تعالی نے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس مہتر جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اور حکم دیا کہ نمرود کے پاس جاکر
اُسے تلقین کرو کہ اللہ تعالی واحد پر ایمان لائے۔ حضرت ابراہیم اس حکم کے ہوتے ہی نمرود کے
پاس تشریف لے گئے اور رسالت اپنی ظاہر کی۔ آپکا روئے مبارک دیکھتے ہی بیدینونکے اجسام
میں لرزہ پڑا۔ نمرود سے کہنے لگے کہ اے نمرود فتنہ قائم ہوا۔ ہماری دولت وعظمت کو اس مرد سے
خلل پہونچیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت مہتر ابراہیم علیہ السلام کی جماعت کو تقویت ہوئی
اور اظہار نبوت علانیہ کیا گیا نمرود مردود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلا کر کہا کہ اگر آپ
کوئی معجزہ برائے اثبات رسالت دکھادیں ہر آئینہ ہم دین حق اختیار کرینگے۔ آپنے جوابدیا کہ جو معجزہ
تم طلب کروگے میں باذن حق دکھا سکتا ہوں۔ کافروں نے آپس میں صلاح کی اور بعد صلاح کے
کہا کہ آپ مردہ زندہ کریں اگر مردہ زندہ ہوگیا ہم آپکی نبوت کے قائل ہوکر دین حق اختیار کرینگے آپنے
منظور کیا اور مشرکوں سے کہا کہ بیجان چیز لاؤ۔ اُنہوں نے چار مرغ مار کر کچا کوفتہ کیے کہ گوشت
ایک دوسرے کا آپس میں ملگیا کچھہ امتیاز علاحدگی باقی نرہا۔ القصہ اُن چاروں مرغ کے گوشت
کو ملا جلا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روبرو لائے اور عرض کی کہ آپ ان چاروں کو زندہ کریں
مہتر ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی فرمان باری تعالی ہوا کچھہ مضائقہ نہیں ہم اُن کافروں کی
خواہش تیرے ہاتھ سے پوری کرائینگے آپ اس فرمان کو سنتے ہی خوش ہوئے اور اُن مشرکین
سے مخاطب کر کہا کہ تم انکو آمیختہ کر لائے یہ خوب کیا اور اب اگر چاہو انکے گوشت کو جابجا ڈال

سکتے ہو۔ کافروں نے یہ سنتے ہی چار حصّہ اس گوشت کے کیئے اور اُنکے متصل چار پہاڑیاں تھیں وہ چار حصّے گوشت پہاڑیوں پر ڈال آئے حضرت ابراہیم نے اُن مرغوں کو طلب کیا کہ باذن حق چاروں مرغ زندہ ہوکر دوڑتے ہوئے آپکے پاس آئے۔ کافر یہ معجزہ دیکھکر حیرت زدہ ہوئے جو اُن میں عقلمند تھے ایمان لائے الا نمرود مردود نے اپنی بے دینی و لاعقلی و شقاوت سے اِس معجزہ کو سحر بتلایا آپ برابر ہدایت نمرود میں مصروف رہتے تھے کہ نمرود تنگ آگیا تھا۔ ایکروز اُس نے اپنے اعیانِ دولت سے صلاح کی کہ ایسی تجویز نکالی جاوے جس سے حضرت ابراہیم کا خرخشہ جلتا رہے اون مردودوں نے صلاح دی کہ آپ ایک آتش خانہ بناویں اور آگ دہکا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اُس جلتی ہوئی آگ میں ڈالیں کہ جلکر راکھ ہوجاویں اور یہ قضیہ مٹے۔ روایت ہے کہ نمرود نے اُنکے اِس کہنے پر عمل کیا اور ایک آتشکدہ بنایا جس میں ہزاروں من لکڑی ڈالی گئی کہ تلپش اوسکی اسقدر تھی کہ ساٹھ کوس تک گرمی پہونچتی تھی۔ جانور ہوا میں نہ اڑ سکتے تھے اگر اُڑتے سوختہ ہوجاتے۔ الغرض جب آگ بہمہ وجوہ کامل ہوگئی تب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلاکر تنبیکی اور اُنکو باز نہ آتے دیکھکر اُس آتش افروختہ میں ڈالا۔ تمام آسمان اور زمین کے فرشتے اس تماشے کو دیکھنے آئے۔ اور حضرت کے آگ میں پڑتے ہی کہنے لگے۔ زہے عاشق صادق الٰہی حضرت راہیں تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس تشریف لے گئے اور عرض کی کہ آپکو اگر حاجت امداد ہو فرمایئے کہ میں اپنے پر سے اس آگ کو ٹھنڈا کردوں آپنے جواب دیا کہ مجھے تجھ سے طلب نصر و عون (مدد) نہیں ہے۔ جس نے مجھے اس آگ میں ڈالا ہے وہ آپ میری حمایت کریگا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یہ سنتے ہی سربسجدہ ہوکر درگاہِ خداوندی میں عرض کی کہ الٰہی جو صدق اور محبت میں نے حضرت ابراہیمؑ میں دیکھی وہ آجتک کسی میں نظر نہ آئی۔ الغرض جب حضرت ابراہیم نے یہ بات حضرت جبرئیل سے کہی اُسیوقت اُس آتش افروختہ کو فرمان ہوا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ ہ (یعنی اے آگ سرد اور سلامتی والی ہوجا ابراہیم کے حق میں) اس فرمان کے پہونچتے ہی کل آتش مبدل بباغ ہوگئی فرد آرزوئے باغ و بستان

تازہ شد ۔ صبح را از بوئے گل جاں تازہ شد ۔ قصہ مختصر اُس آتش میں جو باغ ہو گئی تھی ایک تخت پیدا ہوا۔ حضرت ابراہیم نے اس تخت پر جلوس فرمایا دختر نمرود بھی اپنے محل کے اوپر اُس تماشے کو دیکھنے چڑھی تھی اللہ تعالیٰ کو اُسپر فضل کرنا منظور تھا تمام پردہ ہائی ظاہری اُسکی نگاہ سے اُٹھائے گئے اور اصل معاملہ اُسنے دیکھا کہ آتش گلزار ہو گئی ہے اور حضرت ابراہیم بہزاراں جاہ و جلال ایک تخت پر متمکن ہیں وہ فوراً ایمان لائی اور صدق دل سے مسلمان ہوئی۔ اس قدر بیان فرما کر حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ اگر خطاب سلامت رکھنے کا نہ ہوتا تو آئینہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سردی سے نقصان پہنچتا اور وہ شدت سردی سے انتقال فرماتے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اُس آگ کے بجھ جانے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام باہر نکلے اور سب مشرکین نے آپکو صحیح و سلامت پایا از حد خجل ہوئے اور نمرود نے بلا کر کہا اے ابراہیم تم علم سحر میں کامل ہو کہ ہلاکت سے اپنی جان بچا لیتے ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت گمراہی نمرود کی کمال کو پہونچی اور وہ باوجود نصیحت بسیار ایمان نہ لایا حق تعالیٰ نے اُس کو اور اُسکی قوم کو بلائے پشہ میں مبتلا کیا وہ سب ہلاک ہوئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ سنا ہے کہ جس روز لشکر نمرود مردود کی ہلاکی کے واسطے لشکر پشہ نامزد ہوا ایک پشہ آدمی کی ہلاکی کے لئے تقسیم ہوا تھا کہ وہ پشہ اس شخص کے مابین ابرو ڈنک مارتا اور وہ شخص اُسکے زہر سے مرجاتا تھا۔ اے درویش مقصود اس سے دکھلانا تھا کہ پشہ جیسی کم مقدار چیز انسان کی ہلاکت کو کافی ہے اور انسان محض لاچار ہے اگر ایک ذرہ قہر باریتعالی کا ہو اس دنیا و ما فیہا کی ہلاکت کو کافی ہے شرق سے غرب تک زیر و زبر ہو سکتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قصص انبیا میں مرقوم ہے کہ جس پشہ نے نمرود کو ہلاک کیا وہ لنگڑا تھا اور ایک پاؤں اُس کا ٹوٹا ہوا تھا جسوقت لشکر پشہ برائے ہلاکت قوم نمرود نامزد ہوا اس لنگڑے پشہ نے التجا کی آلہی میں ضعیف ہوں لنگڑا ہوں ایک پیر میرا ٹوٹا ہوا ہے مجھسے کیا کام بن آویگا تو ہی فضل اپنے سے میری معذوری کا خیال کرکے مجھے معاف فرما دیگا۔ حکم الٰہی ہوا کہ اے پشہ فکر نکر ہم نے تیری یہ عجز اور

زاری قبول کی اور قوت ہلاکت اُس مردود کی تجھے عنایت کی ہے تو اُسکو ہلاک کرے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش ستانا کسی چیز کا مطلق اچھا نہیں ہے جو دوسرے کو بیکل کرے گا آپ بھی کل نہیں پاویگا۔ نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایذا دی جیسا اُسکا بدلہ پایا ظاہر ہے جو بوئیگا وہی کاٹیگا اگر گیہوں بوئیگا گیہوں کاٹیگا کشت کار زندہ کی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بعد ہلاکت نمرود حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم تیاری خانہ کعبہ ہوا۔ آپنے عمارت خانہ کعبہ طیار کی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر ابراہیم علیہ السلام کو فرمان ہوا کہ جو شے آپکے نزدیک سب سے زیادہ عزیز ہو آپ اُسے راہ حق میں قربان کریں تم اُسی رات خواب میں بھی دیکھا کہ ایک کہنے والا کہتا ہے کہ اے ابراہیمؑ دوست ترین از جملہ اشیا تمکو اسماعیل ہے تم اسے اللہ کی راہ میں قربان کرو۔ جب آپ خواب سے بیدار ہوئے تجدید وضو کی اور اسماعیل علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر خانہ کعبہ میں لیگئے اور آنکو ذبح کرنا چاہتے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام دنبہ بہشتی لے آئے اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے قربانی اسمعیل علیہ السلام کی قبول کی۔ دعوائی محبت میں تمکو صادق پایا اب بجائے اسماعیل کے اس گوسپند بہشتی کی قربانی کیجے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اول صاحبزادے آپکے مہتر اسحاق علیہ السلام تھیں جب وہ متولد ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نہایت شاد ہوئے۔ شکر خدائے عزوجل ادا کیا اسی اثنا میں جبرئیل تشریف لائے اور سلام پروردگار عالم پہونچایا اور کہا کہ اے ابراہیمؑ فرمان حق ہے کہ اس لڑکے سے ستر ہزار پیغمبر پیدا ہونگے اور یہ لڑکا خود پیغمبر مرسل ہوگا اور ہم نے تمکو صاحب ملت کیا کقولہ تعالیٰ مِلَّةَ اَبِيكُمْ اِبْرَاهِيْمَ جسوقت مہتر ابراہیم علیہ السلام نے یہ سنا فوراً اپنی جگہ سے اُٹھے تجدید وضو کی اور دوگانہ نماز شکرانہ ادا فرمائی۔ الغرض بعد مہتر اسحاق علیہ السلام مہتر اسمعیل علیہ السلام متولد ہوئے۔ مہتر اسحاق علیہ السلام بی بی سارہ اور مہتر اسماعیل علیہ السلام بی بی ہاجرہ سے تولد ہوئے تھے جسوقت تولد فرزند کی خبر آپکو پہونچی نہایت شاد ہوئے اور شکر باریتعالیٰ فرمارہے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا یا ابراہیمؑ آپکے اس فرزند سے ایک ہی پیغمبر تولد ہوگا۔ البتہ یہ خود پیغامبر مرسل ہیں۔ استماع اس کلام سے حضرت ابراہیم علیہ

ازحد دل تنگ ہوئے کہ ایک فرزند سے اس قدر پیغمبر متولد ہونگے اور انسے ایک بھی نہیں تھوڑی سی دیر میں حضرت جبرئیل بار دوم نازل ہوئے اور کہا فرمان حق ہے کہ تم اس قدر دلتنگ کیوں ہوتے ہو میں ذریت اسمعیل علیہ السلام سے اُن پیغمبر کو پیدا کروں گا جسکے باعث زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں اور وہ پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ مژدہ جانفزا سنا ہزار رکعت نماز شکرانہ ادا فرمائی۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ اے درویش دنیا میں کوئی شخص خالی از سعادت نہیں۔ ہر شخص میں سعادت شامل ہے خواہ دینی ہو یا دنیاوی۔ البتہ بڑے خوش نصیب وہ لوگ ہیں جن میں یہ دونوں سعادتیں مرکب ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب خطاب خلیل کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیا گیا حضرت جبرئیل علیہ السلام واسطے امتحان کے آئے اور بام خانہ کعبہ پر کھڑے ہوکر الحمد تبہ اللہ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں موجود تھے اس نام پاک کے سنتے ہی ایک نعرہ مار کر گر پڑے اور بے ہوش ہو گئے۔ جب تھوڑی دیر میں ہوش آیا چاروں طرف دیکھا کہ اس لفظ کا کہنے والا نظر آوے کوئی نظر نہ آیا۔ جب نگاہ بالائے بام خانہ کعبہ پڑی ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کھڑا ہوا ذاکر ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام اُسکے نزدیک گئے اور کہا اے خدا کے دوست الحمد تبہ وہ نام پاک پھر لے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ میں بے شکرانہ لیئے وہ نام اب نہیں لیتا۔ آپنے فوراً اُس سے کہا کہ میں اپنا تمام مال فدا اس نام کے کرتا ہوں۔ اُنہوں نے الحمد تبہ اللہ کہا۔ آپ مدہوش ہوئے جب ہوش آیا پھر فرمائش کی جبرئیل علیہ السلام نے کہا اب کیا دوگے۔ حضرت نے کہا اب جان فدا اس نام کے کرتا ہوں۔ حضرت جبرئیل یہ بات سُنتے ہی اپنے مقام کو واپس گئے اور وہاں پہنچکر سربسجدہ ہوکر عرض کی کہ الٰہی فی الواقع ابراہیم صادق اور محب ہے میں نے جس قدر خیال کیا تھا اس سے صدچنداں انکو زیادہ پایا۔ اسکے بعد گفتگو در بارہ مہر نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ مہر نبوت کا دیکھنے والا آتش دوزخ میں نہ جائیگا کیونکہ زیارت مہر نبوت سے آتش دوزخ حرام ہو جاتی ہے۔ چنانچہ مروی ہے کہ ابوجہل نے

حیلہ برای زیارتِ مہرِ نبوت کیا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طالب کشتی ہوا۔ آپ نے قبول فرمایا اور
کپڑے اُتار کر جانا چاہتے تھے کہ فرمان پہنچا یا محمد کپڑے پہنے ہوئے کشتی کو جائیے کہ وہ بسبب ند یکھنے مُہر
نبوت کے دوزخ میں جاوے۔ اگر مہرِ نبوت دیکھ لیگا آتش دوزخ اُسپر حرام ہوجاویگی۔ اسکے بعد
ارشاد فرمایا کہ بعد وصال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مہرِ نبوت آپکے جسم اطہر سے اُٹھا لیگئی تھی۔ آپکے نہلانے
والوں سے منقول ہے کہ اُنہوں نے وقت غسل شریف مہرِ نبوت نہیں دیکھی۔ بعد وصال حضرت جبرئیل علیہ السلام
آکر لیگئے اور اُس سے دروازہ ہائے آسمان پر مہر کی گئی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ ہر سال
شبِ برات کو حضرت جبرئیل علیہ السلام مع ہزارہا ملائکہ مقربین بام خانۂ کعبہ پر آکر طلب آمرزش برائے
امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کرتے ہیں۔ آپ یہ فوائد بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی۔ حضرت بہیہ نماز میں
مصروف ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک ÷

مجلس چہارم۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور در پنجشنبہ سعادتِ قدمبوسی حاصل ہوئی۔ گفتگو مہتر ادریس
و مہتر اسحاق علیہما السلام کے بارہ میں ہو رہی تھی۔ مولانا شمس الدین یحییٰ و مولانا برہان الدین
غریب اور مولانا فخر الدین زرادی و عزیزان دیگر رحمہم اللہ علیہم حاضر مجلس شریف تھے
آپنے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عزاسمہ نے مہتر ادریس علیہ السلام کو دولت علم سے اس قدر مالا مال
فرمایا تھا کہ آپکے برابر عالم اور دوسرے پیغمبر نہیں ہوئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر ادریس
علیہ السلام علم رمل میں بھی کامل تھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اسوقت کے تمام طالب علم حضرت
ادریس علیہ السلام کی خدمت میں برائے حصول علم حاضر ہوتے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک
روایت میں دیکھا ہے کہ موجد علم رمل کے مہتر ادریس علیہ السلام ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتب قصص
میں مرقوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چار پیغمبر ونکو عمر ابد عطا فرمائی ہے۔ اول ادریس علیہ السلام اور
وہ بہشت میں زندہ موجود ہیں۔ دوم عیسیٰ علیہ السلام اور وہ آسمان چہارم میں زندہ موجود ہیں
سوم مہتر خضر علیہ السلام کہ اُنکو عمر ابد عطا فرما کر تری میں رکھا ہے۔ چہارم مہتر الیاس علیہ السلام
کہ وہ خشکی میں رہبری گمرہان کرتے ہیں۔ اِن چاروں اولوالعزم پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ نے

عمر ابد عطا فرمائی ہے پھر چہار انقراض عالم تک زندہ موجود رہیں گے اور بوقت خاتمہ عالم انتقال فرماوینگے
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت حضرت ادریس علیہ السلام کو بہشت میں لیگئے اور اُن سے کہا گیا کہ آپ یہیں
رہیں مقام آپکا یہی ہے آپ بفراغ خاطر عبادت الٰہی کیجئے آپ بہشت میں رہتے تھے ایکروز تمام مکانات بہشت انہیں
دکھلائے گئے آپنے ہرایک قصر کے متعلق پوچھا یہ کسکی ملک میں ہیں اللہ تعالیٰ نے انکو بتلایا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے قصر کے متصل پہونچے ایک عالیشان قصر معائنہ کیا کہ اُسکے متصل چار بڑے بڑے محل اور بھی تھے۔ آرائشگی
میں کل بہشت کے مکانوں سے ہزار حصہ زیادہ آراستہ۔ آپنے دریافت کیا کہ یہ محل کسکے واسطے ہیں جواب
آیا کہ یہ محل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور بقیہ چار محل اُنکے چاروں یاروں کے ہیں۔
پس حضرت ادریس علیہ السلام نے دعا مانگی کہ الٰہی کاشکے میں یکے از امتیان محمد صلے اللہ علیہ وسلم
ہوتا تو خوب تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس شب حضرت اسحاق علیہ السلام بی بی سارہ سے متولد
ہوئے اُس شب تمام بتخانوں کے بُت سرنگوں ہوگئے تھے اور اُن بتوں سے آواز آتی تھی کہ لا الٰہ
الا اللہ اسحاق نبی اللہ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب حضرت اسحاق علیہ السلام جوان ہوئے اور رداء
پیغمبری انکو عطا ہوئی۔ پیوستہ شب و روز عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے کسیوقت خوف
وہیبت الٰہی سے غافل نہ ہوتے تھے ہروقت انکے جسم مطہر میں خوف الٰہی سے لرزہ رہا کرتا
تھا۔ رات بھر عبادت الٰہی میں مصروف رہتے اور صبح سے تا شام دعوت حق کرتے۔
راوی نے روایت کی ہے کہ کل عمر حضرت کی اسی طریقہ پر تمام ہوئی اور یہ معجزہ اُن کا کس قدر
عظیم الشان ہے کہ ستر ہزار پیغامبر اُنکی اولاد میں ہوئے۔ آپ صاحب ملت بنی اسرائیل ہیں۔ اسکے
بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت اسحاق علیہ السلام سے ایک روز وظیفہ اُنکا فوت ہوگیا۔ آپکو نہایت خوف و
رنج ہوا ستر برس تک اس سبب سے روتے رہے کہ تمام گوشت و پوست اُنکے رخساروں کا بہ گیا تھا
اِن ستر برس میں آپنے اس قدر دراز سجدہ کیئے کہ ایک سجدہ ایک سال یا اس سے کچھ کم و بیش کا
ہوتا تھا ایک روز کسینے اُن سے دریافت کیا کہ اے اسحاق جس قدر تم روتے ہو۔ اتنا اور بھی کوئی
روتا ہوگا آپنے جواب دیا کہ اے مسلمان بھائی یہ سب گریہ شرمندگی یوم قیامت کی وجہ سے ہے جس روز

مجھے زندہ کریں گے مبادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روبرو لیجاکر کہیں کہ یہ آپ کا فرزند ہے اس سے ذطیفہ قضا ہوا میں شرم سے موئنہ نہ دکھلا سکوں گا۔ حضرت خواجہ ذکرا اللہ بالخیر یہ بیان فرماکر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ انبیا اور اولیا پر ایک تقصیر کی وجہ سے بھی عتاب ہوگا۔ حسنات الابرار سیئات المقربین اسی جگہ سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُنہوں نے اپنی ایک تقصیر کی اسقدر عذر خواہی کی ہے۔ اور ایک تقصیر ہونے سے کئی سال تک اُسکی پاداش میں اپنے نفس کو تکلیف پہنچائی ہے اور برسوں روتے رہے ہیں کہ اس سبب سے اللہ تعالیٰ اُنکا گناہ معاف فرمائے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ انسان کو ہر حال میں درمیان خوف و رجا کے رہنا چاہیئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ بعد فراغت نماز و اوراد وقت فجر حکایت انبیا علیہم السلام کی بیان فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ بیان حالات انبیا و اولیا کفارۂ گناہان ہے۔ جو شخص انبیار علیہم السلام و اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر کرتا ہے اور اُنکے طریقہ پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ آتش دوزخ اُسکے جسم پر حرام فرماتا ہے اور وہ شخص بروز قیامت زمرۂ انبیا و اولیار میں مبعوث ہوگا۔ اور اُنکے ساتھ بہشت میں جائیگا حضرت خواجہ ادام اللہ برکاتہ یہ بیان فرمارہے تھے کہ اذان ہوئی آپ نماز میں مصروف ہوئے مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذلک ؛

مجلس پنجم - بتاریخ ہفتم ماہ رمضان المبارک سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ گفتگو فضیلت ماہ رمضان المبارک و قصہ یعقوب و یوسف علیہما السلام و فوائد دیگر میں ہو رہی تھی۔ حضرت خواجہ ذکرا اللہ بالخیر صحن جماعت خانہ میں تشریف فرما تھے۔ اس نیازمند نے پہونچتے ہی قدمبوسی کی آپ نے سر قدموں سے اُٹھاکر نوازش فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ نیکو آمدی آلحمد للّٰہ میں دوبارہ شکر یہ عنایت مخدوم کا بجالایا۔ آپنے بیٹھنے کو ارشاد فرمایا اُسروز مجلس شریف میں مولانا شمس الدین یحییٰ مولانا فخرالدین زرادی مولانا شہاب الدین مذکر اور بہت سے صوفیا اہل صفہ رحمہم اللہ علیہم حاضر خدمت تھے۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ ماہ مبارک رمضان عجب بابرکت مہینا ہے یہ ماہ کلی رحمت و برکت سے مملو ہے۔ حضرت ابن عباس رضے اللہ عنہ سے مروی ہے

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سال میں جس قدر خیر و برکت نازل ہوتی ہے اتنی ماہ رمضان میں ہر روز نازل ہوتی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کی رسم تھی کہ ماہ رمضان المبارک کے آتے ہی تمام کام چھوڑ کر خلق سے عزلت اختیار فرماتے آپ ارشاد فرماتے تھے کہ ماہ رمضان رحمت و غنیمت ہے اور اسکی مثال اسطرح ہے کہ جب ایک فتحیاب لشکر اس سرزمین پر پہونچتا ہے جہاں وہ لشکر جو فرار ہوا مقیم تھا اور اپنے چاروں طرف مال غنیمت پڑا ہوا دیکھتا ہے اسطرح ماہ رمضان المبارک میں ہر چہار طرف سعادت و غنیمت ہی بکھری ہوئی ہے آدمیونکو چاہیئے کہ جو کچھ اُنسے ہوسکے اس ماہ میں ریاضات و مجاہدات کریں کہ ثواب بے اندازہ اُنکو حاصل ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ فریدالحق والدین قدس سرہ کی عادت تھی کہ بعد تراویح آپ دو رکعت نماز ختم قرآن شریف فرماتے تھے اور اُسی وضو سے نماز فجر ادا فرماتے۔ بیس سال تک حضرت یہی ورد رکھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت روزہ دار روزہ افطار کرتے ہیں فرمان ہوتا ہے کہ میں نے انکو مع اہلبیت کے آتش دوزخ سے خلاصی بخشی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ فرزند تھے یوسف علیہ السلام سب سے چھوٹے تھے حضرت یعقوب سب سے زیادہ حضرت یوسف کو محبوب رکھتے تھے کبھی اپنے پاس سے جدا نکرتے تھے اور وقت وعظ حضرت یوسف کو سامنے بٹھا کے وعظ فرماتے تھے بڑے بھائیونکو اس امر سے رنج پہنچا۔ آپس میں صلاح کی کہ کوئی حیلہ پیدا کرکے یوسف علیہ السلام سے یعقوب علیہ السلام کو جدا کرادیں پھر یعقوب علیہ السلام خالص ہمارے واسطے ہونگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک شب حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ آفتاب و ماہتاب مع تمام سیارگان مجھے سجدہ کرتے ہیں۔ آپ یہ خواب دیکھکر بیدار ہوئے اور یہ خواب اپنے والد سے کہا کہ آپنے ارشاد فرمایا اے جان پدر یہ خواب اپنے بھائیونکے آگے نہ کہنا ورنہ نتیجہ اچھا نہوگا کقولہ تعالیٰ اِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ۝ قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے یوسف شیطان دشمن قدیم کمینگاہ میں ہے۔ اگر تو نے اس خواب کو ظاہر کیا اپنے تئیں معرض ہلاکت میں ڈالیگا۔ چونکہ حضرت

یوسف علیہ السلام طفل خورد سال تھے خواب اپنے دل میں پوشیدہ نہ رکھ سکے بھائیوں سے اظہار خواب کیا ہوا جو سب سے بڑا تھا اوس نے جواب دیا کہ ہر آئینہ یہ بادشاہ ہوگا اور والد اس خواب کو سنکر اور زیادہ محبت رکھنے لگیں گے۔ القصہ امروز سب جمع ہوکر یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے اور عرض کی کہ ہم شکار کو جاتے ہیں یوسف کو بھی ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ اسکی طبیعت کند نہو۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے انکار کیا الا انکا الحاح زیادہ دیکھکر اجازت دی اور اُنسے کہا کہ محافظت یوسف کی بہت اچھی طرح کرنا ایسا نہو کہ بھیڑیا کھا جائے اور تم شکار میں مصروف رہو۔ اُنہیں خاصا بہانہ ہاتھ لگا۔ یہ بیان فرماتے ہی خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمانے لگے کہ جب وقت نزول بلا آتا ہے عقل زائل ہو جاتی ہے اچھی بات سمجھائی نہیں دیتی۔ اللہ تعالیٰ یاد نہیں آتا۔ اگر حق یاد آوے ہر آئینہ بلا نازل نہو۔ اگر مہتر یعقوب علیہ السلام یوسف علیہ السلام کو سپرد حق تعالیٰ کرتے ہر آئینہ رنج و محن اُن کو بالکل نہ دیکھنا پڑتا لیکن اُنہوں نے لڑکوں کے سپرد کیا اسوجہ سے بلائے فراق میں مبتلا ہوئے الغرض وہ شکار کھیلنے گئے اور بروقت واپسی یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈال آئے مہتر جبرئیل علیہ السلام کو اُسوقت فرمان ہوا کہ اے جبرئیل برادران یوسف نے اُسکو کنوے میں ڈالا ہے جلد جا کہ گرنے سے اُسکو ایذا نہ پہونچے اور کنوے میں اسکو وحشت نہو کہ وہ تنہا اور لڑکا ہے القصہ جبرئیل علیہ السلام ایک چشم زدن میں پہونچے اور یوسف علیہ السلام کو گود میں بٹھا لکر ایک اچھی جگہ اُتارا اور خرقہ لاکر پہنایا۔ اصل خرقہ اسی جگہ سے ہے۔ وقت عشا برادران یوسف حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے زاری کرتے اور روتے ہوئے کہا کہ یوسف کو بھیڑیا لیگیا ہر چند ہم نے ڈھونڈا لیکن نہ پایا حضرت یعقوب علیہ السلام یہ سنتے ہی نعرہ مار کر بیہوش ہو گئے جب ہوش آیا کہنے لگے کہ ع خود کردہ خویش را چہ درماں ؛ جو شخص مخلوق کا بھروسا کریگا اور خالق سے غافل ہوگا اُسے یہی پھل ملیگا۔ اگر وقت رخصت میں یوسف کو سپرد حق کرتا۔ البتہ وہ مجھ سے جدا نہوتا۔ یہ کہکر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے رضینا بقضاء اللہ تعالیٰ (یعنی میں راضی ہوں

ساتھ قضائی خدا تعالی کے الغرض مہتر یعقوب علیہ السلام فراق یوسف علیہ السلام میں اس قدر روئے
کہ آنکھیں اُنکی جاتی رہیں گھر کا نام بیت الاحزان رکھا تھا۔ چالیس برس تک یہ حال رہا کہ آپنے
روز کو روز نہ جانا اور نہ شب کو شب۔ فراق یوسف علیہ السلام میں راتدن رونے سے کام تھا حضرت
خواجہ ذکرا اللہ بالخیر یہ بیان فرماکر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور یہہ
رباعی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی۔ **رباعی** یعقوب چہل سال زہجران بگریست ؛ نابینا شد
زدرد چنداں بگریست ؛ سوز دل او کسے چہ داند کہ چہ بود ؛ او داند و آنکس کہ زہجران بگریست ؛
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت مہتر یعقوب علیہ السلام کو بھوکھ لگتی حضرت یوسف علیہ السلام کا
نام لیتے کہ پیٹ بھر جاتا اور سات روز تک احتیاج طعام نہوتی۔ ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام
تشریف لائے اور یہ طعنہ دیا کہ اے یعقوب اگر تم یوسف کے پیدا کرنیوالے ہوتے ہر آئینہ اُنکی دوستی میں
مشغول رہتے۔ دیگر خلق کا کیا حال ہوتا۔ آپنے فرمایا کہ اے بھائی جبرئیل یہ طعنہ روز اول دینا
چاہیئے تھا۔ اب جبکہ دل دوستی و محبت سے بھر گیا لاحاصل ہے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ
اے یعقوب دوستی یوسف کی کم کرو اب اُس سے کیا فائدہ ہے یہ فرما کر حضرت خواجہ ذکرا اللہ
بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی مشائخ رضی اللہ عنہم سنا ہے کہ اہل
سلوک کا مقولہ ہے کہ درویش جسوقت محبت حق کا دعوی کر کے غیر اُسکے سے مشغول ہوتا ہے اُس پر صعب
ترین بلائیں نازل کیجاتی ہیں چنانچہ مہتر یعقوب علیہ السلام نے دعوائے محبت کیا تھا۔ بعدہ محبت
یوسف نے اُنکے دل میں جگہہ پکڑی۔ اسی سبب بلائے فراق اُنپر نازل ہوئی کہ چالیس سال
تک فراق یوسف میں روتے رہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب روتے ہوئے ایک عرصہ گذرا
فرمان حق ہوا کہ اگر آئندہ نام یوسف کا زبان پر لاؤ گے نام تمہارا جریدۂ پیغامبران سے خارج کیا
جائیگا۔ اے درویش سوائے حضرت یعقوب علیہ السلام کے اور کسیکی مجال نہ تھی کہ اس فرمودہ
کو بجا لاتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت یوسف کو اُنکے بھائی قعر چاہ میں ڈالکر چلے گئے۔ تھوڑی دیر
میں سوداگروں کا ایک طائفہ وہاں سے گذرا کئی آدمی اُس گروہ میں پیاسے تھے کنوئے پر پانی

نکال کر پینے کے واسطے آئے۔ ڈول اندر ڈالا یوسف علیہ السلام نے ڈول پکڑ لیا۔ وہ اس امر سے ناواقف
تھے۔ ڈول کے کھینچنے میں وقت کی وجہ دریافت کرنیکو کنوے میں نظر کی آپ پر نظر پڑی فوڑا باہر
نکالا اور دریافت کیا آپ کون ہیں حضرت نے جواب دیا کہ بنی آدم ہوں میرا قصہ طویل ہے شعر فی
قصتی طول ؛ وانت ملول ؛ راوی نے روایت کی ہے کہ یوسف علیہ السلام کے نکلتے ہی آوازہ اُنکے
حسن کا ملک کنعاں میں ہوا آپکے بھائیوں نے یہ قصہ سنکر خیال کیا کہ شاید یوسف کنوے میں سے نکلا
سب جمع ہوکر کاروان میں آئے اور اہل کاروان سے کہا کہ یہ ہمارا غلام ہے۔ آپسے سوداگروں
نے دریافت کیا کہ تم انکے غلام ہو۔ آپنے فرمایا۔ ہاں میں انکا غلام ہوں۔ سوداگروں نے کہا اگر
تم بیچتے ہو ہم خریدار ہیں۔ اُن کا یہی ارادہ تھا۔ سوداگروں نے کہا کہ قیمت کہو۔ اُنہوں نے جواب
دیا جو تم عنایت کرو منظور ہے۔ سوداگروں نے صلاح کر کے کہا ہمارے نزدیک انکی قیمت سترہ کھوٹے
روپئے ہیں۔ اُنہوں نے غنیمت جانکر وہی طلب کیئے۔ یوسف علیہ السلام رو پڑے اور اپنے دل میں
کہا سبحان اللہ یہی میری قیمت ہے جب کلمۂ ناامیدی آپکی زبان سے نکلا فرمان حق ہوا کہ اے یوسف
جبکہ تونے آپ کو کمتر جانا دیکھ اب ہم تیری قیمت تجھے دکھاتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
اسکا سبب یہ تھا کہ ایک روز یوسف علیہ السلام نے آئینہ لیکر اپنا مونھ دیکھکر کہا تھا۔ سبحان اللہ
زہے آفرینندہ جس نے مجھے پیدا کیا اگر مجھے بازار میں لیجائیں ہر آئینہ میری قیمت بہت ہو کہ کوئی شخص
ادا نکر سکے۔ پس اے درویش چونکہ یوسف علیہ السلام نے خود بینی کی تھی یہی سبب تھا کہ انکی قیمت سترہ
کھوٹے روپئے مقرر ہوئے۔ پس جو شخص اپنی ذات کو یہ سمجھتا ہے کہ من ہم چیزے ہستم۔ اُسکا یہی حال
ہوتا ہے جو یوسفؑ کا ہوا اور جو اپنی ذات کو ناچیز جانتا ہے اُسکی قیمت سوائے حق کے دوسرا نہیں
جان سکتا۔ منقول ہے کہ سوداگر یوسف علیہ السلام کو خرید کر رواں ہوئے۔ مصر میں پہنچکر بر سر بازار کھڑا کیا
مصر کے سوداگر جمع ہوئے ہر شخص قیمت بڑھاتا تھا۔ چنانچہ یہ خبر عزیز مصر کو پہونچی وہ اپنے تمام اعیان
دولت سمیت واسطے خریداری کے بازار میں آیا اور کہا شعر بازار حسن جملہ خوبان شکستہ ؛ رونیست
کز تو ہیچ خریدار بگذرد ؛ ڈھیر سا خزانہ حوالہ کر کے یوسف علیہ السلام کو خریدا۔ جب یوسف علیہ السلام

دیکھا کہ روپوں کے توڑے بیشمار میری قیمت میں ادا ہوئے افسوس کیا کہ اگر آجکے روز میرے بھائی موجود ہوتے میری قیمت دیکھتے جوں ہی کہ یہ بات آپنے خیال کی اُسیوقت فرمان ہوا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا اے یوسفؑ قیمت تیری وہی ہے جو بھائیوں کے روبرو ہوئی تھی اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ یہ خطاب انپر اس سبب سے تھا کہ خودبینی نہ پیدا ہو اور غرور دلمیں نہ سماجاوے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آرے وہ آدمی جو واصل الی اللہ ہو اُسکو ایسی صورت میں یہی خطاب ہوگا جو یوسف علیہ السلام کو ہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالےٰ نے فراق یعقوب علیہ السلام کو وصال یوسف علیہ السلام سے بدلنا چاہا اُنکے بھائیوں کی معرفت خبر بھیجی حضرت یعقوب علیہ السلام رواں ہوکر مصر تشریف لائے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے پیشوائی کی افواج اور ملوک صف بصف رواں ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام ایک ٹیلہ پر کھڑے تھے۔ ہر فوج و گروہ کو دیکھکر ارشاد فرماتے کہ میرا یوسف شاید ان میں ہو۔ فوجوں کے نکلنے کے بعد یوسف علیہ السلام کی سواری آئی۔ آپنے حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھتے ہی گھوڑے سے اُترنا چاہا اور اُترے کہ یعقوب علیہ السلام کی بھی نگاہ پڑی غایت شوق سے دوڑکر یوسف علیہ السلام سے لپٹ گئے اُسیوقت مہتر جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور یوسف علیہ السلام سے کہا کہ اے یوسف تم نے گھوڑے سے اُترنے میں دیر کی اور بہت جلدی نہ اُترے اسوجہ سے تمہاری اولاد میں کوئی پیغمبر نہ ہوگا الغرض جب مہتر یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بغل میں لیا بغایت نحیف پایا کہ ایک مشت استخوان تھے متعجبانہ دریافت کیا۔ میں سمجھتا تھا کہ تم اس ناز و نعمت میں خوش و خورم اور موٹے ہوگے مگر کیا وجہ ہے کہ نتیجہ برعکس ظہور میں آیا۔ آپنے جوابدیا کہ قبلہ من آپکا فرمانا بجا ہے مگر جسوقت میں کہانے میں ہاتھ ڈالتا تہا جبرئیل علیہ السلام آکر مجھے متنبہ کرتے تھے کہ اے یوسف تیرے فراق میں تمہارے باپ نے نقش آب بھی نہیں دیکھا تمکو بھی لازم نہیں کہ کہانا کہاؤ۔ پس اے مخدوم وہ تمام کہانا مجھے زہر معلوم ہوتا تہا اور آجتک میرا وہی حال تہا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حسن و خوبی کے بیس حصے مقرر کئے منجملہ اُنکے اُنیس یوسف علیہ

السلام کو عطا فرمائے اور ایک حصہ جملہ خلق کو عنایت فرمایا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یوسف علیہ السلام کا رنگ اس قدر شفاف تھا کہ تمام کھانا پینا اور اُسکا رنگ حلق سے نیچے اُترتے ہوئے نمودار ہوتا تھا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک وقت زمانہ یوسف علیہ السلام میں بملک مصر قحط عظیم ہوا اور بارہ برس تک رہا کہ خلق شدت گرسنگی و تشنگی سے عاجز آئی اور ہلاک ہونی شروع ہوئی۔ مہتر یوسف علیہ السلام نے یہ حال دیکھکر مناجات کی فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ اے یوسف فرمان حق ہے کہ خلق ہلاک ہوگی اور مرجائے گی۔ تم کو لازم ہے کہ بالائے قصر محل پر کھڑے ہو اور تمام خلق کو بُلاکر برقع مونھہ پر سے اُٹھاؤ کہ خلق تمہارا مونھہ دیکھکر آفت گرسنگی سے نجات پاوے۔ قصہ مختصر ایسا ہی کیا گیا۔ جوق جوق آدمی آتے تھے اور آپکا روئے انور دیکھکر سیر ہوکر واپس جاتے تھے۔ اُنکو سات روز تک خواہش خورش آب و طعام نہ رہتی تھی آپ کا مونھہ دیکھنے سے ایک صورت استغراق میں رہتے تھے۔ یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ اہل سلوک نے اسباب میں ایک قول عارفانہ کہا ہے کہ خلق کو یوسف علیہ السلام کے مونہہ دیکھنے سے ایک ہفتہ سیری رہتی تھی کل بروز قیامت حق تعالیٰ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے جمیع مسلمانوں کو داخل بہشت کرکے اُنپر اپنی تجلی کرے گا۔ اور دولت دیدار سے مشرف فرماویگا کیا عجب ہے کہ ایکمرتبہ کے دیکھنے سے ستر ہزار برس تک مدہوش رہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب حضرت یعقوب یوسف علیہما السلام کو نہلاتے تھے آپکے گرداگرد پردے کھڑے کرتے کہ کسیکی نظر نہ لگے اور اُسوقت کہ یوسف علیہ السلام سوداگروں کے ہاتھ فروخت ہوئے اور چشمۂ آب پر پہونچے۔ سوداگروں نے کہا کہ ہاں جاکر نہا آؤ۔ مہتر یوسف علیہ السلام پانی میں قدم رکھتے ہی رو پڑے اور کہنے لگے سبحان اللہ میرے باپ یعقوب علیہ السلام میری اسقدر حفاظت کرتے تھے کہ جب مجھے نہلانے لگتے پردے کھڑے کرتے اور آجکے روز میرا تن عریاں تمام جانوران آبی وغیرہ دیکھینگے جونہی کہ آپنے یہ خیال کیا مہتر جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ نور کی قناتیں لیجاکر یوسف کے آس پاس نصب کردو کہ جانوران آبی اُن کے جسم کو نہ دیکھیں۔ حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ بیان فرماکر

آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمانے لگے کہ ہر صاحب عزت کو آخر میں خواری نصیب ہوتی ہے اور ہر خوار کو عزت دی جاتی ہے الا وہ لوگ جنکو اللہ کے نام لینے کی وجہ سے عزت ہے ہمیشہ عزیز رہتے ہیں۔ آپ یہ بیان فرما کر حجرہ میں تشریف لیگئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذلک

مجلس ششم بتاریخ بستم ماہ مذکور روز پنجشنبہ۔ گفتگو مہتر اسمٰعیل علیہ السلام کے بارہ میں ہو رہی تھی دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ مجلس مبارک میں مولانائے شمس الدین یحییٰ اور مولانا برہان الدین غریب وعزیزان دیگر حاضر خدمت شریف تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ جسوقت مہتر ابراھیم علیہ السلام نے دوگانہ نماز شکرانہ بنائے خانہ کعبہ مع اپنے فرزند اسمٰعیل علیہ السلام ادا کی جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا اے ابراہیم خلیل اللہ تمہارا یہ لڑکا پیغامبر مرسل ہوگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ سنکر از حد شاد ہوئے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا اے اخی جبرئیل اس لڑکے کی اولاد سے کس قدر پیغامبر ہونگے۔ آپنے کہا خیر (یعنی نہیں) اسکی نسل سے کوئی پیغامبر نہوگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ سنکر دلتنگ ہوئے کہ ایک لڑکے کی نسل سے ستر ہزار انبیا ہونگے اور ایک کی نسل سے ایک بھی نہوگا۔ اُسیوقت مہتر جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اے ابراہیم فرمان حق ہے کہ میں اسماعیل کی اولاد میں ایک ایسا پیغامبر پیدا کرونگا کہ وہ ستر ہزار کے نعم البدل سے بہتر ہے وہ نبی آخر الزماں ہونگے۔ زمین و آسمان وما فیہا صرف اسکی وجہ سے میں نے پیدا کیئے ہیں اے ابراہیم اگر میں اُسکو پیدا نکرتا ہر آئینہ زمین و آسمان ہیجدہ ہزار عالم کو بھی پیدا نکرتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسروز مہتر ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی تجویز کی اور آپکو قربانگاہ میں لیگئے بغیر ہاتھ پانو باندھے قربان کرنا چاہتے تھے کہ مہتر اسمٰعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اے پدر آپ میرے ہاتھ اور پانوں باندھ دیں کیونکہ مجھے خوف ہے کہ مبادا بوقت ذبح میں شدت تکلیف سے ہاتھ پاؤں ماروں اور وہ موجب بے فرمانی ہو اور مجھے و نیز آپکو درمیان انبیاء علیہم السلام شرمندہ ہونا پڑے اور روز قیامت کہا جاوے کہ یہ محب صادق نتھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت حضرت زکریا علیہ السلام کے سر مبارک پر

ارہ رکھا اور چیرنا شروع کیا آپ نے شدت درد سے چلانا چاہا آواز آئی کہ اے زکریا اگر آہ اپنے سینہ سے نکالی نام تمھارا جریدۂ پیغامبران سے خارج کر دیا جاوے گا۔ اسکے بعد گفتگو دربارۂ دعا ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جب مہتر آدم علیہ السلام نے دعا آمرزش گناہ مانگی۔ یہ فرمان ہوا کہ اے آدم جبتک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجوگے دعا تمہاری قبول نہ ہوگی۔ جب حضرت آدم علیہ السلام نے درود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر پڑہکر دعا مانگی قبول ہوئی لقولہ تعالی فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ ط حضرات مفسرین نے اسکی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ وہ کلمات یہ تھے الصّلوٰۃ علی النّبیّ الاُمّیّ پس اے درویش جب دعا موافق شرائط کے مانگی جاوے البتہ قبول ہوتی ہے چنانچہ حدیث شریف مشہور ہے اور کلام اللہ میں ان الفاظ سے مسطور اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ہ واللہ ولی الاجابۃ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک شخص شیخ ہرات کے مریدوں میں سے سفر میں گیا اور سات برس کے بعد پھر حاضر خدمت شیخ ہوا اُنہوں نے دریافت کیا کہ اس سفر میں تم نے کس کس اولیاء اللہ کی زیارت کی مرید نے جواب دیا کہ میں قطب العالم کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ شیخ ہرات نے دریافت کیا کہ تم نے اُن سے یہ بھی دریافت کیا کہ مرد کامل کون ہے اور نیم مرد کون۔ مرید نے کہا البتہ میں نے سوال کیا تھا اور اُنہوں نے جواب دیا کہ مرد کامل وہ ہے کہ جو محنت کر کے ایک شے حاصل کرے اور اپنے بھائی کے سامنے لاکر رکھے اور وہ دونوں تناول کریں اور نیم مرد وہ ہے کہ ہوا میں اُڑے اور پانی پر سجادہ بچھا کر نماز پڑھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ معیت بی بی رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا دریائے دجلہ کے کنارے گئے جب وقت نماز ہوا خواجہ حسن بصری نے مصلا پانی پر بچھایا اور نماز پڑھنے لگے اور رابعہ بصری نے ہوا میں زمین سے علاحدہ مصلا بچھایا اور نماز پڑھنے لگیں۔ خواجہ حسن بصری رہ نے بعد نماز کے رابعہ رحمۃ اللہ علیہا کو نہ دیکھا متحیر ہوکر سر بالا کیا ہوا میں مصلا بچھائے نماز پڑھتے پایا جب وہ نماز سے فارغ ہوئیں آپنے سوال کیا کہ رابعہ یہ کیا بات ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ وہ کیا بات

ہے اے حسن اگر پانی پر چلو گے ایک تنکے کے موافق ہو گے کہ وہ بھی پانی پر تیرتا ہے اور جو ہوا میں اوڑو گے تو ایک مکھی کے برابر ہو گے کہ وہ بھی ہوا میں اُڑتی ہے۔ آدمی کا دل ہاتھ میں لو تا کہ تمہاری کچھ حقیقت ہو یعنی اولوالعزم ہو۔ آپکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقی ہوئے اور اُنسے اثنائے گفتگو میں سوال کیا کہ آپنے حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ سُنا ہو بیان فرمائیے حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ مینے اُنکی زبانی درباب صحبت سنا ہے کہ یا خضر من ظن انہ خیر من الکلب لا یصلح الصحبۃ معہ یعنی اے خضر جس نے گمان کیا کہ میں بہتر ہوں کتے سے وہ لائق صحبت نہیں ہے۔ حضرت خواجہ یہ بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی آپ نماز میں مصروف ہوئے مجلس برخاست ہوئی خلق آئی اپنے مقامات کو واپس گئی فقط۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس ہفتم۔ بتاریخ پنجم ماہ شوال روز دوشنبہ سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی اُسروز مجلس مبارک میں مولانا شمس الدین یحیی۔ مولانا فخر الدین زرادی وامیر حسن علا سنجری و دیگر صفیائے عظام رحمہم اللہ حاضر مجلس شریف تھے۔ ذکر مہتر داؤد علیہ السلام کا ہو رہا تھا آپنے ارشاد فرمایا کہ مہتر داؤد علیہ السلام زبور پڑھ رہے تھے جب اس مقام پر پہونچے جہاں یہ مذکور تھا کہ بلا ہم نے واسطے اپنے دوستوں کے پیدا کی ہے وہ بلا کو بہ آرزو طلب کرینگے اور بوقت نزول بلا صبر کرینگے۔ بنا برآں مہتر داؤد علیہ السلام نے بلا کی آرزو کی جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اے داؤد بلا طلب کرتے ہو مگر طاقت اُٹھانے بلا کی نہ لاسکو گے۔ مہتر داؤد علیہ السلام نے جواب دیا مجھے امید ہے کہ میں بلا میں صابر رہوں گا۔ قصہ مختصر داؤد علیہ السلام اکثر بیٹھے ہوئے زبور پڑھ رہے تھے اُسوقت فرمان صادر ہوا۔ اے داؤد بلا کے واسطے تیار رہو۔ آج روز نزول بلا ہے الغرض بوقت دوپہر مہتر داؤد علیہ السلام زبور مطالعہ کر رہے تھے ناگاہ ایک جانور خوش رنگ کہ اُس طرح کا قبل ازیں داؤد علیہ السلام نے کبھی نہیں دیکھا تھا آکر آپکے روبرو بیٹھ گیا آپنے اوسکو ملاحظہ فرما کر خیال کیا کہ اُسکو واسطے سلیمان کے پکڑوں بہت خوب ہوگا۔ الغرض مصلے سے

اٹھکر زیور کو طاق میں رکھا اور جانور کو پکڑنے دوڑے کہ وہ سامنے سے اُڑکر زینہ میں جا بیٹھا۔ جب مہتر داؤد علیہ السلام متصل زینہ آئے وہ وہاں سے بھی اُڑا اور کوٹھے پر بیٹھ گیا۔ آپ بھی اُسکے پیچھے کوٹھے پر چڑھے۔ قضارا اوریا کی عورت اپنے کوٹھے پر بیٹھی ہوئی سر دہو رہی تھی۔ اُسنے آپ کو اور آپنے اُسے دیکھا۔ چونکہ وہ برہنہ تھی اُسنے سر ہلایا کہ بالوں نے پراگندہ ہو کر تمام جسم اُسکا ڈھانک لیا مہتر داؤد علیہ السلام یہ دیکھتے ہی متحیر ہو گئے اور اپنے دلمیں کہا سبحان اللہ جسکے سر کے بال اسقدر لمبے ہیں اُسکی خوبصورتی کا کیا ٹھکانہ ہوگا۔ اُسیوقت ولولہ عشق زن اوریا نے مہتر داؤد علیہ السلام کے دل میں جگہ کی۔ صبر و قرار آرام و خواب کلی جاتا رہا۔ تو کہ اوریا کو ایک لڑائی کیواسطے نامزد کیا اور وہاں جاکر شہید ہوئے الغرض بعد ایک مدت کے آپنے اوریا کی عورت کے پاس پیغام نکاح بھیجا اُسنے قبول کیا آپنے نکاح کر لیا۔ اس واقعہ کو ایک مدت ہوئی تھی کہ ایک روز دو شخص جھگڑتے ہوئے آئے آتے ہی ایک شخص نے عرض کی کہ یا حضرت یہ ایک شخص ہے اسکے پاس ننانوے بھیڑیں ہیں اور ایک بھیڑ میرے پاس ہے اس مرد نے زبردستی کرکے وہ بھیڑ میری چھین لی یہ امر روا ہے یا نہیں۔ آپنے شخص غاصب سے فرمایا کہ یہ امر ناواجب و ناسزا ہے۔ اسکی بھیڑ واپس دے کہ تو نے اس غریب پر ظلم کیا ہے۔ جب اُنہوں نے یہ حکم سنا آپکے روبرو سے غائب ہوئے۔ آپکے دلمیں اُسیوقت خدشہ ہوا کہ یہ خطاب مجھے ہوا ہے کہ باوجود موجود ہونے ننانوے عورتوں کے زن اوریا سے نکاح کیا یہ سوچکر آپ گھر میں تشریف لیگئے اور اپنے بیٹوں کو وداع کیا اور جنگل میں جاکر سر سجدہ میں رکھا۔ بائیس سال اس ایک زلت (لغزش) کی وجہ سے روتے رہے اُسوقت یہ فرمان ہوا اے داؤد کیوں روتے ہو آپنے عرض کی کہ اس آنکھ نے امر نادیدنی دیکھا۔ اب اسکی تلافی بھی اسی آنکھ سے چاہتا ہوں **فرد** گر چشم ندیدے نشدے خانہ خراب بس خانہ کہ شد خراب از کردۂ چشم ؛ منقول ہے کہ آپ اسقدر روئے تھے کہ گوشت و پوست رخسار ہائے مبارک بہہ گیا تھا اُسوقت فرمان ہوا کہ اے داؤد ہم تمہاری توبہ قبول کرینگے بشرطیکہ اوریا کو تم راضی کرو۔ مہتر داؤد علیہ السلام اُٹھے اور جس مقام میں اوریا مدفون تھا تشریف لیگئے

وہ ایک کنواں تھا آپنے جاکر آواز دی کہ اے اُوریا تم مجھسے راضی ہو آواز آئی کہ ہاں میں تم سے راضی ہوں اسپر حکم باری تعالی ہوا کہ تم پوچھنا نہیں جانتے تم کو چاہیئے کہ اپنے اس جرم کا نام لیکر معافی چاہو کہ توبہ تمھاری قبول ہو۔ چونکہ وقت قبول توبہ آگیا تھا اللہ تعالی نے اوریا کو حضرت پر مہربان کیا آپنے دوبارہ کنوئیں پر جاکر کہا کہ اے اُوریا میں نے تجھے میدان حرب میں اسواسطے بھیجا تھا کہ تو وہاں جاکر شہید ہو اور میں تیری زوجہ سے نکاح کروں تو مجھسے راضی ہے یا نہیں اُس نے یہ سنکر جواب دیا کہ اے داؤد میں تم سے راضی ہوں اُسوقت توبہ داؤد علیہ السلام کی قبول ہوئی۔ اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام ازحد خوش آواز تھے جسوقت آپ زبور پڑھتے وہ جانور جو ہوا میں اُڑتے تھے آپکی خوش آوازی سے ٹھیر جاتے اور آپکے سر مبارک پر سایہ افگن ہوتے اور آپکی خوش الحانی سے سب بیہوش ہو جاتے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب وقت وصال حضرت داؤد علیہ السلام قریب پہنچا۔ جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور صحیفہ کاغذ حضرت کے حوالہ کیا۔ اس میں بیس مسئلے لکھے تھے کاغذ دیکر کہا کہ یا حضرت فرمان حق ہے کہ آپکے صاحبزادوں میں جو اِن مسائل کا جواب دے وہ بعد آپکے شایان خلافت ہے انگشتری ملک اُسے دینی چاہیئے۔ آپنے اپنے تمام فرزندوں کو جمع فرمایا اور اُن سے جواب مانگا کوئی جواب نہ دے سکا جسوقت نوبت مہتر سلیمان علیہ السلام کی آئی آپنے تمام مسائل کا جواب شافی دیا۔ یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ جب ازل میں ملک بنام مہتر سلیمان علیہ السلام لکھا تھا اُنہوں نے اُن مسائل کا جواب دیا۔ اور شایان خلافت ہوئے۔ اما اے درویش کس قدر عظیم ملک پایا کہ انکے بعد کسیکو اس قدر حکومت میسر نہوئی نہ اُنسے پیشتر کسیکو حاصل ہوئی تھی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حق تعالی نے مہتر سلیمان علیہ السلام کو ایسا الہام عطا فرمایا تھا کہ وہ تمام جانوران آبی و خشکی کی زبان سمجھتے تھے اور وہ سب اُن کے تابعدار تھے تمام جن و انس اور شیاطین اُنکے مطیع و منقاد و فرمانبردار تھے مہتر سلیمان علیہ السلام کے پاس ایک تخت ایسا وسیع تھا کہ بارہ ہزار بنی اسرائیل اُسپر بیٹھتے تھے اور آپ ہوا کو حکم دیتے

تخت زمین سے بلند ہو کر ہوا میں پرواں ہوتا تھا۔ ایک ماہ کی راہ ایک روز میں طے کرتا تھا۔ صبح کہیں اور شام کہیں ہوتی۔ خرچ مطبخ مہتر سلیمان علیہ السلام کا اس قدر تھا کہ ستر ہزار اونٹ روزانہ نمک لاتے تھے اور وہ روز خرچ ہو جاتا تھا اس سے قیاس کر لینا چاہیئے کہ غلہ و ترکاری کس قدر خرچ ہوتی ہوگی۔ لیکن اسے درویش آپ ان میں سے خردل وار بھی نہ کھاتے تھے زنبیل بُن کر بازار میں فروخت کرتے اور اسکی مزدوری سے بسر اوقات فرماتے۔ رات کو درویشوں کی خدمت میں حاضر ہوتے مساجد میں جاتے۔ غریبوں کی خبر لیتے اور اُن سے اپنے حق میں دعاء خیر کراتے حضرت خواجہ یہ بیان فرما کر یادِ حق میں مشغول ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس ہشتم روز پنجشنبہ۔ تاریخ بست و پنجم ماہ شوال ۵۸۹ھ ہجری کو دولت قدمبوسی میسر ہوئی اُس روز مجلس مبارک میں مولانا شمس الدین یحییٰ و مولانا برہان الدین غریب و مولانا فخر الدین زرادی و شیخ نصیر الدین محمود و مولانا یوسف کلاکیٹری و دیگر اصفیا رحمہم اللہ حاضر خدمت اولیا تھے۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ جس شب مہتر موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے فرعون لعین سوتا تھا ناگاہ چونک پڑا اور لرزہ اُسکے جسم میں تھا فوراً اپنے وزیروں کو بلا کر کہا کہ اسوقت وہ شخص پیدا ہوا جس سے میری مملکت میں خلل واقع ہوگا۔ منقول ہے کہ فرعون لعین نے دفعیہ اس امر شدنی کے واسطے پیشتر سے دایہ قوم بنی اسرائیل پر تعینات کر دی تھیں کہ جسکو حمل ہو اسکا حمل گرا دیں یا کوئی لڑکا تولد ہو اُسکی خبر کریں کہ وہ ہلاک کیا جائے۔ القصہ جب حضرت موسےٰ علیہ السلام پیدا ہوئے لوگوں نے خبر دی اُس لعین نے تنور گرم کر کے موسیٰ علیہ السلام کو آگ میں ڈالا اور تھوڑے عرصہ کے واسطے اپنے سپاہی تنور پر متعین کیئے۔ جب وہ چلے گئے حضرت موسےٰ علیہ السلام کی بہن آئیں اور اُنہوں نے تنور کو دیکھا۔ کیا دیکھتی ہیں کہ آتش سرد ہو گئی ہے اور مہتر موسیٰ علیہ السلام صحیح و سالم اپنا انگوٹھا چوستے ہوئے زندہ موجود ہیں وہ دوڑی ہوئی والدہ کے پاس گئیں اُنہوں نے آ کر نکالا۔ الا خوف فرعون لعین سے نہر میں شعائک سپرد کر کے ڈالا۔ اُسوقت موج کو حکم تھا کہ یہ گہوارہ فرعون کے محل میں لیجا تھا نے

تعمیل کی۔ فرعون اور اُسکی بی بی آسیہ دونو اُسوقت لب نہر بیٹھے تھے اُنکی نظر گہوارہ پر پڑی۔ آسیہ نے کہا
اے فرعون دیکھہ گہوارہ میں کیا ہے۔ فرعون نے اُسیوقت ملاحوں کو طلب کر کے کہا کہ ہاں جاؤ اور گہوارہ
نکال لاؤ۔ حکم کی دیر تھی۔ ملاحوں نے فوراً گہوارہ لا کر حاضر کیا۔ جب گہوارہ کہولا گیا کیا دیکھتے
ہیں کہ ایک لڑکا صاحب حسن و جمال اپنا انگوٹھا موںہہ میں لیئے ہوئے چوس رہا ہے فرعون آپ کی شکل
دیکھتے ہی سہم گیا اور آسیہ سے کہا اے آسیہ یہ لڑکا اگرچہ بد یہ ہے الا ہمارے حق میں اچھا ہوگا
آسیہ نے یہ سنکر کہا اے نادان خداے تعالی نے ہمکو دولت فرزند سے محروم رکہا ہے اس
لڑکے کو بجاے فرزند کے پالینگے کہ بعد ہمارے ہم سے یادگار رہے۔ الغرض فرزندی میں قبول کرکے
دائیوں کے سپرد کیا کہ مہتر موسی علیہ السلام ہزاران راحت و آرام سے پرورش پائے اسکے بعد حضرت خواجہ
ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ اے درویش خواہش فرعون تھی کہ وہ لڑکا جو اُسکی مملکت کی خرابی کا
باعث ہوگا اُسے ہلاک کرے۔ الاحکمت خداتعالی سے غافل تھا اور نہیں جانتا تھا کہ میں اُسکو آپ ہی
پرورش کروں گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب عمر موسی علیہ السلام کی چار برس کی ہوئی بی بی آسیہ نے
ایکروز آپکو فرعون کی گود میں دیا۔ فرعون کی ڈاڑھی بہت لمبی تھی جیسے اکثر چھوٹے بچوں کی عادت
ہوتی آپنے فرعون کی ڈاڑہی پکڑی اور اُسکو ہلایا۔ فرعون مارے درد کے بلبلا اُٹھا کہ اُٹھا کہ اے آسیہ
یہ لڑکا ہمارے واسطے مبارک نہیں ہے اس نے میری ڈاڑھی اس قدر زور سے پکڑی اور ہلائی کہ شدت
درد سے میرے جسم کے تمام اعضا میں لرزہ پڑگیا۔ بی بی آسیہ نے فرمایا کچھہ مضائقہ نہیں یہ بچوں کی
رسم ہوتی ہے کہ وہ اپنے باپ کی ڈاڑہی سے کہیلتے ہیں اگر تم کو یقین نہیں میں ایک طشت پُر از زر
اور ایک طشت پُر از آتش منگواتی ہوں اگر دانا ہوگا جانب طشت زر ہاتھہ ڈالیگا اور جو نادان
ہوگا اُسکے نزدیک آتش اور زر برابر ہوگا۔ الغرض ایسا ہی کیا۔ آپنے جانب طشت زر ہاتھہ ڈالنا چاہا
اُسیوقت مہتر جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپ کا ہاتھہ آگ میں ڈال دیا۔ جب آپنے ہاتھہ آگ میں
ڈالا بی بی آسیہ فوراً کہنے لگیں کہ آپنے دیکھا یہ بچہ ہے اسکو مطلق خبر نہیں اگر اسے خبر ہوتی یہ اپنا ہاتھ
آگ میں نہ ڈالتا۔ اُسوقت فرعون کو قرار ہوا اور نہ دل اُسکا مضطرب تھا۔ الغرض جب آپ کی

عمر ہیژدہ سال کی ہوئی ایک روز اسپ تازی پر سوار مع اعیان دولت بازار میں جارہے تھے وہاں ایک مرد پیرو فرعون کو دیکھا کہ وہ قسم فرعون کے نام کی کہاتا تہا آپنے بلاکر دریافت کیا کہ یہ کونسی قسم ہے اُس نے جواب دیا کہ یہ قسم تمہارے باپ کے نام کی ہے کہ وہ ہمارا خدا ہے آپکو یہ سنتے ہی غصہ آیا اور اُسکے مونھہ پر ایک طمانچہ مارا کہ فوراً مرگیا۔ کہتے ہیں کہ اُسوقت آپنے کئی آدمیونکو مارا جو ایسی قسم کہارہے تہے۔ آپ طمانچہ مارکر کہتے تہے کہ خاک ترے موںھہ میں ہو وہ خدا نہیں ہے خدا وہ ہے جسنے مجھے اور تم کو اور اسکو اور نیز زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے جب یہ خبر فرعون کو پہونچی اُسنے بی بی آسیہ سے گلہ کیا کہ میں نہ کہتا تہا کہ یہ فرزند مبارک نہیں ہے۔ اس سے میری مملکت میں خلل پہونچیگا۔ الغرض بی بی آسیہ نے کسی حیلہ سے یہ امر اُسکے خیال سے دفع کیا اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ ایکروز مہتر موسیٰ علیہ السلام مع فرعون تخت پر جلوہ گر تہے وہ دن عید کا تھا خلق جوق جوق فرعون کے پاس آتی تہی اور اُسے سجدہ کرتی تہی۔ حضرت کو یہ امر بُرا معلوم ہوتا تہا کہ شایان سجدہ سوائے ذات باری تعالیٰ کے دوسرا نہیں۔ آپ منع فرماتے تہے فرعون کو غصہ آتا تہا۔ بی بی آسیہ اُسوقت موجود تہیں۔ اُنہوں نے اس حال کو دیکھکر آپکو طلب کیا اور کہا کہ اسوقت آپ کسی ملک کو چلے جاویں ورنہ فرعون آپکو شہید کرادیگا۔ بعد نبوت تشریف لائیے گا۔ آپنے جب یہ کلام بی بی آسیہ کا سنا فوراً شہر سے چلے گئے اور اسجگہ پہونچے جہاں دختران شعیب علیہ السلام بکریاں چرا رہی تہیں۔ انکے متصل ایک ویران کنواں تہا۔ پانی اُس میں نہایت دور تہا۔ جبتک کئی آدمی جمع نہوتے پانی کنوئیں سے کہینچنا دشوار تہا۔ دو لڑکیاں کنوئیں پہ منتظر تہیں کہ کوئی مرد خدا پہونچے اوس سے طلب امداد کریں آپنے انکو کہڑا دیکھکر پوچہا کس کے انتظار میں ہو۔ اُنہوں نے صورت حال بیان کی آپنے فوراً مردانہ وار تین ڈول کنوئیں سے کہینچے کہ بکریاں سیراب ہوگئیں۔ بوقت شام جب گہر گئیں شکم سیر تہیں۔ مہتر شعیب علیہ السلام نے یہ دیکھکر پوچہا آج بکریوں کا پیٹ پہولا ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے پانی پیا ہے لڑکیوں نے عرض کی کہ اے پدر آج ایک شخص ملا کہ اُسنے تنہا تین ڈول پانی کہینچا۔ یہ سُنتے ہی مہتر

شعیب علیہ السلام نے کہا کہ اے لڑکیو وہ شخص موسیٰ پیغمبر ہے جلد جاؤ اور اُنہیں بلا لاؤ۔ مہتر شعیب علیہ السلام کی سب سے بڑی لڑکی جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے آئی الاحیا سے کچھ نہ کہا۔ مہتر موسیٰ علیہ السلام کو روشن ضمیری سے ارادہ اُسکا معلوم ہوا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مکان کی جانب پتھر پھینک کہ میں اُس طرف رواں ہوں اور جہاں موڑ آوے وہاں ایسا ہی عمل کر کہ مجھے سیدھا راستہ معلوم ہو۔ جونہی موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کے مکان پر گئے۔ مہتر شعیب منتظر تھے فوراً بغلگیر ہوئے اور اُسی لڑکی سے جو آپ کو بلانے گئی تھی آپکا نکاح کر دیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وہیں موسیٰ علیہ السلام کو پیغامبری عنایت ہوئی کہ مہتر جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس آئے اور کہا اے موسیٰ حکم الٰہی ہے کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اور اُسے فرمان پہنچاؤ کہ وہ تمہارا اور خدائے واحد پر ایمان لاوے۔ مہتر موسیٰ علیہ السلام حسب فرمان خدمت مہتر شعیب علیہ السلام سے علیحدہ ہو کر مصر میں آئے اور اپنی والدہ وہمشیرہ اور اپنے بھائی ہارون سے ملاقی ہوئے۔ اسکے بعد فرعون کے پاس جا کر کہا کہ اے فرعون میں نبی مرسل ہوں اور خدائے واحد نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے کہ تو اُسکے بندے ہونے کا اقرار کرے اور میری نبوت کا قائل ہو کر عذاب الیم سے رستگاری پائے ورنہ بلا تجھپر نازل ہوئی۔ فرعون یہ سُنتے ہی مکان میں گیا اور بی بی آسیہ سے کہا کہ یہ بلا مجھپر تیری وجہ سے نازل ہوئی اگر میں اسکو نہ پالتا آج وہ کہاں زندہ ہوتا کہ دعوائے پیغمبری کرتا بی بی آسیہ نے کہا مرضی الٰہی یوں ہی تھی۔ دیکھو جو ہونا ہے ہوگا۔ اس کے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بیشمار معجزے فرعون کو دکھلائے لیکن وہ بدبخت لعین ایمان نہ لایا مگر بنی اسرائیل میں سے ہزاروں دولت ایمان سے بہرہ یاب ہوئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل کو تقویت حاصل ہوئی۔ حق تعالیٰ نے فرعون کو مقہور کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ علمائے کتب تفاسیر میں تحریر کیا ہے۔ کہ جس روز فرعون غرق ہوگا اُس روز بارہ ہزار بنی اسرائیل نے بمعیت حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے خروج کیا تھا جب یہ خبر فرعون کو پہنچی وہ ستر ہزار آدمی و بیحد فوج پیادہ سے متعاقب

ہوا۔ کہتے ہیں کہ تمام سوار اسپان تازی پر سوار تھے اور اُنکے سر کی کلگیاں زر و جواہر سے مکلل تھیں
اور ہر گھوڑے کے گلے میں طوق سونے کا تھا۔ الغرض نہایت جاہ و جلال دنیاوی سے بہرہ ور تھے
سب ننگی تلواریں لئے ہوئے متعاقب تھے کہ دن نکلا اور سورج کی کرنیں تلواروں پر پڑیں کہ تمام
جنگل میں ایک عالم چکا چوندھ کا ہو گیا اُسوقت بنی اسرائیل کنارہ دریائے نیل پر پہونچ گئے
تھے جسوقت اُنہوں نے افواج فرعون کو اپنے پیچھے آتے دیکھا بے قرار ہوئے۔ اور حضرت
موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ اے پیغامبر خدا اگر انہوں نے ہمپر حملہ کیا ہم میں سے ایک بھی زندہ
نہ بچیگا۔ مہتر موسیٰ علیہ السلام نے یہ حال دیکھکر دعا مانگی کہ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَاِلَیْکَ الْمُشْتَکیٰ
وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے
اوس وقت مہتر موسے علیہ السلام پر وحی کی کہ اے موسے تم اپنا عصا دریائے نیل پر
مارو آپ نے حسب الارشاد عصا دریا میں مارا کہ دریا بارہ جگہ سے شق ہو گیا اور اُس میں سے
بارہ ٹھیک ڈنڈیاں ہویدا ہوئیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام مع اپنے ہمراہیوں کے اُسمیں درآئے
اور رواں ہوئے لقولہ تعالیٰ وَاَوْحَیْنَا اِلیٰ مُوْسیٰ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ
فَکَانَ کُلُّ فِرْقٍ کَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ ۝ جب بنی اسرائیل درمیان نصف آب دریا پہونچے اُسوقت
اُنہوں نے عرض کی کہ اے پیغامبر خدا اس حال کو دیکھکر ہمارے بھائی بند جو ہم سے پیچھے ہیں یعنی
اپنے گھر رہ گئے ہیں یہ خیال کرینگے کہ وہ ڈوب گئے پس آپ ایسی تجویز کریں کہ وہ ہمارے حال سے
مطلع ہوں آپنے جانب چپ و راست دریا لکڑی سے اشارہ کیا۔ اُس اشارہ سے درمیان
دریا روزن کشادہ ہوئے کہ کل حال نظر آنے لگا۔ جب بنی اسرائیل دریا سے پار ہو گئے
حضرت موسے علیہ السلام نے چاہا کہ واپس جاکر عصا دریا میں ماریں کہ دریائے نیل اصلی
حال پر ہو جاوے۔ حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی وَاتْرُکِ الْبَحْرَ رَھْوًا
یعنی دریا کو اسی حال میں رہنے دے۔ نقل ہے کہ جسوقت فرعون لب دریا پہونچا آب دریا کو
شگافتہ پایا اور دیکھا کہ تمام بنی اسرائیل مع الخیر دریا کے اُس پار ہیں۔ فرعون نے اپنی قوم

سے مخاطب ہوکر کہا کہ دیکھو دریا میرے خوف سے کس طرح دوپارہ ہوا ہے اور پانی کس طرح سے جدا ہوگیا ہے کہ میں اپنے مفروروں کو گرفتار کروں اُسوقت اسنے تجدید اپنی خدائی کی کی اور سب سے مخاطب ہوکر کہا اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی اوسکے تمام مقرب سجدہ میں گرے اور سب نے اوسکی خدائی کا اقرار کیا مہتر موسیٰ علیہ السلام دریا کے اس پار سے یہ تمام کیفیت دیکھہ رہے تھے کہ فرعون نے حکم دیا کہ ہاں دریا میں درآؤ اور رواں ہو۔ اس حکم کے سنتے ہی اور فرعون کے داخل آب ہوتے ہی تمام لشکر دریا میں درآیا اور رواں ہوا جب نصف دریا میں پہونچے آب دریا بحکم خدا تعالیٰ عم نوالہ آپس میں ملگیا وہ راستہ مسدود ہوا فرعون مع اپنے خدم وحشم کے غرق دریا ہوا کہ ایک متنفس بھی اُسکے ساتھیوں میں سے جانبر نہوا۔ یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھرلائے اور ارشاد فرمایا کہ اے درویش قہر حق سبحانہ تعالیٰ سے ہمیشہ خائف رہنا چاہیئے دیکھو ذرہ قہر خداوندی سے فرعون کو نیست ونابود کردیا۔ حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر یہ بیان فرمارہے تھے کہ اذان ہوئی آپ نماز میں مصروف ہوئے مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس نہم۔ بروز شنبہ بست وپنجم ماہ ذی الحجہ سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ پانچ نفر درویش خاندان چشت سے آئے تھے حاضر خدمت ہوئے۔ اُسروز مجلس مبارک میں شیخ بہار الدین غزنوی۔ مولانا جلال الدین اور مولانا عماد الدین مذکر مع برادر خورد و دیگر اصفیائے عظام حاضر مجلس شریف تھے گفتگو مہتر عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں ہورہی تھی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ جسروز حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اُسروز اُنکی والدہ بی بی مریم پارسا یہودیوں کے خوف سے جنگل چلی گئی تھیں وہیں اُنکو دردزہ شروع ہوا اور مہتر عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ بی بی مریم پارسا کے پاس ایک ہی ہم جنس تھا جو اُنکا کام کرتا۔ پانی بھی موجود نہتا۔ بی بی مریم نے زمین میں لات ماری کہ چشمہ پانی کا جاری ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو غسل دیا اور اُنکو اپنی گود میں لیکر بیٹھیں ناگاہ شہر میں غلغلہ مچا کہ مریم کو لڑکا پیدا ہوا کہ باپ اُسکا نہیں ہے۔ عوام الناس مجتمع ہوکر مہتر ذکریا علیہ السلام کے پاس آئے کہ دریافت کریں اور باپ کا پتا پوچھیں مہتر ذکریا علیہ السلام نے اُن نادانوں کو ہرچند سمجھایا

کہ حق تعالیٰ قادر ہے کہ بے باپ کے فرزند پیدا کرے الا ایک نے بھی یقین نہ کیا بلکہ در پے تصدیع ہوئے حق تعالیٰ نے مہتر زکریا علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ انکو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں لیجاؤ وہ انکی تشفی کر دیں گے۔ الغرض مہتر زکریا علیہ السلام و جمیع یہودان و نصرانیان جمع ہوکر بی بی مریم علیہا السلام پاس گئے۔ اور اُن سے دریافت کیا کہ تم کو یہ لڑکا کس سے ہوا آپنے جواب دیا کہ تم اسی لڑکے سے پوچھو انہوں نے جواب دیا کہ طفل نوزائیدہ نہیں بول سکتا۔ حق تعالیٰ نے مہتر عیسیٰ علیہ السلام کو گویا کیا آپنے بزبانِ فصیح کہا کہ اے نادانو جانو کہ میں بندۂ خدا ہوں اور وہ میرا پروردگار ہے اور میں اُسکا پیغمبر ہوں اُسنے اپنی قدرت کاملہ سے مجھے بے پدر پیدا کیا ہے اُسے ہر طرح کی قدرت ہے آپ کا یہ ارشاد سنتے ہی کئی ہزار یہودی مسلمان ہوئے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ جسوقت مہتر عیسے علیہ السلام جوان ہوئے اور ردائے رسالت انکو عطا ہوئی۔ جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس تشریف لائے اور فرمان آلہی پہونچایا کہ کافروں کو تلقین ایمان کرو۔ مہتر عیسے علیہ السلام نے اُسیوقت ابلاغ رسالت شروع کی طرح طرح کے معجزے دکھلاتے تھے الا وہ سنگدل ایمان نہ لاتے تھے بلکہ ٹھٹھا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کیا اچھا جادو سیکھا ہے اور علم سحر میں کس قدر کمال بہم پہونچایا ہے کہ مردہ زندہ کرتے ہو۔ منقول ہے کہ ایک مرتبہ کافروں نے جمع ہوکر کہا کہ اگر آپ مردہ زندہ کریں ہم ایمان لاوینگے۔ فی الحال جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ یہ معجزہ آپکو دیا گیا ہے آپ دکھلائیں آپنے منکرین سے ارشاد فرمایا کہ مردہ حاضر کریں۔ وہ لوگ ایک مردہ لائے آپنے دوگانہ نماز شکریہ ادا کی اور سر بسجدہ ہوکر دعا مانگی ابھی آپنے سر سجدہ سے نہ اُٹھایا تھا کہ مردہ زندہ ہوا اور اُسنے کہا لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ یعنی نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور عیسیٰ روح اللہ ہیں جنکے نصیب میں دولت ایمان کا حاصل کرنا تھا وہ ایمان لائے اور اکثر نے جادو تبلایا اور بے ایمان ہی رہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب کافروں نے ہجوم کیا حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان سے نازل ہوئے اور مہتر عیسے علیہ السلام کو آسمان چہارم پر لیگئے اور انکو وہیں رہنے کا حکم دیا گیا کہ آلائشِ دنیا سے انکے

ساتھ ہے۔ حاشا و کلا بارنہ پاوینگے۔ اسکے بعد آپ نے مہتر خضر علیہ السلام کی حکایت بیان فرمائی
کہ انکو حیات ابدی عنایت ہوئی ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ انہوں نے تمام انبیا و اولیا کو دیکھا ہے اور
دیکھتے ہیں اب نبوت بند ہو گئی ہے وہ اسواسطے زندہ رکھے گئے ہیں کہ امتیان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے
اولیاء کا حال دیکھیں۔ اور شرح و قصص گذشتہ اولیاء اللہ سے بیان کریں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
بعضوں نے کہا ہے کہ وہ اسوجہ سے زندہ رکھے گئے ہیں اور سکونت دریا کی انکو دیگئی ہے کہ ڈوبتے
ہوؤں کو بچاویں اور انکی دستگیری کریں۔ حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر یہ بیان فرمارہے
تھے کہ اذان ہوئی آپ نماز میں مصروف ہوئے۔ خلق اپنے اپنے مقام پر واپس آگئی
الحمد للہ علی ذالک ؛

مجلس دہم بروز جمعہ تاریخ ہیجدہم ماہ ذی الحج ۶۰۹ھ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی
مولانا فخر الدین زرادی مولانا شمس الدین یحییٰ۔ مولانا شہاب الدین اور بہت صوفیائے کرام رحمہم اللہ
حاضر خدمت تھے گفتگو دربارہ مہتر لوط علیہ السلام ہو رہی تھی۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ مہتر لوط
علیہ السلام بڑے خدا ترس پیغمبر تھے۔ ہمیشہ عبادت حق تعالیٰ میں مشغول رہتے۔ کسیوقت یاد الٰہی
سے خالی نہیں رہتے تھے انکی قوم نے نادانی کی اغلام کرنا شروع کیا آپنے انکو بہت سمجھایا مگر وہ باز
نہ آئے چنانچہ عرائس التیجان (قصص الانبیا) میں لکھا ہے کہ جب یہ دس خصلتیں انمیں ظاہر ہوئیں
اول شراب پینا۔ دوم رنگین و سرخ کپڑے پہننے۔ سوم اغلام کرنا۔ چہارم تنگ کپڑے پہننا۔ پنجم
غولک کمان بنانا۔ ششم کبوتر بازی کرنا۔ ہفتم غیبت کرنا۔ ہشتم راگ گانا مسخری کرنا۔ آوارہ گلی
کوچہ پھرنا نہم ایک کا دوسرے کی شرم گاہ کو دیکھنا۔ دہم لوط علیہ السلام سے برابری کرنی۔ جب یہ
خصلتیں انمیں پیدا ہوئیں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے انپر باران سنگ بھیجا اور زمین کو حکم ہوا کہ انکو پکڑلیوے
وہ زمین میں دھنس گئے۔ یہ بیان فرماتے ہوئے حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے
اور ارشاد فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ سوائے ان خصائل کے ایک ساتواں خصلت میری امت میں ہوگی۔ وہ یہ ہوگی کہ عورتیں عورتوں

سے مساحقت (چپٹی بازی) کریگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے کتب تفاسیر میں دیکھا ہے کہ جب یہ زمانہ آوے گا آسمان سے پتھر برسیں گے۔ وبا پھیلیگی۔ نئی نئی بیماریاں پیدا ہونگی فساد عالم میں برپا ہوگا آپ یہ بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی۔ خواجہ ذکراللہ بالخیر نماز میں مصروف ہوئے۔ خلق اپنی اپنی جائے اقامت کو واپس گئی۔ الحمد للہ علی ذلک ؛

مجلس یازدہم بروز پنجشنبہ نہم ماہ صفر المظفر ۶۹۰ھ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ مولانا برہان الدین غریب۔ مولانا شمس الدین یحییٰ و دیگر اصفیائے زمانہ حاضر خدمت تھے گفتگو ماہ صفر کے بارہ میں ہو رہی تھی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ ماہ صفر گراں مہینا ہے۔ دنیا میں جس قدر بلائیں بنی آدم پر نازل ہوتی ہیں وہ اسی ماہ صفر میں ہوتی ہیں۔ میں نے کتب قدیمہ میں لکھا دیکھا ہے کہ اس ماہ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں پس تمام آدمیوں کو لازم ہے کہ اس مہینے کو طاعت الٰہی سے معمور رکھیں کہ امان وعصمت خداوندی میں رہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ من بشرنی بخروج الصفر بشرتہ بدخول الجنۃ یعنی جو مجھے خوشخبری دے اس امر کی کہ ماہ صفر نکل گیا یعنی ختم ہوا میں بشارت دوں گا اسکو دخول جنت کی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسی مہینے میں بیمار ہوئے تھے کہ اُسی بیماری سے انتقال فرمایا۔ اس کے بعد گفتگو دربارۂ سلوک واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ خواجگان چشت رحمہم اللہ نے سلوک کے پندرہ درجے قرار دیئے ہیں منجملہ اُنکے پانچواں درجہ کشف وکرامت کا ہے پس جس نے اپنی ذات کو مرتبہ پنجم میں ظاہر کیا وہ حصول دیگر مدارج سے محروم رہا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس راہ میں سالک چاہیئے کہ وہ اپنی ذات کو مرتبہ پنجم میں ظاہر نکرے ورنہ بادیۂ ضلالت میں جا پڑے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر فرید الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ مع شیخ الشیوخ شیخ بہاؤالدین زکریا ہم سفر تھے۔ دریا پر پہونچے۔ وہ دریا بیابان میں جاری تہا اور اس مقام میں خوف ہندوؤں کا بیشتر تھا۔ کشتی موجود نہ تہی۔ جائے اقامت نہ دیکھکر فکر لاحق حال ہوا کہ ٹہیرنے میں احتمال نقصان جان تہا۔ حضرت شیخ الاسلام نے یہ خیال کر کے پاؤں بر روئے آب رکہا اور عبور دریا فرمایا۔ شیخ الاسلام

بہاؤالدین زکریا اس پار کھڑے ہوئے متفکر تھے۔ حضرت شیخ الاسلام نور اللہ مرقدہ نے اپنی روشنضمیری سے حال شیخ بہاء الحق پر مطلع ہوکر فرمایا کہ یہ محل کشف وکرامت ہے کہ اپنے کو دشمن سے بچانا ہے۔ البتہ غیر محل میں کشف موجب نقصان ہوتا ہے۔ شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ سنا بہت خوش ہوئے اور پانی میں قدم زنی کرتے ہوئے شیخ الاسلام رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آئے اسکے بعد حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ خود کو کشف کرنا نیک وبد دونوں طرح کا ہوتا ہے نیک اُسکے محل میں ہے اور بد غیر محل میں۔ اسجگہ کشف نیک تہا کہ موجب پناہ از دشمن تہا۔ اسکے بعد گفتگو دربارہ مہتر جبرئیل علیہ السلام ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ مہتر جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ کا پسینا سفید کس وجہ سے ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ خدائے تعالی نے مجھے کافور سے پیدا کیا ہے میں اپنی پیدائش کے بارہ میں خود متفکر تہا مگر یہ عقدہ مجھے اُس روز حل ہوا جس روز اللہ تعالی نے فرمایا کہ جاکر ہمارے حبیب نبی آخر الزماں کو لاؤ میں گیا۔ آپ سوتے تہے۔ میں حضرت کے بالین مبارک پر کہڑا ہوا۔ ادب سے جگانا مناسب نہ سمجہا فرمان حق ہوا کہ اُے جبرئیل کف پائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دے میں نے بحرمت تمام کف پائے مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا آپ بیدار ہوئے۔ اُسوقت مجھے فرمان ہوا کہ آج تجھے پیدا ہوئے چھ لاکھ برس ہوئے ہیں اور حکمت تیرے وجود کو کافور سے بنانے کی یہ تہی کہ آجکے روز کف پائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دے کہ کافور کی سردی سے آپ بیدار ہوں۔ یہہ بیان فرماکے حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ اسجگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام کافور سے بنے ہیں۔ اسکے بعد گفتگو دربارہ بہیجنے درود شریف بر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ شب معراج کو میںنے ایک فرشتہ دیکھا کہ اُسکے پانسو موںہہ تہے اور ہر موںہہ میں زبان تہی وہ ہر زبان سے مجہپر درود بہیجتا تہا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پہول سونگہنے والے کو لازم ہے کہ مجہپر درود بہیجے۔ اللہ تعالی اُسکو بیحد ثواب عنایت فرمائیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا

کہ جو شخص شراب میں پہول ڈالکر پئے اُسکا ایمان جاتا رہتا ہے کیونکہ پہول ایک جزو ہے۔ اجنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پس ڈرنا چاہیئے اورجس شخص نے قرآن شریف پڑھا وہ حرمت شراب سے واقف ہوا اور واقف ہوکر پینے سے ایمان جاتا رہتا ہے بعد اسکے ایک شخص نے جو حاضر مجلس شریف تہا دریافت کیا کہ حضرت یونس علیہ السلام کے بطن ماہی میں رہنے کی وجہ بیان فرمایئے ارشاد فرمایا کہ حضرت یونس علیہ السلام پر آتش عشق ومحبت کا غلبہ ہوگیا تہا اور قاعدہ ہے کہ آگ کو پانی سے بجہاتے ہیں۔ یہی سبب تہا جو وہ شکم ماہی میں رہے۔ آپ یہ بیان فرما رہے تہے کہ اذان ہوئی حضرت نماز میں مصروف ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذلک ؛

مجلس دوازدہم بروز سہ شنبہ یکم ماہ ربیع الاول سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی مجلس شریف میں مولانا عماد الدین مذکر اور مولانا شمس الدین یحیی اور مولانا برہان الدین غریب دیگر خادمان خانقاہ حاضر تہے اُسیوقت کئی درویش سفر سے آکر حاضر خدمت ہوئے گفتگو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے باب میں ہو رہی تہی اور اسی مجلس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا بہی ذکر خیر ہوا الغرض خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ جس شب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تولد ہوئے آپکے چچا ابوطالب نے خواب دیکہا کہ آسمان سے ایک شمع ہمارے مکان میں اُتری اور کئی اقربا اپنے اپنے چراغ اُس شمع سے روشن کرتے ہیں اور بعد میں ظاہر ہوا کہ وہ شمع سے چراغ روشن کرنے والے ایمان لائے۔ منقول ہے کہ وقت تولد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آپکی والدہ تنہا مکان میں تہیں چراغ بہی گل تہا یکایک تمام مکان منور ہوگیا اور جملہ ملکوت زمین وآسمان نے سر سجدہ میں رکہا کہ الٰہی رحمت عالمیان دنیا میں پیدا ہوئے اُسیوقت بُت سرنگوں ہوئے۔ اس معاملہ کی جسوقت آپکے دادا عبد المطلب کو اطلاع ہوئی فوراً بستر خواب سے اُٹھکر دروازہ عبد اللہ پر آئے اور دستک دی دروازہ کہولا گیا اندر آکر جناب رسالت مآب کو دیکہا فوراً اپنی گود میں لیا اور پیشانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیکر کہا کہ یہ پیغمبر آخر الزماں ہیں کہ جنکا وصف انجیل میں مرقوم ہے اور اوصاف سے آپکے جملہ کتب آسمانی مملو ہیں اُسیوقت ابوطالب بہی آئے اور باصد ہزار خوشی آپ کو گود میں لیا۔ سر وپیشانی کو بوسہ دیتے

تھے اور اُسیوقت حضرت عبدالمطلب سے عرض کی کہ میں صاحب اولاد نہیں ہوں اگر حکم ہو آپکو اپنا فرزند قرار دوں۔ سب اقربا راضی ہوئے۔ الغرض آپکے دونوں شانوں کے درمیان بخط نور یہ کلمات لکھے ہوئے تھے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور درمیان آپکے دونوں مونڈھوں کے مہر نبوت جلوہ گر تھی۔ راوی نے روایت کی ہے کہ اس شب سیکڑوں یہود یہ حال دیکھکر اپنے دلوں میں خفیہ ایمان لائے اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ جس حجرہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے ابتک موجود ہے جو شخص اُسمیں داخل ہوتا ہے اُسکے جسم سے بوئے عطر آتی ہے اور اُسکے کپڑے سات روز تک معطر رہتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب عمر مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی چار برس کی ہوئی آپ لڑکوں میں تھے کہ جبرئیل علیہ السلام کو حکم خداوندی ہوا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو لڑکوں سے علاحدہ لیجا کر اُنکے سینہ کو چاک کرو اور تمام آلائش شکم سے دور کر کے مشک وعنبر بہشتی سے پر کردو۔ پس ایسا ہی کیا گیا بہشت سے عمدہ عمدہ خوشبوئیں حاصل کیں اور وہ آپکے شکم مبارک میں بھر دیگئیں۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ اے درویش آفتاب وماہتاب کو جو نور دیا گیا ہے وہ نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل رائی کے دانہ کے برابر بھی نہیں ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش کون ومکان میں جس قدر اشیا ہیں اُن سب پر نام پاک حضرت احمد مجتبی محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم ثبت ہے اور اُن سبکو فرمان ہے کہ تا بہ زیست نام مبارک آپکا لیتے رہیں اور کہتے ہیں آسمان وزمین میں ایک بھی جگہ ایسی نہیں ہے کہ جس جا نام مبارک آپ کا نہ لکھا ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طالب کے ساتھ سفر میں جاتے حق تعالی ابر کو فرمان کرتا کہ دھوپ سے آپکو بچاوے اور آپکے جسم اطہر پر سایہ افگن رہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ آپ جسقدر آگے دیکھتے اتنا ہی پس پشت مبارک بھی دیکھتے تھے اور آپ کا معجزہ تھا کہ آپ بیداری اور خواب میں یکساں رہتے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش آپکی شان اس قدر بلند ہے کہ اللہ تعالی نے قسم یاد کی کہ اگر میں پیدا نکرتا آپکو ہرآئینہ نہ پیدا کرتا زمین وآسمان کو اور نہ آشکارا کرتا

ملک اپنا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش فردائے قیامت حق تعالیٰ وہی کریگا جو آپ کہینگے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپکو اپنا حبیب فرمایا ہے اور محبت کا اقتضا یہی ہے اور یہ امر افراط حب کے سبب سے ہوگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس روز حضرت عیسیٰ السلام نے مردہ زندہ کیا اُنکو حکم ہوا تہا کہ نام مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لیکر مردہ پر دم کریں پس حق تعالیٰ نے بہ برکت نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مردہ کو زندہ کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ زمانۂ حیات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں ایک روز حضرت عثمان بن عفان رضے اللہ تعالیٰ عنہ بازار سے مچھلی خرید کر لائے اور اُسکو بریاں کرنا چاہتے تہے الاؤ بریاں نہوتی تہی جس قدر لکڑیاں انبارخانے میں جمع تہیں کل جل گئیں مگر وہ مچھلی اپنی حالت اصلی میں تہی۔ ذرہ ضرر اسکو نہ پہنچا تہا یہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو عرض کی گئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ اُس مچھلی کو میرے روبرو لاؤ۔ الغرض وہ مچھلی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو لائی گئی آپنے اوس سے دریافت کیا کہ اے مچھلی کیا سبب ہے کہ تو بریاں نہیں ہوتی اور آگ تجہے نہیں جلاتی حق سبحانہ تعالیٰ نے مچھلی کو زبان دی اُسنے بزبان فصیح کہا کہ یارسول اللہ میں نے دریا میں ایک طائفہ کو دیکہا تہا کہ وہ آپ پر درود بہیجتے تہے۔ آواز اُسکی میرے کان میں آتی تہی میں نے بہی انکی موافقت سے ایکمرتبہ آپ پر درود بہیجا حق تعالیٰ نے بہ برکت درود کے آگ مجہپر حرام کردی یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکہوں میں آنسو بہر لائے اور ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور ارشاد فرمانے لگے الٰہی جس نے ایکمرتبہ تیرے حبیب پر درود بہیجا تو نے آتش دوزخ اُسپر حرام کی۔ اکثر شخص جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر دن میں کئی مرتبہ درود شریف پڑہتے ہیں وہ کیونکر آتش دوزخ سے مخلصی نہ پاوینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر جبرئیل علیہ السلام نے ایکروز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یارسول اللہ میں آپکی اور آپکی اولاد کی خدمت کرتا ہوں توقع میری یہ ہے کہ آپ فردائے قیامت میرے حق میں سفارش فرمائیں اور اس روز مجھے فراموش نکریں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت داؤد علی نبینا و علیہ السلام نے ایکروز مہتر جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ فرشتے آسمان میں کس امر میں مشغول رہتے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اے داؤد

جیسے کہ وہ پیدا ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ نے انکو حکم دیا ہے کہ تم آٹھ پہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نامحدود بھیجتے رہو ورنہ تمہارا نام جریدہ ملکوت سے خارج کر دیا جائیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے توبہ حضرت داؤد علیہ السلام کی قبولیت منظور کی حکم دیا کہ اے داؤد محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو میری درگاہ عزت میں شفیع لاؤ کہ تمہاری توبہ قبول ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ان سب اسباب سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین و آسمان و مافیہا سب بہ طفیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ہیں اور آپ ان سب سے بہتر ہیں۔ اس کے بعد گفتگو حضرت امیر المؤمنین خلیفہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ابو بکر صدیق رضے اللہ عنہ کے بارہ میں واقع ہوئی۔ حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پیشتر ابو بکر صدیق رضے اللہ عنہ مسلمان ہوئے تھے اور اوسکا ماجرا اس طرح سے ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے اور حضرت ابو بکر رضے اللہ عنہ مسافرت تجارت سے تشریف لائے آپنے اسلام اُنپر عرض کیا اور ارشاد فرمایا کہ تم میری نبوت کا اقرار کرو اور خدا تعالیٰ پر ایمان لاؤ کہ وہ ایک ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضے اللہ عنہ نے سنتے ہی کہا کہ صَدَقْتَ یارسول اللہ میں سچے دل سے گواہی دیتا ہوں کہ آپ رسول خدا ہیں اور اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔ اسکے بعد حکایت بزرگی حضرت صدیق رضے اللہ تعالیٰ عنہ میں یہ حکایت بیان فرمائی کہ آپ چلے جارہے تھے ناگاہ ایک کیڑی آپکے پیر کے تلے آئی اور شدت درد سے اوسنے ایک آہ کھینچی آپکو اسکا حال معلوم ہوا۔ فوراً پیر اُٹھا کر دیکھا معلوم ہوا کہ کیڑی دبکر مر گئی ہے آپنے اُسکو اُٹھا لیا اور اپنا موتھ بطرف آسمان کے کرکے کہا کہ الٰہی اگر میری کچھ بھی تیری بارگاہ میں عزت ہے اس مورچہ کو زندہ کر۔ ابھی یہ بات پوری کہنے بھی نپائے تھے کہ کیڑی زندہ ہوگئی۔ اسکے بعد ایک حکایت اسیطرح کی اور بیان فرمائی کہ ایک دفعہ حضرت صدیق رضے اللہ تعالیٰ عنہ اپنے محاسن شریف میں کنگھا کر رہے تھے کہ ایک بال آپکی ڈاڑھی کا ٹوٹا اور ہوا اُسکو یہودیوں کے قبرستان میں اڑا لیگئی یہ برکت اُس بال کے تین روز تک عذاب اُن کافروں پر نہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ امیر المومنین ابو بکر صدیق رضے اللہ تعالیٰ عنہ نماز باہزاراں خشوع و خضوع پڑھتے تھے کہ ستر ہزار

مقرب فرشتے واسطے نظارہ کے آتے تھے اور جب آپ تکبیر کہتے سب کے اندام میں لرزہ پڑجاتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضے اللہ عنہ نماز پڑھکر آستانہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوتے۔ اور دیر تک چوکھٹ سے لگے کھڑے رہتے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دولت خانے سے باہر تشریف لاتے آپسے بغلگیر ہوتے اور دریافت فرماتے کہ اے ابوبکر اسقدر صبحدم کیوں آتے ہو۔ آپ جواب دیتے کہ یارسول اللہ میں علی الصباح اس وجہ سے آتا ہوں کہ اول صبحدم روئے مبارک کی زیارت کرنے والا میں ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخدا میں ابوبکر کی ڈاڑھی کی روشنی حجاب عظمت سے تحت الثریٰ تک دیکھتا ہوں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسم تھی کہ آپ ہر شب ماہ رمضان المبارک میں اپنے چاروں یاروں اور حضرت حسن وحسین علیہما السلام کو ہمراہ لیکر جنگل میں تشریف لیجاتے اور مناجات کرتے اور آمرزش گناہان اُمت چاہتے۔ الغرض آخر شب میں جبرئیل علیہ السلام آتے اور کہتے اے محمد سر اوپر اُٹھاؤ فرمان حق ہے کہ میں بدلے ہر ایک موئے سفید ابوبکر صدیق رضے اللہ عنہ کے ہزار ہزار آدمی گنہگار تیری امت کے بخشدوں گا۔ اور دوزخ سے آزاد کرونگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اسکے بعد جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے یہی ندا آتی کہ بدلے ایک ایک موئے سفید ابوبکر صدیق رضے اللہ عنہ کے ہزاراں ہزار امتی آپکے آتش دوزخ سے رہائی پاوینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حجرۂ عائشہ صدیقہ میں تشریف فرما تھے۔ حکایت بزرگی ابوبکر صدیق رضے اللہ عنہ ہورہی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین عائشہ رضے اللہ عنہا سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ تجھے تیرے باپ ابوبکر صدیق کی بزرگی میں ایکبات بتلاؤں وہ یہ ہے کہ نام اُنکا قرص آفتاب پر لکھا ہے جبوقت آفتاب طلوع ہوکر بالائے خانہ کعبہ آتا ہے اُسجگہ کھڑا ہوکر کہتا ہے کہ اسجگہ سے زیادہ عالی درجہ مقام نہیں ہے یہاں سے نہ چلا چاہیئے جب وہ ایسا خیال کرتا ہے وہ فرشتے جو اُسپر موکل ہیں تیرے باپ کے نام کی سوگند دیتے ہیں کہ بحرمت اس نام کے جو تجھ پر لکھا ہے یہاں سے گذار کر پس وہ گذرتا ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر رضے اللہ عنہ نے بات

بزرگی صدیق اکبرؓ سوال کیا کہ آپ بزرگی خلیفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی حکایت بیان فرمائیے
انہوں نے جواب دیا کہ میری یہ مجال نہیں جو آپکی بزرگی بیان کرسکوں مجھے کئی برس مناجات
کرتے ہوئے گزرے ہیں کہ کاشکے میں ایک بال ابوبکرؓ کے سینے کا ہوتا۔ کیونکہ اُنکے ایک ایک بال
کے بدلے ہزار ہزار عاصی بخشے جاویں گے۔ اسکے بعد گفتگو فضل عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے
باب میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ قصہ انکے مسلمان ہونیکا یہ ہے کہ جس روز وہ مسلمان ہونگے وہ
یہودیان مکہ معظمہ کے پاس گئے اور اُنسے کہا کہ اگر میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ گرفتار کرلاؤں پس
مجھے تم کیا دوگے۔ ان سب نے متفق ہوکر کہا کہ ہم تمکو اپنا حاکم بنائینگے اور حکومت مکہ کی تمہاری اولاد میں
پشت بہ پشت بطناً بعد بطناً قائم رکھیں گے۔ آپ اسبات کو سنکر روانہ ہوئے۔ گھوڑے پر سوار اپنی
بہن کے گھر کے متصل سے گذرے وہ اُسوقت تلاوت کلام اللہ کررہی تھیں سورہ طٰہٰ جو اُسروز
نازل ہوئی تھی پڑھ رہی تھیں اُنہوں نے جب آواز سنی مکان کے دروازہ پر گئے اور چھپکے کھڑے
ہوئے سنتے رہے۔ قرآن شریف کے سننے سے ایک عالم ذوق و وجد آپ پر طاری ہوا کہ آواز دیکر دروازہ
کھلوایا اور ہمشیرہ سے کہا کہ راست راست بیان کرو تو کیا پڑھ رہی تھی۔ اُنہوں نے انکار کیا آپنے
تلوار میان سے کھینچ لی اور کہا اگر نہ بتلاویگی میں تجھکو جان سے مار ڈالوں گا اُنہوں نے مجبوراً
بیان کیا کہ میں وہ کتاب پڑھ رہی تھی جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے آپنے کہا کہ اے ہمشیرہ
مجھے وہ اوراق دے کہ میں بھی پڑھوں کیونکہ اُسکے سننے سے ایک لرزہ میرے جسم اور دل میں پیدا ہوا ہے
اُنہوں نے کہا کہ اے عمر ابھی تم مسلمان نہیں ہوئے ہو پلیدی بتاں سے جسم اور دل تمہارا ملوث ہے
جب تک تم آگے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوکر اقرار اُنکی رسالت اور خدا تعالی
کے واحد ہونے کا نکروگے ہرگز حامل اس کلام پاک کے نہو سکوگے۔ آپنے یہ سنتے ہی اپنی ہمشیرہ سے کہا
کہ تم مجھکو اس عالی جناب کی خدمت میں لیچلو کہ میں ایمان لاؤں۔ آپکی ہمشیرہ نے جواب دیا کہ اس حال
سے تم وہاں چلنے کے سزاوار نہیں ہو بلکہ اُسجگہ تمام عاجزی اور خستگی کی ضرورت ہے۔ چونکہ وقت اسلام حضرت
عمرؓ کا قریب تھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ بہتر ہے کہ میری مشکیں باندھ لو اور جس طرح سے

اوس بارگاہ میں چلنے کا دستور ہے لیچلو اور وہاں پہونچکر میری جانب سے عرض کرنا کہ بندۂ گرختۂ درگاہ صمدیت حاضر خدمت ہوا ہے امیدوار ہے کہ اپنے لطف و کرم سے آپ اوسکو قبول فرماویں الغرض آپ کی ہمشیرہ نے ایسا ہی کیا اور کشاں کشاں آنحضرت کی خدمت میں لیچلیں۔ یہاں اس واقعہ سے پیشتر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا محمد عمر کو ہم نے اپنی دوستی میں قبول کیا آپ اسلام عرض کریں اس اثناء میں حضرت عمر رض بھی حاضر ہوئے آپنے اسلام اُنپر عرض کیا وہ صدق دل سے ایمان لائے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جب حضرت عمر رض اسلام لائے اذان آشکارا دیگئی ورنہ اس سے پیشتر خفیہ دیجاتی تہی آپکے مسلمان ہونے سے اسلام میں قوت آئی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تنبیہ فقیہ ابو اللیث سمرقندی رح میں لکہا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت اگر مجہہ سے پوچہا گیا کہ آپ ہمارے واسطے کیا تحفہ لائے ہیں میں حضرت عمر رض کو پیش کروں گا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آپ نہایت عادل تہے مقدمہ آپکے عدل کا مشہور ہے کہ آپنے اپنے لڑکے (ابو شحمہ) پر حد شریعت جاری فرمائی اور خود اپنے ہاتہہ سے دُرّے مارے کہ وہ ہنگام ضربات دُرّہ ہا انتقال فرما گئے اور یہ قصہ مشہور و معروف ہے اور وہ اسطرح سے ہے کہ آپ کے فرزند جنکا نام ابو شحمہ تہا اُنہوں نے شیطان کے بہکانے سے شراب پی اور زنا کیا کہ اُس سے زانیہ کو حمل حرام رہا اور لڑکا پیدا ہوا۔ عورت اوس لڑکے کو حضرت عمر رض کی خدمت میں حاضر لائی اور کہا کہ یہ آپکا پوتا حرام سے ہے کہ ابو شحمہ نے مجہہ سے زنا کیا جسسے یہ متولد ہوا آپ اُسیوقت مکان پر تشریف لیگئے اور ابو شحمہ کو پکڑ لائے اور دریافت حال کیا اُنہوں نے اقرار کیا بہ پیش مسجد مدینہ منورہ صحابہ رض کے سامنے اُنکو خود اپنے ہاتہہ سے دُرّے مارے اسّی دُرّے اُنکو مارے جانے چاہیئے تہے۔ ستر دُرّے لگے تہے کہ ابو شحمہ رض کا انتقال ہوا آپنے باقی دس دُرّے اُنکے جسم مبارک پر مارے جب حد شرعی کے اجراء سے فارغ ہوئے شکر خدا کا ادا کیا کہ الحمد للہ ابو شحمہ نے آتش دوزخ سے خلاصی پائی۔ منقول ہے کہ آپنے اُنکو اسی شب خواب میں دیکہا کہ جامۂ سبز پہنے ہوئے خلد بریں میں خراماں ہیں۔ ابو شحمہ آپ کو دیکہتے ہی قدموں میں گر پڑے اور کہا اللہ تعالی

آپ پر رحمت کرے کہ آپنے مجھے آتش دوزخ سے نجات دلوائی یہ بیان فرما کر حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر
نے ارشاد فرمایا کہ قصۂ عدل وانصاف حضرت عمر فاروق رضہ یہ تھا جو معرض بیان میں آیا۔ اسکے بعد
گفتگو امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ آپ یار
سوم و داماد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دو لڑکیاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یکے بعد دیگرے
آپسے منسوب ہوئیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر میری سو لڑکیاں ہوتیں یکے بعد دیگرے
عثمان سے اُنکا نکاح کرتا کہ تمام ساکنان زمین وآسمان اُنسے فخر کرتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
جس قدر مال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اس قدر کسی اور کے پاس نہ تھا آپ حد سے زیادہ
سخی تھے چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ ایکروز حضرت عثمان رضے اللہ عنہ نے فراخی مال سے
تنگ آکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی کہ یا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
مَیں زیادتی مال و دولت سے از حد تنگ آگیا ہوں کہ اکثر اوقات بوجہ کثرت کار عبادت نافلہ سے
محروم و مہجور رہنا ہوتا ہے دعا فرمائیے کہ مال میرا کم ہو جاوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے استدعا
انکی قبول کی اور دعا کرنا چاہتے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم فرمان حق ہے کہ آپ زنہار عثمان رضہ کے حق میں یہ دعا نفرماویں وہ اپنا مال میرے راستہ میں
بہت صرف کیا کرتا ہے۔ میں اسکے مال کو زیادہ کرتا ہوں تاکہ خوب دستگیری درماندگان کرے۔ اسکے
بعد ارشاد فرمایا کہ ایکمرتبہ بماہ رمضان المکرم حضرت عثمان رضے اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی مع جمیع یاران رضے اللہ عنہم دعوت افطار کی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف
لے گئے حضرت عثمان رضہ تمام لوازم مہمانی بجا لائے اور کماحقہ حق میزبانی ادا کیا۔ بعد فراغت طعام
دست بستہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ زہے سعادت۔
زہے شفقت حضرت جو حضور نے غریب خانہ میں قدم رنجہ فرمایا شکریہ اسکا کیونکر ادا ہو۔ اسکے بعد
ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دولتخانہ سے مکان حضرت عثمان رضے اللہ عنہ کا ستر قدم تھا
آپنے اُسیوقت بطور شکریہ ستر غلام آزاد کیئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

معائنہ اس امر سے بہایت خوش ہوئے اور حضرت عثمان رضہ سے فرمایا کہ مقصود تمھارا حاصل ہوا۔ پھر حضرت عثمان رضہ کے حق میں دعائے خیر و برکت فرمائی کہ مطلوب دینی و دنیوی اُنکو حاصل ہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ملک میں بیشمار لونڈی و غلام تھے ایکروز امیر المومنین عثمان رضہ نے ایک لونڈی کی طرف میل کیا اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے تصرف میں لانا چاہتے تھے کہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انکے نکاح میں تھیں دیکھا رشک سے لال ہو گئیں۔ اُسیوقت چادر اوڑھکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں اور رو کر یہ حال بیان کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر بہت ناخوش ہوئے اور غصہ سے کہا کہ اُسیوقت جاکر عثمان رضے اللہ عنہ کو راضی کرو ورنہ کل بروز قیامت میں تیرا مونھ نہ دیکھوں گا۔ ادہر حضرت عثمان حیران و متحیر کھڑے تھے کہ دیکھیئے اُسوقت کیونکر معاملہ طے ہوا اسی اثنا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی منکوحہ حضرت عثمان اُنکے پاس آئیں اور پیروں میں گر پڑیں۔ امیر المومنین متحیر ہوئے اور کہا کہ اے بنتِ رسول اللہ صلی اللہ وسلم یہ کیسا کرم ہے جو آپ اسوقت مجھ نحیف کیمبذول فرما رہی ہیں۔ کجا آپکی شان اور کجا میری یہ قدمبوسی صاحبزادی نے جواب دیا یہ کرم میری جانب سے نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی ارشاد فرمایا ہے۔ امیر المومنین عثمان رضے اللہ عنہ یہ بات سنکر نہایت خوش ہوئے اور اُسیوقت تین سو لونڈیاں بی بی اُم کلثوم دخترِ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سر کا صدقہ کیا اور اُنکو آزاد فرمایا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ فردائے قیامت حضرت عثمان رضہ کو اسقدر درجہ عظیم عطا ہو گا کہ تمام انبیا حیرت زدہ ہونگے اور سب حسرت کرینگے کہ کاشکے ہم عثمان ہوتے اور اس درجہ سے مشرف ہوتے۔

اسکے بعد گفتگو درباۂ امیر المومنین و امام الاشجعین علی کرم اللہ وجہہ واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس لڑائی میں انبیا اشین درماندہ ہوتے تھے یا وہ قلعہ فتح نہوتا تھا حق تعالے صورت امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیدا کرتا کہ وہ حصار فتح ہو جاتا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلعم سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو جنگ غول بیابانی پر نامزد فرمایا تھا۔ امیر المومنین ایکعرصہ تک جنگ و جدل میں مصروف رہے۔ الا وہ قلعہ فتح نہوتا تھا ایکروز آپنے نعرہ بلند کیا کہ ہفت طبق آسمان و ہفت طبق زمین سکو سنکر لرز لئے

جسوقت وہ نعرہ گوش مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا اُسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور سورۂ اخلاص لیکر آئے اور عرض کی کہ اس سورت کو آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لکھکر بھیجیں وہ اس سورت کو بہت پڑھیں انشاءاللہ تعالیٰ قلعہ فتح ہوگا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایساہی کیا وہ سورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجی۔ کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک شبانہ روز ہی اس سورت کی مزاولت کی تہی کہ قلعہ فتح ہوگیا اور خوشخبری فتح کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بہیجی گئی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بُنتے ہوئے جب لوہا ہاتھ میں لیتے اور وہ نرم نہوتا نام پاک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا زبان فیض ترجمان پر لاتے اللہ تعالیٰ اُنکے نام کے برکت سے لوہے کو موم کردیتا تہا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایکروز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جنگل میں تشریف لے گئے تہے اور آپکے ہمراہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سلمان فارسی رضؓ گئے تہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی رسم تھی کہ حضرت سلمان فارسیؓ سے مزاح کرتے تہے چنانچہ اُسروز آپ نے چند چہوٹے چہوٹے سنگریزے حضرت سلمان رضؓ کو مارے۔ یہ امر حضرت سلمان رضؓ کو ناخوش آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوکر کہا کہ آپکو شرم نہیں آتی کہ تم مجھے مارتے ہو باوجودیکہ میں نے آپکو کہلایا ہے یعنی جب آپ خورد سال تہے آپکی خدمت کی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہ بات اُنکی نہایت دشوار معلوم ہوئی آپنے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں کیا یاد کروں تم اوسمعاملہ کو یاد کرو کہ فلاں بیابان میں میں نے تمکو پنجۂ شیر خونخوار سے رہا کرایا تہا۔ اور یہ ماجرا اسطرح ہوا تہا کہ حضرت سلمان فارسیؓ کسی جگہ مسافرت میں تہے کہ جنگل میں شیر سے مٹ بہیڑ ہوگئی۔ شیر حملہ آور ہوا چاہتا تہا کہ صورت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیدا ہوئی آپنے شیر کو مارا حضرت سلمانؓ کو پنجۂ شیر سے رہائی ملی۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے یہ سنکر تسلیم کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایکمرتبہ ماہ رمضان المبارک میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے موافق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے برائے افطار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مع یاران مدعو کیا تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منظور فرمایا تشریف لائے اور افطار فرمایا جب افطار فرماچکے اور وقت رخصت قریب ہوا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فکر کیا کہ میرے مکان سے

دولتخانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اٹھارہ قدم ہے آپکی تشریف آوری کے شکریہ میں حضرت عثمان غنی رضہ نے ستر بردے آزاد کیئے تھے کہ مکان انکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دولتخانے سے ستر قدم دور تھا۔ اسی خیال میں تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یارسول اللہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ مسجد سے اٹھارہ قدم اٹھا کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مکان پر تشریف لائے ہیں اسکے بعد اٹھارہ ہزار گنہگار آپکی امت کے آتش دوزخ سے خلاص کرونگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بہشت بریں میں چار نہریں جاری فرمائی ہیں ایک پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شراب کی۔ چوتھی شہد کی ہے مثل ابوبکر صدیق رضہ مانند پانی کے ہے کہ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اور مثال حضرت عمر رضہ کی مانند دودھ کے ہے کہ لڑکا دودھ سے زندہ ہے اگر اسکو دودھ نہ ملے وہ نشو ونما نہیں پکڑتا پس اسلام نے بھی حضرت عمر رضہ سے قوت پکڑی ہے اور مثال عثمان کی مانند شراب کے ہے کہ اُس سے نمازیوں کو قوت و فرحت حاصل ہوتی ہے اور مثال حضرت علی کرم اللہ وجہہ مانند شہد کے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شہد میں شفا رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے بہشت میں چشمے جاری کیئے ہیں سلسبیل و زنجبیل و رحیق و کافور چنانچہ کلام اللہ میں فرمان ہوتا ہے عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا وَ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ وَ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا وَ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۵ اسکے بعد فرمایا کہ اے درویش ابتداء ان چار کلوں کی عین سے ہے چنانچہ عشق ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی۔ رضی اللہ عنہم۔ پس یہ دلیل اسکی ہے کہ جو شخص ان چاروں یاروں کو دوست رکھے گا اُسکو حصہ چہار انہار سے ملیگا اور اللہ تعالیٰ اسکو دوست رکھے گا چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے ان اللہ تعالیٰ اختار اصحابی علی العالمین سوی النبیین والمرسلین واختار من اصحابی دلعبث فجعلھم خیرا وھم ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم یعنی تحقیق برگزیدہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرے اصحاب کو تمام عالم پر سوا نبیوں اور پیغمبروں کے اور اصحاب میں سے برگزیدہ چار تن کو اور کیا انکو بہترین صحابہ اور وہ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ و علی رضی اللہ عنہم ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ روز حشر میرے امت کے صادقین کو ہمراہ ابوبکر رضہ اور امر معروف کرنیوالوں

کو ہمراہ عمر فاروق رضے اللہ عنہ کے اور اہل حیا کو ہمراہ عثمان غنی رض اور دلیروں اور نیک آدمیوں کو ہمراہ علی کرم اللہ وجہہ اور اہل علم کو ہمراہ معاذ بن جبل رض اور حافظان قرآن کو ہمراہ ابی کعب اور درویشوں کو ہمراہ ابی الدرداء اور اہل زہد کو ہمراہ ابی ذر اور شہداء کو ہمراہ امیر حمزہ رضے اللہ عنہا اور موذنوں کو ہمراہ بلال رض کے اٹھاویگا اور وہ سب بہشت میں جاوینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی میری امت میں سے ستر ہزار آدمیوں کو بے حساب داخل بہشت فرماویگا اور وہ لوگ کل دوستداران چار یار ہونگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ابوبکر وزیری والقائم فی امتی لعبدی وعمر حبیبی وعثمان منی وعلی اخی وصاحب لوائی یعنی ابوبکر وزیر میرا ہے اور بعد میرے امت میں قائم ہوگا یعنی خلیفہ ہوگا اور عمر میرا دوست ہے اور عثمان مجھہ سے ہے اور علی میرا بہائی اور صاحب لوا میرا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت علی کرم اللہ وجہہ پیدا ہوئے ابوطالب اُٹھا کر بت کے پاس لیگئے اور دریافت کیا اسکا کیا نام رکھوں اُس میں سے کچھہ جواب نہ آیا۔ وہاں سے کعبہ میں لیگئے اور یہی سوال کیا آواز آئی کہ علی نام رکھو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ علی نام رکھا ہوا پروردگار عالم کا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے جملہ پیغامبران کو مختلف درختوں سے پیدا کیا ہے اور مجھے اور علی کو ایک درخت سے پیدا کیا ہے میں بمثال اُس درخت کے تنہ کے ہوں اور علی اُس کی شاخیں ہے اور حسن و حسین اُس درخت کے پہل ہیں اور اولاد اور متابعت کرنیوالے مثال پتوں کے ہیں پس جو شخص تعلق پیدا کرے گا اونمیں سے کسی ایک سے وہ رہائی پاویگا۔ دوزخ سے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ شکم مادر میں تھے اور آپکی والدہ بتوں کی پرستش کے واسطے جاتیں اور سجدہ کرنا چاہتیں آپ سر اُٹھاتے اُنکے پیٹ میں درد ہوتا اور وہ سجدہ نکر سکتیں بغیر سجدہ کیئے واپس آتیں اسکے بعد گفتگو والدین کی اطاعت کے بارہ میں ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اے درویش خوشنودی والدین خوشنودی خدا ہے اور قہر اُنکا موجب قہر خدا۔ جس فرزند سے اُسکے والدین خوش نہیں اللہ تعالے بہی اس سے خوش نہیں۔ اسواسطے شفقت ورحمت والدین کی رحمت خدا تعالی ہے۔ اسکے بعد

ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے جو شخص وقت درماندگی اپنے والدین کو شفیع لائے اللہ تعالیٰ اُسکی حاجت روا فرماتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے آثار اولیا میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ کوئی بزرگ قبرستان میں گئے اور اُنکا گذر ایک قبر پر ہوا کہ اُسکے اندر سے آواز جزع و فزع آرہی تھی یہ بزرگ اُس قبر پر کھڑے ہوگئے۔ جب خوب نظر کی صاحب قبر کو عذاب میں مبتلا پایا۔ وہ فریاد یا اُماہ یا اُماہ کرتا تھا۔ اُنہوں نے دعا مانگی الٰہی پردہ میری آنکھوں سے ہٹا دے کہ میں حال اُس شخص کا دیکھوں حق تعالیٰ نے یہ دعا انکی قبول کی وہ پردہ اُنکی نگاہ سے اُٹھا دیا گیا۔ اس صاحب باطن نے اُسکو دیکھا کہ سخت ترین عذاب میں مبتلا تھا اور وہی سخن یا اُماہ کہتا تھا۔ اُنھوں نے کہا کہ اللہ کا نام لے جو عذاب تیرا کم ہو۔ اُسنے جواب دیا اے بزرگ حالت زندگی میں میری ماں تھی جب مجھے سخت تکلیف پہونچتی میں اُسکو پکارتا یاد کرتا وہ مشکل طے ہو جاتی اور آرام سے مبدل ہوتی اسوقت بھی میں اُسی عادت قدیم پر قائم ہوں۔ کیا عجب ہے جو اللہ تعالیٰ مجھ سے عذاب موقوف کرے وہ یہ بات کہنے نہ پایا تھا کہ عذاب موقوف ہوا اُسکو اُسکی ماں کی طفیل سے بخشدیا۔ یہ بیان فرما کر حضرت خواجہ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا آرے ہمچنین است۔ ماں باپ کا نام لینے اور اُنکی حرمت نگاہ رکھنے سے اولاد بخشی جاتی ہے۔ خوشوقت وہ فرزند ہے جو اپنے والدین کا حق بجا لادے اور ذرہ تجاوز نکرے بہشت زیر قدم مادر و پدر ہے۔ اسکے بعد گفتگو اس امر میں واقع ہوئی کہ تارک صلوٰۃ کو کھانا اور پانی نہ دینا چاہیئے آپنے ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے مَنْ اعان لتارك الصلوٰة بلقمة وشربة فقد قتل الانبیاء اولهم آدم اٰخرهم محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جس نے اعانت کی بے نماز کی ایک لقمہ یا ایک چلو پانی سے اُسنے قتل کیا جملہ انبیا کو کہ اول اونکے آدمؑ اور آخر اُنکے محمد صلعم ہیں۔ حضرت خواجہ یہ فوائد بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی آپ بھی نماز میں مصروف ہوئے خلق اللہ اپنے اپنے مقام کو واپس گئی۔ الحمد للہ علی ذالک +

مجلس ستر دہم بروز چہارشنبہ تاریخ نہم ماہ جمادی الاول سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ گفتگو دربارہ اہل سلوک و درویشی ہو رہی تھی اُسروز مجلس شریف میں مولانا شمس الدین یحیی و مولانا فخر الدین زرادی و مولانا برہان الدین غریب و دیگر عزیزان اہل صفہ رحمہم اللہ حاضر خدمت تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ بعض مشائخ طبقات رحمہم اللہ نے سلوک کے سو مرتبے مقرر کیئے ہیں اور اُن میں سترھواں درجہ کشف و کرامات

قرار دیا ہے لیس جس نے اپنی ذات کو مرتبہ ہفتدہم میں کشف کیا وہ سعادت دیگر مراتب سے محروم ہوگا۔ مرد کامل وہ ہے جو اپنی ذات کو اس مرتبہ میں پوشیدہ رکھے کہ جمیع مراتب سلوک اوس کو حاصل ہوں لیکن شاہ شجاع کرمانی اور خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہما نے پچاس مرتبہ سلوک کے قرار دیے ہیں اور اس میں دسواں مرتبہ کشف وکرامت کا رکھا ہے اُنکے نزدیک جو شخص نو مراتب طے کرکے دہم میں داخل ہوا وہ کرامت دکھا سکتا ہے مگر ہمارے خواجگان چشت رضؓ کے نزدیک سلوک کے پندرہ درجے ہیں اور اس میں پانچواں مرتبہ کشف وکرامت کا ہے جو شخص اپنی ذات کو پانچویں مرتبہ میں ہویدا کریگا وہ بقیہ دس درجوں کو حاصل نکر سکیگا۔ ہمارے نزدیک مرد کامل وہ ہے جسکو جمیع مراتب و مدارج سلوک حاصل ہوں اور وہ اپنی ذات کو کشف نکرے۔ حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ بیان فرمارہے تہے کہ خواجہ شمس الدین یحیی نے زمین ادب چوم کر اور اجازت لیکر عرض کی کہ مشائخ متقدمین نے سلوک کے جو سو درجے قرار دیئے ہیں اور ہمارے مشائخ نے پندرہ مرتبے قرار دیئے ہیں اسکا کیا سبب ہے جب بات ایک ہی ہے تو اس تفاوت کا کیا باعث ہے۔ حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے یہ سنکر ارشاد فرمایا کہ اسکا جواب مجھسے سنو۔ انبیاء پیشین علیہم السلام کی عمر دراز ہوتی تہی ہزار ہزار برس کی بعض بعض کی عمر ہوئی اُنکا مشاہدہ ومجاہدہ اُنکی عمر کے اندازہ پر تہا البتہ نعمت کم حاصل ہوتی تہی مگر جسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تولد ہوئے اور بعد گذرنے چالیس سال کے آپکو نبوت عطا ہوئی اور بے شمار معجزات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مرحمت ہوئے کہ اندازہ اسکا نہیں ہے اور عمر شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کم ہوئی فقط ترلیسٹھ برس کی عمر میں وصال (انتقال) ہوا۔ آپکی نعمت تمام امت مرحومہ پر شامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے مشائخ خواجگان چشت رضے اللہ عنہم چونکہ مشائخ متاخرین ہیں ان کو نعمت زیادہ عطا ہوئی ہے۔ مجاہدہ اور مشاہدہ جیسا ولیا متقدمین رحمۃ اللہ علیہم کو حاصل تہا اتنا ہمارے مشائخ رحمہم اللہ کو حاصل نہیں کیونکہ عمر انکی اتنی نہیں ہوتی لیکن نعمت اور کرامت بے اندازہ حاصل ہوئی کہ تہوڑے ہی عرصہ میں جمیع مراتب سلوک کو اُنہوں نے طے کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہی حکایت در بارہ سلوک

زمانہ خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ میں آپکے روبرو ہوئی خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ مرد کامل راہ سلوک میں وہ ہے جو کل ہیژدہ مدارج تصوف طے کرجائے اور بالکل کشف وکرامت کا اظہار نکرے اُسوقت اسکے سعدر ستعداد حاصل ہوئی ہے کہ اگر اُسکا سانس مردہ سے متصل ہو البتہ مردہ زندہ ہوجاوے بفرمان خدائے عزوجل۔ حضرت خواجہ قطب الدین مودود رحمۃ اللہ علیہ یہ بیان فرمارہے تھے کہ اُسیوقت ایک بڑھیا نارونالاں خدمت شریف میں حاضر ہوئی اور روکر عرض کی کہ اس نحیف کے اکلوتے فرزند کو بادشاہ شہر نے بلا وجہ بے موجب ناحق قتل کرڈالا اے خواجہ آپ میرا انصاف فرمائیں۔ حضرت خواجہ مودود رحمۃ اللہ علیہ یہ سنتے ہی مع جمیع یاران اُٹھکر بر سر دار تشریف لیگئے اور اس لڑکے کی لاش سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ اگر تو بلا وجہ وبے خطا مارا گیا ہے پس بحکم خدائے عزوجل کھڑا ہوجا۔ لڑکا اُسیوقت زندہ ہوگیا اور آپنے اسیوقت تمام خلق اللہ اور گفتگو کرنے والوں سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ مرتبہ کمال مرد کا ہے جو تم نے دیکھا جب مرد جمیع مدارج تصوف وسلوک طے کرجاتا ہے اُسکا مرتبہ سوائے ذات باریتعالی کے کوئی نہیں جانتا۔ اسکے بعد گفتگو درباب درویشی ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جس روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خرقہ فقر قبول فرمایا جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ دونوں جہان کی تمام اشیاء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو پیش کرے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام موجودات ہر دو عالم پر نظر کی۔ محققین نے لکھا ہے کہ اول نظر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیا پر پڑی دنیانے اُسیوقت فخر کیا کہ میں افضل ہوں کہ سب سے پیشتر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منظور نظر ہوئی ہوں۔ اُسکے بعد عالم فقر پر آپکی نظر پڑی آپنے اوسکو قبول فرمایا جب آپنے فقر کو قبول فرمایا فرمان حق ہوا کہ ہم آپکو دنیا بے حساب عطا کرتے ہیں قبول فرمایئے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ مجھے دنیا سے کچھ مطلب نہیں میں نے فقر کو اختیاری طور سے قبول کیا ہے۔ اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ مشائخ طبقات رحمۃ اللہ علیہم اصلی زاہد اُس شخصکو

[illegible]

اور جسکے پاس اسباب دنیا موجود نہو وہ تارک نہیں بلکہ خود اُسکو دنیا نے چھوڑ رکھا ہے۔ اس کے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت شیخ شیوخ العالم خواجہ فریدالحق والدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ کے سنا ہے فرماتے تھے کہ درویشی کے ستر مرتبے ہیں۔ اول مرتبہ اُسکا یہ ہے کہ اگر وہ زمین میں نظر کرے تحت الثریٰ تک دیکھے اور جب نگاہ بالا کرے حجاب عظمت سے گزر کرے۔ یہ پہلا مرتبہ ہے۔ درویشوں نے ان ستر درجوں سے زیادہ ستر ہزار درجے اور طے کیئے ہیں اور روح انکی مقامات اعلیٰ کی سیر کر آئی ہے۔ اُنکے حالات اس طرح کے ہیں کہ کسی کے عقل و فہم میں نہیں آسکتے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس طرح درویشی کے ستر ہزار درجے ہیں اسیطرح ستر ہزار عالم ہیں۔ درویش کو ان تمام عالموں سے واقف ہونا چاہیئے۔ اگر وہ ان عالموں سے واقف ہوا وہ درویش ہے والّا فلا اسکے بعد آپ آبدیدہ ہوئے اور رو کر فرمانے لگے کہ اگر مایۂ عمر کو ثبات ہوتا البتہ رازہائے پوشیدہ کھلتے مگر جب مایۂ حیات کم ہے اسیقدر درویشی بہت ہے کہ مرتبہ اول میں جب مراقبہ کریں گرد دو ہزار عالم کے پھر آویں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر وجود درویشاں اس عالم میں نہوتا۔ ہر آئینہ یہ عالم بلا سے تباہ ہو جاتا۔ قدم درویشاں موجب ردِ بلا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عہد حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام میں حق تعالیٰ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اے موسےٰ اگر جہان میں درویش نہ ہوتے ہر آئینہ زمین مالداروں کو نگل جاتی۔ اے موسےٰ جس جگہہ درویش ہیں باب رحمت و مغفرت اُسجگہ کشادہ ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش اگر تو دیکھے درویش ایک جگہ سے دوسری جگہہ مہاجرت کرتے ہیں۔ پس بہ تحقیق جان کہ اُس شہر میں بلا نازل ہونے والی ہے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ زمانہ گزشتہ میں ایک درویش ملک گجرات کو تشریف لے گئے اُنکے تشریف لیجانے سے پیشتر ملک گجرات میں ہر سال بلا نازل ہوتی تھی۔ جس سال آپ تشریف لیگئے بلائے وبا نازل نہیں ہوئی اور نہ قحط ہوا ہزار در ہزار خلقت آفت وبا و قحط سے امن میں رہی۔ خلق کو اس امر سے تعجب دامنگیر ہوا والی اُس ملک کا از حد ہوشیار تھا اُسنے حکم دیا کہ اس شہر میں نو وارد کی تلاش ہو۔ جب تفحص

گیا صرف وہی بزرگ نووارد تھے اُنکو حاکم کے روبرو لیگئے حاکم نے بدرجہ کمال تعظیم کے بعد بٹھایا اور عرض کی کہ آپکے قدم ہمارے سر آنکھوں پر ہر سال ہمارے ملک میں بلا نازل ہوتی تھی۔ اب آپ کی تشریف آوری سے ہم کو نجات ملی۔ یہ کہکر رائے (ہندو حاکم) مسلمان ہوگیا اور اُسکے ہمراہ بے شمار ہندو مسلمان ہوئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قدم درویشاں رد بلا ہے تمام بلائیں درویش کی ایک توجہ سے دفع ہوتی ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس تاریخ سے آجتک ملک گجرات میں وبائے عام نہیں پھیلی۔ مگر درویش کو لازم ہے کہ حق درویشی نگاہ رکھے اور حق درویشی کماحقہ بجالاوے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس شہر میں جھوٹے درویشی کا دعوے کریں اور جھوٹ بولیں — غیبت کریں اُس شہر میں کسیطرح کی راحت میسر نہ ہوگی۔ اسکے بعد گفتگو دربارۂ اسلام واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ دعوائے اسلام نہایت آسان ہے مگر مسلمانوں کے سے کام کرنا نہایت مشکل ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ستر برس تک اپنے نفس کو طرح طرح کے مجاہدوں میں مشغول رکھا۔ کبھی ایک سال تک کبھی دو سال تک اسے پانی نہ دیا۔ لوگوں نے اُنسے دریافت کیا کہ یہ کس طرح کے مجاہدے ہیں اُنہوں نے جواب دیا کہ مجھے مسلمان کہتے ہیں یہ کس قدر واہیات بات ہے کہ مجھے مسلمان کہیں اور میں مسلمانوں کے سے کام نکروں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا یہودیوں سے دریافت کیا گیا کہ تم مسلمان کیوں نہیں ہوتے۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ اگر مسلمانی یہ ہے جو تم برت رہے ہو ہم کو مسلمان کہلانے سے شرم آتی ہے۔ اور اگر مسلمانی وہ ہے جسکے عامل بایزید بسطامی ہیں ہم سے اس قدر مجاہدہ اور ریاضت نہیں ہوسکتی۔ حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر یہ ذکر فرما رہے تھے کہ خواجہ قطب الدین منور ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور اُنکے ہمراہ قوال تھے آپنے انکی تعظیم کی اور بیٹھنے کو ارشاد فرمایا۔ حکایت دربارۂ سماع واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ سماع یہی سننا ہے۔ سننے والے کو لازم ہے کہ مستمع ہو جو گوئندہ کہے اوسکو بگوش ہوش سنے اور تمام خیالات اُس سے متعلق رکھے کہ ایک وجد کا عالم اُسپر طاری

ہو۔ یہ کام صاحب درد کا ہے۔ اگر شخص صاحب درد نہیں ہے اگر ہزار ہا اسرار دوست کے سُنے حاشا و کلا اسکو خبر نہ ہوگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دعا گو جب جلسۂ خدمت شیخ الشیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز تھا آپکی زبان مبارک سے سنا کہ ایک مرتبہ خواجہ قطب الدین و خواجہ حمید الدین ناگوری اور خواجہ شمس الدین ترک اور مولانا علاء الدین کرمانی اور شیخ محمود موزہ دوز رحمہم اللہ علیہم یکجا تھے۔ وہ وقت بہت با راحت تھا کہ خانقاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ میں سماع ہو رہا تھا۔ سب مجلس وجد میں تھے اُسی عالم میں اُٹھ کھڑے ہوئے اور تین شبانہ روز رقص کرتے رہے۔ اپنے اجسام سے مطلق بے خبر تھے۔
یہ بیان فرما کر حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے سماع یہ تھا جو وہ بزرگ سنتے تھے۔ یہ سنکر شیخ عثمان سیاح نے کھڑے ہو کر دست بستہ عرض کی کہ قوال حاضر ہیں اگر حضور اجازت دیں تو وہ راگ شروع کریں آپنے منظور فرمایا۔ قوالوں نے راگ شروع کیا پہلی ہی بیت سُننے سے ایک حالت عجیب و غریب حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر پر طاری ہوئی جو اُنکے حال سے مناسب تھی اور شیخ عثمان سیاح اور جمیع حاضرین مجلس خاص پر اثر ہوا۔ سب عالم تحیر میں کھڑے ہو گئے رقص کرتے ہوئے حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر کے قدوم مبارک میں گرتے تھے اور ایسے مدہوش تھے کہ قلم کو یارائے تحریر نہیں۔ یہ حال وقت چاشت سے لیکر نماز شام تک رہا بعد اسکے حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر اپنے محل سے بیٹھ گئے۔ ہر شخص نے اپنے مقام پر قرار پکڑا۔ آپنے خرقۂ صوف شیخ عثمان سیاح رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمایا اور عطائے کلاہ خاص سے یہ نحیف مشرف ہوا وہ قصیدہ یہ تھا غزل ہزار سختی اگر بر من آید آسان است

کہ دوستی و ارادت ہزار چندان است ٭ سفر دراز نباشد بپائے طالب دوست ٭ کہ خار دشت محبت گل است و ریحان است ٭ اگر تو جور کنی جور نیست دیدار است ٭ اگر تو داغ نہی داغ منت دو تاست ٭ نہ آبروی کہ گر خون من بخواہی ریخت ٭ مخالفت نکنم آں کنم کہ فرمان است ٭ گماں برند کہ در باغ دیدہ عشق گلے است ٭ نظر بہ سیب زنخداں و نار پستان است ٭ الحمد علی ذلک ٭

مجلس چہاردہم بروز یکشنبہ تاریخ بستم ماہ جمادی الاول سنہ ۶۹۱ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی گفتگو اسرار عشق میں ہو رہی تھی۔ اُس روز مجلس شریف میں مولانا شمس الدین یحیی۔ مولانا فخر الدین زرادی اور مولانا برہان الدین غریب اور امیر حسن سنجری و دیگر اصفیائے زمانہ رحمۃ اللہ علیہم حاضر خدمت تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ حفظ انوار و اسرار مولا کے واسطے حوصلہ وسیع ہونا چاہئیے کہ اسرار دوست اوس میں مسکن گزین ہوں۔ کیونکہ جب پہلے ہی پہلے انوار دوست اوس شخص کے دل میں متجلی ہوں اور حوصلہ نہو پس وہ اُن سرائر (رازہا) کو ظاہر کرتا ہے اس سے لائق دیئے جانے سر دیگر نہیں رہتا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اسے درویش راہ سلوک میں مرد کامل وہ ہے جو دریا گے اسرار دوست جو اُسپر تاباں ہوں اُن کا مطلق انکشاف نکرنے جو شخص اُنکو منکشف کرے گا اسکا حال موافق منصور حلاج کے ہوگا کہ اُسنے اپنے تئیں تباہ وخراب کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ نے کسی دوسرے بزرگ کو خط میں لکھا کہ آپ ایسے شخص کے حق میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک قدح محبت سے چھلک گیا ہو۔ اُنہوں نے جواب میں تحریر کیا کہ وہ شخص نہایت پست حوصلہ ہے۔ اس راہ میں ایسے مرد ہونے چاہئیں کہ سیکڑوں دریا نوش کر جائیں اور نعرۂ ہل من مزید مارتے رہیں۔ بار دیگر آپ کسی اہل سلوک سے ایسی بات دریافت نہ کریں ورنہ اپنی نادانی سے شرمندہ ہونگے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے کتب سلوک میں لکھا دیکھا ہے کہ اس راہ میں صادق وہ ہے کہ جو کچھ عالم غیب سے از قسم اسرار و بلا اُسپر نازل ہو وہ اسمیں صابر وراضی رہے چنانچہ کلام اللہ میں فرمان حق تعالی ہے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مفسدوں نے اس آیت کو درباب صابرین کہا ہے۔ درویش وہ ہیں جو بلائے دوست میں ثابت قدم رہیں اور صبر کریں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عاشق وہ ہے جو حضور اور غیبت میں ایک ہی حال رہے اور کامل راہ سلوک میں وہ ہے جو باوجود موجودگی اشغال دنیا دوست سے مشغول رہے

اور جو کچھ اُسے حاصل ہو اسکو ایثار کرے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ عبد اللہ سہیل تستری رحمۃ اللہ
علیہ نے در باب کلاہِ چارترکی تحریر کیا ہے کہ اس کلاہ میں جو چار خانہ ہیں اُنسے یہ مراد ہے
خانۂ اول انوار و اسرار ہے۔ خانۂ دوم محبت و توکل ہے۔ خانہ سوم عشق و اشتیاق ہے
خانہ چہارم خانۂ رضا و موافقت ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش کلاہ چارترکی
پہننے والے کو لازم ہے کہ رعایت اِن سب امور کی کرے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قاضی
حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ طاقیہ مونس دوست ہے۔ اور یہ راستہ
کل عشق سے مرکب ہے۔ اس راستہ میں صادق وہ ہے کہ قدر طاقیہ کی جانے اور یہ النشا
اہل طاقیہ کی ہے **شعر** در طاقیہ جملہ عشق و شوق است ہمہ ؛ سوگند بعشق او کہ شوق آمد
ہمہ ؛ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ شہید المحبت قطب الحق والدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ
علیہ کی رسم تھی کہ خواہ سو یا دو شخص آپکی خدمت میں ارادت کے واسطے حاضر ہوتے۔ آپ
اُنکو بیعت سے مشرف فرماکر ہر ایک کو کلاہ عنایت فرماتے اور ارشاد کرتے اگر انہوں نے
طریق خلاف اختیار کیا۔ یہ کلاہ انکی سزا دہی کے واسطے کافی ہے۔ اور یہ اُنکی کرامت تھی کہ
جس شخص کو آپ کلاہ عنایت فرماتے اُسکا قدم کبھی آپکے ارشاد کے خلاف نہوتا تھا۔ اسکے بعد
ارشاد فرمایا کہ اے درویش اہل طاقیہ کو کلاہ سزا کماحقہ دیتی ہے لیکن وہ نہیں جانتے کہ یہ
امر کہاں سے ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جس نے حق طاقیہ (کلاہ چارترکی) ادا کیا
وہ ہرگز اثر بیدولتی دنیا و آخرت میں نہ دیکھے گا۔ آپ یہ فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی۔
حضور نماز میں مصروف ہوئے۔ الحمد للہ علی ذلک ؛

مجلس یازدہم۔ بروز پنجشنبہ تاریخ دہم ماہ شعبان المعظم سنہ مذکور دولت قدمبوسی میسر ہوئی
گفتگو فضیلت ماہ شعبان میں ہو رہی تھی۔ اُسروز مجلس شریف میں مولانا شمس الدین یحییٰ
مولانا فخر الدین زرادی۔ مولانا برہان الدین اور بہت سے عزیزانِ اہل صفہ رضوان اللہ تعالیٰ
علیہم حاضر خدمت تھے۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس ماہ میں ایک مرتبہ درود آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم پر بھیجے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ثواب ایک ہزار نیکی کا اُسکے نامۂ اعمال میں ثبت فرماتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُس شخص سے بیحد خوش ہوتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شب برات کو جملہ مؤمنین بخشے جاتے ہیں الا چند شخص۔ اول آزار دہندہ مادر و پدر۔ دوم جادوگر سوم شرابی۔ چہارم قاطع الرحم۔ پنجم تارک الصلوٰۃ۔ ششم زناکار۔ ہفتم اغلام کنندہ۔ ہشتم دروغگو۔ نہم غیبت کرنے والا۔ دہم مصور۔ نہیں بخشے جاتے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تمام خلق کو لازم ہے کہ اس شب جملہ معاصی و مناہی سے باز رہیں اور دوسرونکو بھی منع کریں کیونکہ یہ رات عام رحمت و مغفرت کی ہے ورنہ اس سعادت سے محروم رہینگے اسکے بعد گفتگو عارفوں کے بارے میں ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ خواجہ منصور عمار فرماتے ہیں کہ عارفوں کے تین نفس ہیں۔ ایک دنیا میں دوسرا گور میں تیسرا بہشت میں۔ نفس اول دنیا مرکب ہے۔ حور و غلمان و ولدان سے اور نفس گور میانہ ہے اور مصاحب ہے گور میں۔ مگر نفس سوم جو بہشت میں ہے آخر وقت تک مصاحب رہیگا۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ منصور عمار نے یہ بھی فرمایا ہے کہ عارف خود چار چیزوں سے مرکب ہے۔ آب۔ خاک۔ باد۔ و آتش۔ باد و آب سے یہ مراد ہے کہ تمام ناخوشی اڑا لے جائے اور کسی شئے کو آلودہ نہ رکھے کیونکہ ہوا کا کام اُڑانا اور پانی کا کام صاف کرنا ہے۔ اور خاک سے یہ مراد ہے کہ جو اُسکے سپرد کیا جاوے اُسے زیادہ کرے نہ کم۔ اور آگ سے یہ مراد ہے کہ تمام اشیا جو اُسمیں ڈالی جائیں اُنکو خاکستر کرے الا اپنے تئیں نہ جلائے۔ اسکے بعد کسی نے دریافت کیا علیك ومن حسابهم من شئ کسکے حق میں خطاب ہے۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ خطاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہے۔ یعنی اے محمد صلعم جو بار شرع اُٹھاوے اُسکا حساب تیرے ذمہ ہے اور جو شخص بار طریقت و حقیقت اُٹھاوے وہ میرے ذمہ ہے اُسکا حساب میں لونگا اور خود ہی بخشش کرونگا آپ یہ فرما رہے تھے کہ حضرت کے مریدوں میں سے ایک شخص نے گلا اپنے مردمانِ خانہ کا کیا آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ ذکر نکرو جو کچھ تم درباب اپنے اہل و عیال کے خرچ کرتے ہو اُسکا حساب تم سے نہ لیا

جائیگا مگر خاوند کے عورت پر کئی حق ہیں چاہیئے کہ نیک تربیت کرے اول جہاں تک ممکن ہو اُسکو
دُکھ نہ پہنچاوے اگر وہ اُسکا کہا نہ مانے مارے مگر مونہہ پر نہ مارے اور اوس سے علیحدہ
سووے چنانچہ کلام اللہ میں مسطور ہے وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ اور عورت کو لازم ہے کہ مرد کے مال کی حفاظت کرے
اور کوئی شے خاوند کی بغیر اجازت نہ لے اور نہ کسی دوسرے کو دے اور نہ چھپا دے اور اپنے
خاوند سے بڑھکر نہ بیٹھے اور عورت کو لازم ہے کہ کل کام بموجب شریعت کرے۔ روٹی پکانا
سوت کاتنے کپڑے سینے بال بچوں کی خدمت کرے اُنکو دودھ پلائے یہ کام کرنا احسان ہے
ورنہ شوہر کو لازم ہے کہ ان کاموں کے کرنے کے واسطے نوکر مہیا کرے۔ یا مزدوری سے کرائے عورت
مختار ہے اگر کرے اُسکا احسان ہے ورنہ اُسپر کچھ واجب نہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر راہ دوستی
سے کرے نسبت اوسکی ام المومنین فاطمہ زہرا رضے اللہ عنہا سے ہوگی اور حضرت خاتون جنت بروز قیامت
اوسکی شفاعت فرماویں گے۔ اسکے بعد گفتگو دربارۂ انصاف واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا
کہ ایک شب سلطان محمود غزنوی انار اللہ برہانہ کو نیند نہیں آتی تھی ہر چند وہ بستر پر لیٹے مگر ذرا بھی
نیند نہ آئی خادموں کو بلاکر فرمایا کہ باہر دروازہ پر جاکر دیکھو شاید کوئی حاجتمند کھڑا ہو ملازمان
نے مکان کے باہر جاکر دیکھا مگر کسیکو موجود نہ پاکر موافق حال کے عرض کی سلطان محمود خود اُٹھ کھڑے
ہوئے اور باہر تشریف لائے کسیکو موجود نہ پایا ایک مسجد متصل تھی وہاں گئے دیکھا کہ ایک شخص
سربسجدہ کہہ رہا ہے کہ الٰہی انصاف میرا محمود سے کرا۔ سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اُس مرد سے لپٹ
گئے اور کہنے لگے تم کب میرے پاس فریاد لائے تھے کہ میں تمہارا انصاف کروں اگر میں نے تمہارے
حق میں کوئی بے انصافی کی ہو از راہ مکرمت مجھے بتلاؤ۔ اُس شخص نے کہا آپ سچ فرماتے ہیں
الا آپکے شہر میں ایک مرد ہے وہ ہر رات میرے مکان میں آکر میری عورت سے تکرار کرتا ہے
اور مجھہ میں اس قدر قوت نہیں جو اسکے فساد کو رفع کروں اگر آپنے میری داد نہ دی تو روز قیامت
آپکا دامن ہوگا اور میرا ہاتھ۔ سلطان محمود نے اس شخص سے بعد بہت سی معذرت کے کہا کہ جسوقت

وہ شخص تیرے مکان میں آئے مجھے خبر دینا کہ تیرا انصاف کروں۔ الغرض بعد تین روز کے وہ شخص
مفسد پھر آیا اور مکان میں فساد برپا کیا وہ شخص خبر لیکر آیا۔ سلطان اُسی وقت تیغ گلے میں حمائل کر کے
اوسکے ہمراہ ہوئے گھر میں در آئے اور کہا چراغ گل کرو۔ اُس شخص نے چراغ گل کیا سلطان نے
قریب مفسد کے جاکر اوسکو جان سے مار ڈالا اور چراغ جلوایا اور اُس شخصکو دیکھکر الحمد للہ
کہا اور ارشاد فرمایا کہ اگر کچھہ قدرے قلیل کہانا موجود ہو سامنے لاؤ۔ چند ٹکڑے سوکھی روٹی
کے موجود تھے۔ بادشاہ کے سامنے لائے گئے۔ سلطان نے اُنکو کھاکر شکر خدا تعالی ادا کیا
اور اجازت طلب کی۔ اُس شخص نے کہا آپ مجکو اُن رموز سے مطلع فرماویں جو اس درمیان
میں واقع ہوئے۔ سلطان نے جواب دیا کہ میں نے داخل ہوکر جو چراغ گل کرنے کو کہا
سبب اُس کا یہ تہا کہ شاید کوئی شخص میرے اقربا یا عزیزوں میں سے نہو کہ میرے دیکھنے
سے اُسکو شرم دامنگیر ہو اور مجھے خیال ہوا اور میں اُسکو سزا نہ دوں اور جو چراغ طلب کیا
اوسکا یہ باعث تہا کہ میں نے چاہا کہ اُس شخصکو دیکھوں کہ کون ہے جب میں نے دیکھا
وہ بیگانہ ہے بلکہ اس شہر کا رہنے والا نہیں ہے شکر خدا کا کیا اور کھانا اسوجہ سے طلب
کیا کہ میں نے اُس روز عہد کیا تہا کہ جبتک تیری داد نہ دوں گا کہانا مطلق نہ کہاؤنگا
اب جب فریاد کو پہونچ چکا شدت جوع سے کہانا طلب کیا۔ یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ ہائے
ہائے کرکے رو پڑے اور ارشاد فرمایا کہ انصاف یہ تہا۔ یہی وجہ تہی کہ اُن ایام میں خیر و برکت تہی
اب ایک ذرہ کے برابر انصاف نہیں ہے آپ یہ بیان فرما رہے تہے کہ اذان ہوئی حضور شیخ
نماز میں مصروف ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک ؛

مجلس شانزدہم بروز دوشنبہ پنجم ماہ مبارک رمضان سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل
ہوئی اس روز مجلس مبارک میں مولانا شمس الدین یحیی۔ مولانا فخر الدین زرادی مولانا برہان الدین
اور بہت سے یاران عظام رحمۃ اللہ علیہم حاضر خدمت شریف تہے گفتگو در بارہ فضیلت ماہ رمضان
ومحبت انبیا و اولیا میں ہو رہی تہی اُسیوقت شیخ عثمان سیاح و شیخ حسین نبیرہ

شیخ الاسلام قطب الدین بختیار کاکی رح مع چار نفر درویش جو خاندان چشت سے تھے تشریف لائے اور متصل حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر بیٹھ گئے آپنے ارشاد فرمایا کہ ماہ رمضان المبارک میں ہر گھڑی ایک لاکھ عاصی آتش دوزخ سے رہائی پاتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب کوئی نماز تراویح سے فارغ ہوتا ہے ایک ہزار فرشتوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ طبق ہائے رحمت اُس شخص کے سر پر سے نثار کریں۔ اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز تراویح پڑھنے والا گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے گویا اپنی ماں کے پیٹ سے اُسیوقت پیدا ہوا اور ہزار نیکیاں اُس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔ اور بعد دہ حروف کے جو اُسنے نماز میں پڑھے ہیں ایک حور اوسکو رحمت ہوگی اور بدلے ہر رکعت کے ایک محل مروارید ناسفتہ کا عطا فرمایا جائے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش تمام مسلمانونکو لازم ہے کہ اس ماہ کو بڑا محترم اور ازبس غنیمت جانیں اور ذکر باریتعالے میں مشغول رہیں اور اکثر اوقات تلاوت قرآن مجید کریں۔ اس مہینے میں قرآن شریف کے ہر حرف کے بدلے ثواب ایک بردہ کے آزاد کرنے کا ملتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ ماہ رمضان المبارک میں ہر روز دو ختم قرآن فرماتے تھے۔ اس حساب سے ایک مہینے میں ساٹھ ختم قرآن شریف ہوئے۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا وظیفہ مقرر تھا کہ ہر روز ماہ رمضان المبارک میں چار ختم قرآن شریف فرماتے تھے بلکہ دو چار سیپارے اور زیادہ پڑھتے تھے اس حساب سے آپ ماہ رمضان المبارک میں ایکسو بیس یا ایکسو بائیس قرآن ختم فرماتے تھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بغیر اسقدر مجاہدہ اور ریاضت کے کسیطرح سے مشاہدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ شیوخ شیخ کبیر قدس سرہ العزیز کی رسم تھی کہ ماہ رمضان المبارک میں ہر شب دو قرآن شریف ختم فرماتے تھے اور آخر عمر تک آپکا یہی حال رہا۔ اسکے بعد بزرگی حضرت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر فرید الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ میں حکایت بیان فرمائی کہ خود شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز بیان فرماتے تھے کہ وقت مسافرت ملک کرمان میں شیخ احد الدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقی ہوا اور چند روز اُنکی صحبت میں رہا۔ ایکروز ہم دونو صحن جماعت خانہ میں متمکن تھے

چار نفر درویش صاحب نعمت و صاحبِ حال آئے اور بعد سلام مصافحہ کرکے بیٹھ گئے اور گفتگو در بارۂ کرامت کرنے لگے۔ ایک نے کہا کہ ہم میں جو صاحبِ کرامت ہوں کرامت دکھلائیں سب نے شیخ اوحد کرمانی رح کی جانب اشارہ کیا کہ صاحبِ خانقاہ یہی ہیں۔ انہیں سے ابتدا ہونی چاہیئے۔ الغرض شیخ احدالدین کرمانی نے ارشاد فرمایا کہ والی اس شہر کا مجھ سے عقیدۂ ناقص رکھتا ہے آج وہ میدان میں برائے چوگان بازی گیا ہے عجب ہے جو سلامت آوے۔ جونہی یہ الفاظ زبانِ مبارک خواجہ اوحد الدین کرمانی رح سے نکلے تھے اسیوقت آپکے ایک مرید نے آکر ذکر کیا کہ والی شہر بذا گھوڑے سے گرکر مر گیا سب حاضرین مجلس کھڑے ہو گئے اور اقرار کرامت حضرت کا کیا۔ اسکے بعد مجھ سے رجوع ہو کر کہا کہ آپ بھی کوئی کرامت دکھاویں میں نے اُن سے آنکھیں بند کرنیکو کہا اُنہوں نے آنکھیں بند کیں۔ جب آنکھیں کھولیں اپنے تئیں خانہ کعبہ میں پایا۔ اسوقت اقرار کیا کہ مرد ایسے ہوتے ہیں۔ یہ بیان فرما کر حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکھوںمیں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت شیخ شیوخ العالم قدس سرہ العزیز نماز صبح و عشا خانہ کعبہ میں پڑھتے تھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز حضرت شیخ شیوخ العالم رضی اللہ عنہ مع شیخ جلال الدین اوچی رح یکجا بیٹھے تھے ایک درویش نے آکر سوال دہی کا کیا دہی اُسوقت موجود نہ تھا آپنے شیخ جلال الدین اوچی رح سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اس درویش سے کہدیجئے کہ فلاں جگہ جاکر دہی لے آوے اسجگہ سوائے پانی کے دوسری شئے نہ تھی۔ الغرض اُس سائل سے یہی کہا گیا وہ متعجبانہ اُس مقام پر گیا جملہ آب دہی پایا آپ یہ بیان فرما رہے تھے کہ حسن بالا و برہان قوال آئے آپنے اجازت دی کہ راگ شروع کریں۔ بمجرد آغاز سماع حضرت خواجہ شیخ عثمان سیاح از خود وارفتہ ہوگئے چنانچہ اُنکو اپنے اجسام کی بھی خبر نہ تھی جب ہوش میں آئے ملبوس خاص شیخ عثمان سیاح کو عطا فرمایا اور دستار مجھے مرحمت ہوئی۔ وہ روز نہایت با راحت تھا۔ قوال یہ غزل گاتے تھے

غزل

آن مطرب از کجاست کہ برگفت نام دوست ؛ تا جان و جامہ پارہ کنم من بنام دوست
دل زندہ میشود بامید وفائے یار ؛ جاں رقص میکند بسماع کلام دوست
تا نفخ صور باز نیاید ز خویشتن ؛ ہر کو فتادہ مست ز نشر بہ دام دوست

اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دوستی انبیا و درویشاں بہتر از عبادت ہزار سالہ ہے مرد کو لازم ہے کہ ہمیشہ اپنی اوقات انکے ذکر خیر سے معمور رکھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب قادر ن

کو زمین نے نگلا اور وہ خسف ہوتا ہوا زمین چہارم کی سرزمین میں پہنچا وہاں کے باشندگان نے اُس سے دریافت کیا کہ تم کس کی قوم سے ہو اور کس وجہ سے اس عذاب میں مبتلا ہوئے قارون نے کہا کہ میں قوم مہتر موسیٰ علیہ السلام سے ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام مبارک اُسکی زبان پر آتا تھا کہ اُسیوقت فرمان ہوا کہ اُسنے نام ہمارے دوست کا اپنی زبان سے نکالا اب یہ خسف نہو۔ یہ بیان فرما کر حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ عاصیوں کے دلکو اس امر سے ڈھارس ہوتی ہے کہ دشمن اللہ تعالیٰ کے دوستوں کا نام لینے سے تخفیف عذاب پاتا ہے پس دوست جو تمام عمر دوستی میں رہا اور ہمیشہ دوستانِ خدا کا ذکر کرتا رہا اگرچہ عاصی ہو وہ مستحق نجات کیونکر نہوگا اور آتش دوزخ میں کیونکر جلیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ مُجَالَسَةُ الاَنبیاء عبادۃ ستین سنۃ یعنی دوستی انبیاء کی عبادت ساٹھ سال کی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ ابو علی دقاق رحہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ذکر انبیا بہت کرتا ہے اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ ذاکر کے سر پر سے طبق ہائے نور نثار کرو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا حکیم لقمان رحہ نے کہا ہے کہ جو شخص انبیا و اولیا کو دوست رکھتا ہے اور مدام اُنکا ذکر کرتا رہتا ہے فرشتگان زمین و آسمان کو حکم دیا جاتا ہے کہ اُسکے نامۂ اعمال میں سے تمام بدیاں حک کرو۔ اور جس قدر جگہ باقی رہے اس میں حسنات لکھدو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایسے شخص کو بہشت میں مدارج علیا حاصل ہونگے۔ آپ یہ فوائد بیان فرما کر مشغول ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک ؛

مجلس ہفتدھم بروز شنبہ تاریخ پنجم ماہ محرم سنہ ۶۹۱ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ گفتگو فضیلت ماہِ محرم الحرام و امام حسن و امام حسین علیہما السلام میں ہو رہی تھی اُس روز مجلس شریف میں مولانا شمس الدین یحییٰ مولانا فخر الدین زرادی مولانا برہان الدین غریب اور شیخ نصیر الدین محمود رحمہم اللہ حاضر خدمت تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ ماہ نقل حضرت شیخ شیوخ العالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس شب نقل فرمائینگے آپنے تین مرتبہ نماز عشا پڑھی اور ہمیشہ یہی فرماتے تھے کہ دیکھا چاہیے بار دیگر پڑھنی نصیب ہوتا ہے یا نہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت شیخ العالم کا وصال سجدہ میں ہوا اور جسوقت آپ کا انتقال ہوا آسمان سے آواز آئی کہ مولانا سے فرید نے انتقال فرمایا اور مقامات قرب میں داخل ہوگئے

آپ یہ بیان فرماتے تھے اور روتے جاتے تھے جب یہ ارشاد فرمایا کہ انتقال فرمایا زور سے رونے لگے کہ بیہوش ہو گئے آپکے گریہ سے تمام حاضرین پر ایک خاص اثر تھا سب زار زار روتے تھے جب ہوش ہوا فرمانے لگے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص عاشورہ کے ایام میں ایک روزہ رکھے اُسکو ثواب عبادت روزہ نفل یکسالہ کا ملتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص بروز عاشورا ساٹ قسم کے دانے پکائے ہر دانہ کے بدلے اوسکے نام نیکی لکھی جاتی ہے اور اُسی مقدار سے بدیاں حک ہوتی ہیں۔ اسکے بعد گفتگو دربارۂ پیدائش حضرت خاتون قیامت بی بی فاطمہ زہرا رضے اللہ عنہا ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جس شب بی بی فاطمہ رض رحم مادر میں قرار پکڑینگی اس سے پیشتر ایک روز حضرت جبرئیل ایک سیب بہشتی لائے اور آنحضرت صلعم کی نذر کرکے کہا کہ اس سیب کو آپ تنہا نوش فرمائیں کسیکو تقسیم نکریں آنحضرت صلعم نے ایسا ہی کیا قضاراً اُسی شب آپ ام المومنین حضرت خدیجہ رض سے ہمخواب ہوئے کہ بی بی فاطمہ رض عالم وجود میں آئیں اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ پیدائش بی بی فاطمہ رض کی خاص بہشت سے ہے اسکے بعد حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے کہ حال بی بی فاطمہ رض کے جگر گوشوں کا سبکو معلوم ہے کہ ظالموں نے اُنکو دشت کربلا میں بھوکا پیاسا شہید کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے کتب سیر میں لکھا دیکھا ہے کہ جسوقت امیر المومنین حسن وحسین علیہما السلام گہوارہ میں روتے اور بی بی فاطمہ رض کسی کام میں ہوتیں جبرئیل کو حکم ہوتا کہ گہوارہ صاحبزادوں کا ہلائیں کہ وہ آرام سے سورہیں جبرئیل گہوارہ ہلاتے تھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بروز شہادت امام حسین علیہ السلام تمام عالم تاریک ہو گیا تھا۔ بجلی چمکتی تھی آسمان میں لرزش اور زمین کو جنبش تھی فرشتے غضب میں تھے اور بار بار اجازت چاہتے تھے کہ اگر ہم کو حکم دیا جاوے تو ہم تمام ایذا دہندوں کو ناچیز کردیں اُسوقت حکم ہوا کہ تم کو کچھہ واسطہ نہیں۔ تقدیر اسی طرح سے تھی میں جانوں اور میرے دوست۔ تم کو کچھہ غرض نہیں۔ بلکہ میں کل بروز قیامت انصاف اِن ظالموں کا انسے ہی کراؤنگا جو کچھہ امام حسین علیہ السلام اُنکے حق میں صادر فرمائینگے ویساہی ہوگا۔ یہ فرماکر حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر رونے لگے اور ارشاد فرمایا کہ خاصہ خاندان نبوت کا جوانمردی ہے۔ کیا عجب ہے جو صاحبزادے علیہما السلام اُنکی شفاعت کریں اور اُنہیں بخشوالیں۔ لیکن از روئے ظاہر اُن بدبختوں کو آتش دوزخ

سے رہائی نظر نہیں آتی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بروز قیامت تمام عاصیوں کو سپرد حضرت فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا کے کرینگی آپ اُنکو بخشد ینگی اور ماجرائے کربلا کا عذر کیا جائیگا اور فرمان ہوگا کہ آپ سرِخون
سے درگزر فرمائیں ہم اسکے بدلے میں تمہارے والد کی تمام امت بخشتے ہیں۔ پس حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ
سنکر دعوائے خون سے باز آئینگی اور تمام عاصیانِ امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آتش
سے خلاصی ملیگی۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ آجکے روز عرس
شیخ شیوخ العالم کا ہے حلوا اور طعام موجود ہے۔ فقرا و مساکین کو تقسیم کرنا چاہیئے۔ آپکا
ہوتے ہی حلوا و طعام خرچ کیا گیا۔ اسکے بعد سماع شروع ہوا ایک رات دن یہ مجلس قائم رہی
خواجہ ذکراللہ بالخیر اور درویشوں کو مطلق اپنے حال سے خبر نہ تھی۔ دوسرے روز اُسیوقت
میں آئے۔ قوال یہ بیت گاتے تھے۔ **نظم** ترا سماع نباشد چو سوزِ عشق نبود ؛ گماں مبر کہ برآید
ہرگز دود ؛ چو ہر چہ میرود اندست دوست فرق نیست ؛ میان شربت نوشین و تیغ زہرآلود

تمام شد رسالہ راحت المحبین باذن عزوجل

الحمد للہ کہ بتوفیق ایزدی و اعانت فیض سرمدی ترجمہ این سلوک اسرار الٰہی واین فوائد انوار نامتناہی
جواہر زواہر گنج الہام ربانی واین دُرِ غرر فضل علوم معانی از تصنیفات سلطان المشائخین
العاشقین سراج الاولیا تاج الاصفیا ختم المشائخ والاولیا وارث اہل السلوک والانبیا
خواجگانِ چشت رضی اللہ عنہم بتاریخ ۲۰ شہر جمادی الثانی ۱۳۱۰ھ بعد از ہجرت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم باتمام رسید امید از قاریان ترجمہ ہذا آنکہ این بے بضاعت کم مایہ فقیر پر تقصیر
غلام احمد عفی اللہ عنہ مترجم این فوائد بے بہا از دعائے خیر محروم نفرمایند اللّٰھم افتح لنا بالخیر
واختم لنا بالخیر واجعل عواقب امورنا بالخیر بیدک الخیر انک علی کل شیٔ قدیر
برحمتک یا ارحم الراحمین

خاتمہ

از نتیجہ فکر خاکپائے جہاں فقیر محمود حسین خاں نازاں سلیمانی ہجویری عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چشمے دارم ہمہ پر از صورت دوست
از دیدہ و دوست فرق کردن نہ نکوست
با دیدہ مرا خوش است چوں دوست دروست
یا دوست بجائے دیدہ یا دیدہ ہموست

سبحان اللہ جل جلالہ واصلان بارگاہ احدیت کا عجب مقام ہے کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل انہیں حضرات کی شان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کلام ہے۔ تعالی شانہ کیسے کیسے برگزیدگان بنی آدم جلوہ ظہور میں آئے جنکی ظاہری اور باطنی ہدایتوں سے اہل عالم نے نجات ابدی کے راستے پائے۔ بہر حال ہر وقت اور ہر زمانے میں اولیاء کاملین جو ملک یقین کے حقیقی شاہنشاہ ہیں سر پر آرائے اقلیم معرفت رہے ہیں اگر کوئی دلدادہ چشم براہ دست بکار دل بیار رکھتا ہو اب بھی ملاحظہ کرے کہ گلزار حقیقت میں کیسے کیسے گلہائے طریقت شگفتہ ہیں جنکی جان بخش روح افزا خوشبوئے معنبر سے طالبان حق کے دماغ معطر ہو رہے ہیں ٥

طالب مولی ادہر آ ہے کہاں
سیر کر گلزار معنی کی یہاں
کوچۂ عشق خدا کی کر تو سیر
عرض کر اللہ سے یادش بخیر
اے دوائے درد آزار بیدل
مرہم ریش جگر ہائے زبوں
درد کر اپنا عطا درد آفریں
بہر تسکین دل و جان حزیں
ذرہ عشق و محبت اے خدا
کر عطا بہر محمد مصطفے
کر بپئے مشکلکشا شاہ زمن
اور برائے خواجہ بصری حسن
بہر عبد الواحد والا مقام
خواجۂ عالم فضیل نیکنام
بہر ابراہیم سلطان جہاں
اور سدید الدین شاہ دو جہاں
حضرت خواجہ امین نامور
خواجۂ ممشاد شاہ دینور
خواجہ بو اسحاق شاہ چشتیاں
اور ابی احمد شہنشاہ زماں
بو محمد اور ابو یوسف امام
خواجہ مودود چشتی نیک نام
از طفیل خواجۂ حاجی شریف
بہر عثماں داعی لطف لطیف
اور برائے ما ہر آئین حق
سید عالم معین الدین حق
بہر قطب الدین کاکی نامدار

اور فریدالدین بابا ذی وقار
بہر علامہ کمال الدین شاہ
خواجۂ محمود راجن نامور
حضرت خواجہ محمد دیں پناہ
اور نظام الدین شہنشاہ زماں
از برائے سرور گردوں سریر
یا الٰہ العالمیں بارِ خدا
وہ مکرم خواجۂ اللہ بخش
خواجگانِ چشت کے مسند نشیں

از پئے سلطان نظام الدین ولی
اور سراج الدین محبوب الٰہ
شاہ عالم حضرت خواجہ حسن
خواجۂ یحییٰ مدنی بادشاہ
فخر عالم فخرِ دیں فخر الرجال
خواجہ شاہ سلیماں دستگیر
قطب عالم فخر دوراں کے لیئے
فخر عالم خواجۂ اللہ بخش
نور عرفان محبت بخشدے

اور نصیر الدین چراغ دہلوی
شاہ علم الدین شاہِ بحر و بر
قطب دوراں سیدی خواجہ حسن
شہ کلیم اللہ سلطان جہاں
نور حق نور محمد باکمال
در د کا کر اپنے ایک ذرہ عطا
عزدیں نور سلیماں کے لیئے
ہیں سر سرآرائے دورِ آخریں
عشق کی لو اپنے لذت بخشدے

خاتمہ بالخیر کر بارِ الٰہ
از طفیل خواجگان دیں پناہ

پنجاہ گلزار حقیقت اور گلشن معرفت کے پانچ چمن جو آب پاشی عرفان حضرات خواجگان ادام اللہ برکاتہم سے سیراب ہیں یعنی اولین میں صحیفہ ہمایوں اساس افاضات عالیات خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ سے ہے اور دوسرا ملفوظ مبارک ولی الہند قطب العارفین غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری ثم اجمیری چشتی رضی اللہ عنہ کا ہے۔ تیسرے نکات عجیبہ اور فوائد غریبہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ عنہ سے ہیں۔ چوتھے ارشاد مبارک حضرت خواجہ فریدالدین گنجشکر قدس سرہ کے۔ پنجم کلمات قدسی آیات حضرت سلطان المشائخ سلطان نظام الدین اولیا زری زربخش دہلوی رحمۃ اللہ کے۔ جنکا مجموعی نام مجموعہ ملفوظات خواجگانِ چشت ہے اور مترجم اسکے عزیزم گرامی وجود سراپا خیر و احسان مولوی غلام احمد خاں بریاں مترجم کتب تصوف ہیں۔ مطبع مسلم پریس جھجر میں تیسری مرتبہ شائع ہوئے ہیں۔ حضرات اہل درد نظر محبت سے ملاحظہ فرمائیں ریش جگر کے مرہم بنائیں اگر ذرا تامل کرینگے عدم موجودگی کتاب ہذا کے سبب سے دست تاسف ملیں گے۔ ؎ طالبو دوڑو خرید و جلد لو ⁂ نعمت کون و مکاں حاصل کرو ⁂ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا فقط راقم خاکسار محمود حسین خان ماناں جھجری۔

تمت تمام شد۔

رشد نامہ محشی رُشد نامہ کے نام سے ہی مطلب پیدا ہے مضمون کتاب ہویدا ہے۔ یہ نسخہ شریفہ ہی حضرت شیخ قطب العالم عبد القدوس گنگوہی رضے اللہ عنہ کی تصنیفات سے عمدہ کتاب لائق دید ہے جویائے معرفت کے لیئے قابل خرید ہے۔ قیمت ۴ر

کشکول کلیمی اردو خاندان چشت اہل بہشت کے تمام متعلقہ گوش اس کتاب کی عظمت سے واقف ہیں۔ تعلیم اذکار خفی وجلی واقسام مراقبہ میں نہایت مستند کتاب ہے۔ مصنف اسکے حضرت فانی فی اللہ باقی باللہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رضے اللہ عنہ ہیں۔ قیمت ۴ر

ارشاد الطالبین محشی اردو۔ از حضرت شیخ جلال الدین تہانیسری خلیفہ اعظم حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رضے اللہ عنہما۔ طریق ذکر وفکر۔ مراقبہ۔ ومحاسبہ میں عمدہ کتاب ہے قیمت ۲؍

تذکرۃ المعین اردو۔ حضرت خواجہ غریب نواز سلطان الہند معین الدین حسن سنجری ثم الاجمیری نور اللہ مرقدہ کی مختصر سوانح عمری ہے۔ قیمت بہت کم صرف ۱؍

سوانح عمری مولوی غلام محمد خاں صاحب چشتی مدظلہ آپ خلیفہ حضرت فخر الاولیا خواجہ سلیمان چشتی تونسوی رضے اللہ عنہ کے ہیں۔ تحصیلداری کی پنشن پاتے ہیں۔ یہ آپنے خود اپنی سوانح عمری اسّی برس کی عمر میں لکھی ہے۔ اس میں علاوہ حالات خانقاہ حضرت فخر الاولیا رح کے مضامین تصوف۔ حالات غدر کردہ۔ عمدہ نصائح۔ اپنی ملازمت وغیرہ کے حالات لکھے ہیں قابل دید ہے قیمت ۲ر

گلدستہ گلشن فقیری حصہ اول۔ خاندان عالیہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ سہروردیہ۔ اور دیگر خانوادہ ہائے متفرق کے ہزارہا اولیاء کرام رحمہم اللہ کے اسماء مع تاریخ وفات وجائے مزار وغیرہ قیمت ۲ر

شجرہ چشتیہ صابریہ وغیرہ۔ از منشی محمد حافظ سعید صاحب مولوی اسد اللہ صاحب مدرس صابری۔ اپنے سلسلے کے شجرہ بنحو دعائیہ وغیرہ طور پر نظم کیا ہے۔ فی جلد ۲ر

تحفۃ المتقین مولانا مولوی حافظ حاجی حافظ الدین صاحب رہتکی شاگرد رشید مولوی رحمۃ اللہ صاحب مہاجر کی تالیفات سے نادر رسالہ ہے۔ مولانا ممدوح نے اس کتاب کو احیاء العلوم کے باب آفات دل وزبان سے اخذ کیا ہے۔ دریا کوزہ میں بند ہے صاحبان تقوی کے واسطے اسکا مطالعہ ازبس مفید ہے بہت تھوڑی جلدیں باقی ہیں۔ قیمت ۴ر

مولود مرغوب القلوب۔ عجب پسندیدہ کلام۔ عمدہ بیان دلکش نظم قابل خواندگی محافل میلاد شریف ہے قیمت ۴ر

دیوان مضطر نعتیہ وعاشقانہ دونوں طرح کا کلام ہے۔ اس میں ایک اور بڑی خوبی کی بات ہے کہ سنہ ۱۲۰۰ ہجری سے لیکر ۱۳۰۰ ہجری تک کے ہزار تاریخی اسلامی نام ہر سنہ کے متعدد میں یا دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ گویا تاریخی اسماء کا گنجینہ ہے۔ صاحبان اولاد اگر اپنی اولاد کا تاریخی نام رکھنا چاہتے ہیں وہ ضرور اس کتاب سے مدد حاصل کریں۔ قیمت فی جلد ۸؍

دیوان محفوظ نعتیہ دیوان ہے۔ طبیعت کی آورد قابل داد ہے مولود و نعت خواں اسکو ضرور خریدیں۔ قیمت ۴ر

دیوان شباب نعتیہ دیوان ہے۔ از نتائج طبع حافظ پیر خاں صاحب نابینا احمد آبادی۔ قیمت ۲؍

سعادت الکونین فی فضائل الحسنین۔ آجتک اس تذکرہ سراپا الم کے متعلق (نظم ونثر) جس قدر کتابیں چھپی ہیں افراط تفریط کے سبب اصلی واقعات سے خالی ہیں۔ نظر بریں تذکرہ امامین کے متعلق یہ کتاب چھاپی گئی ہے کہ جسکی ہر روایت کو مستند حدیث اور تاریخ کی معتبر کتابوں سے اخذ کیا ہے۔ زبان کی سلاست محاورات کی نفاست ہرگز اجازت نہیں دیتی کہ اس کتاب کو شروع کر کے رکھدیجے۔ قیمت ۱۴ر

تفریح الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب۔ خلفاء اربعہ کے فضائل ومناقب عشرۂ مبشرہ کے محامد ازواج مطہرات کے فضائل۔ تمام اہلبیت کے ستودہ خصائل حضرات حسنین کے برگزیدہ شمائل۔ سچ تو یہ ہے کہ دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے۔ ایک کالم عربی دوسرا سلیس اردو جس میں عربی کا پورا پورا ترجمہ صفحہ بصفحہ ہے اس نایاب کتاب کی عمدگی بڑے بڑے محققین کی تقریظیں ثابت کر رہی ہیں۔ قیمت باوجود حجم کثیر بہت قلیل یعنے دو روپے۔

جواہر الایقان فی حفظ الایمان۔ فاتحہ۔ سوم چہلم محفل میلاد۔ قیام وغیرہ کا ثبوت۔ غیر مقلدوں کے عقائد فاسدہ کا تذکرہ۔ عبد الوہاب نجدی کا ذکر۔ اختلافی مسائل کے فیصلہ کرنے میں اس کتاب سے بہتر اور کوئی کتاب نہیں چھپی قیمت ۱۴ر

تفسیر سورہ الم نشرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی معراج کا پورا بیان کر کے صد ہا صحیح معجزات لکھے ہیں۔ اور انشراح صدر کا بیان نہایت شرح وبسط کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ہر اسلام سب رکنوں کا بیان عجیب لطف سے کیا گیا ہے قیمت ۶ر فقط

اشتہار واجب الاظہار

یہہ کتاب کلاً و جزواً حسب منشائے قانون نمبر ۲۵ رجسٹر سرکار ہو چکی ہے کوئی صاحب اہل مطبع یا تاجر کتب بلا اجازت تحریری مترجم قصد طبع کتاب ہذا نہ فرمائیں۔ ورنہ بجائے فائدے کے نقصان اٹھائینگے جس قدر جلدیں مطلوب ہوں مشتہر سے طلب فرمائیں۔ جس کتاب پر مترجم کے دستخط قلمی و مہر نہو وہ مال مسروقہ ہے۔ بائع و خریدار کے ذمہ مواخذہ ہوگا — ایسی کتاب کی خریداری سے احتراز فرمایا جاوے بلکہ خاکسار کو اطلاع دیں مبلغ دس روپیہ انعام دیا جائیگا

المشتہر

غلام احمد خاں تبریاں مترجم کتب تصوف۔ مقام جھجر ضلع رہتک

(مہر و دستخط ذیل میں درج کئے جاتے ہیں بروقت خریداری دیکھنا چاہیئے۔)

دستخط

مہر